رجسٹرڈ نمبر ۷۸۶ ۱۰۰۶ اے

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست — غارتگر ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیر دام دگر اند — بیگانہ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اُردو

مرتبہ

خاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹا نالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

طبع

نیر پریس میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

جلد ۲	یکم جنوری سنہ ۱۹۲۲ عیسوی	نمبر ۱

تصحیح

دسمبر کے رسالہ مین جناب ہادی مچھلی شہری کا مقطع غلط چھپ گیا ہے ناظرین کرام تصحیح فرمالین

غلط

صحیح

کیون پیدا نہین کرتی — مری حسرت کئی کی شکل کیون پیدا نہین کرتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیب اردو

نمبر ۱ جلد ۲ ——— یکم جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

نور اللغات پر ایک نظر

مکرم بندہ تسلیم۔

ادیب کے جملہ پرچے نومبر سنہ ۲۱ء تک وی پی کے ذریعہ مجکو وصول ہوگئے ماشاءاللہ پرچہ کی ترتیب بہت ہی عمدہ اصول پر مبنی ہے خصوصاً پرچہ کے آخر مین لغت کا سلسلہ جو قائم کیا گیا ہے نہایت ہی مفید ہے لیکن یہہ جسقدر مفید ہے اسیقدر اسکے لیے احتیاط اور تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ زبان آموزونکو غلط فہمی نہ ہو اس لیے بعض الفاظ کی نسبت کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ یعنی ہمین بعض مقامات کو مین اپنے خیال ناقص مین اصلاح طلب پاتا ہون اگر انپر غور فرماکر درستی کردیجائے تو مناسب ہوگا۔

بالقوۃ عربی۔ یہہ عربی نہین ہے بلکہ اردو ہے عربی مین بالقوۃ بتشدید واو ہے اور آخر مین ۃ ہے جو حالت وقف مین ہ ہوجاتی ہے۔

بدین ہیأت کذائی یا باین ہیأت کذائی ف۔ یہہ ترکیب فارسی نہین ہے اردو کی بنائی ہوئی ہے بدین اور باین کہنے کے بعد کذائی نہین

کہہ سکتے ہین بہائت یا بہیائت کذائی کہین گے اینا ور کذا دونون ایک ساتھہ جمع نہین ہوسکتے اگر اُردو مین اسطرح کہتے ہون تو لوگونکو اُسکی حقیقت سے آگاہ کردینا چاہیئے تاکہ محتاط لوگ اُس سے آیندہ بچ سکین۔

برنگ بمعنی مثل رف۔ یہہ لفظ فارسی مین مثل کے معنون مین نہین آیا ہی مثلاً برنگ گل بمعنی مثل گل فارسی مین نہین کہتے ہین اُردو کی تراش معلوم ہوتی ہے اُس کو مکرر تحقیق فرما لیجئے اسوقت مین اپنے گھر سے کوسون دور رہون میرے ساتھہ کوئی کتاب نہین ہے۔

بغیر کہے نہ چھوڑنا لازم۔ یہہ متعدی ہے لازم نہین ہے مثلاً (لوگون نے اُسکو کافر کہے بغیر نہ چھوڑا) کہین گے۔

بنا میزد مخفف بنام ایزد۔ اسکا املا درست نہین ہی اگر کسی جگہ عبارت مین بنا میزد لکھا جائیگا تو کوئی اسکو سمجھہ نہ سکیگا۔ باآنمبر صاحب نمبر ۵ والا نمبر ۲ کی بعد نمبر ۵ کی ضرورت نہین

بات آنچل مین باندھنا لازم۔ یہہ فعل لازم نہین متعدی ہی اور مثال بھی باندھ رکھنے کے متعلق دی گئی ہے اُس کا مصدر علحدہ قائم ہونا چاہیئے۔

بات آنکھون سے سننا لازم۔ یہہ بھی متعدی ہے لازم نہین ہے۔

بات اُٹھانا لازم۔ یہہ متعدی ہے اسکا تقدیہ خود مثال سے ظاہر ہے۔

بات اُٹھنا۔ اس کے مثالیہ شعر مین نازکی کے بعد ایک (کی) ہونا چاہیئے۔

بات اس کان سننا اُس کان اُڑا دینا لازم۔ یہہ لازم نہین متعدی ہے چنانچہ مثال سے خود ظاہر ہے ع اس کان سے اُڑا دی اُس کان سے سُنی بات اور یہہ بات بھی غور طلب ہی کہ مصدر اُڑانا کیساتھہ قائم کیا ہی اور مثال اُڑا دینا کیساتھہ دی ہے۔ **بات بات مین موتی پرونا لازم**۔ یہہ لازم نہین ہے متعدی ہے

بات بدلنا۔ لازم ــــ ایضاً۔

بات بُری لگنا متعدی۔ یہہ متعدی نہین بلکہ لازم ہی لگنا کے جتنے مرکب ہونگے وہ سب لازم ہونگے

بات بڑھکے کرنا لازم۔ اسکو متعدی لکھنا چاہیئے کرنا کے ساتھہ کوئی مرکب لازم نہین ہوسکتا

بات بیچ مین سے لے لینا لازم۔ یہہ لازم نہین ہے متعدی ہی **بات پر بات کہنا لازم** یہ بھی متعدی ہے

بات ٹھہرنا صفحہ ۱۳۴۔ یہان بات پر ٹھہرنا ہونا چاہیئے بات ٹھہرنا صفحہ ۳۸ مین موجود ہے

بات پر سر دینا لازم — یہہ مصدر لازم نہین متعدی ہے۔
بات پر کان رکھنا۔ یہہ بھی لازم نہین متعدی ہے مثال مین جو شمشاد کا شعر لکھا ہے
اُسمین رکھے ہین سے مطلب (رکھے ہوئے ہین) ہے جیساکہ غالب کے اس شعر مین ع
سیکھے ہین مہ رُخون کے لیے ہم مصوّری ۔۔۔ تقریب کچھہ تو بہر ملاقات چاہیئے
یعنی سیکھے ہوئے ہین اسیطرح آغا علی ہجر مرحوم لکھنوی شاگرد اسیر مرحوم کہتے ہین۔ ع
اسواسطے وہ ہاتھہ مین تلوار لیے ہین ۔۔۔ خنجر کئی جانبازون نے خود مار لیئے ہین
تلوار لیے ہین یعنی تلوار لیے ہوے ہین (مصحفی) بات جو سوچے ہو تم سنیے گمان مین وہ نہین
صفحہ ۴۵- ادیب اُردو- (لمعہ ہیچ مدان) ع کمر تو باندھی ہین لیکن کمر مین نہین
یعنی باندھے ہوے ہین۔
بات پلٹنا لازم — یہہ لازم بھی ہو سکتا ہے لیکن جن معنون مین لکھا گیا ہے وہ متعدی ہے
یعنی اگر پلٹنے کا فاعل خود بات ہے تو لازم ہے اور اگر بات کہنے والا اسکا فاعل ہے
تو متعدی ہے مثالین جو دیگئی ہین وہ متعدی کی ہین مثلاً ہندہ نے ایسی بات
پلٹی کہ پھر سعیدہ کو کچھہ بن نہ پڑی۔ بات پھیرنا لازم۔ یہہ بھی متعدی ہے۔
بات پی جانا متعدی — یہہ لازم ہے متعدی نہین ہے جانا کیساتھہ کوئی فعل متعدی نہین ہوتا
بات چبا چبا کے کرنا لازم — یہہ بھی متعدی ہے بات چبانا یہان بات چبا جانا لکھنا چاہیئے
بات جبلّی ہونا — یہان بات جبلّی ہے قائم کرنا چاہیئے ہونا کے مشتقات اس کے
ساتھہ نہین آتے صرف ہے کے ساتھہ اس کا استعمال ہے۔
بات چرا کے کہنا لازم — یہہ لازم نہین متعدی ہے بات چندرا کے کہنا — یہان کہنا کیجگہ کرنا لکھنا چاہیئے
بات ختم ہونا — یہہ مصدر بات پوری ہونے کے معنون مین بیشک صحیح ہے
لیکن جن معنون مین لکھا گیا ہے اُن معنون مین بات ختم ہے یا ختم ہو گئی لکھنا
چاہیئے اس لیے کہ ان معنون مین اُن دو صورتون کے سوا تیسری صورت
نہین ہے اور اسمین ایک اور خصوصیت کا اظہار بھی ضروری ہے یعنی اس کا
استعمال پر کے ساتھہ ہے مثلاً اُنپر یہہ بات ختم ہے یا ختم ہو گئی۔ کہنیلے
بات دل سے [illegible] لازم — یہہ بھی متعدی ہے بات دوہرانا لازم — یہہ بھی متعدی ہے
بات ڈھال کے کہنا لازم — ایضاً — بات رکھ لینا بلازم ایضاً۔

بات رکھنا لازم - یہہ بھی متعدی ہے -
بات رہجاتی سکے ہے وقت نکل جاتا - بات رہجاتی ہے وقت نکلجاتا ہے - ہونا چاہیے
بات زبان پر لانا متعدی - یہہ لازم ہے متعدی نہین ہے لانا کیساتھہ کوئی فعل متعدی نہین بنسکتا
بات سہنا لازم - متعدی ہے لازم نہین ہے -
بات طول دینا - بات کو طول دینا ہونا چاہیے بغیر کو کے نہین بولتے -
بات کا بیجا پانا لازم متعدی ہے - بات کا بتنگڑ بنانا یا کرنا لازم - متعدی ہے -
بات کا رنگ پانا لازم - ایضاً - بات کتر دینا لازم - ایضاً -
دینا جب لازمی افعال کیساتھہ ترکیب پاتا ہے تو لازم ہوتا ہے ورنہ متعدی ہی رہتا ہے
جیسے رو دینا چلدینا ہنس دینا وغیرہ لازم ہین -
بات کھونا لازم - لازم نہین متعدی ہے ع بات بھی کھوئی التجا کر کے -
بات کہنا لازم - یہہ بھی متعدی ہے - بات کی تاب نہ آنا متعدی - یہہ لازم ہے
بات کی گرفت کرنا لازم - لازم نہین متعدی ہے - بات کا ٹھہ مین باندھنا لازم - لازم نہین متعدی ہے
بات گرہ مین باندھنا لازم - ایضاً - بات کا کہنا لازم - ایضاً -
بات بات کرنا لازم - ایضاً - بات منھہ پر رکھنا لازم - ایضاً -
بات منھہ پر کہنا لازم - ایضاً - بات مین دخل دینا لازم - ایضاً -
بات مین دخل کرنا لازم - ایضاً - بات نہ پوچھنا لازم - ایضاً -
بات نہ سننا لازم - ایضاً - باتون بات کی جے حالانکہ [illegible]
باتون کا منھہ چومنا - یہہ کوئی مصدر نہین ہے اور مثال بھی خلاف مقصد ہے یعنی مثال
سے ظاہر ہے کہ باتون نے منھہ چوما ہے اس کے لیے مصدر قائم کرنے کی ضرورت نہین
صرف منھہ چومنا قائم کرنا کافی ہے ہر ایک کیساتھہ علٰحدہ علٰحدہ مصدر نہین ہوسکتا مثلاً
خدا منھہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے - یا مثلاً ع قمر دون نے مرا منھہ آکے چوما - وغیرہ
باتین اڑانا لازم - لازم نہین متعدی ہے - باتین بگھارنا لازم - یہہ بھی متعدی ہے
باتین بنانا لازم - یہہ بھی متعدی ہے - باتین جڑنا لازم - یہہ بھی متعدی ہے
باتین چبا چبا کے کرنا لازم - ایضاً - باتین چھانٹنا لازم - ایضاً -
باتین سننا لازم - ایضاً - باتین کرنا لازم - ایضاً

باتین کان سے سُننا لازم - یہہ بھی متعدی ہے باتین کھلانا لازم - یہہ بھی متعدی ہے
باتین لگانا لازم ـــــ ایضاً - باتین ملانا لازم - ایضاً -
باٹ مارنا لازم - ایضاً - بادل اُٹھنا ـــــ لازم -
بادہ فرسا - یہہ لفظ مکرر تحقیق طلب ہے اور بادہ کے دوسرے مرکبات بھی شریک تحقیق کی
ہین مثلاً بادۂ انگور و بادہ ناب - باذق - اس لفظ کو اُردو لغت سے کوئی تعلق نہین
بار بر انگریزی - اُردو مین کوئی نہین بولتا - بارقہ ع - اُردو مین کوئی نہین بولتا
باری بھرنا - یہہ متعدی ہے - شرف کے شعر مین فعل مضارع ہے ماضی نہین ہے
باڑہ دری ہونا - لازم -
بازغہ - اُردو سے اسکو کوئی تعلق نہین ہے اسیطرح بہت سے ہندی و سنسکرت
الفاظ بھی لکھے گئے جنھین اُردو سے کوئی تعلق نہین ہے -
بازی بدنا لازم - متعدی ہے - بازی پانا لازم - متعدی ہے -
بازی کرنا لازم - ایضاً - بازی کھانا لازم - ایضاً -
بازی کھیلنا لازم - ایضاً - اسکے ساتھ بازی کھیل جانا بھی علحدہ قائم ہونا چاہیے
باسیطر - اسکو اُردو سے کوئی تعلق نہین ہے اگر ہی تو پورے نوڈ کو نہہ نام لکھے جائین ہے
باقی پیدا کرنا لازم - متعدی - باقی چکانا لازم متعدی ہے کے ساتھ باقی جکا دینا بھی قائم رہنا
باگ پکڑنا لازم - ایضاً - باگ روکنا لازم - متعدی -
باگ سنبھالنا لازم - ایضاً - باگ لینا لازم - ایضاً -
بال بال بچ ہوتی پر دینا لازم - ایضاً - بال بر انگریزی ہے معنی نہ انگریزی نہ اُردو
بال پالنا لازم - ایضاً - بال پڑنا - لازم -
بال بڑھ جانا متعدی - لازم - بال کھنا لازم - متعدی -
بال گوچھنا لازم - متعدی - بال کھا جانا متعدی - لازم -
بال کی کھال کھینچنا لازم - ایضاً - بال گوندھنا لازم - متعدی -
بال لینا لازم - ایضاً - بال مونڈنا لازم - ایضاً -
بالا بچھنا لازم - ایضاً - بالا دینا لازم - ایضاً -
بالای طاق رکھنا لازم - ایضاً - بالغ بالسّن ع - تحقیق طلب -

بالقوی ع - بالقوہ -
بان بان کرنا لازم - متعدی - بانا باندھنا لازم - متعدی -
بانٹ بٹھانا لازم - ایضاً - بانٹ لینا لازم - ایضاً
باندی برتن دکن - دکن مین بھانڈا برتن یا برتن بھانڈا بولتے ہین اس لیے
کہ بھانڈا مرہٹی مین دیگچہ یا ہانڈی کو کہتے ہین -
باہین چڑھانا لازم - متعدی - بائین بائین کرنا لازم - متعدی -
بایان قدم لینا - لازم - ایضاً - (غالب) اُٹھا اور اُٹھ کے قدم مین نے پاسبان کے لیے
بایان پاؤن چومنا لازم - ایضاً -
باین ہیات کذائی ف - یہ ترکیب فارسی مین نہین ہے این و زدا یا انڑا دونون ایکساتھ جمع نہین ہو سکتے
بٹر یا بٹن چھوڑنا لازم - متعدی - بھول کے بٹر بونا لازم - متعدی -
بتر ع و م کٹا جانور - بتر مصدر ہے دم بریدہ کو ابتر کہتے ہین کما قال اللہ ان شانئک ہو الابتر
بٹ پار - اردو مین بٹ مار کہتے ہین - بجا کرنا لازم - متعدی مثلاً یہ کام آپنے بجا کیا -
بجانا نمبر ۲ تعمیل کرنا - ان معنون مین بجا لانا کہتے ہین مثلاً آپکا حکم بجا لایا -
بجا جانا متعدی - لازم - بجا لانا متعدی - لازم
بچپن کرنا - متعدی - بچے کے قدم رکھنا لازم متعدی -
بچپن چھوڑنا لازم - ایضاً - بچن لینا لازم - ایضاً -
بچن ماننا لازم - ایضاً - بچہ خون معنی اشک - بچہ ریش معنی مونچھ ریش اردو مین کوئی نہین بولتا
بچھڑنا کسی بامعنی بھی نہین بولتے بچھڑا دکن مین بمعنی مفارقت بچھڑا دکن مین بمفارقت کو نہین کہتے
بلکہ بچھڑے ہوئے شخص کو کہتے ہین -

نوازش علی لمعہ -

مثنوی شعور

شیخ عبد الرؤف نام شعور تخلص مصحفی کے شاگرد و نمین نامور تھے اُن کے
چار دیوان مرتب ہو گئے تھے - طبع کی نوبت نہین آئی - تذکرو نمین انکا حال نہین ملا
انکی مثنوی جو نہایت عجلت مین لکھی گئی اور نظر ثانی سے بھی محروم رہی ہمارا تھ آگئی ہے ہم بجنسہٖ ناظرین کرتے ہین

واقعی بحرِ بیکران ہے عشق
دشمنِ جانِ عاشقان ہے عشق

عشقبازی ہے بیدلون کا کام
عشق کا کب ہوا بخیر انجام

یہ بچھائے سدا نئی شطرنج
مہرۂ مار ہے دفینۂ رنج

کی جو سیر قمارخانۂ عشق
مات کا گھر ہے چارخانۂ عشق

جو کوئی اپنی جان پر کھیلے
عشق کی وہ مصیبتین جھیلے

ہین مساوی یہان امیر و فقیر
اسکے تابع ہین بادشاہ و وزیر

بسکہ یان پیشرو ہے نرد و غا
زور و زر کام کچھ نہین آتا

عشق کیا کیا کنوئین جھنکاتا ہے
شہ رُخی یہہ نئی لگاتا ہے

ہے زرِ داغ سودِ بیشۂ عشق
بُردِ عاشق ہے زخمِ تیشۂ عشق

بادشہ کو کبھی اسیر کرے
گہہ پیادے کو یہ وزیر کرے

خسروِ عقل ہے یہان شہ چال
کشتِ امید و آرزو پامال

اسپِ تدبیر اس جگہ ہے لنگ
جذبِ الفت ہی مثلِ قید فرنگ

توڑ دے فیلبندِ صبر و خرد
کردے منصوبۂ فلاطون رد

ربط ہے حسن و عشق مین باہم
نام عشاق کا رہے قایم

چرخِ کجباز اس سے عاری ہے
کہکشان ایک زخمِ کاری ہے

نہین خالی قلق سے مہرہ ماہ
ہے بساطِ قمر مین داغِ سیاہ

جانِ عاشق ہو ضیق مین اس سے
ڈوبے بحرِ عمیق مین اس سے

آگ مین یہہ جلاکے کردی خاک
صورتِ آئینۂ وحش و خاشاک

اسکی سازش کے ہین ہزارون رنگ
کد و کاوش کے پای لاکھون ڈھنگ

کیا بیان ہوسکے شکایتِ عشق
اب رقم کیجیے حکایتِ عشق

داستان

تھا سپاہی کوئی بحال تباہ
کلفتِ غم سے داغ صورتِ ماہ

مرد عاشق تن و وجیہہ و جمیل
ایسے ہوتے ہین کم جوان شکیل

بانک ہو یا پٹا ہو یا لکڑی
اسکو ہر کام مین مہارت تھی

بیدل و بیجگر بہادر تھا
بے بہا گوہر و دریکتا

آتش تیز ہو کہ دریا ہو
کود پڑنا تھا سہل تر اُسکو

دل میں رکھتا تھا درد بیکاری
ڈھونڈھتا تھا علاج ناداری

گھر سے نکلا بشکل سودائی
کشور حسن میں قضا لائی

تا بنارس ہوا گزر اُس کا
ہوگیا مبتلای تازہ بلا

ایک ہندو پسر تھا وان خوشحال
مالدار و غنی پری تمثال

قوم میں تھا وہ برہمن زادہ
روکش آئینہ رُخ سادہ

بتِ زنار دار و گل اندام
رونق کفر و غارت اسلام

رُخ روشن چراغ ظلمتِ کفر
حسن خال سیاہ زینت کفر

گیسوئے تابدار تا سرِ گوش
اہل اسلام جسکے حلقہ بگوش

تار زنار بارِ موئے کمر
کمرِ بے نشان ہوتا نہ نظر

قد قیامت بلا کرشمہ و ناز
جانِ عاشق ہو ہر ادا کی نیاز

ختم تھی اُس صنم پہ ہر خوبی
قدرت حق تھی شانِ محبوبی

حُسن و خوبی میں شکلِ شمس و قمر
تھے مصاحب بھی صورتِ اختر

مثلِ غلمان بہت سے خادم تھے
نوجوان و حسین ملازم تھے

ایک سے ایک حسن میں بہتر
جسکے ملبوس خلعتِ پُر زر

ایک دن کا ہے اسطرح مذکور
اپنے دروازے پہ وہ غیرتِ حور

جلوہ افروز تھا بصورتِ شمع
مثلِ پروانہ تھے سپاہی جمع

اسطرح دل کا مدعا نکلا
یہ بھی اُمیدوار جا نکلا

جب نگہداشت اُسنے وان دیکھی
کثرتِ نو ملازمان دیکھی

دلِ پُر آرزو سے کہنے لگا
کس سے کہیئے سوای ذات خدا

کون سُنتا ہے ہم غریبوں کی
نارسائی ہے یہ نصیبوں کی

مجکو گر نوکری کی خواہش ہے
اس جگہ حاجتِ سفارش ہے

ہے خدا کارساز و بندہ نواز
سنگ ہو جائے مثلِ موم گداز

عشق نے اسطرح تشفی کی
غم نہ کھا ہونگے ہم ترے ساتھی

مہ ہمن سے یہ جب دو چار ہوا ناوک عشق دل کے پار ہوا
قدرت حق اسے نظر آئی ہو گیا جان و دل سے شیدائی
سب ہوئے محو اُسکے دل کے خیال حسن نے کر دیا دگرگون حال
مثل آئینہ ہو گیا ششدر دل سے اک آہ کی بدیدۂ تر
اشک نے مثل بحر کھایا جوش رہ گیا ضبط کر کے یہ خاموش
کہیں عاشق سے ضبط ہوتا ہے ربط الفت سے خبط ہوتا ہے
دل مین سوچا ہین ٹھہرنا خوب حرف عزت پہ ہو تو مرنا خوب
تا نہ راز نہفتہ افشا ہو نالۂ دلخراش پیدا ہو
جبر ہے اختیار سے باہر ہو جیسے کوئی یار سے باہر
عشق کہتا تھا اس مکان سے نہ جا زیست جبتک ہے اس جگہ سے نہ جا
یون ہوا حکم عقل خیر طلب مین بھی جاتی ہون بھاگ تو بھی اب
چار و ناچار یہ روانہ ہوا ہجر معشوق تازیانہ ہوا
حُسن نے عشق کو اشارہ کیا خرد و صبر نے کنارہ کیا
جب چلا یہ وہان سے چار قدم ہو گیا حال درہم و برہم
دل کو ہر چند تھام تھام رہا نہ اُسے پاس ننگ و نام رہا
کی جو وحشت جنون نے چالاکی اور دل مین سمائی بیباکی
چاک دامن کیا گریبان تک آئے پگڑی کے پیچ دامان تک
پھر گریبان کہان کہان دامن خاک کوئے صنم ہی پیراہن
نالہ و آہ غمگسار ہوئے دیدۂ تر بھی اشکبار ہوئے
رنگ رخسار ہو گیا کافور چشم پرخون بھی بن گئی ناسور
خاک پر گاہ لوٹ جاتا تھا کبھی بیساختہ غش آتا تھا
جو کوئی دیکھتا اُسے سر راہ کاٹتا پشت دست بہر کراہ
حال کرتا تھا کوئی استفسار کوئی مرگی کا جانتا آزار
دست شفقت جنون نے جب پھیرا آکے اطفال شہر نے گھیرا
بچون لڑکون کا اک تماشہ ہوا سنگ طفلان کا وہ نشانہ ہوا

دوسری کوئی منہ چڑانے لگا | کوئی ٹھوکر اُسے لگانے لگا
پھینکدیتا تھا مشتِ خاک کوئی | کان لیتا تھا کوئی ناک کوئی
کوئی گھوڑا اُسے بناتا تھا | کوئی کوڑا اُسے لگاتا تھا
پاس آتا تھا کوئی ہو کر کے | بھاگ جاتا تھا کوئی چھو کر کے
ہر بلا جب غریب کو پایا | سب کیا جس کے ذہن میں جو آیا
بجز درشتی سے اسکو کام نہ تھا | جز خموشی کوئی کلام نہ تھا
آئنہ بن گیا تھا حیرت سے | ہو سرو کار خاک غیرت سے
پیرہنِ تن پھٹ کے تار تار ہوا | تنِ مجروح لالہ زار ہوا
رنگِ خون نے نیا کھلایا گل | غیرتِ گل ہی صورتِ بلبل
کیا خزاں نے دکھایا رنگِ بہار | یہ ہوا اعجازِ حسنِ ظلم شعار
کس خرابی سے اُس نے طے کی راہ | تا بمنزل گیا بحالِ تباہ
بسترِ غم پہ ایک بار گرا | صورتِ برقِ بیقرار گرا
رُخِ خورشید ہو گیا مستور | کھل گیا گیسوئے شبِ دیجور
کلفتِ روز تو تمام ہوئی | تازہ وارد بلائے شام ہوئی
تھی شبِ ہجر دن قیامت کا | سامنا تھا نئی مصیبت کا
تھا جو مجروح وہ تنِ عریاں | اُس پہ تارے ہوئے نمک افشاں
سر پہ کھینچے تھے کہکشاں شمشیر | مارتے تھے شہابِ ثاقب تیر
ایک جانب چراغ جلتا تھا | اک طرف دل کا داغ جلتا تھا
ظلمتِ شب عجیب لائی رنگ | جل گیا نورِ صبح بن کے پتنگ
کیا قیامت تھی وہ سیاہی شب | چشمِ آہو بنا تھا ہر کوکب
اسقدر آہ کا دھواں چھایا | ہو گیا آسمانِ نو پیدا
آہِ سوزاں کے جو شرارے تھے | اُس فلک کے وہی ستارے تھے
موجِ دریا کیطرح تھا بیتاب | چشم رکھتا تھا وا بشکلِ حباب
خواب سے تھیں نہ آشنا آنکھیں | بند ہوتی نہ تھیں ذرا آنکھیں
نہ لگی رات بھر پلک سے پلک | سر پٹکتا رہا وہ صبح تلک

کھینچکر آہ سرد خستہ جگر　　یون لگا کہنے اے نسیم سحر
قاصد عاشقان زار ہے تو　　مرہم داغ دلفگار ہے تو
تجھہ سے گلہای بیشمار کھلے　　غنچۂ دل تو ایکبار کھلے
اس طرح عرض کر کہ اے گلرو　　جان عاشق فدائے ہر سر مو
کوئی دلدادہ تجھپہ مرتا ہے　　حال اپنا تباہ کرتا ہے
بستر گل پہ تو کرے آرام　　مضطرب کوئی مثل ماہی دام
آئینہ روبرو ہے یان ہر دم　　وان ہے سکتہ کا بستر عالم
شانہ سے تیری زلف کو سروکار　　وان وہ آشفتہ خاطر و بیمار
وای غفلت خبر نہین تجھکو　　عشق کا کچھہ اثر نہین تجھکو
کج ادائی ہے گرچہ شیوۂ محبوب　　لیکن اتنا ستم نہین ہے خوب
ہو اثر یا نہ ہو مسیح نفس　　بر رسولان بلاغ باشد و بس
دلمین جو اسکے آیا بکتا تھا　　کبھی بالین سے سر پٹکتا تھا
سر اوٹھایا جو اسکے نالون نے　　آکے گھیرا محلہ والون نے
ایک کہتا تھا پھینکدو بستر　　ایک کہتا تھا کردو شہر بدر
نیند ناحق حرام کی سب کی　　آشنائی نکالی یہ کب کی
مہربان ہوکے کوئی کہنے لگا　　تونے یہ حال کیون کیا اپنا
درد کیا ہے جو ہے یہ بیتابی　　کر بیان ہم سے وجہہ بیخوابی
اوس نے رو رو کے سرگذشت کہی　　سننے والون کو بھی نہ تاب رہی
رای صائب مین جسکے جو آیا　　سب نے اپنی طرف سے سمجھایا
کوئی بولا عبث یہ حال کیا　　کیا کسی نے تجھے نکال دیا
تونے آنے مین خود شتابی کی　　اپنے ہاتھون سے خود خرابی کی
اسقدر کس لیے ہوا ہے نڈھال　　ہوش مین آکے اپنے دلکو سنبھال
پاک کر جسم سے بدن کی خاک　　صبحدم غسل کر بدل پوشاک
جاکے تقدیر آزمائی کر　　خاطر یار مین رسائی کر
آمد و شد نہ وان کی کر موقوف　　تا ہو وہ تیرے حال پہ مصروف

نوکروں میں جو اسکے داخل ہو
تیرے دل کی مراد حاصل ہو

سب پھرے کرکے وعظ و پند اسے
رای اونکی ہوئی پسند اسے

علم صبح کا کھلا پر نسیم
نوبت تار زنگی ہوگئی برہم

زنگی شب نے پشت کو پھیرا
خسرو مہر کا ہوا ڈیرا

یہہ کمر باندھکر ہوا تیار
لیچلی اسکو حسرت دیدار

پھر وہیں کھینچکر قضا لائی
گرد کو راہ پر ہوا لائی

حال نخچیر عشق بھی سنیے
شرح تاثیر عشق بھی لکھیے

اس نے جب تیر عشق کا کھایا
دل بہت بچہ کا گھبرایا

اسنے باہر کو جب قدم رکھا
اس نے بھی ہاتھ سے قلم رکھا

یہہ ہوا کوئی یار سے باہر
وہ بھی باہر سے اٹھ گیا اندر

خفقان کے عیاں ہوئے آثار
دلسے کہتا نیا ہوا آزار

طبع نازک میں جب خلل آیا
گھر سے گھبرا کے پھر نکل آیا

نوکروں سے کہا کہ ہو تیار
ہوتے ہم ہیں سیر باغ سوار

جلد کس لائیں سب نفر گھوڑا
ہو نہ عرصہ رہا ہے دن تھوڑا

کچھ نہیں احتیاج ساز و یراق
دل تکلف کا اب نہیں مشتاق

آیا جب توسن صبا رفتار
بوئے گل کیطرح ہوا وہ سوار

داخل باغ گلعذار ہوا
اور ہی عالم بہار ہوا

غنچے مارے خوشی کے پھول گئے
چہچہے بلبلوں کے بھول گئے

غیرت سرو جب چمن میں آئے
آنکھ کیوں نہ آئینہ بن جائے

بہر گلگشت یہہ خراماں تھا
رونق افزای ہر خیاباں تھا

گل نرگس اوچھالتے تھے کلاہ
بولتی تھی نسیم پیش نگاہ

دیکھکر سوی لالۂ احمر
یاد آتا تھا اسکو داغ جگر

سوئے نرگس اگر نظر جاتی
خود بخود اسکی آنکھ بھر آتی

شاخ سنبل پہ ہوا گمان کمان
نظر آئے غنچے تیر کے پیکان

گل تر تھا کہ جامۂ پرخون
یا قبای دریدۂ مجنون

پڑ گئی جب نگاہ سنبل پر — دل محزون ہوا پریشان تر
ہر روش پر بغرض صنم ٹھہرا — نہ لگا دل کہیں تو کم ٹھہرا
سیر گلشن سے کچھ نہ بہلا دل — نہ ہوئی کچھ شگفتگی حاصل
کچھ نہ وہ سیر سودمند ہوئی — بلکہ وحشت اُسے دوچند ہوئی
رہ گئے سب کھنچے ہوئے دامن خار — آیا یہہ اپنے گھر کو ہو کے سوار
دل عاشق اگر رہا بیتاب — یہہ بھی تھا ساری رات بیخور و خواب
صبحدم آیا یہ ادھر باہر — اُدھر آیا سپاہی مضطر
وان بدستور تھا قلم جاری — اسطرف اشک چشم نم جاری
گو بپاس دلبر بلکیطرف — روی دل رحمت خدا کیطرف
مدد عشق عاشق صادق — کام آیا غرض پئی عاشق
برہمن نے بھی دیکھکر اُسکو — نوکرون سے کہا ذرا پوچھو
کون ہے یہ کہان سے آیا ہے — کیون ہے خاموش مدعا کیا ہے
حال اُس سے کیا جو استفسار — عرض کی اُس نے یہ بحالت زار
تازہ وارد ہون دلفگار ہون مین — نوکری کا امیدوار ہون مین
سنکے حال مسافر دلریش — عرض مقبول کی بلا پس و پیش
چشم خواہش نے اُسکو یاد کیا — لکھ لیا نام اور صاد کیا
دفتر عشق مین لکھا چہرہ — ہو گیا خال و خط پہ دل شیدا
حسن نے اُسپہ کی کرم بخشی — برطرف ہو گیا غم روزی
چہرۂ زرد لال ہوا — رنج موقوف دل بحال ہوا
پایا آقا جو اُس نے رشک قمر — ہو گیا دل سے بندۂ بے زر
دل سے کہنے لگا مبارک ہو — اب نہ اس آستانہ کو چھوڑو
ہاتھ آئی ہے حسن کی سرکار — اسکو سمجھو یک کرشمہ دو کار
یہ نہ سمجھا کہ چرخ ظلم شعار — رنگ لاتا ہے تازہ لیل و نہار
فتنہ پرداز و ناتوان بین ہے — درپئے دلشکنی بر سر کین ہے
جب ہوا کامیاب حاصل کار — سایہ سان تھا مدام ہمرہ یار

یہہ برہمن کا عاشق صادق ۔۔۔ حسن خدمت پہ اسکی وہ عاشق
کہین آقا شفیق ملتا ہے ۔۔۔ کہین نوکر رفیق ملتا ہے

مہربانی فزون ہوئی ہر دم ۔۔۔ اسپ و خلعت عطا کیے پیہم
کچھ تکلف بہم نہ تھا باقی ۔۔۔ ساتھ کھانا فقط رہا باقی

وہ نہ رہتے جدا کسی عنوان ۔۔۔ ہوگئے تھے دو قالب و یکجان
کبھی جاتے تھے سیر دریا کو ۔۔۔ کبھی جاتے شکار صحرا کو

روز و شب ناچ رنگ ہوتا تھا ۔۔۔ سیر بھی کھیل تھا تماشا تھا
یونہین آخر ہوا زمانۂ عیش ۔۔۔ قصۂ غم بنا فسانۂ عیش

فکر دنیا و دین سے کیا واقف ۔۔۔ گردش آسمان سے نا واقف
سیر دریا کو دل جو لہرایا ۔۔۔ گھاٹ پر جا کے فرش بچھوایا

کسقدر طول پاٹ تھا اسکا ۔۔۔ ساحل مرگ گھاٹ تھا اسکا
موج کا تا فلک گیا تھا اوج ۔۔۔ موج سمجھئے کہ اژدہون کی فوج

جو حباب اسمین آشکارا تھا ۔۔۔ واقعی سانپ کا پٹارا تھا
عقل انسان نہ کسطرح ہو دنگ ۔۔۔ جسکے گرداب مثل کام نہنگ

کیون نہ بہرے ہون کان سنکے خروش ۔۔۔ کف دریا بنے جو پنبۂ گوش
زیست پر ہے حباب چشمک زن ۔۔۔ کھینچتی دست موج تھی دامن

گرچہ بالا ہی گھاٹ پہ بیٹھے ۔۔۔ غرض لگا دل اوچاٹ پہ بیٹھے
کوئی اُس جا نہ بار خاطر تھا ۔۔۔ دیکھئے جسکو یار شاطر تھا

برہمن نے اک آشنا سے کہا ۔۔۔ کھیلین شطرنج اب لب دریا
لب جو جب بساط پھیلائی ۔۔۔ چال بتلانے کو قضا آئی

یہہ ہوا فکر ناصواب مین غرق ۔۔۔ موت کہنے لگی کرون گی غرق
نہ ہوئی ختم بازی اول ۔۔۔ کہ ہوئی باہم ایسی رد و بدل

ہاتھ سے ہو گیا جدا مہرہ ۔۔۔ قعر دریا مین جا پڑا مہرہ
برہمن نے ادھر ادھر دیکھا ۔۔۔ رخ عاشق بھی اک نظر دیکھا

یہہ جوا پائی دلستان سمجھا ۔۔۔ وہ گھڑی وقت امتحان سمجھا

یون لگی کہنے اُسی سے جرأت عشق
ہے تأمل خلاف غیرت عشق

گرچہ واقف شناوری سے نہ تھا
مدعا اسکو جانبری سے نہ تھا

ہوگئے بیتاب مثل برق طپان
یہہ بھی کودا گرچہ تھی نزد جہان

برہمن اور مونس و ہمدم
ہاتھہ مل مل کے بولے وا ای ستم

پیر آتا ہے کچھہ تو آئے گا
ورنہ یہ مفت ڈوب جائیگا

طرفہ زیر زمین تماشا ہے
کون جا کر عدم سے آتا ہے

یہہ جو کودا تہ زمین پہونچا
زد ڈوبی جہان وہین پہونچا

سر نکالا نہ اُس نے مثل حباب
صورت موج یہ ہوا بیتاب

برہمن کو قلق کمال ہوا
غرق دریای انفعال ہوا

یہ کہا ہای مر گیا عاشق
نام دُنیا مین کر گیا عاشق

دل برخاستہ جہان سے اُوٹھا
مضطرب ہوکے یہہ وہان سے اُوٹھا

آشنا کہتے رہ گئے ہان ہان
گرکے دریا مین یہہ ہوا پنہان

وہ گیا اسکی نزد لینے کو
یہہ گرا اپنی جان دینے کو

وہ نہ لایا گیا تھا جو لینے
اور لینے کے یان پڑے دینے

کیا بت لالہ فام ڈوب گیا
باپ دادے کا نام ڈوب گیا

یہہ خبر سُن کے اقربا دوڑے
پیٹتے سر برہنہ پا دوڑے

آگے آگے پدر گریبان چاک
اُسکے پیچھے روان تھے سب غمناک

آن واحد مین پہنچے نالہ کشان
جس جگہہ ہو رہا تھا حشر عیان

گرچہ پہلے بھی کم نہ تھا دریا
جوش رقت سے بڑھ گیا دریا

جال لے لیکے دام دار آئے
ایک بلوایا تو ہزار آئے

طمع زر نے طرفہ کام کیا
دونون لاشونکو زیر دام کیا

آئی پانی پہ نعش خاک نشین
جوش سے نکلی ماہی رنگین

نکلے دریا سے وہ ولے بیدم
جیسے پیدا ہون کودک توام

کف عاشق مین مہرۂ دلبر
دست معشوق مشت عاشق پر

اور غمناک درد مند ہوئے
ہمدمو درد و غم دو چند ہوئے

گبر و مومن کا اژدہام ہوا ۔ یہی منظور خاص و عام ہوا
ایک کو خاک مین چھپا دیجئے ۔ ایک کو آگ مین جلا دیجئے
دونون ہرگز جدا نہ ہوتے تھے ۔ ہاتھ سے ہاتھ وا نہ ہوتے تھے
کوئی کہتا تھا کاٹ ڈالو ہاتھ ۔ کسی صورت سے انکا چھوٹے ساتھ
حل نہ ہوتا تھا عقدۂ لاحل ۔ شہر مین پڑ گیا غرض ہلچل
ایک صاحب کو دُور کی سوجھی ۔ یہ دوا اس فتور کی سوجھی
ساعدِ نازنین پہ رکھ کے چھری ۔ گوشِ عاشق مین بس یہ بات کہی
دستِ معشوق ہو قلم ہیہات ۔ رکھے عاشق روا ستم ہیہات
فرطِ غیرت سے ہاتھ چھوٹ گیا ۔ ہای افسوس ساتھ چھوٹ گیا
اسکو کہتے ہین عشق و مہر و فا ۔ مرکے بھی پاس چشم زخم رہا
آگ مین برہمن کو پھونک دیا ۔ عاشقِ اہلِ دین کو دفن کیا
ہو گئی جب قبای ہستی چاک ۔ ہو گئے ہر طرح سے دونون خاک
سخت غمناک ماجرا ہے یہہ ۔ دارِ فانی مین انتہا ہے یہہ
اب کسے طاقتِ بیان ہی شعور ۔ عشق نے دل مین کر دیا ناسور
دل نے جب کی شعور فرمائش ۔ مین نے یہہ مثنوی نئی لکھدی
سالِ تاریخ کی مجھے تھی فکر ۔ یہہ کہا خوب مثنوی لکھدی

۱۲۵۳ھ

واجد علی شاہ

سلطنت اودھ کا مشہور مگر معزول بادشاہ (واجد علیشاہ) اُن بدنصیب اشخاص مین سے تھا جن عمدہ چال چلن کی تصویر تو پبلک کی نگاہ سے پوشیدہ ہی اور برائیون کا نمونہ ہمیشہ پیش نظر رہا ہی

اسمین شک نہین یہ ابتری انتظام سلطنت کا مادہ تھا جو اُس کو ہر لحظہ ظالم بنادیتا اور یہی وجہ اسکے زوال سلطنت کا اصلی باعث ہوئی۔ یہ بالکل ٹھیک ہی

کہ جبوقت واجد علیشاہ تخت سی معزول کیا گیا۔ اُسوقت تمام اودھ مین عام طور سے بدامنی و بد انتظامی پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن وہ لوگ جو بادشاہ کے مزاج۔ عادات و اخلاق سے واقف ہین دعوی کے ساتھہ کہہ سکتے ہین کہ وہ کسی قسم کے ظلم یا سختی کا مرتکب نہین ہوا۔

چند واقعات جو اس قسم کے اُسکے زمانہ حکومت مین پائے جاتے ہین۔ وہ یا تو بوجہ اُسکی بے پروائی کے ظہور مین آئے یا اُسکے افسرون کی ناانصافی اور زیادتی کے سبب۔ اس بات کا جاننا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ لکھنؤ کی سوشل حالت اُسوقت کیا تھی جبکہ شاہ عالم کو تخت سی اُتارا گیا۔

اودھ کا دارالخلافت ایشیائی عیاشی اور آرام اور آسایش کا اعلی نمونہ تھا باشندگان لکھنؤ کو وہان کی امن دبی فکری عیاشی مین زندگی بسر کرنے کے لیے اپنے حاکم کے قدم بقدم چلنے کی ترغیب دیتی تھی۔ بہت کم لوگ یہہ جانتے تھے کہ دوسرے ملکون مین کیا ہو رہا ہے۔ بادشاہ کی عیاشی کی شہرت تمام ملک مین سیلاب کیطرح اسقدر پھیل گئی تھی کہ لوگ اُسکو اول درجے کا عیاش بادشاہ خیال کرنے لگے اور اُسکے عمدہ خصائل کو یک لخت فراموش کر بیٹھے۔ بہت کم لوگ اُسکو عزت کی نگاہ سی دیکھتے ہین کہ وہ علم دوست ہندوستانی راگ مین روح پھونکنے والا اور بہت سی مفید ہنرون کا موجد تھا۔ ہم مین سے بہت سی اس کا بھی اقرار کرتے ہین کہ اردو مین پہلے پہل ڈراما اُس نے لکھوایا۔ اور نیز ہندوستانی پوشاک مین نئی نئی تبدیلیان کین۔ ان باتون مین جنکا ہم نے اوپر ذکر کیا اُسکا بہت سا وقت اور اُسکی بہت سی دماغی قوت صرف ہوئی۔ لکھنؤ کے باشندون نے اسمین بھی بادشاہ کی تقلید کی۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دارالخلافت اودھ ہر فن کے مشہور آدمیون کا مرکز بن گیا۔ ایک بڑی جماعت عربی فارسی کے طلباء کی لکھنؤ اور اُسکے قرب و جوار مین موجود تھی اور طالب علم ملک کے ہر حصے سی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔ لکھنؤ کی یہہ حالت سنہ ۱۸۵۶ء مین تھی جبکہ واجد علی شاہ کو تخت سی معزول کر کے بطور شاہی قیدی کے کلکتہ بھیجا گیا بادشاہ بیگم نواب خاص محل اور چند قریبی رشتہ دار اور کچھہ بڑے بڑے افسرون

کے ہمراہ برٹش انڈیا کے دارالخلافت تک جانے کی اجازت ملی۔ کچھ عرصہ تک قلعہ فورٹ ولیم مین رکھا گیا اس کے بعد گورنمنٹ نے مٹیا برج مین رہنی کی اجازت دی جس کا دوسرا نام گارڈن ریچ اور بھی کہلاتا تھا۔

اُسوقت مٹیا برج مین اتنی عمارتین نہ تھین جو بادشاہ اور اُسکے ہمراہیون کے لیے کافی ہوتین۔ اسواسطے چند ہمراہی قریب کے جھوپڑون مین رہنے کے لیے مجبور ہوئے۔ گورنمنٹ نے ایک لاکھ روپیہ ماہوار مصارف شاہی کیلئے منظور کیا کہا جاتا ہے کہ جسوقت یہ رقم منظور کیگئی اُسوقت نواب خاص محل صاحبہ نے بادشاہ کو اس سے انکار کرنے کی صلاح دی۔ یہہ کہکر کہ یہ رقم آپکے رتبہ کے شایان نہین ہے واجد علیشاہ نہایت پریشانی کی حالت مین تھا کہ کیا کرے۔ باصرار نواب خاص محل نے کہلا بھیجا کہ گورنمنٹ کی پنشن لینے سے انکار کرنے مین کچھہ پس و پیش نہ کرنا چاہئے جبتک مین زندہ ہون ایک لاکھ روپیہ ماہوار مین آپکو دیتی رہونگی۔ خواص اس بات سے واقف ہین کہ وہ کسقدر امیر تھی اور کسقدر روپیہ اور جواہرات اپنے ہمراہ کلکتے مین لائی تھی۔ اس بات کے یقین کرنے مین ذرا تامل نہ کرینگے کہ وہ اپنے کہنے کے مطابق پورے طور سے عمل کرسکتی تھی۔ مگر بادشاہ نے جو صلاح نہ سمجھی اُسکی نصیحت پر عمل نہ کرنے دیا۔ اُسکے غرور نے اس امر کی اجازت نہ دی کہ وہ اپنی زوجہ کا پنشندار بنے لہذا اوسنے شکریے کیساتھ گورنمنٹ کے وظیفہ کو منظور کرلیا۔ مٹیا برج مین پہنچتے ہی بادشاہ نے اس بیشمار دولت و جواہرات کو جو اپنے ہمراہ لایا تھا باغ اور عجائب خانہ وغیرہ مین صرف کرنا شروع کردیا تاکہ یہہ چیزین اُسکی اور اُسکے ساتھیون کی تفریح کا باعث ہون۔ یہہ فضول خرچیان شروع ہوگئین تاکہ اودھکے خیر حکمرانکی شان و شوکت قائم رہے رفتہ رفتہ وہ مٹیا برج کے اُس حصہ کا جو دریای ہگلی پر واقع ہے اور بہت سی زمین و عمارات اور باغات جو مٹیا برج اور سنائی بازار کے درمیان مین واقع ہے مالک ہوگیا۔ جسکو وقتاً فوقتاً اس نے خریدا تھا اس سرزمین مین ایک خوبصورت باغ اور ایک مختصر سا عجائب خانہ بنوایا جس مین ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور یہہ عمدہ عمارات اُس نے بغیر کسی انجنیر کی مدد کے خود اپنی رائے کے موافق بنوائین۔ بہت سی نفیس نفیس محلات بنوائے جو بلحاظ خوبصورتی و کاریگری

کے دیگر خاص و عام عمارات پر سبقت رکھتے تھے۔ ان عمارات و باغات کی حد اور عجائب خانہ کی حد جو دریا کے کنارے واقع تھا۔ سد سلطانی اور حد سلطانی کے نام سے قائم کی۔ ان دونوں حدوں کے درمیان میں باغ عدن تھا۔ یہ سب صرف بادشاہ کی دانائی اور تجویز کے نمونے تھے ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۶ء تک مٹیا برج لکھنؤ کی تصویر بنگیا اس زمانہ میں باہر کوئی شخص ایسا نہ آتا تھا جس کی سب سے بڑی خواہش یہ نہوتی ہو کہ وہ شداد باغ کو نہ دیکھے۔ بیرونی سیاحوں کو سد سلطانی اور حد سلطانی کے عبور کرنے کی اجازت نہ تھی تاکہ یہ معلوم نہو کہ کسوقت اور کس عمارت میں اور کہاں بادشاہ ہوتا ہے بعض وقت چشمے گرنے کی آواز سنتا اور بعض وقت خوبصورت پھولوں کے دیکھنے سے مسرت حاصل کرتا۔ کبھی عجائب خانہ کی سیر کرتا جہاں پرند جانور رہتے تھے کبھی کبھی اپنے کسی مصاحب کے ہمراہ بیٹھ جاتا تھا۔ جو لوگ اس باغ اور محل کو دیکھنا چاہتے تھے وہ پوشیدہ طور پر یا تو کسی مصاحب کی مدد سے یا بادشاہ کے اسٹاف کی خاص اردلی کی وساطت سے کامیاب ہو جاتے تھے۔

اس کا لکھنے والا بھی بادشاہ کو مرتبہ اسی طریقہ سے دیکھ چکا ہے۔ ایک یا دو مرتبہ اسکو کسی پیڑ یا جھاڑی کی آڑ میں اپنے آپ کو پوشیدہ کرنا پڑا تاکہ بادشاہ اور اسکے ہمراہیوں کی نظر سے جو اسکی طرف آتے تھے بچ جائے۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کو پوشیدہ آنیوالوں کی خبر ملگئی۔ وہ افسر جو اکثر ایسے لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے ان کو بادشاہی عتاب بھگتنا پڑا۔ بعض اوقات سخت احکام بھی جاری ہوئے لیکن پھر افسران اسٹاف بادشاہ کو اس بات پر مائل کرنے میں کامیاب ہوئے کہ جو مسافر و سیاح کلکتے آتے ہیں انکو فطرتاً ترغیب ہوتی ہے کہ وہ عمدہ محلات اور نفیس باغات اور عجائب خانے کو جو اس قدر زر کثیر کے صرف سے تعمیر ہوئے ہیں دیکھیں۔ خاص کر اس وجہ سے کہ اسمیں اسقدر دلچسپی کے سامان مہیا ہیں دیکھنے والے مشتاقوں کو ان چیزوں سے محروم رکھنا انکی دل شکنی کا باعث ہوگا۔ چونکہ بادشاہ بالطبع نیک مزاج تھا۔ اور معقول عذر کو فوراً محسوس کر لیتا تھا۔ یہ حکم جاری کیا کہ سال میں دو یا تین مرتبہ تمام محلات اور باغات اور عجائب خانے پبلک کے دیکھنے کیواسطے کھولدیے جایا کریں۔ جب یہ حکم جاری ہو لیا اسوقت سے دو تین دن تک ہر موسم

سرا مین عام لوگ اس دنیا کے گرد گھومنے والے مٹیا برج کے دیکھنے کو جہان اودھ کا معزول شدہ بادشاہ حکمران تھا جانے لگے۔ جن لوگون نے وہان کے نظارونکو دیکھا ہے وہ اسکے قائل ہین کہ واجد علی شاہ باغات اور عجائب خانون کا بے حد شایق تھا یہہ امر حیرت مین ڈالتا ہے کہ شاہی لوگون نے ایسی عمدہ عمارات اور نفیس باغات اور دلکش عجائب خانہ کے نقشے کیونکر تجویز کیے ہونگے۔ اُسوقت کلکتے کے امرا کی مکانون باغون مین چھوٹے چھوٹے عجائب خانے تھے لیکن کوئی بھی ایسا نہ تھا جو مٹیا برج کی اُن عمارتون کا مقابلہ کرسکے۔ جب بادشاہ کی خبر دور دور مشہور ہوگئی تو ہر طرف سے لوگ نئے نئے پرند جانور اور حشرات الارض وغیرہ لے لے کر مٹیا برج مین پہونچنے لگے۔ معقول قیمتین اُن کو دیگئین اور کوئی بھی ایسا نہ تھا جو وہان سے محروم گیا ہو۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ یہہ تمام شاہی عمارتین بغیر مدد کسی انجنیر کے صرف بادشاہ کی تجویز کے موافق بنوائی گئی تھین یہ شغل اُسکے خالی وقت کی دلچسپی کا باعث ہوگیا۔ واجد علیشاہ صرف عمارات اور باغات ہی کا شایق نہ تھا بلکہ اول درجے کا علم حیوانات کا بھی ماہر تھا۔ جہان تک ہمکو علم ہے کہہ سکتے ہین کہ اُس نے اپنے عجائب خانے مین جانورونکی حفاظت اور دیکھہ بھال کیواسطے کسی علم حیوانات کے جاننے والے کو ملازم نہین رکھا۔ بااینہمہ تمام ہندوستان مین کسی جگہہ کے جانور ایسی عمدہ خبر گیری اور حفاظت و صفائی کیساتھہ نہ رہتے ہونگے۔ جیسے مٹیا برج کے ہر جانور پر ایک سے زیادہ شخص اُنکے آرام اور نگہداشت کے لیے مقرر تھا اور اُن کے مکانات کا ایسا انتظام رہتا تھا جس سے بہت لوگون کو رشک پیدا ہوتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ ان ایام مین بہت فضول خرچ ہوگیا تھا اور اکثر درباریون نے اپنے آپ کو رئیس بنا لیا تھا۔ درباریونکی جا بیجا خرچ کی ترغیب دلانے پر بادشاہ پر بھی یہہ باتین پوشیدہ نہ تھین ورنہ یہ اُسکی غفلت کا نتیجہ تھا اُس پر یہہ بھی روشن تھا کہ ضرورت سے زیادہ آدمی اُسکے ہان ملازم ہین۔ ان سب امور سے چشم پوشی کرنے کی وجہہ یہ تھی کہ اُسکی یہہ دلی خواہش تھی کہ جہان تک ممکن ہو وہ خلقت کو فائدہ پہونچا سکے۔ خاص کر اُن لوگون کو جو مٹیا برج مین لکھنؤ سے ساتھہ آکر رہے تھے۔ غدر کے خوفناک نتائج نے بادشاہ کے بہت سے رشتہ دارون اور دوستون اور نوکرون کو مخصوصی کلکتے پہونچا دیا اور یہہ وہی شخص تھے جو بادشاہ کے فیاضانہ برتاؤ و رعایا کیساتھہ سن چکے تھے

ان لوگوں نے مٹیا برج میں بادشاہ کے زیر حفاظت قیام کیا۔ بادشاہ نے صرف یہی نہیں کیا کہ ہر ایک شخص کو جو جس فن کو جانتا تھا اُسے وہ کام سپرد کیا ہو بلکہ وہ لوگ جو کوئی کام نہیں کر سکتے تھے وہ بھی بادشاہ کی مہربانی سے محروم نہ رہے مثلاً کئی سو عورتیں اور بچے مکانات و باغات میں سے خشک پتے چننے کیواسطے مقرر تھے اس سے صرف یہ غرض تھی کہ وہ شخص جس نے اُس کی پناہ لی ہو اُسے کسی نہ کسی حیلے سے خوراک پہنچ جائے۔ یہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کہ واجد علیشاہ نے باوجود اسکے کہ کلکتے کے قرب و جوار میں قریب تینتیس ۳۳ سال کے قیام کیا لیکن اہل یورپ و نیز ہندوستانی دونوں اسکو عیاش خیال کرتے تھے اور اُسکے عمدہ صفات کی ذرا بھی قدر نہ کی۔ یہ بالکل سچ ہے کہ آدمی کی بُرائیاں مشہور ہیں لیکن اُسکی عمدہ صفتیں ہم پانی پر لکھتے ہیں (یعنی کچھ پروا نہیں کرتے) اُسکے زمانۂ وفات تک مشہور مشہور ہندوستانی شاعر۔ گانیوالے۔ علم حیوانات کے ماہر۔ مصور۔ حکیم اور شیعہ علماء کا ہجوم مٹیا برج میں رہتا تھا۔ اس قسم کے آدمی اسکے دربار میں ہر وقت موجود رہتے تھے جن میں سے ہر ایک اپنے فن کا اُستاد زمانہ تسلیم کیا گیا تھا، یہ کہنا ایک حد تک فضول ہوگا کہ اُن اشخاص کا اثر اس ضلع کے تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں پر بہت زیادہ دائمی پڑا اور یہ کہ ہم اُنکے رہین منت ہیں۔ بادشاہ ایشیائی طرز کا رئیس تھا۔ سادہ مزاج خلیق اور اپنی طرز معاشرت اور اپنی رفتار میں نیک۔ اپنی تمام عمر میں جہانتک خیال ہے وہ کبھی اپنے رشتہ دار یا ملازم کیساتھ سختی سے پیش نہیں آیا۔ وہ مذہبی حیثیت سے پکا شیعہ تھا اور احکام مذہبی کا پورا پابند۔ کبھی منشی چیز کا استعمال نہ کرتا تھا۔ اگرچہ وہ اوّل درجہ کا عیاش زمانہ خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں متعہ کی شادی کا قاعدہ جسے کہ تمام علمای شیعہ نے جائز تسلیم کرلیا ہے۔ عیاش نہیں بنا سکتا۔ اگر بادشاہ پختہ شیعہ ہونیکی حیثیت سے اپنی خدمات میں بہت سی بیبیاں رکھتا تھا تو ہم کسی طریقہ سے اُسپر گناہ کا الزام (یعنی زنا کاری کا) نہیں لگا سکتے۔

ہم متعہ کی شادی کے طرفدار نہیں ہیں اور نہ ہم اُسپر اسوقت بحث کرنی چاہتے ہیں لیکن ہم پھر بھی اہل تشیعہ پر جو از روی مذہب اسپر عمل کرتے ہیں کوئی الزام نہیں دھر سکتے اور خاص کر اس شخص پر جو خود ایک حکمران اور پکا شیعہ ہو اور جس کے پاس مجتہدین وقت صلاح دینے کے لیے ہر دم موجود رہتے ہوں۔

واجد علی شاہ اُردو کا عمدہ شاعر تھا اگرچہ باوجود عمدہ شاعر ہونے کے اُسکو مشہور اور کامیاب شاعر نہین کہہ سکتے۔ تاہم شاعری مین اُسکی طبیعت پُر مذاق واقع ہوئی تھی۔ اور درحقیقت اُسکو اس فن مین معقول واقفیت حاصل تھی۔ اُسکے کلام سے لطف آمیز سادگی ظاہر ہوتی ہے "کلیات اختر" جو مٹیا برج کے شاہی پریس مین شایع ہوا وہ اُس کے کلام کا چھوٹا سا مجموعہ ہے اُس زمانے مین مٹیا برج مشاعرون کے لیے مخصوص تھا۔ مٹیا برج کے اس قسم کے جلسون نے اور نیز مسلمانون کے علما کی کثیر جماعت نے جو وہان رہتی تھی کلکتے کے مسلمانون کی زبان اور چال چلن پر بہت اثر ڈالا۔ ہندوستان کے راگ مین خود بادشاہ نے نئی نئی ترشین کین۔ فن موسیقی کے جاننے اور گانے بجانے مین بادشاہ نے وہ کمال حاصل کیا تھا کہ تمام اس پیشے کے پیشہ ورون سے جنھون نے ہندوستان مین کمال درجے کی شہرت پیدا کی تھی سبقت لے گیا تھا۔ اُس نے گانے اور ناچنے مین عمدہ عمدہ عام پسند ایجاد کیے۔ بعض کا خیال ہے کہ ٹھمری اُسکی ایجاد کی ہوئی ہے اگر یہہ درست بھی نہ ہو تو بھی اس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ اس رنگ مین اُس نے بہت زیادہ تبدیلیان کین جو ٹھمریان اُس نے خود کہی ہین درحقیقت نہایت عمدہ ہین اور اب تک گانیوالے اُن کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ اُنکے سامعین انکے سُننے سے نہایت محظوظ ہوتے تھے۔ جس شخص نے ایک رات بھی مٹیا برج مین اُن دنون قیام کیا ہوگا وہ ہمارے لکھنے کی شہادت دیسکتا ہے۔ اُس برج مین گانیوالون کا بڑا ہجوم رہتا تھا اور تماشائیون کا بڑے جوش کیساتھ استقبال کیا جاتا تھا۔ اُسوقت تک کوئی ڈراما اُردو زبان مین نہ تھا جو لوگ کہ انگریزی اور سنسکرت سے ناواقف تھے وہ بھی نہین جانتے تھے کہ ڈراما کس کو کہتے ہین واجد علیشاہ ہی کو سب سے پہلے اس کا خیال پیدا ہوا اور اُسکو ظاہری شکل مین لانے کے لیے راجہ اندر کا قصہ منتخب کیا۔ اور یہہ اُسکے خالی وقتون کے صرف کرنے کا عمدہ مشغلہ بن گیا۔ اُس نے اُردو کے مشہور شاعر امانت کو سلیس اُردو مین اس قصہ کو نظم کرنے کا حکم دیا۔ یہہ قصہ جو امانت نے نظم کیا اندر سبھا کہلاتا ہے اور اُردو لٹریچر کا عمدہ نمونہ ہے یہہ ہندوستانی تھیٹرون مین اب تک عام طور سے گایا جاتا ہے اسمین جن پریون اور انسانون کا ذکر ہے۔ راجہ اندر جن اور دیوون کا بادشاہ مانا گیا ہے اُسکے دربار کی سب سے زیادہ مشہور اور خوبصورت سبز پری ایک انسان گلفام پر عاشق ہوکر اور اُسے اپنے تخت پر بٹھا کر پرستان کو اُڑا لیگئی

تھی - راجہ اندر کو یہہ خبر ایک حاسد دیو نے کر دی - راجہ نے غضبناک ہو کر سبز پری کے پر نوچ کر پرستان سے نکالدینے اور گلفام کو کوئین مین قید کرنے کا حکم دیا - سبز پری جنگلون جنگلون گھومتی پھری آخرکار ایک مہربان دیو کی مدد سے اندر کے دربار مین جوگن بنکر پہنچی جسکو اسوقت کوئی نہ پہچان سکا - راجہ نے گانے کا حکم دیا اور اسکے گانے سے خوش ہو کر بہت کچھ انعام جو شہنشاہون کے لائق تھے دینے چاہے مگر اسُ نے سب کے لینے سے انکار کیا -
جب راجہ نے بہت مجبور کیا اور چاہا کہ وہ کوئی نہ کوئی چیز اس سے بطور انعام کے لے اسُوقت جوگن پری نے راجہ سے تین مرتبہ یہہ قرار لیا کہ جو مانگیگی وہ پائیگی - بعد پختگی قرار اسنے گلفام کو انعام مین مانگا اس طلب پر کل معاملہ روشن ہو گیا اور حسب قرار دونون عاشق و معشوق بڑی مسرت کیساتھہ جلسہ مین ملائے گئے - بس اندر سبھا کا یہہ مختصر خلاصہ ہے اسمین شک نہین کہ اندر سبھا بہت سی وجوہ کے لحاظ سے ایک ناممکمل ڈراما ہے لیکن پھر بھی اس قسم کی ابتدائی کتابون مین نمبر اول ہے - واجد علیشاہ اس تماشہ کو لکھنؤ کے قیصر باغ مین کرایا کرتا تھا اور خود گلفام کا پارٹ لیتا تھا - قیصر باغ مین کوئی باقاعدہ اسٹیج استادہ نہ تھا لیکن بادشاہ نے ہزارون روپیہ صرف کرکے تمام باغ کو ایک بڑی تماشہگاہ بنادیا باغ کے ایک حصے مین راجہ اندر کا دربار قائم کیا گیا تھا اور دوسرے حصے مین جنگل تھا جہان سبز پری اپنی مصیبت عشق اور [illegible] سے بھجن گاتی اور چلہ لگاتی ہوئی نظر آتی تھی - ایک طرف پرستان تھا اور اسیطرح اور مناظر - غرض کہ بحیثیت مجموعی تمام باغ تماشے کیواسطے موزون ہو گیا تھا - تماشہ کرنے والے باغ کے ایک حصے سے دوسرے حصے مین (جبکہ ڈراپ سین کیلئے پردہ ڈالا جاتا تھا) چلے جاتے تھے -
سٹیا برج مین اندر سبھا کے تماشے کو پوری کیفیت کیساتھہ دکھانا ناممکن تھا - تاہم اسکے دو چار پارٹ نہایت خوبی کیساتھہ کیے جاتے تھے -
معزول بادشاہ اودھ نے کلکتے مین تنہائی کی زندگی سنہ ۱۸۵۶ء سے اپنے انتقال کے آخر سال تک بسر کی - بجز اپنے چند رشتہ دارون یا افسرون کے نہ اسُ نے کسی سے ملاقات کی اور نہ دوسرون کو اندر آنیکی اجازت دی - خواہ وہ اہل یورپ ہون یا ہندوستانی شرفا - خواہ عہدہ دار ہون یا عوام - جہانتک ہمین علم ہے وہ کبھی کسی قسم کے پبلک جلسے مین شریک نہین ہوا صرف اکمرتبہ اپنے معمول کے خلاف عمل کیا تھا

اُس کے درباریون نے شاید یہہ ظاہر کرنیکے لیے کہ وہ بادشاہ کے مزاج مین کتنا دخل رکھتے ہین۔ بادشاہ کو لارڈ میو سے گورنمنٹ ہاؤس مین پرائیویٹ ملاقات کرنیکی ترغیب دی۔ یہہ کہا جاتا ہی کہ اُسکے درباریون کی غلطی اور بے پروائی سے بادشاہ گورنمنٹ ہاؤس مین مقررہ وقت سے پیشتر پہنچ گیا جس سے اُسکو بہت تکلیف برداشت کرنی پڑی جو اُسکے مزاج کے خلاف تھی۔ علاوہ اس کے یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ اُس ملاقات سے جتنی کامیابی کی امید تھی وہ بھی حاصل نہین ہوئی۔ بہرحال اسکے بعد پھر کسی کو جرأت نہوئی کہ کسی جگہہ جانیکی ترغیب دیجاتی بہت سے معزز یورپین اور انڈین صاحبان نے وقتاً فوقتاً ملنے کی بیحد خواہش ظاہر کی لیکن بادشاہ نے ہمیشہ کسی نہ کسی معقول عذر کے ساتھہ اُنکو روکدیا۔ مدت تک وہ سد سلطانی وحد سلطانی سے باہر نہ گیا سوائے ایام محرم کے۔ یا ایسی مجلسون مین شریک ہوتا جوان حدود کے باہر نہ ہوتی تھین بہت سے اشخاص جو اُس کو دُور ہی سے دیکھنا چاہتے تھے اُنھین بھی کم ایسا موقع ملتا تھا لیکن اپنی وفات سے کچھہ سال پیشتر اُس نے یہہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ رمضان شریف کے زمانہ مین روزہ بہلانے کی خاطر کلکتے کا گشت کیا کرتا۔

بادشاہ مین موزون اور مناسب خطابات دینے اور محلات اور جانورون کے مناسب نام رکھنے کا ایک خاص ملکہ تھا جو لوگ خطاب یافتہ معززین سے واقف ہین اور جنھون نے اُسکے تعمیر کردہ محلات کو دیکھا ہی وہ کہہ سکتے ہین کہ دو سرے ہندوستانی بادشاہ یا رئیس زمانہ گذشتہ مین ایسا نہین گذرا جس مین یہ مادہ اس خوبی کیساتھہ پایا گیا ہو۔ ہر ایک نام اور خطاب سے جو اُسکا مقرر کردہ ہی اُسکے لائق اور دانا ہونیکا ثبوت ملتا ہی ہزارون قصے اسوقت بھی ایسے مشہور ہین جو بادشاہ کی دانائی اور ہوشیاری کے گواہ ہین۔ بادشاہ کے محلات کی دانائیون کا اگر ہم ذکر کرین تو اُسکے واسطے ایک جداگانہ دفتر چاہیے اسلیے چند لفظون مین نواب خاص محل کے حالات قلمبند کرنے پر اکتفا کرتے ہین جو اُس کے تمام ازواج مین سب سے زیادہ ہوشیار اور عقلمند تھین۔ اور نیز سب سے زیادہ شریف خاندان اور خوبصورت وہ اپنے اعلیٰ دماغی گانے کے شوق اور فن شاعری مین مشہور تھین۔

یہ بات بلا مبالغہ ہی کہ تمام ہندوستان کی تمام شریف زادیون مین کوئی بھی عقل و دانائی مین اُنکا ثانی نہ تھا۔ مہذب ملک اگر واجد علیشاہ کی خاص محل کی دانائی پر ناز کرے تو بجا ہے

نظم و شاعری کیطرف اُسکا میلان واجد علیشاہ سے کچھ زیادہ ہی تھا۔ خود ہم نے اُسکے کہے ہوئے اشعار پڑھے ہین۔ اُسکا تخلص عالم تھا۔ بادشاہ نے اپنے اشعار مین نمدہی پلم (جان عالم) سے خطاب کیا ہی۔ مثنوی عالم جو شاہی پریس مین چھپی تھی اُسکی ایک جلد راقم کو ایک ایسے دوست سے ملی جو واجد علیشاہ کے دربار مین ایک ممتاز عہدہ پر سرفراز تھا وہ لوگ جو اُسکے عمدہ نظم کے دیکھنے کا شوق رکھتے ہین وہ اس مثنوی کو تلاش کرکے حاصل کرین اور بغور پڑھین۔ بعض بعض تصانیف اُس کی ایسی عام پسند تھین کہ سیکڑون آدمی جن کا پیشہ گانے کا تھا اُن چیزون کو تقریبًا ہر جگہ اور ہر روز گایا کرتے تھے۔ کچھ مستورتین جن کو اُس کے طریقہ پر تعلیم دی گئی تھی ہمیشہ اُسکا دل بہلانے کے لیے ساتھ رہا کرتی تھین بادشاہ کے اور محلات بھی گانے اور اشعار کہنے مین مہارت رکھتے تھے لیکن ہم کو یہان جداگانہ اُنکی خوبیان بیان کرکے قصّے کو طول دینا منظور نہین ہی۔ جتنا ہم نے بیان کیا ہی وہ پڑھنے والے پر اچھی طرح ظاہر کر دیگا کہ واجد علی شاہ نے کیسا عمدہ دماغ پایا تھا لیکن پبلک ان صفات سے یا تو بالکل ناواقف تھی یا دیدہ و دانستہ اسکی خوبیون سے چشم پوشی کی گئی۔ اسمین کچھ ایسی صفتین بھی تھین جنکو آج بھی مہذب اور تہذیب یافتہ قومین عزت کی نگاہ سے دیکھہ سکتی ہین۔ اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ اسکی فیاضی درجۂ اعتدال سے بہت بڑھی ہوئی تھی اور اسکے نکتہ چین اس فضول خرچی کو اسکی بہت بڑی کمزوری کا باعث خیال کرتے ہین۔ لیکن واضح رہے کہ جسطرف اُسکی یہہ دریادلی متوجہ ہوئی اُس طرف اُس نے تکلیفون کو یک قلم دور کر دیا اور ان کے کھانے پینے کا سامان مہیا کرکے ہنرپیشہ آدمیون کو جو مغربی ترقی کا شکار ہو گئے تھے۔ اور بھوکے مرتے تھے معاش پہنچائی۔ علاوہ اُس پنشن کے جو سرکار سے ملتی تھی بادشاہ نے بڑی رقم جو اپنی جیب خاص سے اپنی شان و شوکت قائم رکھنے مین صرف کی۔ اُس رقم کا اندازہ کرنا بھی ناممکن ہی ہمارا ایک دوست جو شاہی دربار مین معزز عہدے پر ممتاز تھا اور عمومًا بادشاہ کی حالت سے زیادہ واقفیت رکھتا تھا اُس نے بیان کیا کہ عرصہ دراز تک واجد علی شاہ کے خرچ سے ۱۲۰۰ آدمی خوراک پاتے تھے اور ان مین کچھ ایسے بھی تھے جو اُسکے عہدہ دارون کے وظیفہ خوار تھے۔

(ترجمہ)

جواب امور مشورہ طلب

ادیب جولائی سنہ ۱۹۲۱ء

دکھایا جیسا کلام مدحت چشم و ید بیضا کسی پر بیض ہوتا ہے کسی پر صاد ہوتا ہے

اس شعر میں لفظ بیض کے معنی دریافت کئے گئے ہیں۔ بیض اصطلاح سیاق میں اُس علامت کا نام ہے جو عبارت کے ختم ہونے پر بایں شکل (مص) بنائی جاتی ہے مثلاً حساب کی فرد میں جہاں چند شخصوں کے نام خرچ لکھا جائے تو ختم پر یہہ علامت بنا دیجائی گی تاکہ دوسرا کوئی شخص اسمین کچھ بڑھا نہ سکے اسطرح۔

زید ما ر — عمر ما ر — بکر ممار — مص

بعض وقت عبارت کے ختم پر بھی فردوں میں یہہ علامت بنا دیتے ہیں یہہ بیض بیاض کے معنوں سے یعنی سادہ سفید جس سے یہہ مراد ہے کہ اب آگے کوئی تحریر نہیں ہے۔

شعر میں چشم کی مناسبت سے صاد اور بیضا کی رعایت کو بیض لایا گیا ہے شعر کے معنی اہل فہم پر ظاہر ہیں۔

آسی

امور مشورہ طلب

(از مولف نور اللغات)

(الف) محاورات مندرجۂ ذیل کی تشریح فرمائیے۔

(۱) پانی دینا (راسخ) نہ دیا غم ضعف نے پانی ہی۔ ہاتھ ہمکو تو کبھی جان ہی دھونا نہ ملا۔

(۲) پھول پانوں کے (امیر) کہو بلبل سے کہ منقار کی لائے مقراض۔ پھول پانوں کے لئے ہیں وہ کترنے والے

(۳) پیچھے چڑھنا۔ (امیر) اللہ ہے کہ جان غریبوں کی بچے۔ ترکوں کے پیچھو نے ہیں پیچھے چڑھے ہوئے

(ب) الفاظ ذیل کے محل استعمال میں فرق امتیازی کیا ہے۔

(۱) مجلس۔ محفل۔ صحبت۔

(۲) مثل۔ محاورہ۔ بول چال۔ روزمرہ۔

انتخاب اودھ پنچ

خواب خرگوش

(گذشتہ سے پیوستہ)

بھلا وہ تو چاہے جھگڑا فساد نہ کرین۔ آپ تو پہلے سے خم ٹھوک کے کشتم کشتا کرنیکو طیار ہین۔ روسی تو ہمارے دادا جان کے وقت سے آتے ہین لیکن وہین بخیک جاتے رہجاتے ہین یہہ نہین معلوم کون سی چال اورکیسا پوقدمہ ہے۔ ابکی آئے تو چینی کا خمیرہ ہوگئی اے میان خدا کا نام لو نہ کوئی آئے نجائے۔

ابھی یہہ تذکرہ تھا کہ نواب کوچہ گرد صاحب بہاڑسا منھ کھولے جماہیان لیتے آئے ایک آدھ کی نگاہ بھی جا پڑی۔

بڑے اونچے سُر و ثمین آہا۔ آئیے آئیے۔ آپ ہی کی دیر تھی تھیے اب یہہ گتھی سلجھیگی ان سے زیادہ شہر خبرا کون ہوگا۔ وہ نشے کے اوتار ہین جان سے خفا آتے ہی لنڈ کر یار دو لائی سرھانے رکھ کے ایک طرف ڈھئی دے۔ جب دس پانچ پھینٹے جلاکے تازہ دم توالااللہ کرکے اُٹھ بیٹھے۔ یار لوگون نے پوچھا کیون جی مزاج کیسا ہے کہئیے کوئی خبر عطر بھی سُنی۔ اور سب سے پہلے یہ کہو آج تو ہین کیسی چھوٹین۔؟

نواب کوچہ گرد۔ جی نہین میرے کانو ثمین تو ٹھیٹھیان تھین یا آپکی طرح دنیا و مافیہا کا ہوش نہ تھا اجی اور تو اور لکنو الہ آباد مین مل گیا۔

مرزا بیہوش۔ یہہ کیا زمین کی طنابین کھینچ گیئین۔ یا مقناطیس تھرد کھادیا

نواب کوچہ گرد ہانسی ہوگئی ہوچکی۔ اب بہت دنون کورہ دیے گا۔ یہان ایک آئینی بند وبست ہوگا۔

مرزا بیہوش۔ آجتک شاید بے آئین تھا بھئی اچھی بٹی واہ ری تیری بات کی

دور اندیش خان میان بات سُنو مسخرا پن جانیدو۔ ہان جی پھر کیا ہوگا۔

کوچہ گرد۔ ہوگا کیا خدا کا نام بالکل قلیا تمام۔ اگلا انتظام نداردسب نکلی تو ٹھ صاحب لوگ کبھی کبھی جاڑون مین دورہ کرنے سپنے آئین گے

پھر یونین دوایک جگہ وہ بھی برای نام ہندوستانی حاکمون کا اجلاس - پولیس وغیرہ
کا بھی ستیاناس - برقندازون کے بدلے تین تین روپیہ کے چوکیدار - وہ بھی چوڑھے چمار

نواب دانشمند خان - (آہ سرد بھر کے) یہہ بھیئے لکھنؤ صاحب کے بُرے دہاڑے ہوئے
بڑا غضب ہوا - ایک تو یون ہی مکھیان بھنکتی تھین اب اور آنکھین بانگے گا -

نواب چھمن - کیون جی پھر وثیقہ پنشن بھی بند ہوجائیگا چیف کمشنر صاحب چلے گئے
تو تنخواہ کون دیگا - ارے ہم تو بے موت مرے - کوئی ہنر بھی نہین آتا - کاش کے قانون سیکھ لیتے
تو (ڈبلو) ملجاتا - اب کیا کیجئے - میرا دُجھن چلیے صفائی کا ٹھیکہ لیجئے - یا کمسریٹ مین مرغی بیچر کی
درخواست دیجئے - لاحول ولا قوۃ - جب ایسے سمجھ کے آدمی ہین جب تو یہہ آفت ہے یہہ نہین جانتے
کہ جو چیز تو ہر کر بتر دہر لکھی ہو امین کہین حرف آتا ہے یہہ بھی کٹر پیٹے کا غلہ ہے؟ یہ تنخواہ تو قیامت کے
بعد بھی نہ بند ہوگی - جنت مین گھر بیٹھے چک آئیگی -

نواب شجاعت بخت - آپ بھی سو برس کی پُرانی بات آج کہنے بیٹھے یہ تو جہہ پہلی سے مشہور ہے لیکن (ہنوز دلی دور ہے)
یہہ انتظام آج ہو تو بکرید کی نوچندی تک -

نواب کوچہ گرد - بیشک بیشک - یہہ بھی جولاہے کا تیر ہے کہ خدا جھوٹ کرے آپنے سُنا کیا - خاک تھے یہہ
صبح کو ریل گھر پر کسی پیشوائی کو لوگ گئے تھے - اور یہہ دھڑکے آخر کیون ہوئے وہ کوئی بات کہیو کسی سے
کہ سارا قصہ سُنا پھر زلیخا زن بود کہ مرد - اجی حضور یہہ نور لفٹنٹ گورنر صاحب تشریف لائے -

خوشوقت علیخان - ہان خیر تو تھی آئے - آئے چشم ما روشن دل ما شاد - خانہ آباد دولت زیاد - بہیا واہ واہ
تو یہہ کیون نہین کہتے کیسی اچھی خاصی بات کو ناک سکوڑ کے بیان کیا - اس سے زیادہ کون بہتری کی صورت ہے
سراسر فائدہ ہی لکھنؤ بڑا خوش قسمت ہے - کہین ایک دو دن کو لاٹ صاحب آتے تھے تو کس شان سے لوگ
دیکھنے جاتے تھے - اب تو ہمیشہ یہین قیام فرمائین گے - بھلا سوچو تو سہی لکھنؤ سا شہر چھوڑ کے کہین اور رہ جائین گے
واللہ لکھنؤ کا ستارا چمکا - اب پورا انسٹر نگر ہوگا - اسکی شان دیکھنا کیا تاثیر دکھائیگی - ایک حصہ کیسا
رفتہ رفتہ ساری دُنیا ادھر ملجائیگی - پھر کیا چین سے بغلین بجاؤ - اچھا اس خوشی کا ایک چھینٹا تو پلاؤ -

ابھی یہہ گفتگو تھی کہ حوالدار نے آواز دی - کاہے رمجانی نو بج گئے یہ میان لوگ آپن گھر دوار
جبئی ہین کہ ہمہو کہانے مال تھانے جبئی رہین - اب سارا نشہ ہرن ہوا - کسی نے ٹوپی ڈھونڈ کے پہنی
کسی نے چھلکے ہٹا کے جوتا سرکایا - جلد بازون نے جب قدم بڑھایا تو یہہ فقرہ بھی اوڑایا
چلو چلو - کچہری برخاس - نہ دانہ نہ گھاس -

روحِ سخن

حضرتِ افضل لکھنوی

بچا کے جان تری تیغ سے کدھر جاتے
جو مرنے والے تھے وہ اسطرح بھی مر جاتے

بجھاتے آتشِ دل گھونٹ آبِ تیغ کے کیا
اٹکتے سینے ہیں گر حلق سے اتر جاتے

زبانِ خلق سے ملتی اگر پرِ پرواز
خبر کی طرح سے اڑ کر ادھر ادھر جاتے

مری بدی بھی رقیبوں کی کیا شکایت تھی
کہ جسکو سنتے ہی آپ آپ سے گذر جاتے

وہ آبِ تیغ کو آبِ بقا سمجھتے تھے
گلے گلے ترے بسمل نہ کیوں اتر جاتے

نگاہ چار نے آگے نہ ہونی چار اگر
گمان بدی کے نہ مجھ پہ آپ پر جاتے

بھلا ہوا کہ نظر اپنی پڑ گئی ورنہ
وہ دل کو سینے سے لیجاتے اور مکر جاتے

مزے سے موت کے واقف جو ہوتے حضرتِ خضر
تو دھو کے ہاتھ وہ آبِ بقا سے مر جاتے

نہ لیتا پیچ میں اپنے اگر ترا گھونگھر
تو تیرے گیسوئے پر پیچ تا کمر جاتے

بتوں کا پیشِ خدا یہ سکوت اگر رہتا
اُدھر کے بت جلنے تھے الزام سب ادھر جاتے

ثنائے حسن جو آتی زبان پہ اے افضل
ہزار صدقے پہ صدقے وہاں اتر جاتے

جلیل القدر حضرت جلیل

بھر دونگا سیم و زر سے ترے نامہ بر کو مین
زندہ رہا جو وصل کی سنکر خبر کو مین

دل داغدار رات اندھیری جنون کا زور
لیکر چراغ ڈھونڈھ رہا ہون گھر کو مین

انکا ظلم حشر مین دیگا مزہ مجھے
شاہد کرونگا جب نگہِ فتنہ گر کو مین

یا تاک تاک کر مجھی پر برسائین تیر آپ
یا اب ترس ترس کے رہون اک نظر کو مین

دلمین سکت نہین کہ وہ اشکونکو روک لے
الزام کس قصور پہ دون چشم تر کو مین

جانا ہی جب نہین ہے تو رکنے سے فائدہ
ہان اسقدر کہ تھام لون اپنے جگر کو مین

قاتل کی رہگذر ہے یہان برگ گل کہان
چنتا ہون پارۂ دل و لختِ جگر کو مین

تم خط پہ خط لکھو گے یہہ کسیکو یقین ہے
اتنا بھی بے مروت کہ نہ ترسون خبر کو مین

دست جنون نے کھینچدی تصویر شمع و گل
کرتا ہون چاک جیب کو دھنتا ہون سر کو مین

رخ در آستانہ بوس ہون ایسے کہان نصیب
رکھ لون اوٹھا کے دل مین ہی سنگ در کو مین

جبتک بغل مین ہی دل آزار سان جلیگی
کیون جاؤن ڈھونڈھنے کسی بیداد گر کو مین

حضرت سائل دہلوی

کبھی تو بام پر جان جہان تم جلوہ گر ہونا
کبھی تو غیرت خورشید یا رشک قمر ہونا

چلو اب شوق سے بیٹھے اوٹھاؤ قتل عالم سے
مبارک ہو تمہین ابرو کمان ناوک نظر ہونا

مری وحشت کا مطلب خاک بیزی یک عالم تھا
مرے گریہ کا مقصد ہی نہ تھا گھر ہونا نہ در ہونا

تصور ہی نہین آتا ہمین ناکامیابی کا
سمجھ ہی مین نہین آتا دعا کا بے اثر ہونا

مجھے تم نے بتایا ہے اک پہر ہی شب زندہ داری کا
ذرا اس روشنی مین دیکھ لون نمودار سحر ہونا

کبھی اے تم کیا دل کا کبھی رونا پڑا دم تو
مری تقدیر مین تھا آپ اپنا نوحہ گر ہونا

مری آنکھون کے ارمان سب بچا بانہ تمین کہین
مرے ہاتھون کی حسرت حلقۂ موئی کمر ہونا

ملو کیون ایسے لوگون سے کہ پھیکا رنگ پڑ جائے
ضرورت کیا ہے تمکو غیرت شمع سحر ہونا

ابھی خارج کیے دیتا ہون معنی لفظ سائل سے
قناعت پر دل راحت طلب کی جب گذر ہونا

حضرت رضا لکھنوی فرنگی محلی

ٹکڑے کیئے نگہ نے محفل مین آرسی کے
بگڑے ہوئے ہین جیسے قربان کمسنی کے

نبضین گہی ہوئی ہین اعضا مین ہے تشنج
برباد ہو رہے ہین اسباب زندگی کے

قبضے مین ہے اونھین کے ساری خدائی گویا
تیور تو کوئی دیکھے ممبر پہ شیخ جی کے

اک جام کے ہین طالب ساقی نہ چھیڑ اونھین
قربان ہونے والے اس دور آخری کے

بزم عزا سے عالم اسطرح تھا نہ اوٹھنا
پھولون مین چھپ رہی ہین چرچے تری ہنسی کے

دھمکا رہے ہین ہمکو خنجر دکھا کے ظالم
اترا رہے ہو یون اپنی منصفی کے

گلزار خلد مین بھی حور و نعیم بیکس
رشتے نکال لین گے زاہد سے دل لگی کے

سینہ مین آبلون کا عالم نہ آپ پوچھین
مردے گڑے ہوئے ہین ان مین بیکسی کے

پھر کر جو دیکھ لیتا او اُٹھ کے جانیوالے
شاکی کبھی نہ ہوتے ہم تیری بیرخی کے

تو ہو رہا ہے اونچا تعویذ قبر عاشق
حاصل ہوئی ہیں اسکو نقش قدم کسی کے

ممکن ہے ہم دکھا دیں تاثیر ضبط غم کی
ٹکرا نہ جائیں پتھر ادب تری گلی کے

دیکھو ہمیں ملینگے وان حضرت رضا بھی
موجود ہوں جہاں پر سامان میکشی کے

حضرت صفدر مرزاپوری

چھوٹتے ہیں سے یہ انکی محفل جانان سمجھا
حشر کی خوب حقیقت دل نادان سمجھا

روز آفت ہی نئی روز قیامت ہے نئی
آجتک میں نہ مزاج شب ہجران سمجھا

دلمیں کمبخت نے سو زخم تو ڈالے ہونگے
آرزو تھی وہ تری میں جسے پیکان سمجھا

ایک مدت ہوئی کہتے ہوئے افسانۂ غم
آجتک وہ نہ مرا حال پریشان سمجھا

میں گنہگار دم حشر بڑھاتا کیا ہاتھ
ابر رحمت کو مگر اپکا دامان سمجھا

گھر سے تن کر نکل آیا جو کوئی مست شباب
کون کمبخت گریبان کو گریبان سمجھا

خوف کچھ عہد بتان کا نہیں اسکو صفدر
اپنے اللہ کو جو اپنا نگہبان سمجھا

حضرت ہادی مچھلی شہری

دل مجبور میں کچھ خواہش فریاد باقی ہے
مگر اوس بے مروت کی ابھی تک یاد باقی ہے

مجھے شوق جفا کیشی ہمیں حکم زبان بندی
نہ اب کچھ داد باقی ہے نہ کچھ فریاد باقی ہے

نظر آتی ہیں بوندیں کچھ لہو کی دیدۂ تر میں
دل صد پارۂ غم کی ابھی ہر یاد باقی ہے

دل مجبور غم مایوس راحت ہو نہیں سکتا
ابھی ہی مرگ ناکامی تری امداد باقی ہے

تری بے مہریاں غالب ہیں تیری محبت پر
کہ تو بھولا ہوا ہے اور تیری یاد باقی ہے

ستم کیشی تری اس داغ کو کیونکر مٹائیگی
لب خاموش غم پر شکوۂ بیداد باقی ہے

کریں کیا ہم نکلتی ہی نہیں جان حزیں ہادی
ابھی قسمت میں شاید شکوۂ بیداد باقی ہے

حضرت واقف

عمر بھر تشنہ رکھا چرخ نے میخانے میں — میری قسمت کی نہ آئی کبھی پیمانے میں
قدر ہوتی ہے اُسی رند کی میخانے میں — دین و دنیا کو ڈبوتا ہے جو پیمانے میں
ایک ساغر سے تنک ظرفوں کو بہلا ساقی — خم بھی قطرہ ہے یہاں شوق کے پیمانے میں
دیدۂ مست میں ہے ایک جہان کا جلوہ — جام جمشید ہے پنہان اسی پیمانے میں
کشش حسن بتان کا ہی عالم جو رہا — کعبہ کھنچکر کہیں آجائے نہ بتخانے میں
نا امیدی میں بھی دل سے نہ گئی خواہش وصل — شوق آیا نہ کبھی یاس کے بہکانے میں
چشم صفاک مناسب نہیں جھکنا تیرا — خطرہ جو رہا ہے ترے شرمانے میں
بار ور باغ میں تاکیں ہیں یارب تاحشر — روح پرور ہے انگور کے ہر دانے میں
رنگ و بو سے مری تسنیم ہے خالی واعظ — دام اُٹھیں گے نہ اسکے کسی میخانے میں
اس واسطے بھی نہیں چین کسیکے دل کو — شوخیان آگئیں کیونکر ترے شرمانے میں
نگہ یاس ترے طرز بیان کے صدقے — بھر دیا درد کو تو نے مرے افسانے میں
تن سے خود جان نکل جای شب [illegible] — بیوفائی کا جو پہلو نہ ہو مر جانے میں

حضرت عزیز بلگرامی

کیا کہوں کیسی نگاہیں دشمن جاں ہو گئیں — درد بنکر رہ گئیں دل میں جو پنہاں ہو گئیں
مشکلیں ہی موت تیرے دم سے آساں ہو گئیں — سختیاں عاشق کے درد دل کا درماں ہو گئیں
بڑھ گیا ہاں بڑھ گیا سودا سے عشاق کا — ہو گئیں ہاں آپکی زلفیں پریشاں ہو گئیں
فرط غم نے منتشر شیرازہ ہستی کیا — حسرتیں سب دل کی اجزای پریشاں ہو گئیں
کیا ہوا پانی جو برسا ابر گوہر بار سے — کیا ہوا آنکھیں جو اپنی غم سے گریاں ہو گئیں
ہای بعد مرگ یہ نازوں کی پالی ہڈیاں — خاک میں مل جل کے سب ریگ بیاباں ہو گئیں
کنج مرقد میں مرے روشن ہوئے داغ جگر — یا اندھیری راتیں شمعیں فروزاں ہو گئیں
ابکی وحشت میں ہوئیں پیدا نئی کیفیتیں — جسم کی کھنچکر رگیں تار گریباں ہو گئیں
دل تو زلفوں میں پھنسا ہے اور دل میں حسرتیں — الغرض سب آرزوئیں نذر زنداں ہو گئیں
اصل ہستی کس کو [illegible] صبح و شام — آئینہ حیراں ہوا زلفیں پریشاں ہو گئیں
خاموشی [illegible] کرو یا [illegible] اے عزیز — کام آئیں میری بربادی کا ساماں ہو گئیں

وہ خاکسار۔ خاکِ رہ ہو خاکِ پا ہو
یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہو یہ
وزن بحر رمل مقصور یا محذوف کا
ہے مگر ایک بار فاعلاتن ہر مصرع
مین زائد ہے یعنی ارکان شعر کے آٹھ
کی جگہ دس ہین۔ وزن یہ ہے فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
یا فاعلن۔

۲ کلمہ مستزاد ہر مصرع سے جُدا
ہو (ظفر) غم دل کس سے کہون کوئی
بھی غمخوار نہین۔ غم فرقت کے سوا
اور اگر پوچھے کوئی قابل اظہار نہین
مجھکو رہنا ہے بھلا۔ وزن شعر کا رمل
مثمن مجنون مقصور ہے یعنی فعلاتن
فعلاتن فعلات۔ اور دونون مصرعون
پر دو دو رکن زائد ہین اور ان زائد
[illegible]ن کا وہی وزن ہے جو ان سے
پہلے کے دو رکنون کا ہے یعنی فعلاتن
فعلن —

بحر نغمہ۔ دیکھو بحر اسول۔

بحران (ع) بضم اول و سکون دوم)
یہ لفظ یونانی ہے مذکر۔ (طب کی
اصطلاح) بیماری کے زور کا دن
(شعور) آیا ہے وہ نگار مرا پوچھنے
مزاج۔ بحران بھی مرے لئے راحت
کا دن ہوا۔

بحری۔ دیکھو بحر۔

بحل۔ بکسر اول و دوم و سکون
لام بعض لغات مین اسکو عربی قرار
دیکر جرم بخشنے گناہ معاف کرنیکے
معانی لکھے ہین۔ بہار عجم مین بمعنی معاف
لکھا ہے۔ فارسی مین حائے حُطّی نہین
ہے اسلئے خیال ہوتا ہے کہ یہ لفظ عربی
ہوگا لیکن صراح و قاموس مین اسکا
وجود نہین ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ
اصل مین بہل تھا بفتح اول و کسر
ہائے ہوز صیغہ صفت مشبہ بمعنی
متروک اور مراد پر چھوڑا ہوا مجازاً
بمعنی معاف (بہل عربی مین ترک
کرنا۔ مراد پر چھوڑنا) کاتبون کی
غفلت سے بجائے ہائے ہوز حائے
حطی لکھی گئی دوسری صورت یہ بھی
ہوسکتی ہے کہ اصل مین بہل بکسر
اول و دوم ہو یعنی ب زائدہ اور
ہل امر کا صیغہ۔
ہلیدن (چھوڑنا) سے
تیسری صورت یہ ہے کہ بحِلّ بفتح
اول و دوم و تشدید لام ہو اس صورت
مین بائے موحدہ مفتوحہ ظرفیت اور
معیّت کی معنی دیتی ہے اور حِلّ

حلال ہونا) صفت-معاف (شرف)
شہید باز فا ہوں مجھکو بھی پاس وفا
ہوتا-بحل کرتا اگر قاتل پہ ثابت خون
بہا ہوتا

بحول اللہ- (ع- ب+ حول-
قوت اللہ) دیکھو اب)

بحیرہ- (ع بضم اول وفتح دوم و
سکون چارم وفتح پنجم) بحر کی تصغیر
چھوٹا سمندر جو چارون طرف خشکی
سے گھرا ہو-

بخار- (ع-ڈھوان-بھاپ)
ا-مذکر-تپ-وہ حرارت جو جسم مین اخلاط
کے کسی نقصان کیوجہ سے عارض
ہوتی ہے-ان معنون مین یہ لفظ ہندی
ہے (سحر) پسیری مین بھی ہے باقی
اس عشق کی حرارت-مانند شیر
اُترا کسی دن بخار سیر ۲-وہ گرمی
جو کسی تر یا گرم چیز سے نکلے-بھاپ
دھوان-ابخرے-بخارات جمع (قدر)
ابکی سال اُٹھتے ہین اس درجہ بخارات
سیاہ-کہ تمام ابر کا کالا ہوا اُجلا ململ
(آتش) ہفت آسمان پھُنکے جو مری
دود آہ سے-کیا کیا بخار دل سے
بخار زمین ۳-غصہ-رنج-کدورت
غبار-بحث نالہ ہی مرغان چمن سے

کیا کیا ای صبا پہ نہ بخار دل نالان
نکلا-

بخار آنا-ا-لازم-تپ مین مبتلا
ہونا-حرارت آنا-تپ ہونا (داغ)
کانپتی ہے فلک پہ کیون بجلی-کیا مری
آہ سے بخار آیا ۲-خوف آنا-ڈر معلوم
ہونا (فقرہ) ہندوستانیو نکو اس کے
نام سے بخار آجاتا تھا-

بخار اُترنا-ا-لازم-تپ زائل
ہونا-(بحر) دیوانگی مین پھنک رہی
تھے ہم لباس سے-اُتری قبا بخار
بدن سے اُتر گیا-

بخارات-بخار کی جمع-ابخرے
اُٹھنا-چڑھنا کے ساتھ (قدر) چھایا ہم
مرا بخت سیہ آہ رسا پر جسطرح بخارات
چڑھا مین اوج ہوا پر-

بخار اُٹھنا-ا-لازم-دھوان
اُٹھنا-(قدر) اُگا سبزہ جو عارض سحر
تمھارے لب تلک پہنچا-حلب سے
جب بخار اُٹھا گھٹا چھائی بدخشان پر

بخار بھرا ہونا-ا-لازم-شکوے
سے لبریز ہونا-غبار سے پر ہونا-
کثرت سے جوش ہونا (طلسم الفت)
دل مین اسکے بھرا ہوا ہے بخار نکلوا
کر لینے دیجئے دو چار-

بخار چڑھنا۔ا۔ لازم۔ تپ آجانا ۲ (مجازاً) غصہ مین بھرنا۔غصہ آنا۔صدمہ ہونا۔ڈر لگنا (جان صاحب) پھولون کا دونا بھیجا ہے نرگس حرم کے ہاتھ۔کیونکر چڑھے نہ دیکھ کے مجھکو بخار پھول۔

بخار دل مین رکھنا۔ا۔متعدی دل مین کینہ رکھنا۔بغض رکھنا۔

بخار دل مین رہنا۔ا۔ لازم

بخار دھیما ہونا۔ا۔ لازم (عو) بخار کم ہونا۔

بخار رکھنا۔ا۔ لازم۔بغض رکھنا۔کینہ رکھنا۔عداوت رکھنا۔

بخار نکالنا۔ا۔متعدی ۱ دل کا جوش نکالنا۔دل کا غبار نکالنا۔(آتش) رو کے آنکھون سے نکالون مین بخار دل کو۔کر چکے ابر تر بھی کہین باران پیدا ۲ غصہ اتارنا۔حسرت نکالنا ہوس نکالنا۔عوض لینا۔(داغ) بخار اچھا نکالا سوزدل نے چشم گریان پہ کہ ہر آنسو ہر رگ کے آبلہ ہے نوک مژگان پہ۔

بخار نکلنا۔ا۔لازم ۱ دھوان نکلنا۔حسرت نکلنا۔غصہ فرو ہونا دل کا غبار نکلنا (سالک) دل کا بخار رو کے نہ ہرگز نکل سکا اشکون سے کیونکہ آتش دل کو بجھائے شمع ۲ (ابر کے ساتھ) غصہ اُترنا۔(بحر) مجھ پہ بخار نکلا ہوئے غیر پردہ گرم۔ آئی گئی کیے سرکی بلی میری جان پہ

بُخاری۔(ف) وہ آتشدان جو دالان یا کمرے کی دیوار مین مکان گرم رکھنے کے واسطے بناتے ہین۔ ۲ (جمع) ۔ا۔ مونث ۱ وہ کوٹھری جو دالان یا باورچیخانہ مین غلہ رکھنے کی غرض سے بناتے ہین ان معنون مین فارسی مین مستعمل نہین ہے ۳ (ف) بُخارا کیطرف منسوب۔بخارا کا رہنے والا

بخت۔(ف) مذکر۔نصیب۔قسمت۔

بخت آزمائی۔مونث۔تقدیر آزمائی۔طالع کی جانچ۔قسمت کا امتحان۔کرنا۔ہونا کے ساتھ۔

بخت آور۔بخت جوان بختمند

بختیار۔(ف) صفت۔خوش قسمت۔خوش نصیب۔

بخت اُڑ گئے بلندی رہگئی۔ا۔مثل۔اسکی نسبت کہتے ہین جو مفلسی مین امیرانہ مزاج بنائے افلاس کی حالت مین ڈینگ کی

لے (نگہت) دیکھ کر آج یہ کہتے ہین یہ اغیار کو ہم - بخت تو اُڑ گئے لیکن ہے بلندی باقی
بخت اُلٹنا - ا - لازم - قسمت پلٹ جانا -
بخت بازہی - ا - مونث - تقدیر آزمائی -
بخت برگشتہ (بغیر اضافت) صفت - بدنصیب -
بخت بیدار - بخت سازگار
بخت ہمایون - خوش نصیب -
خوابیدہ بخت کا مقابل ۲ باضافت اچھا نصیب -
بخت پھرنا - ا - لازم - قسمت کا ناموافق ہونا - (شاد) کچھ دی چرخ کی کچھ آج سے ہے - بخت ہم سے ہین عمر بھر سے پھرے -
بخت تر - دیکھو بخت سبز
بخت جلا - ا - صفت - کمبخت بدنصیب - (انشا) عشق کہتا ہے یہ وحشت سے جنون کے حق مین - چھیڑ مت بخت جلے میرے بڑے بھائی کو -
بخت جلنا - ا - لازم - بدقسمت ہونا کی جگہ - خوش نصیبی نہ رہنا -

بختِ جوان - (ف) موصوف صفت) ۱ چمکنے والا اقبال - ترقی کرنے والا اقبال (محسن) ایام کا بخت پھر جوان ہے - پھر عہد شباب آسمان ہے -
بخت چمکنا - ا - لازم - طالع بیدار ہونا - نصیب جاگنا - (مومن) سوز دل سے گئی جان بخت چمکنے کے قریب - کرتے ہین موسم گرما مین سفر آخر شب
بختِ خفتہ - (ف - موصوف صفت) سویا ہوا نصیب - بگڑا ہوا اقبال ۔ اتنے لیئے ہے خندۂ گل بے صدا اسیر - جاگے نہ بخت خفتہ کہین عندلیب کا ۲ (بغیر اضافت) بدنصیب بخت بیدار کا مقابل -
بختِ رسا (ف) - اقبال - خوش نصیبی -
بختِ سبز (ف) خوش نصیبی (رشک) بس کافی ہے بخت سبز تیرا - کپڑے نہین چاہئے تجھے سبز
بخت سونا - ا - لازم - نصیب کا ناموافق ہونا -
بخت سیدھا ہونا - ا - لازم نصیب کا موافق ہونا - مثال کیلئے دیکھو بخت واژون -

بخت کھلنا - ا - لازم - انصیب جاگنا ۲ (مجازاً) نا کتخدا کی شادی ہونا - (انشا)

کھل پڑے عالم مستی مین تو ہم بخت کھلے
لے نہ اے دختر رز اتو تیرے بخت کھلے

بخت مند - دیکھو بخت آور -

بخت و اتفاق - (ف) جب کسیکو نفع کثیر بے سعی و تلاش حاصل ہو تو کہتے ہین کہ بخت و اتفاق سے ایسا ہوا - بخت خاص ہے اور اتفاق عام اگر بہت زیادہ نفع کی چیز ملی ہے تو بخت کہتے ہین اور اگر معمولی چیز دستیاب ہو یا کوئی ایسا مکروہ معاملہ پیش آئے جسکا وہم و گمان نہو تو اتفاق -

بخت واژون - بگڑا ہوا نصیب اوندھی قسمت (داغ) آسمان پیچ ہی ہے گویا تری قسمت کے لئے - بخت واژون کو نہ ہم نے بھی سیدھا دیکھا -

بخت جلی - صفت - مونث - (عو) بدنصیب - مصیبت زدہ - بدقسمت اس عورت کی نسبت بھی کہتے ہین جسکو اولاد نہو - یا جو بیوہ ہو گئی ہو - (انشا) اورون کے سر جا چڑھو مجھسے نہ بولو ددا - رکھو نہ اجڑی ہوئی بختون جلی سے غرض -

بخت - ا - مذکر - تیز اونٹ جو سواری کے کام آتا ہے اسپر بوجھ نہین لادتے

بخت نصر - بضم با و سکون خا و فتح نون و تشدید صاد مفتوح بخت اصل مین بوخت تھا جسکے معنی بیٹا نصر ایک بت کا نام چونکہ یہ لڑکا اس بت کے پاس پایا گیا جسکا نام نصر تھا اور ولدیت کا پتا نہین چلا لہذا بخت نصر نام ہوا -) مشہور بادشاہ کا نام -

بختاور - (ف) ا صفت (عو) ا خوش نصیب اقبالمند (فقرہ) یہ لڑکی بختاور ہوئی ہوتے ہی باپ کو سو روپیہ کی نوکری ملگئی ۲ (عو) طنزاً - بدنصیب (فقرہ) یہ لڑکا ایسا بختاور ہوا باپ کی روزی اُٹھ گئی -

بختاور کا آٹا گیلا بخت کی دال پتلی - (مثل) سخی اپنے مال سے سلوک کرتا ہے بخیل صرف باتون مین ٹالتا ہے

بختاوری - یائے مصدری مونث (عو) ا خوش قسمتی ۲ (طنزاً) بدنصیبی شامت - کمبختی -

بختاوری آنا - لازم - شامت آنا (شوق) کیا دھما چوکڑی مچائی ہے دیکھو بختاوری کچھ آئی ہے -

بختچہ - (ف) - بختہ وہ چیز جسکا چھلکا اُتار

لیا گیا ہو) مذکر - دلے ہوئے بھنے چنے جنکا چھلکا اُتار لیا گیا ہو - عوام بُھگتے بولتے ہین - اسکا واحد اردو مین مستعمل نہین

بختی (ف - ایک قسم کا بڑا اونٹ جو خراسان سے آتا ہے - بخت نصّر نے عرب کی اُونٹنی عجم کے اونٹ سے بچہ لیا اور اپنے نام کی رعایت سے بختی نام رکھا) مذکر - بڑا اونٹ - تیز رفتار اونٹ -

بختیار (ف - بخت یار) صفت - کامیاب - خوش نصیب - جوان بخت

بخچی ا - مونث - چھوٹا بقچہ -

بخرہ - (ف) مذکر - حصّہ - زیادہ تر حصّہ بخرا بولتے ہین تنہا بخرا نہین بولتے

بخری - (ف) - صفت - حصہ دار شریک -

بخش - (ف - حصّہ - ٹکڑا - سنسکرت مین بھاگ سے بخش - بکشش بمعنی حصّہ) مذکر ا - حصّہ (میر حسن) یہ گھوڑا جو اُس گُل کے تھا بخش کا - فلک سر تھا نام اُس رخش کا ۲ - فارسی اسما کے ساتھ مرکب اسم فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے تاج بخش ۳ - اردو مین کھانے کے عمل ہے کو کہتے ہین جو تقریبات مین تقسیم کیا جاتا ہے -

بخشائش - (ف) بخشودن کا حاصل مصدر) مونث - گناہ کی معافی تقصیر کی معافی -

بخشائش گر - (ف) صفت بخشنے والا خدائتعالے کیواسطے الرحیم کی جگہ بولتے ہین -

بخشانا - بخشنا کا متعدی -

بخشاینده - (ف) صفت بخشش کرنیوالا - الرحمٰن کا مرادف ہے -

بخشش (ف) مونث ا معافی عفو ۲ انعام - جود و کرم ۳ عطیہ -

بخشش نامہ - (ف) مذکر - ہبہ نامہ - وہ دستاویز جسکے ذریعے سے کوئی جایداد بلا معاوضہ کسیکو دیجائے

بخشنا - (فارسی) بخشیدن سے بقاعدہ اُردو مصدر بنایا ہے) ا - متعدی لدینا (غالب) خیال مرگ کب تسکین دل آزردہ کو بخشے ۲ ثواب دینا - (داغ) سونپا نہین خدا کو جیتے جی ہم تو نامراد - پھر مرکے بخشوا کبھی یاد آئین ہم ۳ قصور معاف کرنا (ذوق) مرا جو حال ہو سو ہو ان ہون نہ مجھے خدا بخشے تو کیا عجب ہے کہ وہ نکتہ نواز ہو ۴ کسی عمل کرنے - تعویذ لکھنے دعا سیر کی اجازت دینا ۵ نقش حسب بخشا ہوا

ہے مجھکو جبکا اے شرف۔ اک دنی اعظم کا پیار ادہ تھا عاش نہ تھا۔ ۵ مفت دینا۔
بخشو۔ معاف فرمایئے۔ پیچھا چھوڑیئے (ایامی) خدا کے واسطے کلین بخشو گئے بھی۔
بخشوانا۔ بخشوا کا متعدی۔ معاف کرانا۔ عفو کرانا (داغ) کیا یونہی مر گئی ترے عاشق بخشوایا گیا سُنا بھی ہی
بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا (لنڈورا ہی جیئے گا) مثل یعنی تم سے بہبود کی توقع نہیں جیسے بُرے بھلے ہم ہین ویسے ہی رہنے دو۔ جب کوئی شخص چلنی چپڑی باتون سے کسیکے قابو مین نہ آئے فریب کو تاڑ جائے تو یہ مثل ایک ٹال دیتا ہے۔
بخشی (ف) مذکر۔ شاہی زمانے کے فوجی عہدے کا ایک خطاب۔ سپہ سالار۔ ۲ وہ شخص جو فوج مین تنخواہین تقسیم کرتا اور حساب کتاب رکھتا ہے ۳ چوکیدارون کی تنخواہین بانٹنے والے کو بھی کہتے ہین ۴ فوج کی موجودات لینے والا۔
بخشی الممالک۔ (ف) مذکر۔ کمانڈر ان چیف۔ جسکے سپرد تقسیم تنخواہ کا کام بھی ہوتا تھا۔
بخشی خانہ۔ (ف) مذکر۔ بخشی کا دفتر۔ فوج کی تنخواہین تقسیم کرنیکا دفتر۔
بخشی کا دھگڑ یا دھگڑا۔ مذکر۔ (دہلی) سپہ سالار کا داماد۔ زور آور کا یار۔ زبردست۔ لُچّا۔ بدذات شریر نٹ کھٹ۔
بخشی گری۔ (ف) مونث۔ سپہ سالاری کا عہدہ۔ فوج مین تنخواہین تقسیم کرنے والے حساب کتاب رکھنے والے کا عہدہ۔
بُخل۔ (ع) لغت مین احسان کا روکنا اور شریعت مین واجب فعل کا روکنا) مذکر۔ کنجوسی۔ تنگدلی جُزرسی لالچ۔ طمع۔ حرص۔

۱۵ (نوٹ) ایک بلی سر منڈا کے غریب صورت بنائے بیٹھی تھی اتفاقاً ایک چوہے کا اُدھر سے گزر ہوا بلی او سپر جھپٹی تو چوہا بل مین گھس گیا۔ بلی کے ہاتھ صرف دُم لگی بلی نے چوہے سے کہا ہین تم سے کھیلتی تھی باہر آؤ تو مین تمہاری دُم جوڑ دون چوہا اُس کے مطلب کو تاڑ گیا اور جواب مین کہا بخشو بی بلی الخ

بخلا۔ (ع) مذکر جمع بخیل کی۔

بخور۔ (ع) بخورات جمع) مذکر۔ وہ چیزین جنکے جلانے سے خوشبو نکلتی ہے۔ (مثلاً) عود۔ لوبان۔ (ناصر) ہین ہے عشق جو اُس گیسوے معنبر کا۔ بخور کرتے ہین ہر روز مشک و عنبر کا۔

بخوردان۔ ا۔ مذکر۔ وہ ظرف جسمین عود لوبان وغیرہ جلاتے ہین

بخیانا۔ ا۔ متعدی۔ بخیہ کرنا سینا بخیہ سے باقاعدہ اردو مصدر بنایا ہی

بخیل۔ (ع) صفت۔ کنجوس۔ تنگدل۔ بخلا۔ جمع ہے۔

بخیلی۔ ا۔ مونث۔ عم۔ کنجوسی۔ یہ لفظ بمعنی بخل غلط ہے۔

بخیہ۔ (ف)۔ مذکر ۱ دُہرا ٹانکا ایک قسم کی مضبوط سِیون جو پاس پاس ہوتی ہے (کرنا ہونا کے ساتھ) (قلق) خندۂ دندان نما کے عشق مین مثل ناخن بخیۂ زخم جگر ہونے لگا ۲ جمع پونجی۔ سرمایہ۔ حوصلہ۔ بساط (فقرہ) اُن کا اتنا بخیہ کہان۔

بخیہ ادھڑنا۔ ا۔ لازم ۱ ٹانکے کھلنا ۲ قلعی کھلنا۔ راز فاش ہونا۔ عیب ظاہر ہونا۔ (مجازاً) طاقت ختم ہوجانا۔

بخیہ اُدھیڑنا۔ ا۔ متعدی (ذوق) ناخن نہ دے خدا تجھے اے پنجہ جنون دیگا تمام عقل کے بخئے اُدھیڑ تو۔

بخیہ ٹوٹنا۔ ا۔ لازم۔ سِیون اُدھڑنا ٹانکا ٹوٹ جانا۔

بخیہ دار۔ صفت۔ اُس کپڑے کی نسبت کہتے ہین جسمین بخیہ کیا گیا ہو۔

بخیہ زن۔ (ف) صفت۔ بخیہ گر۔ سُوالا

بخیہ گر۔ (ف) بخیہ زن۔

بخیہ کھلنا۔ ا۔ لازم۔ ٹانکے اُدھڑنا بھید ظاہر ہوجانا۔ پردہ فاش ہوجانا حقیقت ظاہر ہوجانا۔ (ذوق) سے جاتے ہین کس سے زخم اس تیغ تبسم کے۔ کہ یان کھلتا ہے بخیہ اسوزن عیسی مریم کا۔

بدّ (ہ) وہ چھوٹا گڈھا جسمین لڑکے کھیل مین گولی ڈالنے کی کوشش کرتے ہین۔

بدّ (ہ) مونث ۱ (ساہوکار و تجار کی اصطلاح) ذمہ (محسن) حساب اِنکا نیکی ہی کی مدین ہو۔ جو اِن کی بدی ہے بُری بدمین ہو ۲ وہ ڈُنبل جو جڑون مین نکلتا ہے۔ (جان صاحب) (۲م) ڈگنا مین ترے صدقے کہین بد تو نہین نکلی

بد۔ (ف) صفت۔ نیک کا ضد۔
بُرا۔ خراب۔ شریر۔ فسادی۔ ناقص
نکمّا۔ (جانصاحب) پایا جو خصم نیک
تو بدساس ملی ہے۔

بد اچھا بدنام بُرا۔ (مثل) رسوا
اور نکو ہوتا بدکاری سے بھی زیادہ
خراب ہے۔ بدنامی کے محل سے بچنے
کے موقع پر نصیحت کے طور پر کہتے
ہین (شوق قدوائی) بھاگے اچھی
شکلون والے عشق ہے گویا کام بُرا
اپنی حالت کیا مین بتاؤن بد اچھا
بدنام بُرا۔

بدآموز۔ (ف) صفت اسکی
نسبت کہتے ہین جسنے خراب تعلیم
پائی ہو۔

بدآغاز۔ (ف) صفت۔ بداصل
بدسرشت۔

بدآئین (ف) صفت۔ وہ
جو کسی اصول کا پابند نہو۔ بدوضع

بداختر۔ (ف) صفت۔ بدبخت
شوم۔

بداخلاق۔ (ف) صفت۔ غیر
مُہذب۔ کج خلق۔ بُری عادتون والا

بداخلاقی۔ کج خلقی۔ ناشائستگی

بداسلوب۔ واو معرف (ف)
اسلوب بضم اول وسوم وضع۔ طرز
روش) صفت۔ بدنما۔ بدقطع۔
بدراہ۔ بدوضع۔ بدکردار۔

بداسلوبی۔ مونث۔ بدراہی
بے ڈھنگاپن۔

بداستخوان۔ (تلفظ بدُ اُس توخان
ہے) صفت۔ عو۔ بدشکل۔ (ظرحدار
لونڈی) بیسیون بھنگی بداستخوان
بے کینڈے سے باہر سے آئین مہینہ بھر
کا لکا نے تعلیم دی پھر جو دیکھئے سر سے
پاؤن تک بدل گئین

بداصل (ف) صفت۔ کمینہ
بُری نسل کا۔ پاجی۔

بداطوار (ف) بدچلن۔ بُری وضع
کا۔ خراب ڈھنگ کا۔

بداعتقاد۔ صفت۔ جسکا عقیدہ
خراب ہو۔ یقین نہ رکھنے والا۔ نہ ماننے
والا۔

بداعمال۔ (ف) صفت۔ بدچلن

بداعمالی۔ مونث۔ بدمعاملگی
سرکشی۔ بدچلنی۔ بدکرداری۔

بدافعال (ف) صفت۔ بداعمال
جسکی حرکتین اچھی نہون۔

بدامنی۔ مونث۔ بغاوت۔

بدانتظامی۔ مونث۔ بدعملی۔

خرابی۔
بداندیش۔ (ف) صفت۔ بدخواہ مخالف۔ دشمن۔ برا چاہنے والا۔
بداوسان ا۔ صفت۔ بدحواس (داغ) بزم سے آنکھ چرا کر جو چلا مین تو کہا۔ ٹھیرو جو بداوسان کہان جاتا ہے۔
بدبات ا۔ مونث خراب بات عیب۔
بدبات پھوٹنا ۔ا۔ لازم عیب کھلجانا۔ مشہور ہوجانا (جانصاحب) مرزا کے جب سے نکلی نہین آتشک گئی۔ بدبات پھوٹی چار مین یہ ہانڈی پک گئی۔
بدبات جھنڈے پر چڑھانا ۔ا۔ متعدی۔ عیب مشہور کرنا۔ (جانصاحب) موسل کرین اسمین نہ جہان سینگ سمائے۔ بدبات تو یہ رنڈیان جھنڈی پہ چڑھائین۔
بدباطن۔ (ف) صفت۔ کینہ پرور۔ وہ شخص جسکی نیت خراب ہو منافق۔
بدبخت۔ (ف) صفت۔ بدنصیب کم بخت۔ مصیبت زدہ۔ آدارہ۔
بدبِزہ۔ (ف) صفت۔ بدباطن بدظن۔
بدبر کرنا ۔ا۔ متعدی۔ بدظن کرنا بدگمان کرنا۔
بدبلا۔ صفت۔ عو۔ چڑیل نہایت شریر۔ (راحت) پڑی رہتی ہے تہکاری سے میری جان کے پیچھے مجھے جانے نہین دیگی بہن ہے بدبلا تیری۔
بدبو۔ (ف) مونث۔ خوشبو کا ضد۔ خراب بو۔
بدبو آنا۔ ناقص بو کا پھیلنا (داغ) دہن زخم سے دشمن کے جو بدبو آئی
بدبو رنڈی۔ وہ عورت جسکے پاس بدبو ہو۔
بدبو کرنا ۔ا۔ لازم۔ ناگوار بو پھیلانا کسی شے سے عفونت آنا (ناسخ) یا ان کی۔ بو سے تھا معطر یہ شام یا مارسہ کرتے ہین آکر بدبو۔
بدبو مرد۔ وہ مرد جسکے پاس بدبو ہو۔
بدپانسا پڑنا۔ لازم۔ عو۔ جب پانسا خراب پڑتا ہے تو کھیلنے والے بگڑ بگڑ کے بات چیت کرتے ہین اور کسی طرح ناخوشی ظاہر کرتے ہین یا۔ جب کوئی شخص خواہ مخواہ

بگڑ کے بات کہتا ہی یا غصے مین چپ ہو جاتا ہے تو کہتے ہین کہ کیا بد بانسا پڑا ہے (جانصاحب) بد بانسہ پڑا کیا ہوا جو منھ سے نہ بولے۔

بدپسند - (ف) صفت - جو دوسرے کا برا چیتے -

بدپشت (ف) صفت - وہ گھوڑا جو شرارت سے پیٹھ پر بوجھ نہ رکھنے دے -

بدپرتو - (ف) صفت - بدطالع گنہگار - بدسرشت -

بدچشم (ف) صفت - وہ شخص جو دوسرے کے مال کی طمع کرے - بری نیت سے دیکھنے والا -

بدپرہیز - (ف) صفت - بے پروا - بے احتیاط - وہ شخص جو کوئی کام مضر صحت کرے یا وہ غذا اور دوا استعمال کرے جسکو معالج نے منع کیا ہو - کہتے ہین اہل محلہ مصحفی کل مر گیا - کیا عجب اسکا کہ تھا بیمار و بد پرہیز تھا -

بدپرہیزی - ا - مونث ۱ بے اعتدالی - بے احتیاطی ۲ (مجازاً) عیاشی - فضول خرچی -

بدتر - (ف) صفت - زیادہ خراب - نہایت خراب - ادنے درجی کا (قلق - ۶) بوڑھون سے بھی ہین بدتر گو سن مین ہم جوان ہین -

بدتبار - (ف) صفت - بدنژاد بداصل -

بدجانور - ا - مذکر - سور - خنزیر

بدجلو (ف - جلو بکسر اول فتح دوم لگھوڑی کی لگام ۲ سیب کوتل) صفت سرکش گھوڑا -

بدچلن - صفت - بد اطوار - بداعمال بدافعال - بدوضع -

بدچلنی - (مونث) بداعمالی بدوضعی - بدکرداری -

بدحال - (ف) صفت - خوشحال کی ضد - خستہ حال - بدبخت

بدحواس - (ف) صفت ۱ لفظی معنی - بے حس ۲ مضطرب پریشان - بیہوش - بے عقل ۳ (مجازاً) کم عقل -

بدحیثیت - ا - صفت - عو - بدضع بدقطع - بدشکل -

بدخبر - (ف) صفت موت کی خبر کے نسبت کہتے ہین - (ناسخ) مریض ہجر کو بچتے ہوئے نہ دیکھا جو بدخبر کوئی سنتا مری خبر لینا -

بدخصال یا بدخصلت (ف) صفت
بدافعال - بدمزاج -
بدخط - (ف) صفت ۱ اُس
شخص کی نسبت کہتے ہین جسکا خط
خراب ہو ۲ اُس تحریر کی نسبت
بھی کہتے ہین جو بے قاعدہ ہو یا جسکے
حروف بوجہ نقص کتابت نہ پڑھے
جائین یا دقت سے پڑھے جائین -
بدخلق - (ف) صفت بدمزاج
اُس شخص کی نسبت بولتے ہین جسکا
برتاؤ خراب ہو - بدخو - شریر -
بدخو - (ف) صفت - بُری
خصلت والا -
بدخواب (ف خواب کا تلفظ
خاب ہے) صفت - جو سو اُٹھکر
بدخوئی کرے -
بدخواب کرنا - ا - متعدی نیند
اُچاٹ دینا - (قدر) اے نکیرین
نکالا ہے کہان کا جھگڑا - اجی لاحول
ولا کردیا بدخواب ہمین -
بدخواب ہونا - ا - لازم نیند
پوری نہ ہونے سے بےچین ہونا -
(قلق) جاگے ہوے فراق کے سوتے
ہین زیر خاک - بدخواب ہونگے
ہم جو فرشتے جگائینگے ۲ احتلام ہونا
سونے مین نہانیکی حاجت ہونا ۳
بُرا خواب دیکھکر ڈرنا - (جانصاحب)
مولوی یوسف زلیخا مری کی یا لک
جو ہے - اسکو وہ تعویذ لکھدو تا نہ
ہو بدخواب اب -
بدخوابی - مونث ۱ وہ بےچینی یا
تکلیف جو نیند نہ آنیکی وجہ سے ہوتی
ہے ۲ خوفناک پریشان خواب ۳
احتلام -
بدخواہ (ف خواہ کا تلفظ خاہ ہے)
صفت - بُرا چاہنے والا - دشمن - بد
اندیش - کینہ ور -
بدخواہی - مونث - دشمنی - بَیر
عداوت -
بددُعا - (ف) مونث - کوسنا
نفرین - لعنت -
بددعا دینا - ا - متعدی - کوسنا
دینا -
بددعا کرنا - ا - لازم - کوسنا -
بددعا لگنا - ا - لازم - کوسنے کا اثر
ہونا - گلیون مین پھر رہا ہے جو
تو آج تک خراب - اے مصحفی یہ کسکی
تجھے بددعا لگی -
بددعا لینا - ا - لازم کوسنے کا مستحق
ہونا - (فقرہ) کیون فقیرون کی بددعا

لیتے ہو۔

بد دل۔(ف) صفت ناراض ناخوش۔ بدگمان۔ بزدل۔ ڈرنیوالا ترسان۔ شکستہ خاطر۔

بد دماغ (ف) دماغ بکسرِ اول و دوم صفت۔ مغرور۔ نازک دماغ چڑچڑا۔ بد مزاج۔ ناخوش۔ (کرنا ہونا کے ساتھ) (رشک) تو نگہت چمن سے نہ ہو بد دماغ اگر پہنچا ہیں عرش پر ابھی اپنا دماغ باغ۔ (ناسخ) اُس گل تر کو نہ کر اونکہت گل بد دماغ۔ مارے غصے کے ابھی آجائیگا خم ناک مین۔

بد دماغی مونث۔ نازک دماغی خفگی۔ غرور۔ آزردگی۔ چڑچڑاپن۔ (نسیم) بارے بہزار بد دماغی۔ لی حضرت غول سے جراغی۔

بد دیانت (ف) صفت۔ فریبی۔ دغاباز۔ خیانت کرنے والا

بد دیانتی۔ مونث۔ فریب۔ دغابازی۔ خیانت۔

بد ذات۔(ف) صفت اخراب بد طینت۔ شریر۔ لُچّا۔ شوخ (شوق) ایک بدذات تو نگوڑا ہے۔ تجھسے جو کچھ نہ ہو وہ تھوڑا ہے۔ کمینہ کم ذات پاجی۔ سِفلہ۔ (فقرہ) بدذات ضرور بدی کریگا۔

بد ذاتی۔ مونث۔ شرارت کمینگی

بد ذاتی پر آنا۔ ا۔ لازم۔ شرارت پر آمادہ ہونا۔ (آتش) سائل بوسہ کو منھ پھیر کے کہتا ہے وہ شوخ۔ نیک طینت ہو تو بدذاتی پر آتے نہ چلو

بد ذہن۔ (ف) صفت کُند ذہن خراب ذہن کا۔

بدراہ۔(ف) صفت۔ بدچلن بد وضع۔ کھوٹا۔ (جانصاحب) ذاتی بندی کی تو گھُٹّی مین پڑی چاہ نہ تھی نیک بختوں مین رہا کرتی تھی بدراہ نہ تھی۔

بد رکاب۔ (ف رکاب عربی بکسر اول لوہے کا حلقہ جسکو زین مین لٹکاتے ہین تاکہ پاؤن رکھین) صفت ایسے گھوڑے کی نسبت کہتے ہین جو سوار ہوتے وقت شرارت کرے۔ شریر گھوڑا (قدر) بھڑک گیا مری آہون سے چرخ کج رفتار۔ اُلٹ ہو اُفرسِ بدرکاب کے مانند۔

بدرگ۔(ف) صفت۔ بدسرشت بد طینت۔ (قدر) بدرگ ہے وہ بت سیئے کس طرح صفائی۔ بہتر کی

لگیون کو مٹایا نہین جاتا-
بدرنگ- (ف برُے رنگ کا)
صفت ۱ رنگ اڑا ہوا- مدہّم رنگ کا
۲ بُری قسم کا-خراب رنگ کا- بدوضع
گھوٹا- ناقص- (فسانہ عجائب) علم
موسیقی مین یہ کمال بہم پہنچایا کہ کبھی
کسی نائک کے وہم وخیال مین نہ آیا
تھا ایک رنگین احاطہ کھینچا ہے جو
اُسمین آیا پھولا پھلا وہ اُنکا بہیر و
ہوا اور جسنے ڈھنگ جدا کیا وہ
ٹکسال باہر بدرنگ ہوا ۳ تاش گنجفہ
چوپڑ کھیلنے مین جب رنگ کا پتہ نہین
ہوتا اور دوسرے رنگ کا پتاڈالتے
ہین تو کہتے ہین بدرنگ ۴ چوسر کی
سولہ گوٹون مین سے آٹھ گوٹین اٹھنا
کرنا کے ساتھ) شعور- پاسنے کی بُرائی
ہے تو ہر جائیگی بازی- بدرنگ تو کیا
رنگ بھی جانان نہ اُٹھے گا- (رشک)
کئے بدرنگ کیا کیا رنگ اس چوپڑ
کی بازی مین-
بدرَو- (ف)- صفت بدرفتار
گھوڑے کی نسبت کہتے ہین-
بدرُو- (ف صفت- بُری
شکل کا-خراب- بدنما- (فقرہ) یہ
گلاس بہت بدرو ہے-

بدروز- (ف) صفت بدبخت
بدروزگار- (ف) صفت- بدنصیب
بدبخت- جسکا زمانہ ناموافق ہو-
بدزبان- (ف زبان- بضم ونیز
بفتح اول) صفت سخت زبان- گالی
گلوج بکنے والا- گستاخ- (جُرات)
سب چلے تیرے آستان کو چھوڑ-
بدزبان اتنو اس زبان کو چھوڑ ۲ مونث
گالی گلوج-
بدزبانی- مونث- گالی گلوج
گستاخی- سخت کلامی-
بدزیب- (ف) صفت نازیبا
بدنما-
بدساعت- (ف) مونث- ساعت
نحس- منحوس گھڑی- بُری گھڑی
بدسرشت- (ف) صفت- خراب
طبیعت کا- بدنیت-
بدسگال- (ف) ۱ صفت- بدندیش
بدخواہ (مجازاً) دشمن-
بدسلوکی- ۱- مونث- کج خلقی-
برتاو کی خرابی- بُرائی- بدی- بُری
طرح کی معاملت-
بدسیرت (ف) صفت- بدخصلت
بُری خصلت کا خراب عادت کا
بدشکل- (ف) صفت- خراب

صورت کا ۔ بدہیئات ۔ بدقطع ۔
بدشگون ۔ (ف) صفت منحوس
بدشگنی یا بدشگونی ۔ مونث ۔ بدفالی
نحوست ۔ (سحر) موت کو بدشگنی جانکر
ایسا بھولے ۔ گو یاد آئی کسی دن نہ کفن
یاد آیا ۔ (معروف) آنے پہ ہے یار بد
شگونی مت کر ۔ اے ابر نہ رو برس برس
کا دن ہے شگن بضم اول و دوم و
شگون بضم اول و دوم مفرس سگن
(بفتح اول وضم دوم ۔ ہ) س نیک کُن
اثر یعنی فال نیک کا ہے ۔
بدصورت ۔ (ف) صفت ۔ خراب
شکل کا ۔ بُری صورت کا ۔
بدصورت کرنا ۔ متعدی ۔ خراب
کرنا ۔ صورت بگاڑ دینا شکل بگاڑنا ۔
چہرہ بگاڑنا ۔
بدصورتی ۔ مونث ۔ بُری صورت
خراب شکل ۔
بدطریق ۔ (ف یاے معروف)
صفت ۔ بداعتقاد ۔ گمراہ ۔ بدراہ ۔
بدطینت ۔ (ف) صفت ۔ بدخو
بدخصلت ۔ بدمزاج ۔
بدظن ۔ صفت ۔ بدگمان ۔
بدظنی ۔ مونث ۔ شبہ ۔ شک ۔
بدگمانی ۔

بدعقیدہ (ف) صفت ۔ ا وہ شخص
جس کا مذہب ٹھیک نہو ۔ (منتخب
الحکایات) بدعقیدہ آدمی خدا سے
بھی نہیں چوکتا ۲ خراب عقیدہ رکھنے
والا ۔ کسی کی نسبت برا خیال رکھنے والا
بدعمل (ف) صفت خطا کار ۔
گنہگار ۔
بدعملی ا ۔ مونث ۔ بدانتظامی ۔
اندھیر ۔
بدعہد ۔ (ف) صفت اُس شخص
کی نسبت کہتے ہیں جو اپنے وعدے
یا اقرار کے خلاف کرے ۔ دغاباز
بے وفا ۔ وعدہ خلاف ۔ پیمان شکن
بدعہدی ۔ مونث ۔ بیوفائی
وعدہ خلافی ۔ دغابازی ۔
بدفرجام ۔ (ف) ۔ وہ جسکی
عاقبت بخیر نہو ۔
بدفعل ۔ (ف) صفت ۔ بدکار
زانی ۔ عیاش ۔
بدفعلی ۔ مونث ۔ بدکاری ۔
بدقدم ۔ (ف) صفت منحوس
جسکا آنا منحوس ہو ۔
بدقلعی ۔ ا صفت ۔ اُس برتن
کی نسبت کہتے ہین جسکی قلعی خراب
ہوگئی ہو ۔ (فقرہ) دو بدقلعی سی پتیلیاں

ادھر ادھر پڑی رہتی تھین -

بدقوارہ - (قوارہ - عربی مین ٹکڑا - وہ چیز جسکے کنارے کٹے ہون) ا - صفت بدشکل - (طرحدار لونڈی) رنڈی کیسی گھامڑ بدشکل بدقوارہ ٹھمڑا حور کی بچی نظر آتی ہے -

بدقوما - صفت - عو سکینہ

بدقماش - (ف) صفت - بد وضع - بدچلن (رشک) اپنی پٹ ایسا نگی رکھتا نہیں مین بدقماش - جتنا کالے کپڑے مین رہتا ہے دھبا سفید

بدکار - (ف) بدافعال - فاسق گنہگار - فاجر - زانی -

بدکاری - مونث - حرام کاری زنا - بدفعلی -

بدکنش - بدکنشت - (ف) کنش بضم اول وکسر دوم وسکون سوم کردار وعمل کنشت بضم اول وکسر نون وسکون شین وفوقانی - معبد - تبخانہ صفت بدعمل -

بدکردار - (ف) صفت - بد افعال - بدکار - فاسق -

بدکرداری - (ف) مونث - بدکاری - بداعمالی -

بدکیش (ف کیش - بکسر اول

دیا ے مجہول - خو - عادت - مذہب) صفت - بدمذہب - بددین - بدخو -

بدگمان - (ف) صفت - بدظن براگمان رکھنے والا -

بدگمانی - مونث - بدظنی - خیال فاسد - (مومن) ناصح سے مجھکو کیونکہ نہون بدگمانیان - دشمن ہین جو مری وہ ترے دوستدار ہین -

بدگو - (ف) صفت - برا کہنے والا بری بات کہنے والا -

بدگوشت - ا - مذکر - وہ فاضل گوشت جو کسی مادہ فاسد کیوجہ سے پیدا ہوجاتا ہے (اودھ پنچ) گوکہ ان صاحب کو کبھی کوئی شعر کہتے نہ سنا تھا مگر آپ کے پیکر شہرت پہ تخلص ہمیشہ بدگوشت کیطرح نظر آتا رہا -

بدگونیا - (ف) (معمارونکی اصطلاح) مین اس مکان کو کہتے ہین جسکا صحن ٹیڑھا ہو ایسے مکان کو منحوس سمجھتے ہین -

بدگوئی - (ف) مونث - بری غیبت - عیب گوئی - جھوٹ چغلی (آتش) وہ بدگوئی مری کرتا ہے مین تیک اسکو کہتا ہون - فرشتے میرے لعنت کرتے ہون گے میری دشمن پہ

رجسٹرڈ نمبر ۴۸۶ اے ۱۰۰۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ہست غارتگرِ ہوش ماجرائے سخن ہست

آزادہ دلان اسیرِ دامِ دگر اند بیگانۂ خلق آشنائے سخن ہست

ادیبِ اُردو

مرتبہ

خاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹا نالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

تیج پریس پاٹا نالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۲ یکم فروری ۱۹۲۲ سنہ عیسوی جلد ۳

تصحیح

(ادیب اردو جنوری سنہ ۱۹۲۲ء)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱۵	پانی ہے	پانی ہے سے
۲۸	۱۱	ہشیا بجنت	ہشیار بجنت
۲۸	۲۳	مال	ماں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیب اردو

نمبر ۲ جلد ۲ یکم فروری ۱۹۲۲ء

مشورہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "ادیب اردو" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
"نور اللغات" کے اجزا کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اسمین لکھنؤ ودہلی کے مروج الفاظ واصطلاحات اور محاورات کی تشریح کیساتھ ساتھ غیر مقامات کے مرادف الفاظ اور معنون کے فرق کو بھی دکھلا دیتے ہین چنانچہ مینے دیکھا ہے کہ آپ نے دکن کے مرادف الفاظ اور فرق معانی کی تصریح بعض الفاظ مین کی ہے۔

جہانتک مجھے معلوم ہے دکن مین اردو مروج ہے اور وہان کی مادری زبان باستثنا جماعت مسلمین مرہٹی یا کوئی دوسری زبان ہے بخلاف اسکے پورب کی جو صوبہ بہار کا دوسرا نام ہے عموماً بلا استثنا جماعات واقوام مادری زبان اردو ہے، گو یہ صحیح ہے کہ یہان ویسی صاف زبان نہین بولی جاتی جیسی دہلی یا لکھنؤ کی ہے لیکن اس مین شک نہین کہ جو زبان یہان بولی جاتی ہے وہ بھی اردو ہی کی ایک

بگڑی ہوئی قسم ہے کیونکہ یہان اصطلاحات، محاورات، اور جامد الفاظ دہلی اور لکھنؤ کے مرکب زبان کے بولے جاتے ہین ۔

دہلی اور لکھنؤ کے حروف اور مصادر مین اور صوبۂ بہار کے حروف و مصادر مین جہانتک مینے استقصا کیا ہے کوئی فرق نہین صرف جامد الفاظ مین تھوڑا بہت فرق ہے، ممکن ہے، کہ یہان کے شہرون مین مصادر مین بھی بہ اعتبار لکھنؤ و دہلی کے مروجہ مصادر کچھ فرق ہو، لیکن مین دیہات کا رہنے والا ہون دیہاتون کے مروجہ زبان پر عبور رکھتا ہون اس اعتبار سے تو صرف جامد ہی الفاظ مین فرق پاتا ہون لیکن شہر پٹنہ سے جہان کی زبان یہان کے اور شہرون کے بہ اعتبار نسبتاً زیادہ صاف ہے مجھے برادری کے تعلقات ہین اور وہان برابر آمد و رفت ہے، مگر عام بول چال مین مین کوئی فرق نہین پاتا ۔

گذارش یہ ہے، کہ آپ "نور اللغات" مین جسطرح دکن کے مرادفات اور فرق معانی کی تصریح کر دیتے ہین یہان کے مرادفات اور فرق معانی کی بھی تصریح کر دیا کرین، تو آپکی لغت نہایت کامل لغت ہو جائیگی ۔

اگر آپ میرے پاس "نور اللغات" کے غیر مطبوعہ اجزا بھی وقتاً فوقتاً بھیجتے رہین تو مین مرادفات اور فرق معانی سے آپکو مطلع کرتا رہونگا ۔

اب مین ذیل مین "نور اللغات" کے اشاعت یافتہ اجزا کے ان الفاظ کی ایک فہرست لکھتا ہون جنکے مرادفات یہان الگ ہین یا معناً کچھ فرق ہے ۔ مرادفات اور فرق معانی کو لکھتے ہوئے تصریح کر دی ہے کہ وہ کس طبقہ کی زبان ہے ۔

باٹی ۔ صوبۂ بہار کے اہل ہنود اسکو "لٹی" کہتے ہین اور یہ مخصوص انُ ہی کی چیز ہے عورتین روٹی کے ساتھ ملا کر بطور تابع مہمل "روٹی باٹی" بولتی ہین ۔

باجنتر ۔ معنے نمبر ا مین یہان عوام "بجنیا" کہتے ہین اور خواص "باجے والا" ۔

بادِ سُرخ - یہان "سُرخ باد" بھی کہتے ہین -
بادل جھوم جھوم کے برسنا - بجاے اسکے یہان پانی جھوم جھوم کے برسنا" یا "پڑنا" بھی بولتے ہین -
بادل - یہان "بدلی" بھی بولتے ہین -
بادی کا بدن - یہان "بلغمی بدن" بھی کہتے ہین -
بارِ دوم - یہان عوام "بار لائبرری" کہتے ہین اور انہین سے متاثر ہوکر اب خواص بھی کہنے لگے -
بارا - معنے نمبر۴ مین جب ہندون کے یہان ایسا کھانا تقسیم ہوتا ہے تو اسکو یہان "بھوج" اور "بھنڈارا" کہتے ہین اور مسلمانون کے ایسے کھانے کو "بھاجی" کہتے ہین -
باران گیر - یہان "برساتی" بھی بولتے ہین -
بارک - عوام ہندو "برکھا" بھی کہتے ہین -
بارنا - یہان عوام "ترک کرنا" کے معنے مین بھی استعمال کرتے ہین -
باروُد گولا - یہان "گولا بارود" بھی کہا جاتا ہے -
بارہ ماسی - معنے نمبر۱ مین یہان "برہ مسا" بھی بولتے ہین -
باڑہ دینا - یہان "بڑھا دادینا" بھی بولتے ہین -
باڑھی - یہان "بڑھوتری" کہتے ہین -
بازار کی مٹھائی - یہان "بازار کا ستّو" بھی کہتے ہین -
بازار کی مٹھائی جسنے چاہی اُسنے کھائی اسکے بجائے یہان یہ ضرب المثل ہے کہ بازار کا ستّو باپ بھی کھاے بیٹا بھی کھاے
بافتہ - صوبہ بہار کے شہر بھاگل پور مین ٹسری پارچے تیار ہوتے ہین اسکو یہان "بافتہ" کہتے ہین -
باکند - یہان اسکو "این" کہتے ہین جو احتمال ہے کہ لفظ "آئین" سے تصرف ہوکر بنا ہو
بال بچو رنا - یہان عوام ہندو "بال برورنا" بھی کہتے ہین -
بال توڑ - یہان "بلتوڑ" بولتے ہین -
بال چکٹ جانا - یہان عورتین "بال لٹا ہو جانا" بولتے ہین -

بال رکھا - یہاں "مچان" بولتے ہین، اور معنے نمبر ۲ مین "بدھواری" کہتے ہین۔
عوام کھیت کو "بادہ" کہتے ہین، اس سے بہ سقوط و اضافہ چند حروف
"بدہوارا" (محافظ کھیت) کی اصطلاح بنی، اور پھر "بدہوارا سے"
بہ اضافہ "یائے" "بدھواری" کا لفظ بنا۔
بال گوندھنا - یہاں "سر باندھنا" بھی بولتے ہین۔
بال لینا - یہاں عوام "موئے زہار" کے مونڈنے کے معنے مین "پاکی لینا"
بھی بولتے ہین۔
بالٹی - یہاں "بالٹی" اس ڈول کو کہتے ہین جو جست کے ہون۔
بالو - یہاں آخری معنے مین "موچھ" اور "موچا" بولتے ہین، اور "موچا" بھی
"موچھ" سے تصرف ہو کر بنا ہے۔
بالو کی دوات - یہاں "بالو دانی" بولتے ہین۔
بالی - معنے نمبر ۳ مین یہاں "بال" بولا جاتا ہے۔
بالی کی سوئیان - یہاں "سونگ" بولتے ہین۔
بام - یہاں معنے نمبر ۲ مین "بامی" بولتے ہین۔
بانا - معنے نمبر ۹ مین یہاں ایک ایسا ڈول ہوتا ہے جسکی شکل بیضاوی ہوتی ہے
اور جسے "کُنڈی" کہتے ہین، ممکن ہے کہ اسیکو دہلی و لکھنؤ مین "بانا" کہتے ہین
بانجھ - یہاں معنے نمبر ۱ مین "بانجھ" کہتے ہین اور معنے نمبر ۲ مین "ادسر" اور "ٹانٹر"
بال صفا - یہاں "صفاچٹ" بھی بولتے ہین۔
باندھ - معنے نمبر ۱ مین "اڈنگ" بولتے ہین لیکن جبکہ ندی وغیرہ کا پانی روکنے
کے لئے بند باندھا جائے تو "باندہ" کہتے ہین۔
بانڈا - یہاں "لنڈھا سانپ" بولتے ہین۔
بانس پھوڑ - یہاں "بنس پھوڑ" بولتے ہین۔
بانسواڑی - یہاں "بنسیٹر" بولتے ہین۔
بانسی - یہاں "سرکٹ" بولتے ہین۔
بانک - معنے نمبر ۳ مین یہاں "ہنسوا" بولتے ہین، اور معنے نمبر ۶ مین اس

خمیدہ زیور کو بھی کہتے ہین جسے عورتین ہاتھ کی بچلی انگلی مین پہنتی ہین۔

بادنا - یہان "بونا" بولتے ہین اور اسکی مونث "بونی" ہے۔

بان - یہان عوام "بینا" بولتے ہین اور خواص مین "بینا پہانی" کا استعمال ہے۔

بائن - "بائن" کے معنے کو ذرا زیادہ واضح کر کے لکھنا چاہئے "طلاق بائن" کا مرتبہ دو طلاقون کے بعد آتا ہے بخلاف "طلاق رجعی" کے اس مین بغیر نکاح کے رجعت صحیح نہین اور نہ اسمین مثل "طلاق مغلظہ" کے "حلالہ" کی ضرورت ہے، لہذا اسکے معنے اسطرح ہونے چاہئین، کہ "وہ طلاق جسکے بعد بغیر نکاح جدید کے رجعت نہ ہو سکے"

ببری - یہان معنے نمبر ۳ مین "بابری" بولتے ہین، نیز عوام انگریزی وضع کے ترشے ہوئے بال کو "بابری" کہتے ہین جو آگے کی جانب بڑے اور پیچھے کی جانب چھوٹے ہوتے ہین۔

بُت - یہان عوام "بُوتا" بولتے ہین "بل" کے ساتھ ملا کر "بل بوتا" البتہ خواص مین مستعمل ہے۔

بتان - یہان "بتھان" بولتے ہین۔

بتانا - یہان ہیرہ تراش چوڑیون کو کہتے ہین جسمین گھونگھرو نہین ہوتے، اور جو زیور کانچ کی چوڑیون کے پیچھے جسمین گھونگھرو ہوتے ہین عورتین پہنتی ہین اسکو "شمس بند" کہتے ہین اور یہ ہر ہاتھ مین تعداد مین ایک ہی ہوتا ہے۔

بتُھرا - یہان "بھُترا" بولتے ہین۔

بتیک - یہان "بطخ" اور "لیط" بولتے ہین۔

بتھورا - یہان "گوٹھور" بولتے ہین، چونکہ یہان اپلون کو "گوٹھا" بھی کہتے ہین اسی سے "گوٹھور" کی اصطلاح قایم ہوئی۔

بٹورن و بٹولن - یہان بغیر مالش کئے ہوئے فصل ربیع کے پودھون کے انبار کو "پونجوڑ" اور وہان کے ایسے انبار کو "پوکھ" کہتے ہین اور فصل ربیع کے مالش کئے ہوئے غلہ کی انبار کو جسکی بھس نہ اڑائی گئی ہو "سلی" کہتے ہین۔

بتوری - یہان "بتوڑی" رائے ہندی سے بولتے ہین -
بتودن - یہان ایسے مواقع کے لئے ایک مصدر "ٹمیانا" بولی جاتی ہے اسی سے اور مشتقات نکال لئے جاتے ہین -
بتیا - یہان ہر کچے پھل کو عموماً اور "ککڑی" کے کچے پھل کو خصوصاً کہتے ہین -
بٹا - معنی نمبر ۱۳ مین یہان "ملٹو" بھی کہتے ہین -
بٹری - یہان نہایت چھوٹی سے چھوٹی ٹوکری کو کہتے ہین جو بانس یا کسی دوسری چیز سے بنائی جاتی ہے -
بٹنا - یہان "ابٹن" اور "ابٹنا" بولتے ہین اور عورتون کی شرمگاہ (قبل) کو عوام "ٹبنہ" کہتے ہین -
بٹوا - یہان معنے نمبر ا مین "بٹوا" اور "بٹو" دونون بولتے ہین -
بٹھنا - معنے نمبر ا مین اس صوبہ کے بعض علاقون مین عوام "ٹھپنا" بائے فارسی سے بولتے ہین البتہ "ہلنا" اس معنے مین بولتے ہین -
بٹیا - یہان "پٹوا" بولتے ہین -
بٹیا - یہان "دلہن" کو بھی کہتے ہین -
بٹیا - یہان معنے نمبر ۶ مین "اک بسیریا" بولتے ہین اور معنے نمبر ۵ مین "پٹوا" اور معنے نمبر ۷ مین "جڑ کسنا" بولتے ہین -
بجار - یہان خواص "سانڈ" اور عوام سانڑہ" بولتے ہین -
بجر - یہان عوام "بجر" بولتے ہین
بجری - معنے نمبر ۳ مین یہان "گابس" بولتے ہین -
بجلی بجاؤ - یہان "ترسول" بھی بولتے ہین -
بجنا - معنے نمبر ۳ مین "دانت کڑکڑانا" بھی بولتے ہین -
بجنا - یہان عوام عورت کی شرمگاہ کو کہتے ہین -
بجوڑنا - یہان معنے نمبر ۲ مین "بچوڈنا" بولتے ہین -
بجھایا پانی - یہان "مارا پانی" بولتے ہین -
بجھنا - یہان معنے نمبر ۷ مین "گل جانا" اور "پک جانا" بولتے ہین -

پیدا ہو گئے - مقدونیہ اُس زمانہ مین اُس ملک کی ایک چھوٹی سی ریاست تھی جسکے بادشاہ کا نام فیلقوس تھا - خدا نے اُسے ایک فرزند عطا کیا جس کا نام سکندر رکھا گیا - ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات - ابتدا ہی سے اس شاہزادہ کی پیشانی پر ہمت، شجاعت اور تدبیر کے آثار نمایان تھے جب کبھی اپنے باپ فیلقوس کی تازہ فتح کی خبر سنتا - تو اسے افسوس ہوتا اور کہتا - اگر میرے باپ نے تمام عالم کو اسی طرح فتح کر لیا - تو میری کشورکشائی کے لئے کیا رہجائیگا - آخر باپ کی وفات پر مقدونیہ کے تخت پر جلوہ افروز ہوا - پہلے تو یونان کی چھوٹی چھوٹی ریاستون کو اپنا حلقہ بگوش کر کے ایک شیرازہ مین منتظم کیا - پھر ۳۳۴ سنہ قبل مسیح مین ایشیا کی تسخیر کا ارادہ کر کے اپنے دارالحکومت سے قدم نکالا - مگر ایسی بری ساعت مین کہ جیتے جی دوبارہ مقدونیہ کی واپسی اس اولوالعزم بادشاہ کو نصیب نہ ہوئی -

جیسا کہ ہم لکھ چکے ہین - اُسوقت ایشیا مین ایران کی سلطنت نہایت وسیع اور مستحکم خیال کی جاتی تھی - افغانستان - پنجاب - سندھ - وسط ایشیا کی تمام ریاستین ایشیائی روم - ایشیائے کوچک شام - عرب - اور بحیرہ روم کے اکثر جزائر - اس عظیم الشان سلطنت کے باجگذار تھے - جب ایران کے تاجدار کسی ملک پر چڑھائی کرتے - تو ان سب باجگذار ممالک کی فوج شاہی فوج کے جھنڈے کے نیچے ایران کے دشمنون کے خلاف جنگ مین حصہ لیتی - چنانچہ لکھا ہے - کہ ہند کے دگلہ پوش سپاہی بھی یونان پر حملہ کے وقت جوہر شجاعت دکھانے مین کسی سے پیچھے نہ تھے - سکندر کی سب سے پہلے ایرانیون ہی سے ٹربھیڑ ہوئی - اور پانچ سال کے قلیل عرصہ مین اُس نے اس عظیم الشان سلطنت کے قصر رفعت کو پارہ پارہ کر دیا اور اس طرح اسکی عظمت اور شوکت کا چراغ گل ہو گیا -

سکندر کی یورش ہندوستان پر

ایران کی فتح کے بعد سکندر کو ہندوستان کی تسخیر کا خیال پیدا ہوا - ہندوستان کے علم و فضل - مال و دولت اور جاہ و حشم کی داستانین چھٹی صدی قبل مسیح ہی سے یونانیون کی حرص کی آگ پر تیل کا کام دے رہی تھین - اس کے علاوہ سکندر

فاتح ایران کی حیثیت سے بھی ہندوستان پر۔ جو سلطنت ایران کا ایک زرخیز صوبہ رہچکا تھا۔ اپنے قبضہ کا حق جائز خیال کرتا تھا۔ اسلئے ۳۲۷ سنہ قبل عیسوی مین اس جنگجو بادشاہ نے ہندوستان کا رخ کیا۔ دو ہزار تین سو سال کے بعد اس بات کا پتہ چلانا نہایت مشکل ہے۔ کہ سکندر کس راستہ سے ہندوستان مین داخل ہوا۔ اس مین کوئی شک نہین کہ یونانی مؤرخون نے جو اُسوقت سکندر کے ہمراہ تھے اس مہم کے تمام مدارج کا پورا حال لکھا ہے۔ اور راستہ مین سکندر کی لڑائیون اور مصیبتون کی مفصل کیفیت قلمبند کی ہے لیکن مرور زمانہ سے یا تو وہ شہر جن کا یونانیون کی کتابون مین ذکر آتا ہے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ہین۔ یا اُن کے نام تبدیل ہوگئے ہین۔ اس لئے ہم وثوق سے نہین کہ سکتے کہ راستہ مین سکندر نے کہان کہان قیام کیا۔ کون کون سے مقامات فتح کئے۔ لیکن اس مین ذرا بھی شک نہین کہ آجکل کی طرح اس زمانہ مین بھی کابل اور دریائے سندھ کے درمیانی علاقہ مین بہت سی جنگجو قومین آباد تھین۔ جنہون نے بڑی جوانمردی سے چپہ چپہ زمین پر سکندر کا مقابلہ کیا۔ اور اکثر معرکون مین اُس کی فوج کی دانت کھٹے کر دئیے۔ آخر سکندر نے خدا خدا کرکے ان پہاڑی قومون سے اپنا پیچھا چھڑایا۔ اور اوائل ۳۲۶ سنہ قبل مسیح مین کشتیون کا پل بنا کر۔ بلا مزاحمت دریائے سندھ کے اس پار اُتر آیا۔ وہ مقام جہان سکندر اور اس کی فوج نے سندھ کو عبور کرکے قدم رکھا شہر اٹک سے سولہ میل بجانب شمال واقع ہے اور اب اُس جگہ شہر ادہند (دے ہند) آباد ہے۔ جو مسلمانون کے عروج کے زمانہ مین نہایت اہم سرحدی چھاؤنی کا کام دیتا تھا۔

اُن دنون یہ سب علاقہ ٹکسلا کی سلطنت مین شامل تھا۔ جس کے راجہ کا نام یونانی مورخ انبھی بتاتے ہین۔ یہ راجہ بہت بزدل اور نامرد معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس نے سکندر کے حملہ کی خبر سنتے ہی اطاعت قبول کرلی اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ یونانی حملہ آور کو اپنے دارالحکومت مین لے آیا۔ ٹکسلا قدیم ہندوستان کی تاریخ مین ایک نہایت مشہور مقام گِنا جاتا ہے۔ یہ شہر گندھارا (قندھار) کی سلطنت کا صدر مقام تھا۔ مہاتما بدھ کے زمانہ مین

یہان ایک بہت بڑی یونیورسٹی قایم تھی۔ جہان علم کے پیاسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے دور دراز مقامات سے کھنیچے چلے آتے تھے۔ بعدمین زمانہ کی دست بُرد سے یہ شہر بالکل اجڑ گیا۔ اور کئی صدیون تک کسی کو بھی اس کے محل وقوع کا علم نہ ہوا۔ حال ہی مین حسن ابدال کے قریب شاہ ڈھیری کے مقام پر جو مغل بادشاہ کا جائے قیام (ڈیرا) رہا ہے۔ اس شہر کے کھنڈر دریافت ہوئے ہین جنکو دیکھکر اس شہر کی عظمت کا ایک دھندلا سا نقشہ آنکھون کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔

القصہ جب سکندر پنجاب مین داخل ہوا۔ تو یہان کوئی ایک سلطنت نہ تھی۔ بلکہ بہت سے خود مختار راجون نے اپنی اپنی حکومتین قایم کر رکھین تھین یونان کی چھوٹی چھوٹی ریاستین تو خطرہ کے وقت آپس مین مل جاتی تھین لیکن پنجاب کے راجاؤن مین یہ بات نہین پائی جاتی تھی۔ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کی تخریب کے درپئے رہتے۔ اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے جہلم اور چناب کے درمیانی علاقہ کے راجہ۔ پورس نامی سنے پورے ساڑھے چھہ فٹ کا دیوہیکل جوان تھا۔ البتہ سکندر کی مزاحمت کی اور اپنے ملک اور قوم کی حفاظت کے لئے جان توڑ کر لڑا۔ لیکن بچارے کی بساط ہی کیا تھی۔ جو سکندر جیسے الوالعزم اور جانباز جرنیل کا۔ جس نے ایران کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے۔ مقابلہ کرتا۔ آخر جہلم کے میدان پر منہ کی کھائی۔ مجروح ہوا۔ اور قید ہو کر سکندر کے روبرو لایا گیا یونانی فاتح نے راجہ کو مخاطب کرکے کہا۔ راجہ۔ تو مجھ سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتا ہے" پورس نے فوراً جواب دیا "مین اسی سلوک کی توقع رکھتا ہون۔ جو بادشاہون کے شایان شان ہوتا ہے" سکندر کے دل پر راجہ اور اُس کی فوج کی بہادری کا سکہ تو پہلے ہی جم چکا تھا۔ اس برجستہ جواب سے فاتح کا دل موم ہوگیا۔ اور پورس کا علاقہ واپس دیدیا۔ اس دریا دلی کا راجہ کے دل پر ایسا گہرا اثر ہوا۔ کہ جب تک زندہ رہا۔ سکندر کی حمایت کا دم بھرتا رہا۔ اور اس واقعہ کے بعد اُسے سکندر کی اطاعت کے جوئے کو اپنی گردن سے

اتار پھینکنے کا کبھی خیال بھی نہ آیا۔ ہندوستان کے لوگ اب تک پورس کا نام عزت اور فخر سے لیتے ہین۔ دوسرے راجہ تو سکندر کے لاؤ لشکر کو دیکھکر مرعوب ہوگئے لیکن بہادر اور غیور پورس نے سکندر کو دکھا دیا۔ کہ پنجاب مین بھی ملک اور قوم کی آن پر جان دینے والے موجود ہین ؎

شکست و فتح نصیبون سے ہے ولے اے میرؔ
مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

سکندر نے اس فتح کی یادگار مین دو شہر بسائے۔ ایک تو دریائے جہلم کے مغربی کنارے پر جس کا نام اس نے اپنے پیارے گھوڑے کے نام پر۔ جو جنگ مین مارا گیا تھا۔ بوسی پھالا رکھا۔ اس شہر کے کھنڈر جلال پور جٹان کے قریب اب تک ملتے ہین۔ دوسرا شہر دریا کے شرقی کنارے پر آباد کیا۔ اور اس کا نام نکایا رکھا۔ اس شہر کو آج کل۔ منگ منگلا کہتے ہین یہان سے سکندر پنجاب کے باقی دریاؤن کو عبور کرتا ہوا۔ بیاس کے کنارے سوبراؤن کے میدان کے قریب آنکلا۔ لیکن اس کے سپاہیون نے۔ جو ہندی سپاہیون کی تلوار کا لوہا مان چکے تھے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ بیچارے یونانی بھی حق بجانب تھے۔ سکندر انہین فتح اور بیقیاس مال غنیمت کا لالچ دیکر گھر سے ہزارون میل دور لے آیا تھا۔ پنجاب کے چھوٹے چھوٹے راجاؤن کا مقابلہ کرتے کرتے ان کے دلون مین افسردگی اور مایوسی کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ انہون نے سوچا۔ کہ جب پنجاب کی منتشر قوت کا یہ حال ہے۔ تو معلوم نہین ہندوستان کے قلب مین کن کن سورماؤن سے سابقہ پڑیگا۔ اسلئے انہین پنجاب سے آگے بڑھنے کی ہمت نہ پڑی۔ آخر سکندر جس کے سر مین ہندوستان کی فتح کا خمار سمایا ہوا تھا۔ بے نیل مرام ہندوستان سے واپس پھرا۔ اس کے افسرون نے دو ہزار کشتیان تیار کر رکھی تھین کچھ فوج تو ان مین سوار ہوکر دریا کے راستہ اور باقی خشکی کے راستہ سے لڑتی بھڑتی۔ دریائے سندھ کے دہانہ تک پہنچ گئی۔ یہان سے اس نے فوج کا ایک حصہ اپنے امیر البحر تیارکن کے ماتحت خلیج فارس کے راستہ۔ ایران بھیج دیا۔ اور خود باقی فوج کے ہمراہ بلوچستان اور ایران ہوتا ہوا ۳۲۵ سنہ قبل مسیح مین سوسا پہنچ گیا۔ اس کے دو سال بعد شہر بابل مین بخار مین مبتلا ہوا۔ اور ۳۲ سال کی عمر مین اس دنیائے فانی سے

کوچ کر گیا دنیا مین کسی اور شخص نے اتنی چھوٹی عمر اور اتنے تھوڑے عرصہ مین اس قدر فتوحات حاصل نہین کین - قدرت نے سکندر کی فطرت مین سپاہ گری کی اوصاف ودیعت کر رکھے تھے - وہ جس جنگ مین شامل ہوا فتحیاب ہوا - جس دشمن کے پیچھے پڑا - اسے زیر کرکے چھوڑا - دنیا کا کوئی متمدن ملک ایسا نہین جہان سکندر کا نام بچے بچے کی زبان پر نہ ہو - مورخ اس کی فتوحات اور کارنامون کی بدولت اسے سکندر اعظم کہتے ہین -

سکندر نے مفتوحہ علاقون کو اپنی وسیع سلطنت مین شامل نہ کیا - بلکہ ہندوستان چھوڑنے سے پہلے اس نے جہلم اور بیاس کا درمیانی علاقہ پورس کو جہلم اور سندھ کا درمیانی ملک ٹکسلا کے راجہ انبھی کو سندھ سے اس طرف کا ملک فلپاس نامی ایک یونانی کو اور دریائے سندھ کے دہانے کے آس پاس کا ملک (یعنی ملک سندھ) پائتھن کے سپرد کر دیا اس کا ارادہ تھا - کہ کچھ عرصہ بعد اس سب علاقہ کو اپنی مملکت مین شامل کرے - لیکن اس کے قبل از وقت موت نے سب منصوبے خاک مین ملا دئے - اس کے جانشینون مین کوئی شخص ایسا نہ تھا جو اس کی سلطنت کے شیرازے کو منتظم رکھتا - اس لئے اُس کے جرنیلون نے اسکی وسیع سلطنت کے حصے بخرے کرلئے - اور جو علاقہ جس کے ہاتھ لگا - دبا بیٹھا ایسی حالت مین ہندوستان کا کسی خیال رہتا - پنجاب کے لوگ جو ابھی دو سال پہلے سکندر کے سامنے سر اطاعت خم کر چکے تھے - پھر آزاد ہوگئے اور تین یا چار سال کے اندر ہندوستان مین یونانیون کا رہا سہا اثر بھی زائل ہوگیا -

ہندوستان پر سکندر کے حملہ کے اثرات

ہندوستان مین یونانی حکومت کا زمانہ بہت قلیل تھا - لیکن پھر بھی اس سے بہت سے نتائج مترتب ہوئے (۱) سکندر محض حملہ آور ہی نہ تھا - بلکہ بڑے بڑے علما اور حکما ہمیشہ اسکے ہمراہ رہتے تھے - وہ خود بھی علم دوست تھا اور اپنی معلومات مین اضافہ کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہتا تھا چنانچہ جب وہ ہندوستان مین تھا تو اس نے تمام مفتوحہ علاقہ کی پیمائش کرائی

اور نہایت کوشش سے بہت سی معلومات بہم پہنچایئن - جن کی بدولت یورپ اور ہندوستان کے درمیانی آمدورفت اور تجارت کا سلسلہ قایم ہوگیا - (۲) سکندر نے تھوڑی سی فوج کے ساتھ بہت سی ہندوستانی سپاہ کو شکست دی - اس سے ہندوستانیون کی آنکھین کھل گیئن - اور وہ ہندوستانی طریق جنگ پر یورپ کے طریق جنگ کو ترجیح دینے لگے (۳) سکندر نے میدان جنگ مین پنجاب کے راجاؤن کی فوجی طاقت کو توڑکر انہین بہت کمزور کردیا - بظاہر تو یہ نقصان کی بات تھی لیکن حقیقت مین فایدہ سے خالی نہ تھی - اس سے ایک اولوالعزم شخص کو دوسرے راجاؤن کو مغلوب کرکے ایک متحدہ سلطنت قایم کرنے کا موقع مل گیا - چنانچہ چندر گپت نے جسکا اسوقت کوئی یار و مددگار نہ تھا پہلے تو پنجاب مین اور پھر مگدھ مین اپنی حکومت قایم کرلی اور رفتہ رفتہ سارے ہندوستان کا راجہ ہوگیا - اس کے علاوہ سکندر کے ناگہانی حملہ کی وجہ سے لوگ اتحاد کی بلا تامل ضرورت محسوس کرنے لگے - اسی لئے انہون نے مگدھ کے راجا کو مہاراجہ ادھیراج تسلیم کرلیا - (۴) اس کے علاوہ سکندر کی فوج کے بہت سے لوگون نے ہندوستان اور سکندر کی فتوحات کے متعلق کئی کتابین لکھین - جن سے ہمین سکندر کے حملہ کے پوری حالت معلوم ہوتی ہین گو ہندوؤن سے اپنی کتابون مین اس حملہ کا ذکر تک نہین کیا - (۵) یونانی بہت بڑے صناع تھے تصویر کھینچنے - پتھر کے بت بنانے اور اسی قسم کے دوسرے فنون مین ید طولےٰ رکھتے تھے - گو ہندو بھی مصوری اور سنگ تراشی مین ماہر تھے - لیکن مورخونکا خیال ہے - کہ پھر بھی انہون نے یونانیون سے میل جول پیدا کرکے ان سے بہت کچھ سیکھا ہوگا - اور علیٰ ہذالقیاس انہین بہت کچھ سکھایا بھی ہوگا لیکن بعض لوگونکا خیال ہے - کہ سکندر ہندوستان مین زیادہ عرصہ تک نہ رہا - ہندوستان کے لوگ حملہ آورون کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے - اور انکے ساتھ تعلقات پیدا کرنے سے احتراز کرتے تھے - اسلیے یہ بات قرین قیاس معلوم نہین ہوتی کہ انہون نے یونانیون سے کچھ سیکھا یا انہین کچھ سکھایا ہوگا -

سید عبدالقادر ایم - اے

اُمور مشورہ طلب

از مولف نور اللغات

۱- گھوڑے کا زمین پر چیر ھنا- (رشک)

بچین ہے اسپ نازوادا تازہ عشق ہین اے چرخ ابھی زمین پہ گھوڑی چیرڑھے نہین

۲- کھوئیان سنانا- (رشک)

داغ اوٹھائے کھوئیان سنتے رہے ذلت اے دنیا تری دولت ہوئی

۳- مول کی باتین- (رشک)

خدا کے حکم سے جائز ہی نفع سود حرام معاملات مین کیا کیا ہین مول کی باتین

۴- کوے کی مٹھائی- (رشک)

جب چکھ آیا لب شیرین تبان کا جھوٹھا ہم بھی سمجھے کہ کوے کی مٹھائی آئی

۵- تکان- کس زبان کا لفظ ہے- کیا معنی ہین- اشعار مندرجۂ ذیل مین کن معنون مین استعمال ہوا ہے- (نفیس)-

تھین طعنون پہ طعنین تو تکانون پہ تکانین ہر شید پہ لڑجاتی تھین جانبازون کی جانین

کس قہر کا تھا وار کس آفت کی تکان تھی نے ہاتھ مین برچھا تھا نہ برچھی مین سنان تھی

انتخاب اودہ پنچ

خیالی پُلاؤ

۲۷- مارچ ۱۸۷۷ء

جناب اودہ پنچ صاحب - آداب - تسلیمات - کورنشات - بندگی - سلام وغیرہ وغیرہ حضت ٹھیک پانچ بجے ہونگے اور اگر ٹھیک نہین تو خیر اسکے قریب ہی سہی اور اگر قریب مین بھی مین میکھ ہو تو بہتر جو آپ تصور فرمائین ایک پاکیزہ خیال چیل کی طرح منڈلاتا ہوا گدھ کے مانند کنڈے جوڑتا ہوا اور شست باندھتا ہوا میرے دماغ کیطرف رجوع ہوا - اللہ - اللہ - خیال کیا تھا ایک چیز تھا عجیب غریب نہایت ہی عمدہ بہت نفیس مدتون سے اس کے واسطے جھینک رہی تھے دربدر سر ٹکراتے پھرتے تھے - گلی کوچون کی خاک چھانتے تھے انتہا یہ کہ میری آیندہ بھبودی کا اسی پر دارومدار تھا - کئی دن مین اسی کے لئے بانس ڈالے گئے تھے - بارے حضرت کی زیارت آج نصیب ہوئی (بلی کے بھاگون چھیکا ٹوٹا) صورت دیکھتے ہی مارے خوشی کے پلنگ سے اوچھل پڑا اور فرط ابتہاج سے بے تحاشا چیخ اوٹھا - اہا ہا ہا -

شکر صد شکر ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

لیکن اسیوقت سے اس کتربیونت مین پڑا کہ خیر اندھے کے ہاتھ بٹیر تو لگی یعنی خیال تو آیا مگر اسکو ظاہر کیونکر کیجے - گھنٹون اسی ادھیڑبن مین پڑا رہا نہ سلجھتی تھی اوجھن اور بڑھتی تھی کہ معاً ایک چشم زدن مین کل چیزین جو اس خیال سے تعلق رکھتی تھین آنکھون مین پھر گئین - پھر کیا پوچھنا تھا کمرہ مین ادھر ادھر ٹہلنے لگا - کھڑکی کے باہر سر نکالکر تاک جھانک کرنے لگا مگر بیٹھے مین کھلبلی تھی دل کو ایک مقام پر قرار نہ تھا - جی ڈانواڈول تھا - ادھر سے آیا حقہ کا ایک کش لے لیا - اودھر سے آیا حقہ کا ایک کش لے لیا کبھی خاصدان سے گلوری نکالکر

کھالی کبھی صراحی سے ایک گلاس ٹھنڈے پانی کا اونڈیل کر پی لیا۔ یہ سب باتیں تو تھیں ہیں ساتھی اس کے یہ فکر بھی دامنگیر تھی کہ یہ پاکیزہ خیال کیونکر ادا کیا جائے بعد بڑے غور و تامل کے یہ بات سوجھی کہ بھئی واللہ تم بھی کیسے عقلمند ہو۔ قلم بھی ہے۔ کاغذ بھی ہے۔ سیاہی بھی ہے۔ اور لکھنے والے بھی تم پھر کتاب پر اس خیال کو ٹانک کیوں نہیں لیتے۔ اب ذرا تشفی ہوئی اور دل کی دھڑکن بھی موقوف ہوئی پھر کیا دیر تھی ایک بڑا لمبا کاغذ الماری سے گھسیٹ لیا۔ قلم بھی لیس۔ طیار۔ دوات بھی منہ کھولے موجود۔ اور میں بھی دو زانو۔ اتنے میں میں نے قلم اٹھایا پھر تھوڑی دیر تک ناخون پر اوسکا شگاف اور قط آزمایا۔ ایک شوب لیا تھا کہ قلم کو کان پر رکھ کے سوچنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد ٹول ٹال کے ایک لفظ لکھا لیکن وہ لفظ دل میں نہ کھپا اور خیال آیا کہ ایسے پاکیزہ اور متبرک خیال کی تمہید ایسے ایچ وپچ لفظ سے کیجائے۔ استغفر اللہ۔ وہیں اس لفظ کو کاٹ کر برابر کر دیا پھر نیم ساعت تک چپکا بیٹھا رہا۔ آخر کب تک بیٹھا رہتا۔ دل میں قصد مصمم کر لیا کہ [illegible] خیال کسیطور سے جانے نپائے۔ کسی نہ کسی ڈھنگ سے یادداشت پر چڑھ جائے تو بہتر ہے۔ (نہایت تنگ آکر) یاالٰہی مجھے آج کیا ہو گیا۔ کیا میرا قلم نظر بد کی جھپیٹ میں آگیا۔ کیا اس خیال نے کاغذ پر آنے کی قسم کھائی ہے۔ کیا یہ دل ہی میں تمام عمر غلطیاں رہیگا۔ آخر بڑے ردّ و بدل کے بعد میں نے زبردستی ایک لفظ اور لکھا مگر وہ لفظ بھی نظروں میں نہ جچا۔ اوس دفعہ تو عقل نے کوتاہی کی تھی [illegible] بار قلم نے بے اعتنائی ظاہر کی آخر یہ ماجرا کیا ہے۔ دماغ نہایت [illegible] کی لرفت بھی ماشاءاللہ طبیعت بھی جوج۔ خیال بھی نادر پھر کس لئے میں اپنا مافی الضمیر ادا نہیں کر سکتا۔ افسوس یہ نعمت غیر مترقبہ جیسی آئی تھی مفت چلی جائیگی۔ یہاں تو یہ سمجھے تھا کہ لاکھوں کے وارے نیارے ہونگے وہاں ایک پھوٹی کوڑی قسمت میں نہ تھی۔ ملتا کیا خاک۔ خیر سر جیب بادا باد کہکر میں تھوڑی دیر تک گم سم رہا۔ اور اوٹکلیں خیال دوڑاتا رہا۔ دو گھنٹہ کامل میں حسبخانہ میں ٹکٹکی لگائے۔ ستک نہیں تو ڈیڑھ جمعہ ہی سہی۔ اگر اسمیں بھی آپکو شک ہے تو لعنت بھیج مٹی کا مدار یہ تو کہیں نہیں گیا تھا۔ اس عقدہ مالاینحل کے کھولنے کے [illegible]

غلطان پیچان رہا۔ کبھی اپنے دل سے مخاطب ہوکر باتین کرتا تھا کبھی دیوار سے ہمکلام ہوتا تھا۔ اوس خیال کو معرض تحریر مین لانے کے واسطے سوسو طرح سے جوڑ مارتا تھا۔ مگر کوئی تدبیر کارگر نہوتی تھی۔ لیجیئے یک نشد دو شد۔ اور چھوٹے چھوٹے خیالات آنے لگے۔ اونہون نے آتے ہی میرے خیال کے چارون طرف مثل مکھیون کے بھنبھنانا شروع کیا۔ اس بھنبھناہٹ کی سریلی اور رسیلی آواز نے مجھے افیون کا کام دیا۔ یعنے ایک لمحہ بھر کو میری آنکھ جھپک گئی (مگر للّٰلہ اوسی پینک نہ تصور فرمایئے گا) اتنے مین جب مین ہوشیار ہوا طبیعت کو ناموزون پایا اور دماغ کو بھی منتشر دیکھا۔ اس لئے اب یہ عزم بالجزم کیا کہ جلدی کیا ہے علی الصباح انشاءاللہ دیکھا جائیگا۔

دوسرا دن ہوا۔ مین اپنے کمرے مین جو آیا تو صندوق پر ایک بڑا لمبا چوڑا کاغذ پڑا دیکھا اور اوسمین کچھ مغلق الفاظ بھی لکھے دیکھے مجھے خط طغرا کا شبہہ معلوم ہوا مگر جب بخوبی غور کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے کسینے کچھ لکھا تھا مگر بعد ازان اوسی کاٹ ڈالا ہے۔ لیکن اوس کے آگے خیال عظیم تقیید تاریخ اور گھنٹہ لکھا دیکھا فوراً میرا ماتھا ٹھنکا۔ کہ ہو نہو یہ کسی شخص نے یادداشت کی پرواز اوٹھائی ہے۔ گھنٹون مین اسی کو سوچا کیا کہ آیا یہ تھا کیا۔ انداز سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بڑا خیال ہوگا لیکن بخوبی ظاہر نہین ہوتا کہ یہ تھا کیا شاید علم موسیقی کے بارے مین یہ خیال تھا۔ نہین سیاست مدن۔ نہین شادی۔ بیاہ۔ نکاح۔ قانون۔ طب۔ انکے بارہ مین۔ نہین۔ پھر آخر کیسا خیال تھا۔ عام طور پر تو میری یاد یہ کہتی ہے کہ یہ کوئی بڑا عمدہ خیال تھا۔ مگر افسوس یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس بات پر مجھے یہ خیال آیا تھا۔ اور کیا مین سوچ رہا تھا کہ یہ مین نے لکھا۔

یادداشت مین تو عمدہ ہی چیز لکھی جاتی ہے۔ نہین معلوم وہ خیال کیا تھا۔ کیونکر آیا۔ اسکا پتہ تک نہین ملتا۔ اگر کوئی صاحب اسوقت میری مدد کرین تو مین بدل وجان اونکا مشکور رہونگا۔ مین اپنی کل کیفیت تحریر کئے دیتا ہون۔ کہ کس دھج سے بیٹھا تھا اور کیا اشغال تھے۔ جب وہ خیال نادر میرے دماغ مین آیا تھا اگر اس اشارے اور پتہ سے کوئی صاحب اوس خیال کو ڈھونڈھ نکالین اور

مجھے بتادیں کہ وہ کیا تھا اور کیونکر آیا تھا تو مین نہایت ممنون احسان ہونگا۔ ۱۰

(کیفیت)

کمرہ اپنا خس کی ٹٹیان لگی ہوئین حقہ کی مہنال منہ مین۔ شربتی کا انگرکھہ۔ گرتی کا پائجامہ۔ بند کھولے ہوے سر پر ٹوپی ندارد۔ بیٹر ہاتھ مین۔ آئینہ روبرو۔ جانب جنوب مجھلے آغا مدک کا دم لگا رہے تھے۔ شمال کیطرف اچھے مرزا اور میر حسین چانڈو کے چھینٹے اوڑا رہے تھے۔ افیون کی پیالی میرے سامنے۔ غنودگی غالب۔ آنکھین آدہی میچی ہوئین۔ پینک نہین۔ چارون طرف سناٹا۔ گرد دھوان گھٹا ہوا۔ باہر آفتاب شاید غروب ہوگیا تھا۔ (باہر اسواسطے کہ گھر سے نکلنے کی مین نے قسم کھائی ہے) فقط یہ شکل اور قطع میری اوسوقت تھی اور ایسی حالت مین وہ خیال مجھکو دکھائی دیا تھا۔ اگر کوئی صاحب آپ کے ناظرین اخبار سے بندہ کو اوس خیال کی ماہیت سے آگاہ فرمائین تو بندہ تمام عمر اونکا مدح خوان رہے گا۔ بالکل مشرح نہ بتائین چیستان کی طرح ایک ذرا پتہ ہی دیدین۔ مین نے ایک گھڑے ہوے خیالون کا کارخانہ جاری کیا ہے اسواسطے اچھے اچھے خیالات کی اور بہی تلاش ہے۔ جو صاحب عقل لڑائین گے اونہین ۱۲½ فیصدی سود دیا جائیگا اور جو کچھ مجھے نفع ہوگا اوسکا ایک ثلث۔ سب صاحب اس کے دریافت کرنیکی فکر کرین۔

اطلاع۔ اس بات کا لحاظ رہے کہ اگر یہ خیال بغیر بڑی تحقیقات کے معلوم ہوا ہے نہ ملا تو دنیا کا بڑا نقصان ہوگا اور انجام کار پچھتانا پڑے گا۔

تنبیہ۔ جو سب کے واسطے مفید ہے اگر کوئی شخص دوسرے مہینے کی آخر تک کیسا ہی عمدہ خیال سوچے گا اوسکو معلوم رہے کہ وہ میرا تصور کیا جائیگا۔

شخص خیال کنندہ کو ضرور ہوگا کہ اوس خیال کو ٹکٹ دار لفافہ مین ملفوف کرکے پنچ صاحب کے دفتر مین ارسال کرے ورنہ قباحت ہوگی۔ رسید خیال مذکور خیالی پلاؤ کی کتاب مین درج کیجائے گی۔

یادداشت

جانبر نہوا تھا اک مصیبت سے دل + تقدیر سے دوسری یہ افتاد پڑی ÷
تخفیف سے تھی خفیف سبکی عزت ÷ اب ٹیکس نے اور آکے اک دھول جڑی

ارے میان کچھ اور سنا - کیا کیا - کہو تو - ذرا ٹھہرو دل قابو مین آئے کلیجہ دو دو ہاتھہ اوچھلتا ہے کیون خیر تو ہے کیا دشمنون پر مصیبت پڑی - دست پاچہ نہو عقل کے ناخن لو زیادہ جی گھبرائے شملہ کی ہوا کھاؤ - واہ واحضنت آپ تو کچھ ساون کے اندھے معلوم ہوتے ہین - آپ کو شاید روٹی سے بیفکری حاصل ہے - بیگمصاحبہ کے ذریعہ سے وثیقہ پاتے ہین - ہماری گھبراہٹ بیجا نہین ہے بھئی مین نے تو کچھ کہا نہین فقط تمہاری گھبراہٹ پر ہنسا تھا ہان جسپر گذرتی ہے وہی جانتا ہے - ارے میان لکھنؤ تو الہ آباد مین مل گیا ہان اتنی امید ہے کہ ہمارے لارڈ لٹن صاحب بہادر منصف مزاج عدل گستر اور چیف کمشنر اودہ جناب کوپر صاحب بہادر رحم فرما کے نفٹنٹی الہ آباد کو لکھنؤ مین قایم کرین گے اگر یہ شہر قسمت کا دھنی ہے تو - حلوا خوردن را روے باید - پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ ۶ - اپریل اور مضمون اسپیچ جناب لارڈ صاحب محتشم الیہ تو دیکھیے کہ جس سے صاف ظاہر ہے کہ لکھنؤ ایک ضمیمہ الہ آباد کا ہے اور رہیگا - اب قطع امید ہو گئی - بس بس - یہ کلمہ زبان پر نہ لانا مغز پیدا کرو سمجھنے کی لیاقت نہین ہے بھلا تم خاک مطلب اسپیچ کا سمجھ گئے - ارے میان اسمین بڑے نقطے ہین عجب پہلو اور طرفہ اشارے ہین ہر لفظ مضمون خیز ہے - پھر کسیوقت غور کروگے تو خوش ہو گے اسپیچ نہین گورکھ دھندا ہے - اچھا صاحب مانا کہ مین بیوقوف سہی بھلا یہ تبلائی کہ یہ ٹیکس ممالک مغربی و شمالی مین کس غرض سے جاری ہوا - اب تو قسمت کو رو دئی سر کو پیٹی کیا یہ بھی جولاہے کا [illegible] جھوٹ کرے کیون چپ ہو رہی بھئی بیجا نہ چانٹا کرو (آستین اولٹ کر) کیا تم بھی [illegible] کے کتے ہو کہ مغز کھائے جاتے ہو بات سننے نہین پائے کہ کاٹ دوڑے (سر جھکا کر) ہمین کیا ٹیکس جاری ہوگا - ہمارا اودہ تو بچا ہے (آنکھون مین آنسو بھر کر) افسوس اگر اہل ہند کو کچھ بھی قومی پاسداری کا خیال ہوتا تو ایسے نتیجے ابتری کے کیون ہوتے - ہمدردی ایک ایسا درخت ہے کہ جسکا پھل بہبودی اور عزت ہے اور تفرقہ و عناد وہ آلہ ہے کہ نخل ربط و عشرت کو کاٹ ڈالتا ہے - احمق ہو یہ سب کچھ سہی جب مصیبت ہوگی دیکھ لینگے - ایک ترکیب ہے کہ جس سے یہ آرام گذریگی وہ کیا ہمین بھی تبلاؤ ما چھا خاطر ہی لو سنو - کچھ مناقب یا [illegible] مشکل عزیز و حق تعالے کر رہا ہے یا سب طرف سے اب تو ہون لاچار یا مشکل کشا - یہ تو ایک بڑی بیعزتی کی بات بھیک کا مانگنا (تیوری چڑھا کر) کیا اپنی خوشی سے تقدیر نے غیب سے یہی سامان کیا ہے - آج نہ سہی کل سہی -

ہر کوئی درماندگی مین نالے سے ناچار ہے،

موجودہ تعلیم کے نقائص مین بڑا نقص اپنی ذات سے منحرف ولاپرواہ ہوجانا شمار کیا جاتا ہے۔ اس تعلیم کی چھری ہماری زبان کے گلے پر بھی پھری ہے۔ جو زبان خلیج فارس سے بے آف بنگال تک اور پھر ہمالہ سے کیپ آف کومرن تک قبضہ کئے ہوئے اور اس جزیرہ نما کو چار طرف سے گھیرے ہوے ہو جس زبان کی قلمرو سے یہان کا کوئی چپہ باہر نہو اور یہانکے مختلف سکون پر بھی جسکی ضرب پڑی ہوئی ہو اس سے بے پرواہ ہوجانا۔ بد نصیبی اور خود اپنی شامت ہی۔ ایک بزرگوار مرض دق کے متعلق اپنے تجربات اور ہدایات شائع کرتے ہین مگر کس زبان مین؟ فطرت نے جو زبان انھین بخشی ہے اسمین نہین بلکہ ایک اجنبی زبان مین کیا اس سے یہ یقین کرلیا جائے کہ انگریزی دانون کے سوا یہ منحوس مرض اور کہین عام نہین ہے؟ ہمارے ایک دوسرے بزرگوار ایک عربی مدرسہ کے معائنہ و ملاحظہ کو تشریف لے جاتے ہین اور خوش ہوکر اُسکے متعلق اپنی رائے تحریر فرماتے ہین مگر کس قلم مین؟ جو سیدھا نہین بلکہ الٹا چلتا ہے ایسی رفتار پر کیا باور کرلیا جائے کہ اس رائے کے پڑھنے والے رحیم و رام کے سوا کوئی ٹامسن اور مسٹر ڈکرد نہونگے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ ہر قوم کے بہترین خیالات و اصول اسکی اپنی زبان کے ادب مین نہایت عمدہ طریقے سے ظہور پذیر ہوتے ہین۔ ہر قوم۔ ہر جماعت اور ہر نسل بعض جداگانہ ذاتی اصول اور خیالات رکھتی ہے اور تمام اقوام عالم کے خیالات یکجا ہوکر تصورات اور اصول انسانی کے مجموعہ بنجاتے ہین۔ اس طرح یہ ظاہر ہے کہ اس مجموعہ مین ہر قوم کا کچھ حصہ ہوتا ہے اور یہ حصہ وہ اُسی وقت لے سکتی ہے جب وہ اپنی مادری زبان پر قادر ہو اور اس مین اپنے خیالات کا اظہار کرے اس لئے مادری زبان کو ترقی دینا اور اُس مین اصلاح کرنا ہندوستان کے ہر فرد و بشر کا فرض ہے۔

زبان کا مسئلہ ہر ملک و قوم مین جملہ مسائل پر مقدم سمجھا گیا ہے۔ لیکن افسوس ہماری قوم مین اپنی مادری زبان سے غفلت ولاپرواہی برتنا اور دوسری زبان کا استعمال کرنا مایۂ فخر و ناز سمجھا جاتا ہے۔

اسی غفلت ولاپرواہی کا نتیجہ ہے کہ زبان اردو کا کوئی مکمل اور جامع لغت آج تک طیار نہوسکا

کارکنان ادیب اُردو نے زبان اُردو کی اس کمی کو محسوس کیا اور جنوری سنہ ۱۹۲۲ء سے ادیب اردو کے ہمراہ ایک مبسوط اور جامع لغت شایع کرنا شروع کر دیا ہے اہل علم حضرات جانتے ہین کہ ادیب نے ابتک کس خوش اسلوبی سے اس اہم خدمت کو انجام دیا ہے۔

نور اللغات کے ۲۲۴ صفحے ملک کے سامنے پیش کئے جا چکے جنکے مطالعہ کرنے سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ ترتیب اور تکمیل اُردو لغت کی بڑی عرق ریزی اور جانکاہی کا کام ہے۔ الفاظ و محاورات کے تارے آسمان اردو کی زمین پر ایسے چھٹکے ہوئے ہین کہ فلک نیلگون کی اختر شماری تنہا ممکن ہے لیکن انکو جمع کرنا۔ بغیر فضلِ ایزدی اور امدادِ قوم اَن ہونی بات ہے۔

تعجب ہے کہ آپ جناب نے ابتک ادیب اردو کی توسیع اشاعت مین کوشش نہین کی حالانکہ آپکے ادنیٰ اشارے پر پانچ خریدار مہیا ہوجانا بھی مشکل نہین۔ اگر آپ اسطرف متوجہ ہوجائین تو ادیب اردو کے پانچسو خریدار بہت جلد مہیا ہو سکتے ہین اور اُسوقت ہم نور اللغات کی اشاعت بجائے ایک جز کے دو جز ماہوار کر دین گے تاکہ یہ نایاب لغت جلد ختم ہوجائے جس سے ادب اردو مین ایک ایسی بیش بہا تالیف کا اضافہ ہوجانے کی امید ہے جسکی زبان کو اشد ضرورت ہے۔

قدردانان ادیب اردو سے ہمکو قوی امید ہے کہ اسطرف جلد متوجہ ہوجائینگے تاکہ ہم مارچ یا اپریل نمبر سے نور اللغات کی اشاعت دو جز کرسکین ؎

بھر دے بھر دے مرے پیمانے کو ساقی بھر دے
دل سے رندون کے بڑا تیرا جگر ہے کہ نہین

(منیجر)

روح سخن

جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل

جو تڑپانیکی باتین تھین وہ ہین سب انکی چتون مین
اثر آئے تو اب آئے کہانسے میرے شیون مین

کھڑے تربت پہ کس حسرت بھری دلسی وہ کہتی ہین
مرے بیچین کیونکر نیند آئی تجھکو مدفن مین

چمن مین پھول چننا پھول والونکو مبارک ہو
یہان بھی آے جنون پرزی گریبانکی ہین دامن مین

تمہین جانو کہان چھپ چھپکے تم راتونکو جاتے ہو
تمہارے نقش پا کچھ کہ رہی ہین [illegible] دشمن مین

کبھی روتا ہوا گزرا تھا شاید کوئی دیوانہ ❖
ہزارون چاک آتے ہین نظر جیب اسکے دامن مین

گل و بلبل نہین بولین صبا سے بھی ہو سرگوشی
ہمین سے سب کھٹکتے ہین ہمین ہین خار گلشن مین

پروتے ہو جو تم زنار مین تسبیح کے دانے +
جلیل اچھا ہے رشتہ جوڑ دو شیخ و برہمن مین

حضرت عارج مالیگانوی

تصور گیسوئے جانان کا عارج دلنشین ہوکر
شب فرقت ڈسا کرتا ہے مار آستین ہوکر

تمہین مشہور کرہی دینگے جو مجنون تمہاری ہین
کہان چھپ سکتے ہو تم لیلئ محمل نشین ہوکر

بہت بیتاب کرتی ہین بہت بے چین رکھتی ہین
نگاہین شرمگین ہوکر ادائین دل نشین ہوکر

نشیمن مین جگہ پائی نہ جب شہباز ناوک نے
اُتر آیا مرے پہلو مین وہ قلب حزین ہوکر

ہین بچپن ہی مین پیشانی سی آثار بغا روشن
تعجب کیا جو ہمکو داغ دین وہ مہ جبین ہوکر

مرے پہلو سے وہ سیماب وش جانیکو کہتا ہے
تڑپنا لوٹنا جو کچھ بھی اے قلب [illegible] ہوکر

ستم ہے جو نگاہِ یار مین تاثیر پیکان کی +
غضب ہے کام دی تلوار کا تیر [illegible] ہوکر

دکھاتے ہو کسیکو جلوہ اپنا برسرِ محفل
کسی سی خاک چھنواتے ہو تم پردہ نشین ہوکر

نہ جانے آسمان کیون راتدن چکر مین رہتا ہے
جو رہنا تھا تو رہتا تیرے کوچے کی زمین ہوکر

تمہین ہوتی ہے جرأت کسطرح دل چھین لینے کی
جفاکش بنتے ہو کیونکر مری جان نازنین ہوکر

غلط ہے یہ جو کہتے ہین رنگے ہین ہاتھ مہندی نے
حنا خود سرخرو ہے زیبِ دستِ نازنین ہوکر

ہمین سے نام روشن ہو گیا جنکا زمانے مین
ہمین کو داغ وہ دینے لگے ہین مہ جبین ہو کر

محبت خوبرویونکی ہی بے لطف اے دل نادان
مزہ تو جب ہی کوئی باوفا بھی ہو حسین ہو کر

جہان سکہ بٹھا دو تم اوٹھائے اوٹھ نہین سکتا
نہین جاتی تمھاری یاد دلسے دل نشین ہو کر

یہ بت ایمان ہر صورت سے عاجؔ لے ہی لیتے ہین
شکیل و مہ جبین ہو کر حسین و نازنین ہو کر

حضرت رفیق

صبح دم بند نقاب چہرۂ انور کھلا
انقلاب آسمان سے یا در خاور کھلا

ظاہر و باطن کی ہر بدخواہ کے ہے یہ مثال
آستین مین تیغ پنہان ہاتھ مین نشتر کھلا

یاد آتا ہے جو تیرا رنگ روے بے نقاب
دیکھتا ہون خواب مین فردوس کا مین در کھلا

رنگ لائی ہے شباب آتے ہی جوبن کی بہار
حسن ذاتی کا بت عنبر کی اب جوہر کھلا

مدعا ہے عاشق مضطر کا یا رب بس یہی
رکھ ہمیشہ لطف سے اپنے در دلبر کھلا

دی موذن نے اذان جب آئی کانون مین صدا
رحمت رب علا کا غافلو اب در کھلا

رنج و غم سہنے کی قوت دلمین پیدا ہو گئی
جاتے ہی زندان مین اپنے صبر کا جوہر کھلا

ہے ادہر رخسار گلگون پر جو غازہ کی بہار
رنگ وحشت سے ادہر پھرتا ہے کوئی سر کھلا

مجکو اب حاصل اسیری ہی مین آزادی بھی ہی
دست و پا مین بند زندان کا مگر ہے در کھلا

حضرت فائض کی شاگردی نے اب دکھلایا اثر
اے رفیق زار تیرے علم کا جوہر کھلا ؛

حضرت فرخ

دل لگایا تھا کسی سے ہمنے انسان دیکھکر
اب ستمگر کے تغافل کو ہین حیران دیکھکر

میری بیتابی سے بجلی کو ہوا ہے اضطراب
رعد بھی نالان ہوا ہی مجھکو نالان دیکھکر

رو دی صورت شمع محفل کی ہوئی غم مین مرے
حال میرا رات بھر شبنم ہے گریان دیکھکر

فصل گل مین دامن گل کے بھی پرزے اڑگئے
صحن گلشن مین مرا چاک گریبان دیکھکر

چند لمحون کے لئے ہے یہ بہار گلستان
ہے یقین گلشن مین اسکا گل کو خندان دیکھکر

شیشۂ دل مین نہ شاید ٹھیس قدمونسے لگے
راستہ تمکو ہی چلنا اے مری جان! دیکھکر

کرلو تم فرخ یقین لاؤ نہ شبہ دل مین کچھ
پاکدامانی پہ انکی چاک دامان دیکھکر

بدگوہر ۔ بدگہر مو(ف) صفت
بدسرشت ۔ بداصل ۔
بدگھوڑا ۔ شریر گھوڑا ۔
بدلحاظ ۔ (ف) صفت ۱ بے شرم
گستاخ ۔ بے تمیز
بدلگام ۔ (ف) صفت ۱ منھ
زور گھوڑا ۔ اُس گھوڑے کی نسبت
کہتے ہیں جو لگام نہ مانے (بحر) رُکا نہ
یہ فرس بدلگام عمر دوان ۔ اگرچہ دورۂ
آفاق بھی دہانہ ہوا ۲ (مجازاً) گستاخ
دریدہ دہن ۔ بدزبان منھ پھٹ ۔
(سرور) زبان سنبھالو یہ منھ زوریاں
غریبوں پہ ۔ خدا کی سوں دشمن کوئی
تم سا بھی بدلگام نہیں ۔
بدلہجہ ۔ (ف) صفت بدآواز
بدالحان ۔ بدزبان ۔
بدمذہب ۔ (ف) صفت ۔ بد
مشرب ۔ بدطریق ۔
بدمزاج ۔ صفت ۔ تندخو ۔ ترشرو
غصہ ور ۔ جھلا ۔
بدمزاجی ۔ مونث ۔ جھلاپن
ترشروئی ۔
بدمزگی ۔ (ف ۔ بفتح حرف
چارم) مونث ۱ ذائقے کی خرابی
طبیعت کی خرابی ۔ بیماری ۲ رنجش

آزردگی ۔ بگاڑ ۔ ناموافقت ۔ سردمہری
(داغ) کچھ تو فرمائیے اس بدمزگی کا
باعث ۔ آپ ہی آپ ہے رنجش
خفگی آپ ہی آپ ۔
بدمزہ ۔ (ف) صفت ۱ خوش
مزہ کی ضد ۔ بدذائقہ ۔ سیٹھا ۔ خراب
۲ بیمار ۔ علیل ۔ (فقرہ) آجکل مری
طبیعت بدمزہ رہتی ہے ۳ رنجیدہ
ناراض ۔ خفا ۔ (جان صاحب) مصری
کو کو سا شیریں نے وہ بدمزا ہو سکا
بدمست ۔ (ف) صفت شرابخوار
بدہوش ۔ نشے میں چور ۔ نفس پرست
پرشہوت شریر ۔
بدمستی ۔ مونث ۔ سیہ مستی
شہوت پرستی ۔ مدہوشی ۔ شرابخواری
شرارت ۔
بدمعاش ۔ (ف) صفت ۔
وہ شخص جسکی بسر اوقات بُرے
کاموں کی آمدنی سے ہو ۔ بدچلن
شریر ۔ لچا ۔ شہدا ۔ فسادی اٹھائی
گیرا ۔ اچکا
بدمعاشی ۔ مونث ۔ شرارت
بدذاتی ۔
بدمعاملہ ۔ (ف) صفت ۔ بدعہد
بے ایمان ۔ چالاک ۔ وہ شخص جو

معاملت میں قایم نہ رہے - کھوٹا -
معاملے کا خراب -

بدمعاملگی - مونث - بدعہدی
معاملے میں گنجلک - بے ایمانی -

بدمہری (ف) مونث - سرد
مہری کا مذکر - ایک قسم کا مرض جو
گھوڑوں اونٹ اور گدہوں کو ہوتا ہے

بدنام (ف) صفت - وہ شخص
جسکی نسبت کسی قسم کی خراب شہرت
ہو - رسوا -

بدنام کنندۂ نکونامے چند -
نیک ناموں کا بدنام کرنے والا
نیک ناموں سے مراد گھر کے بزرگ
خاندان کے بزرگ سے سیکھے سحر د
برق سے بندش کے بند - پھر غالب
و برق نے بتائے پیوند - تجھسا بھی
زمانے میں نہو گا اے قدر - بدنام
کنندۂ نکونامے چند -

بدنامی - مونث - رسوائی -

بدنامی کا ٹیکا - رسوائی کا داغ
(منیر) ہمارے خون دل کے ہوتے
قشقہ لال صندل کا - بتوں کے
ماتھے بدنامی کا ہم ٹیکا سمجھتے ہیں

بدنامی کا ٹوکرا - بدنامی کا بوجھ
(قدر) کیوں عبث پھرتا ہے ہم بندۂ
کے سر پر رات دن - ٹوکرا بدنامیوں کا
آسمان پر ہو جائیگا -

بدنامی کے دھبے دہونا - ا - لازم
رسوائی دور کرکے نیکی کوشش کرنا (شوق
قدوائی) سپیدی آگئی چھوٹا نظر بازی
کا عیب - رو کے دھبے اپنی بدنامی
کے آنکھیں دھوئیں گی -

بدنژاد - (ف نژاد بکسر نون
وزائے معجمہ) صفت بداصل کمینہ

بدنسل - (ف) صفت خراب
نسل کا - بدذات کمینہ -

بدنصیب - (ف) صفت
بدبخت -

بدنظر - (ف) صفت بری
نگاہ سے دیکھنے والا نفسانی خواہش
کے ارادے سے گھورنیوالا -

بدنظرا - ا - صفت - جو بدنیت
بری نگاہ سے دیکھنے والا - برے
ارادے سے دیکھنے والا - (جان صاحب)
جان سولی پہ رہگئی مری بھتیا منصور
بدنظر وہ ہیں نہ رکھونگی طرحدار ایل

بدنظر دیکھنا - متعدی - بری نگاہ
سے دیکھنا - برا ارادہ کرنا - بری نیت
سے تاکنا -

بدنفس - (ف) صفت - بدذات

بد سرشت -

بد نفسی - (ف) مونث - بد ذاتی

بد نگاہ سے دیکھنا - متعدی -
شہوت کی نظر سے دیکھنا (آتش)
کھل جائے پردہ آپ کے حسن و
جمال کا - عاشق نگاہ بد سے جو
دیکھیں جمال کو -

بد نگر - (ف) صفت - بد نظر -

بد نما - بد نمود - (ف) صفت
بد زیب - بد شکل - دیکھنے مین برا
معلوم ہونے والا - (مومن) زلف
کے بدلے قد دوتا ہو جائیگا خوشنما
چہرہ بد نما ہو جائیگا -

بد نہاد - (ف) صفت - بد گہر
بد سرشت -

بد نیت - (ف نیّت - بکسر
اول و تشدید یائے مفتوح و سکون
تا عربی مین دل کا ارادہ - قصد ۲ دلی
خواہش فارسی اردو مین بغیر تشدید
ہے صفت ۱ اسکی نسبت کہتے ہین
جسکا ارادہ خراب ہو - بد ارادہ بد باطن
۲ لالچی ۳ ندیدہ -

بد نیتی - ا - مونث ۱ (قانون)
کوئی فعل ناجائز بالارادہ بلا عذر
جائز کرنا ۲ نیت کی خرابی -

بد وضع - (ف) صفت - بد چلن
بد اطوار - عیاش - (قلق) کرینگے تجھکو
رسوا غیر بد وضع - ان اوباشون
سے از خود ترک کر ربط اے نا موزون
نامناسب ۳ بری قطع کا -

بد ہضمی - (ف) ۱ مونث گرانی
غذا کا نہ ہضم ہونا - (ہونا کیساتھ)

بد ہیأت - صفت - بد شکل
مہیب صورت والا -

بد یقین - صفت - عو - خراب
بات پر یقین رکھنے والا - (جان صاحب)
در گور تیری باتین ایسی نہین ہوتی
مین - اوباش جانتا ہے موئے
بد یقین مجھے -

بد یمن - (ف) صفت - منحوس
نامبارک -

بدی - (ف) - مونث - نیکی کی ضد
برائی - بد خواہی - غیبت - پیٹھ پیچھے
برا کہنا ۲ صفت - دیکھو بدا -

بدی پر آنا - لازم - برائی کرنے
پر تیار ہونا - دشمنی پر مائل ہونا ۲ (گھوڑے
بیل کے لیے) سرکشی کرنا - اچھلنا
کودنا -

بدی چیتنا (چیتنا - بکسر اول
و یائے معروف ساکن و بسکون سوم)

لازم-عو-کسیکی بُرائی چاہنا-

بدی لانا-لازم-عیب کرنا-شرارت کرنا(فقرے)اُنے مجھسے بدی لائے توخوب ٹھیک بناؤن گا-تھان پربندھے بندھے گھوڑا بدی لانے لگا-

بدی کرنا-متعدی-بُرائی کرنا نقصان پہنچانا-غیبت کرنا-پیٹھ پیچھے بُرا کہنا-چغلی کھانا(میرحسن)کسیکی بدی تو نہ کر عیب ہے کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہے-

بِدا-(یہ لفظ سنسکرت ودا ے سے نکلا ہے جو عربی لفظ وداع کا ہم معنی ہے)مونث-رخصت-دلھن کا اپنے گھرسے رخصت ہونا-

بدا کرنا-متعدی-عو-لڑکی کا گھرسے رخصت کرنا-

بدا ہونا-ا-لازم-عو-دُلھن کا اپنے مائکے سے رخصت ہونا-

بدائیگی-(ھ) ا-رخصت ہونا جانا ۲-وہ انعام جو مہمان میزبان کے ملازمون کو دیتا ہے-

بَدَا-(س-ودا-بولنا)صفت-مقرر-معین-قسمت مین لکھا ہوا طے شدہ(بحر)جو بدا ہے ہماری قسمت مین-ہم بجا لائینگے وہ ساری شرط-(طلسم الفت)یہ نہ معلوم تھا مجھے وصیہات-مجھکو بھی دیکھنا بدی ہے یہ رات-

بدی ہوئی بات-یقینی امر(فقرہ)اگر خدا انکو سننے کی قابلیت بھی دیتا تو بھی یہ بدی ہوئی بات ہے کہ یہ لوگ منھ پھیر پھیر کے اُلٹے بھاگتے-

بدا بدی-تابع فعل-شرطی حکمی شرطین بد بد کے بھنا بھنی میتا-ضدم ضدا-کینہ وری سے(قلق)وہ رند بادہ کش ہون کہ ہم نے بدا بدی-خالی کئے ہین خُم کے خُم اکثر بھرے ہوے-

بِدارنا-(ھ-س-ودارنا)ا متعدی عو تیوڑنا-جدا کرنا-تقسیم کرنا-

بَدَاہا-(ھ)مذکر-بدھاوا-مبارکباد کا گیت-

بِداہنا-(ھ)متعدی ا بیج بھوٹنے کے بعد کھیت مین ہل چلانا ۲ کھیت بونیکے بعد فوراً ہل چلانا-اس غرض سے کہ بیج مٹی مین چھپ جائین

بَداہتہ-(ع-بفتح اول و فتح ہائی ہوز و سکون تائے سمجھے بات کہنا-آغاز)مونث-یقینی ہونا-حتمی ہونا-

بدائت - (ع بکسر اول حرف چہارم ہمزہ ہے - آغاز - ابتدا کرنا) مونث ۱- شروع کرنا ۲- آغاز-

بدائع (ع - بدیع کی جمع - نئی چیز) نئی چیزین یا عجائبات -

اَبدال - (ع) صفت - غلط بچنے والا اب اس جگہ اردو مین ابقال کہتے ہین

بدایونی - ن کے للا - بدایون ایک شہر کا نام ہے جہان کے آدمی بھولے بھالے ہوتے ہین - (مجازاً) احمق - بھولا بھالا - سادہ لوح - نادان -

بُدبُد - (ھ) مذکر عم پانی کا بُلّا -

بُدبُدانا - (ھ) ۱- لازم - جھک جھک کہنا - صاف صاف نہ کہنا - گڑگڑانا آہستہ بولنا -

بَدخ - (دیوناگری) مذکر - لبادہ -

بَدخشان - (ذ بفتح اول و دوم صحیح و بضم ثانی غلط) (ف) مذکر - ایک ولایت کا نام - جو ہندوستان و خراسان کے بیچ مین ہے - ترتیب مین بجائے بدخشانی کے بدخشی بھی کہتے ہین (رشک) لعل سے ذہن سے موتی لبون سے لعل بدخش - تمھارے عہد مین کون آب و تاب رکھتا ہے -

بدر - (ع بفتح اول و سکون دوم) مذکر ۱- مدینہ طیبہ کے متصل ایک موضع ہے - ایک کوئین کا نام ۲- چودھوین رات کا چاند - پورا چاند - بُدُور جمع (محسن) اگر بدر کہین ادھر اُدھر ہو کہدو مرے شہر سے بدر ہو -

بدر کامل - چودھوین رات کا چاند - پورا چاند -

بَدَر - (ف - بر + در - دروازہ) صفت - باہر نکلا ہوا - باہر -

بَدَرَو - (ف) مونث - پرنالہ موری - پانی باہر جانیکا راستہ وہ نالی جسکے ذریعہ سے پانی باہر نکالتے ہین - جمع - بدررووین -

بدر دنکالنا - ۱- متعدی پوری بنانا -

بدر کرنا - متعدی - خارج کرنا جلاوطن کرنا - نکالدینا - (داغ) بزم مین انکے خطا وار بہت ہین عاشق دیکھین کس کس کو وہ محفل سے بدر کرتے ہین -

بدر نکالنا - ا- متعدی - حساب مین لگانا یا نکالنا - کسی کے نام رقم لکھنا کسی رقم کا خرچ کی مدمین نکالنا

بدر نویس - صفت - لکھنے والا

ان رقموں کا جو حساب میں قابل اعتراض
ہوں -

بدرنویسی - صفت - مونث -

حساب کی جانچ کے (اصطلاح اہل دفتر)
مطالبے کے وجوہ جنکے بنیاد پر عمال سے
مواخذہ کرتے ہیں -

بُدرا (س) مذکر بادل - گنوار بولتے ہیں

بدرانا - متعدی - (دہلی) بترانا -

بُدُرُبُدُر - (ھ) تابع فعل - آہستہ آہستہ

بُدُر بُدُر کرنا - لازم - عو - چپکے چپکے
کچھ کہنا - آہستہ آہستہ برا بھلا کہنا -

بَدرَقہ - (ف - بروزن دَغدغہ یہ بدرہ
کا معرب ہے) وہ شخص جو راہ میں
مسافر کی حفاظت کرے بُدفارسی میں
بمعنی صاحب و محافظ کے بھی آتا ہے)
مذکر - اصطلاح طب میں وہ دوا جو کسی
دوسری دوا کی معاون ہو ۲ رہنما -
قافلے کا نگہبان (غالب) مفت کا
کسکو بُرا ہے بدرقہ - رہروی میں پردہ
رہبر بھلا ۳ سپاہ محافظ - طلایہ ۴ ہم
سفر ۵ وہ ٹکس جو زمانہ سابق میں
راستوں کی حفاظت کی غرض سے
لیا جاتا تھا -

بدرقہ حساب - وہ حساب
جو خرانچی چالان کے ذریعے سے خزانے

میں بھیجتا ہے ۲ مال کا بھیجنا ۳
مال بھیجنے کا محصول -

بَدرَہ - (ف - بفتح اول وسیوم) مذکر
تھیلی - ہمیانی - توڑا - فرہنگ ناصری میں
اسکو عربی لکھا ہے - (قدر) وہ سمندر
میں جو دھوئے اپنے ہاتھ موج ہمیان
اور بدرے ہوں بھنور -

بَدرِی - (ف بروزن ابری) -
مونث چھوٹی تھیلی -

بِدرِی - مونث - جست کے برتنوں
پر چاندی کا کام بناتے اور اسکو بدری
کہتے ہیں - چونکہ دکن کے ایک مقام
بدر سے اس کام کی ابتدا ہوئی - لہذا
اسی نام سے مشہور ہو گیا -

بِدعت (ع - نئی چیز پیدا کرنا -
دین میں ایسی نئی بات ایجاد کرنا
جو پیغمبر صاحب کے زمانے میں نہ ہو
وہ نئی چیز جو دین کے معاملے میں ظاہر
ہو) مونث ۱ اختراع - ایجاد دین
کی باتوں میں کوئی نئی بات یا نئی
رسم نکالنا - (مومن) دہی مذہب
ہے اپنا بھی جو قیس دکوہکن کا تھا
نئی راہ افترا ہے کب بھلا مومن
نے بدعت کی ۲ ظلم - تشدد - سختی
(صبا) جانِ جان ظلم سے خاطر شکنی

عاشق کی کعبۂ دل کو جو توڑوگے تو
بدعت ہوگی -۲ کرنا پھیلانا ہونا کیساتھ)
۲ جھگڑا- لڑائی- فساد (انیس) دین
مبین سے کفر کی بدعت جدا ہوتی -
ایمان کے راستے سے ضلالت جدا
ہوئی-

بِدعتی-۱- مذکر- بدعت کرنے
والا ۲ وہابی کا مقابل ۳ (نام آرزو کا
تو دل کو نکال لیں- مومن نہوں ن
جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم ۳ عو جھگڑالو
لڑاکا- ظالم-

بَدَق- (دیوناگری)- مذکر- بط

بِدَکانا- (ھ متعدی) ۱ گھوڑے کو
ڈرانا- چونکانا- بھڑکانا- چوکنا کردینا
۲ عم- اکھیڑنا- اُچاٹ دینا-

بِدَکنا یا بِدَک جانا- لازم ۱
چونکنا- جھجھکنا- ڈر سے بھڑکنا- کبیدہ
ہو جانا- کسی بات پر رنجیدہ ہو کر
الگ ہو جانا- (داغ) اشعار کچھ
سنائے جو فریاد داغ کے- سنتے
ہی یہ فسانہ دہ مجھسے بدک گئے
۲ جانور کا بھاگ جانا ۳ اچٹنا-

بَدَل- (ھ) مذکر- عم- بادل-

بَدَل- (ع) مذکر ۱ عوض- بدلا
تبادلہ- معاوضہ- توڑ- ایک چیز کے
عوض دوسری چیز لینا-

بدل کے بیان کرنا- متعدی غلط
بیانی کرنا- پھیر کے بیان کرنا-

بَدَل ما یتحلّل- (ع) طب کی
اصطلاح- عوض اس چیز کا جو تحلیل
ہو جائے (سودا) میری قسمت کے
موافق تو معین کردے- اپنی سرکار
سے وان ما یتحلل کا بدل-

بَدَل جانا- لازم ۱ پھر جانا- مکر
جانا- (امیر) ہو چکا وعدہ کہ کل آئیگا
دیکھیے اب نہ بدل جائیگا ۲ دیکھو بدلنا

بَدَل دینا- ۱- متعدی- ایک
چیز کا دوسری چیز کے ساتھ تبادلہ
کرنا- ادل بدل کرنا بدلا کرنا- صورت
پلٹ دینا- تبدیلی کرنا- پلٹ دینا-
ملا دینا- گڈمڈ کرنا-

بدلانا- بدلنا کا متعدی-

بَدَلا- (دیوناگری)- مذکر- عم- بدل

بدلنا (بدل سے بقاعدہ اردو
مصدر بنایا ہے) ۱ متعدی- پلٹنا-
پھیرنا- (داغ) بدلتا نہیں حال بیمار
غم کا ۲ تغیر تبدل ہونا- (داغ)
بدل کر دو ابر دو امل رہی ہے ۳
رنگ کا متغیر ہونا ۴ ایک چیز کو
دوسری جگہ رکھنا ۵ منتقل کرنا-

ایک جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھنا۔
(رشک) تو نے نہ بدلے قاصد بے رحم
اے صنم۔ امت کی خاطروں سے پیمبر
بدل گئے ۱۲ صورت تبدیل کرنا۔
(فقرہ) آج تم نیا بھیس بدل کر آئے
ہو ۱۳ دوسری وضع اختیار کرنا۔
صورت بدلنا ۱۴ جو کچھ پہلے کہا ہو اُس کے
خلاف کہنا۔ (فقرہ) تم اب کیوں
بات بدلتے ہو ۱۵ لازم انقلاب
ہونا ۱۶ تبدیل ہونا۔ بدلی ہونا اس
جگہ بدل جانا بولتے ہیں ۱۷ درہم
برہم کرنا۔ ملا دینا گڈمڈ کرنا۔ (فقرہ)
تم نے اسکی ترتیب بدل دی۔

بدلا۔ (ع۔ بَدَل) ۱۔ مذکر۔ معاوضہ
عوض ۲ اجر ۳ صلہ بخشش۔ انعام
۴ اُجرت۔ محنتانہ ۵ سزا۔ تاوان
۶ جزا۔ قصاص مکافات۔ انتقام

بدلا اُتارنا۔ ۱۔ متعدی۔ عوض
کرنا۔ (فقرہ) دنیا میں اگر کوئی ہم پر
احسان کرتا ہے تو ہم اسکا بدلہ اتار
بھی سکتے ہیں۔

بدلا اُترنا۔ ۱۔ لازم۔

بدلا پانا۔ ۱۔ لازم۔ عوض پانا

بدلا دینا۔ ۱۔ متعدی۔ معاوضہ
دینا۔

بدلا کرنا۔ ۱۔ متعدی۔ معاوضہ
کرنا۔

بدلا لینا۔ ۱۔ متعدی۔ عوض لینا
انتقام لینا۔ بدی کے عوض بدی کرنا
قصاص لینا (ذوق) مجھکو ہر شب ہجر
کی ہونے لگی جوں روز حشر۔ جیسے یہ
کس ان کے بدلے آسمان لینے لگا

بدلائی۔ ۱۔ مونث ۱ تبادلے کی قیمت
وہ روپیہ جو معاوضے میں لے۔ معاوضہ
جیسے ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بدلائی۔

بدلوانا۔ بدلنا کا متعدی۔

بدلوائی۔ ۱۔ مونث۔ بدلائی۔

بدلی۔ (ھ) مونث ۱ (ھ) بادل کی
تصغیر۔ ابر کا چھوٹا ٹکڑا۔ بدلیاں جمع
۲ تبدیلی۔ ایک شخص کے کام پر دوسرے
کا جانا۔ (شرت) محبت کی در محبوب
پر باتیں جو کرتا ہوں۔ نہیں پھر وہ بد
کے عالم میں کرتے پاسبان بدلی کے
ایک فوج کا دوسری فوج کی جگہ آنا

بدلی آنا۔ لازم۔ بادل کے ٹکڑے
کا آنا۔ دیکھو بادل (ناسخ) کب مری
داغ پر یہ پھاہا ہے۔ آگئی آفتاب
پر بدلی۔

بدلی پھٹنا یا پھٹ جانا۔ لازم
بادل کے ٹکڑوں کا جدا جدا ہو جانا

بدلی جھکنا۔ لازم۔ ابر کا نیچا ہو کر گھرنا۔ (سحر) باغ میں آکے جو تمہارے پہ جھکی ہے بدلی۔ بارہا نہر ونے پی لیتے ہیں پانی بادل۔

بدلی چھانا یا چھا جانا۔ لازم۔ ابر کا آسمان پر گھر آنا۔

بدلی چھٹنا یا چھٹ جانا۔ لازم۔ ابر کا ہجوم کم ہونا (داغ) چھٹ گئی بدلی فلک پہ اڑا گئی باد بہار۔ توبہ کرتے ہی ہمارے پہ نحوست چھا گئی۔

بدلی کھلنا۔ لازم۔ ابر کا آسمان پر منتشر ہونا۔ یا نہ رہنا۔ آسمان کا بادل سے صاف ہو جانا۔

بدلی کی چھاؤں۔ ۱۔ بدلی کا سایہ ۲۔ (مجازاً) ناپائدار۔ بہت جلد ہٹنے والا۔

بدلی کی دھوپ جب نکلے جب تیز مثل۔ بد مزاج آدمی کی نسبت بولتے ہیں یعنی وہ جب گفتگو کرتا ہے غصہ ہی سے کرتا ہے۔

بدلی گھر آنا یا گھرنا۔ دیکھو بدلی (شرف) نہ بلبل چہچہائیگی نہ یہ گھر گھر کے آئیگی بہار گل ہے رخصت جا رہا ہے مہمان بدلی۔

بدلی ہونا۔ لازم۔ ۱۔ ابر ہونا۔ ۲۔ بادل ہونا ۳۔ تبدیلی ہونا۔

بدلے۔ (ف) تابع فعل۔ عوض بانعوض (تسلیم) کسقدر میں ہدف خوش ہوں کہ ہر تیر انداز۔ بدلے تودے کے بٹھاتا ہے مقابل مجھکو۔

بَدَن۔ (عربی میں دھڑ اور عضو کے معانی میں ہے۔ ابدان جمع۔ اور فارسی میں جسم کے معنی میں ہے سنسکرت میں ودن۔ دہانہ۔ چہرہ) مذکر جسم گوشت و استخوان ۲۔ اندام نہانی۔ شرمگاہ (آتش) زوال دنیا تنگ کرتی ہے نہایت ہی مجھے۔ ہی مگر اس بیسوا کا کیا بدن فولاد کا۔

بدن اُترنا۔ لازم جسم کا بد قطع ہونا جسم میں نقصان ہونا (داغ) ڈھلا سارا بدن سانچے میں گویا۔ ذرا اُترا نہیں ظالم کہیں سے۔

بدن اُتو کرنا۔ ۱۔ متعدی مارتے مارتے بدن پر نیل بنا دینا کی جگہ (فقرہ) منھ نہ کھولوگی تو مارتے مارتے بدن پر اُتو کردونگا۔

بدن اُتو ہونا۔ ۱۔ لازم۔

بدن اندر سے پھوڑا ہونا۔ ۱۔ لازم۔ عو۔ رگ رگ میں درد ہونا (جانصاحب) ہے ایسی بیکلی سارا بدن

اندر سے پھوڑا ہے۔

بدن بگڑنا یا بگڑ جانا۔ ا۔ لازم
کوڑھ یا جذام کا مرض ہو جانا۔ (آتش)
اثر کثیر کا یمن قدم سے تیرے پایا ہے
جذامی خاک رہ لیکر بناتے ہین بدن بگڑا

بدن پر بوٹی چڑھنا ۔ ا۔ لازم
موٹا تازہ ہونا۔

بدن پر بوٹی نہ ہونا۔ ا۔ لازم
دُبلا ہونا۔ (توبتہ النصوح) مین یہ نہین
کہتی کہ خدانخواستہ تم کو کھانیکی تکلیف
ہے مگر صورت تمھاری یہ ہے کہ بدن
پر بوٹی نہین ہاتھ پاؤن مین جان نہین

بدن پر رونگٹے کھڑے ہونا۔
لازم دیکھو بدن کے رونگٹے کھڑے ہونا

بدن پر کپڑا نہونا۔ لازم عریان
ہونا کی جگہہ (ناسخ) مجھکو ننگا دیکھکر
احسان قاتل نے کیا۔ گرنہین کپڑی
بدن پر زخم وامندا رہین۔

بدن پر نہین لتّا پان کھائین
البتہ۔ مثل۔ مفلسی مین امیرونکی
برابری۔

بدن پھلنا یا پھل جانا۔ لازم
پھنسیون یا چھوٹے چھوٹے دانون
کا کثرت سے جسم پر نکل آنا۔ (سحر
قصیدہ) موسم بار وری ہے یہ
قضا کے دن ہین۔ پیڑ کیا پھلتے ہین
ان رُتون مین پھلتے ہین بدن۔

بدن پھوٹ جانا۔ لازم۔ بدن مین
زخم پڑجانا (فقرہ) چاہے اپنی لونڈی
ہو چاہے غیر آپ نے مارا کیون اور
پھر اسطرح کہ لہو لہان ہو گئی سارا بدن
پھوٹ گیا۔

بدن پاک کرنا۔ متعدی۔ بدن
سے نجاست دھو ڈالنا۔

بدن پھیکا ہونا۔ لازم۔ عو۔
(دہلی) بدن گرم ہونا۔ خفیف حرارت
ہونا (حرارت) سخت بدحال اُسکے
ہے جی کا۔ متفرد کو کڑوا ہے اور بدن
پھیکا۔ اس جگہ لکھنؤ مین پنڈا پھیکا
ہونا کہتے ہین۔

بدن تختہ ہو جانا۔ لازم بدن
اکڑ جانا۔ تختے کی سخت ہو جانا۔

بدن توڑنا۔ متعدی۔ انگڑائی
لینا۔ سستی پھیلانا۔ ورزش کرنا

بدن ٹوٹنا۔ ا۔ لازم۔ اعضا شکنی
ہونا۔ جوڑ جوڑ مین درد ہونا۔ ہڈیون
مین درد محسوس ہونا۔ (ناسخ) ساقیا
نشہ مین کے بدن ٹوٹنے لگتا ہم
ساقیا مجھکو کبھی توبہ نے راس نہین
جسم مین ریاضت سے لوچ پیدا ہونا

بدن جلنا - لازم - گرمی کی تیزی
ظاہر ہونیکی جگہ (ناسخ) رکھا ہے قدم
کوچۂ جانان میں جو ہم نے - جلتا ہے
بدن تپ سے مگر ہے کف پا سرد -

بدن جھٹکنا - لازم - جسم کا دبلا
ہونا - بتاؤ رند ہمکو دلپہ کیا صدمہ -
گزرتا ہے - کئی دن سے ہے منھ اُترا
تمھارا اور بدن جھٹکا -

بدن چُرانا - متعدی - شرم سے
بدن سمیٹنا - شرم یا لحاظ سے جسم کو
چھپانا (اسیر) مری نظر سے وہ
غائب ہوئے نظر کی طرح - بدن
تمام چرانے لگے کمر کیطرح -

بدن چور چور ہونا - لازم -
رگ رگ میں خستگی کا اثر ہونا -

بدن خشک ہونا - لازم -
لاغری اور ناتوانائی ظاہر ہونیکی
جگہ کہتے ہیں - (ناسخ) خشک
غم سے ہوگیا میرا بدن مثل قلم -
خاک کے چار سال میں اُس بیوفا نے
دیر کی -

بدن دکھانا - متعدی -
برہنگی ظاہر کرنا - (آتش) تا سحر
میں نے شب وصل اُسے عریان
دیکھا - آسمان کو بھی نہ جس سا نہ

بدن دکھلایا -

بدن دُہرا ہونا - لازم - جسم کا
بہت خمیدہ ہونا بدن کا موٹا ہونا
بدن کا دُگنا ہونا (شاد) زور چاہیئے
جو تن میں دُبلا ہو - قدر دانی ہو تو ہے
یہ دُہرا ہو -

بدن ڈھانچا ہونا - ا - لازم
دُبلا ہونا - لاغر ہونا - صرف پوست
و استخوان رہ جانا - (فسانۂ عجائب)
جانِ عالم کا روز کی کوفت سے یہ
عالم ہوا کہ سوکھ کے کانٹا ہوگیا بدن
ڈھانچا ہوگیا -

بدن ڈھیلا کرنا - متعدی - جسم
کا سست کرنا - یا چُست نہ رکھنا
(فقرہ) میری کوچ میں لوہے کی
کمانیاں لگی ہیں جو بیٹھنے سے بجاتی
اور ذرا بدن ڈھیلا کرکے لیٹنے سے
آدمیکو اچھالتی ہیں -

بدن ڈھیلا ہونا - ا - لازم -
بدن میں کساؤ نہ ہونا -

بدن زرد ہونا - لازم - بدن
پیلا پڑ جانا ضعف یا شدت درد
ظاہر کرنیکی جگہ (ناسخ) دل خون
ہوا ہے رنگ لالہ گیندے سے
بھی ہے بدن زرد -

بدن سانچے مین ڈھالنا ۔ ا ۔ متعدی ۔ اعضائے بدن کے مناسب اور موزون بنانیکی جگہہ (راسخ) بدن سانچے مین ڈھالا ہے جہان صناع قدرت نے تری باتین بھی ڈھالی ہین ترے فقرے بھی ڈھالے ہین ۔

بدن سانچے مین ڈھلنا ۔ لازم ۔

بدن سنسنانا ۔ لازم ۔ خوف یا ضعف کیوجہہ سے جسم مین سنسنی پیدا ہونا ۔ (عالم) کوئی بچتا بھی گر کہین کھڑکا سنسنایا بدن تو دل دھڑکا

بدن سوکھکر کانٹا ہو جانا ۔ لازم بہت دُبلے ہونیکی جگہہ بولتے ہین ۔

بدن قیمہ ہونا ۔ لازم کسی دھار والے آلے سے بدن ٹکڑے ٹکڑے ہونا ۔

بدن کا کپڑا ۔ پہننے کا کپڑا ۔ پہنا ہوا کپڑا (مصحفی) تم سفر سے جو نہ آؤ تو نشانی کو مری ۔ بھیجدو جلد کوئی اپنے بدن کا کپڑا ۔

بدن کو غذا نہ لگنا ۔ لازم جب کھانے پینے سے کسیکے بدن پر تازگی اور توانائی نہین معلوم ہوتی ہے تو کہتے ہین کہ بدن کو غذا نہین لگتی ۔ سے بڑھتی گئی فراق مین اے بحر لاغری کھا بھی لیا جو کچھ نہ بدن کو غذا لگی ۔

بدن کے رونگٹے کھڑے ہونا لازم ۔ سردی یا خوف کی سبب سے جسم کے رونگٹون کا کھڑا ہونا ۔ (مجاز) خوف کھانا ۔ ہیبت چھانا ۔ (مراۃ العروس) محمد کامل کی ماں اکبری کے ڈھنگ دیکھکر اتنا ڈر گئی تھی کہ اکبری کے تصور سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے تھے ۔

بدن گھل جانا ۔ لازم ۔ بہت لاغر ہو جانا ۔ (ناسخ) جسم ایسا گھل گیا ہے مجھ مریض عشق کا ۔ دیکھکر کہتی ہین سب تعویذ ہے بازو نہین ۔

بدن گدرانا ۔ ا ۔ لازم جسم کا تر و تازہ ہونا ۔ (منیر) خالی نہین کہین سے اب آغوش آرزو گدرا کے کیا سڈول تمھارا بدن ہوا ۔

بدن مٹی ہونا ۔ لازم ۔ جسم پر حرارت خفیف ظاہر ہونیکی جگہہ (آتش) ہولے تند سے رہتا ہے بسیم برباد ۔ تپ درون نے کیا ہے زبس بدن مٹی ۔

بدن ملنا ۔ متعدی ۔ بدن کی مالش کرنا ۔

بدن ملوانا ۔ متعدی ۔ بدن کی

مالش کرانا (ناسخ) میل سب چھٹ جائیگا تجھسے بدن ملوائے - ہاتھ میری ہین زیادہ کیسۂ دلاک سے -

بدن موم ہونا - لازم - بدن بہت نرم ہونا - (امیر) جمع کیا ضدین کو تم نے سختی ایسی نرمی ایسی - موم بدن ہے دل ہے آہن ماشاء اللہ ماشاء اللہ -

بدن میلا ہونا - لازم - جسم پر میل ہونا - کثافت ہونا - (ناسخ) بام پر نکلے نہ آدم شب مہتاب مین چاندنی پڑ جائیگی میلا بدن ہو جائیگا

بدن مین آگ لگنا - یا آگ سی لگنا - لازم - نہایت غصہ آنیکی جگہ یا افروختگی کی جگہ ؎ فرقت مین دل جلاتا ہے شوق وصال یار - اک آگ سی لگی ہوئی آتش بدن مین ہے -

بدن مین جان نہونا - لازم کمال ضعف اور کمزوری کی جگہ بولتے ہین ؎ صبا یہ حال ہوا ہے غم محبت مین - بدن مین جان نہین پیرہن مین حال نہین -

بدن مین دم نہین تام زور اور - مثل - جو شخص صفت کے خلاف مشہور ہو اسکی نسبت بولتے ہین برعکس نہند نام زنگی کافور -

بدن مین مرچین لگنا - لازم غصے کی شدت سے بیتاب ہونا - حد سے زیادہ غصہ ہونا - جھنجلانا

بدن مین حال نہ باقی رہنا - لازم بدن مین سکت نہ ہونا (رند) تپ فراق سے باقی بدن مین حال نہین - فراق ہی ہی اُس سے اگر وصال نہین -

بدن مین لہو نہ ہونا - لازم - جب بدن کی رنگت سفید پڑ جاتی ہے اور سرخی نہین رہتی ہے اسوقت بولتے ہین ؎ ناسخ فراق یار مین آئی جو برشکال جز اشک مثل ابر بدن مین لہو نہین -

بدن نیلا ہونا - لازم - بدن مین زہر کا اثر پھیل جانے اور چوٹ کا نشان پڑ جانے سے ایسا ہو جاتا ہی (ذوق) مرا آنسو ہے وہ زہراب نیلا ہو بدن سارا - خدا ہے جو کہین لگ جائے اے غمخوار دامن سے - (آتش) کج کلہ کے کوڑون سے بدن نیلا ہے - آسمان کو نے مجھے رسوائے جہان کر دیا

بدن ہرا ہونا - لازم - جسم کا تر و تازہ ہونا ؎ بوسۂ خط سے پھر ہرا ہے بدن - زہر کو بھی اثر دوا کے ملے

۳ کسی زہریلے مادے یا زہری بدن
کا سبزی مائل ہو جانا۔
بدنا۔ (ہ) سنسکرت کے لفظ بدو
سے مشتق ہے جسکے معنی بولنا ہے)
متعدی پیشین گوئی کرنا۔ اس معنی مین
بجز لفظ بدا کے اور کوئی صیغہ اردو
مین مستعمل نہین ہے۔ دیکھو بدا ۲
عم مقرر کرنا۔ نامزد کرنا۔ (فقرہ)
رام سہائے نے اپنے مقدمے مین
پندرہ گواہ بدے ہین ۳ بازی لگانا
عہد کرنا۔ شرط لگانا۔ قول و قرار
کرنا۔ (منیر) ابرو کا بوسہ بدکے سرخی
لگائی ۴ عم۔ خیال مین لانا۔ شمار کرنا
سمجھنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا (فقرہ) وہ
مجھے کچھ نہین بدتا۔
بدنی۔ (ع) بفتح اول و دوم
صفت) بدن کے متعلق جسمانی
بدنی۔ (ہ) بفتح اول و سکون دوم
و کسر سوم) مونث۔ وہ معاہدہ جو کسی
پیداوار کے خرید نیکے بابت فصل کے
پہلے قرار پائے یا کٹنے سے پیشتر
نرخ ٹھیرا لیا جائے ۲ سائی۔ دادنی
بدو۔ (ف) بفتح اول و سکون ثانی۔
آغاز۔ ابتدا۔ ان معنون مین یہ لفظ
عربی مین بدء تھا فارسیون نے ہمزہ
کو واو سے بدل دیا۔
بدو۔ (ع) بفتح اول و سکون
ثانی و نیز بضمتین و تشدید واو بہر دو
موقع ۱ ظاہر ہونا۔ نمودار ہونا ۲
بفتح اول و سکون دال۔ ظاہر ہونا
ابتدا کرنا جنگل بیابان۔
بدوی۔ صحرا نشین۔
بدو۔ بفتح اول و تشدید دال مضموم
زبانون پر ہے ۱ عرب کا دیہاتی
(سحر) پکڑ کے قید کیا ڈاکوؤن کے
افسر کو۔ وہ بدو دن مین تھا لاکھون
کو اُسنے مارا تھا ۲ صفت۔ بدچلن۔
بدنام۔
بدو کرنا۔ متعدی۔ عو۔ بدنام
کرنا۔ رسوا کرنا۔ انگشت نما کرنا۔ نکو
بنانا۔ (فقرہ) گھر والون نے خانم
صاحب کا نام بدو کر رکھا ہے۔
بدو ہونا۔ لازم۔ عو۔ (جانصاحب)
سوت کی بات کا معلوم جو پہلو ہو جائے
مین وہ رسوا کرون سب لوگون مین
بدو ہو جائے
بدور۔ (ع) بدر کی جمع۔
بدورنا۔ (ہ) بکسر اول و ضمہ دوم
و سکون واو مجہول) لازم ۱ عم۔
منہ بنانا۔ منہ چڑانا۔ یہ لفظ ریا کے

ہندی سے بھی انھی معنی مین ہے -

بُدھ - (ھ) مذکر-عمر-عقل -

بُدھ ڈنڈ - عمر سخت سزا -

بِدھ - (ھ بکسر اول) مونث - جوڑ

میزان ۲ اچھے ستارون کا ملنا ۳ طرح

ڈھب وضع - طور -

بدھ کھانا - ا - لازم ۱ (دکاندارون

کی اصطلاح) میزان ٹپنا ۲ موافقت

ہونا - اتفاق رائے ہونا -

بِدھ ملانا - متعدی ۱ زائچہ مطابق

کرنا - دولھا دولھن کی جنم پتریان ملانا

۲ میزان کا مقابلہ کرنا - حساب کا

جانچنا ۳ موافقت کرنا ۴ قیمت لگانا

بِدھ ملنا - لازم ۱ موافقت ہونا

(اختر) غیر نے یہ شگوفہ چھوڑا ہے میری

انکی جو بدہ نہین ملتی ۲ حساب کا ٹھیک

ہوتا - زائچہ کا مطابق ہونا ۳ سلسلہ سمجھ

مین آنا - مطلب صاحب ہونا - (ابن

الوقت) دریا گنج کی سڑک پر جو لکھری

باتین انھون نے کین تھین انکی بھی

بدھ ملگئی -

بُدھ - بروزن سُدہ (ھ) مذکر ۱

چارشنبہ ۲ (اصطلاح علم نجوم) عطارد

و بہیر فلک ۲ عقل - تمیز سمجھ ۳ عارف

خداشناس ۴ لقب گوتم کا -

بُدھ بار - بُدھ وار (س) مذکر (ہندو)

بُدھ کا دن -

بِدھا - ا - صفت - جادو کیا ہوا - جادو کی

اثر مین مبتلا -

بَدھاوا - (ھ بفتح اول و دوم مخلوط الہا

مذکر (مسلمان) - شادی بیاہ یا ولادت

کی تقریبون مین اعزہ واقربہ جو جوڑے

صاحب تقریب کے گھر بھیجتے ہین اسکو

بدھاوا کہتے ہین ۲ مبارکباد کا گیت -

مبارکباد ۳ بچہ پیدا ہونیکی مبارکباد ۴ بیاہ

کا انعام -

بدھائی - (ھ بفتح اول و دوم مخلوط الہا

بڑھوتری یا بہدگی - نسل کی ترقی - اولاد

اولاد کی تمنا - اولاد ہونیکی مبارکباد خوشی

مبارکباد - انعام جو بچہ پیدا ہونیکی تقریب

مین ملازمون کو دیتے ہین - بدھاوا) خوشا

غو ۱ انعام جو بچہ پیدا ہونے کے تقریب

مین اہل حرفہ کو دیتے ہین - (دنیا کے ساتھ

۲ خوشی کے گیت ۳ بچہ پیدا ہونیکی

مبارکباد

بدھائی گانا - ا - لازم - مبارکباد

کے گیت گانا -

بدھنا ۔ لازم ۱ بڑھنا ۔ (بحر) بدھا ہوا ہون ازل سے مین ترک چشم و مژگان سے کسی پر اتکا چلا تیر مین نشانہ ہوا ۲ پیوست ہو جانا ۔ رگ رگ مین اثر ہو جانا ۔ (صبا) شور جسکا ہے وہ ہے عشق جنون زا دل مین ۔ بدھ گیا ہے نمکین حسن کا سودا دل مین ۔

بُدھنا ۔ (ھ) مذکر ۔ پانی پینے کا مٹی کا ظرف جسمین ٹونٹی ہوتی ہے ۔

بُدھنی ۔ (ھ) مونث ۔ ٹونٹی دار چھوٹا لوٹا ۔

بُدّھو ۔ (ھ ۔ لفظی معنی عقلمند) ۱ ۔ مذکر (طنزاً) بیوقوف ۔ کم عقل ۔

بُدھو بدلو ۔ اس شخص کو کہتے ہین جو تولنے والے دغا بازی سے لیتے ہین ۔

بدھوا ۔ (ھ ۔ دو ھوا ۔ دے بغیر دھوا شوہر) مونث ۔ بیوہ عورت ۔

بُدھوان بُدھ بان ۔ (ھ) صفت (ہندو) تیز فہم ۔ ہوشیار ۔ عالم دور اندیش ۔ تمیزدار ۔

بُدھی ۔ (ھ ۔ س ۔ د دھو ۔ جاننا) مونث ۔ سمجھ عقل ۔

بَدّھی ۔ ۱ ھ مونث ۔ بدھیان جمع ۱ پھولونکا ہار ۔ (بحر) کبھی نہ پھولونکی بدھی مین پائی بوئے وفا ۔ کبھی نہ تا کرم تیرے ہار مین دیکھا ۲ وہ نشان جو کسی لچکنے والی چیز کی چوٹ سے یا کسی وزنی چیز کے بوجھ سے بدن پر پڑ جاتا ہے ۔ کوڑے یا قمچی کی مار کا نشان جو بدن پر پڑ جاتا ہے ۔ ڈالنا پڑنا کے ساتھ (آتش) نازک اندامی مین کیا نسبت کسیکو یار سے ۔ بدھیان پڑتی ہین اُس گل کے بدن پر ہار سے ۳ تلوار کا آڑا زخم ۔ (آتش) ہار پھولون کے پہنتے تو ہو میری خاطر ۔ بدھی زخمونکی ترے تیغ تمھاری تیار ۴ ٹیکا جسکو گلے مین ڈالتے ہین ۵ چمڑا جسکے ذریعے سے برما گردش کرتا ہے ۶ چمڑے کا ٹکڑا جسپر حجام اُسترہ صاف کرتے ہین ۔

بَدّھی کا ہاتھ ۔ سرچھا دار (منیر) کی میری قدر معرکہ مین تیغ یار نے ۔ بدھی کے ہاتھ دوڑ کے مجھسے لپٹ گئے ۔

بَدھیا ۔ (ھ ۔ س ۔ د وھو ۔ زخمی کرنا) مونث ۱ آختہ بیل ۔ وہ چوپایہ جسکے فوطے نکال ڈالے گئے ہون ۲ دو شاخون کا چھوٹا گڑنا ۔

بَدھیا بیٹھنا ۔ لازم ۔ عم ۱ چلتے ہوئے بیل کا بیٹھ جانا یا بیکار ہو جانا ۔ (مجازاً) عم ۔ نقصان ہونا ۔ دیوالا نکلنا

مفلس ہونا۔

بدھیا کرنا۔ متعدی ۱ بیل کے خصیے نکال ڈالنا۔ آختہ کرنا ۲ نامرد کرنا

بدھیا ہونا۔ لازم۔ آختہ ہونا۔

بدھیا مری تو بلا سے آگرہ تو دیکھ لیا۔ (ایک دھوبی کے نسبت یہ قصہ مشہور ہے کہ وہ آگرے کے شوق میں دو منزلہ راہ طے کرتا ہوا آگرے پہنچا واپسی میں بیل مرگیا جب لوگوں نے بیل کا حال پوچھا اسنے یہ فقرہ کہا) اشل نقصان ہوا تو بلا سے دل کی ہوس تو نکل گئی۔

بدہیات۔ (ع۔ بدیہہ میں یاے نسبت لگائی قاعدے کے مطابق ی کو حذف کیا اور دال کے زیر کو فتح سے بدل دیا جیسے حنیفہ سے حنفی ہوگیا اس جگہ بدیہیات بھی کہتے ہیں) منطق کی اصطلاح نظریات کا مقابل۔ وہ چیزیں جنکا علم فکر پر موقوف نہو بلکہ فوراً بغیر فکر کے حاصل ہو جائے جیسی کل جزو سے بڑا ہوتا ہے۔

بدی۔ (س) مونث۔ سُدی کا ضد قمری مہینے کے پندرہ روز جنمیں چاند گھٹتا ہے۔ پورن ماشی سے چاند نکلنے تک کا زمانہ۔ اندھیرا پاکھ۔

بَدی۔ دیکھو۔ بَد۔ بَدا۔

بُدیا۔ (ھ وِدْیا سے وِد جاننا زبانوں پر بہ تشدید دال ہے) مونث ۱ علم و ہنر ۲ فلسفہ ۳ شاستر کا علم ۴ علم بخشنے والی دیوی ۵ چھل۔ فریب جیسے ٹھگ بدّیا ۶ گٹکا جسکے منھ میں رکھ لینے سے اڑنے کی طاقت آجاتی ہے۔

بدیش۔ (ہے۔ دوسرا دیش۔ ملک۔ سنسکرت میں ودیش) مذکر پردیس۔ غیر ملک۔ باہر۔

بدیسی۔ (صفت بکسر اول و دوم و یاے مجہول ساکن و کسر سین و سکون یاے معروف)۔ غیر ملک کا۔ دوسرے ملک کا۔

بدیع۔ (ع) یاے معروف صفت ۱ انوکھا۔ نادر۔ نیا ۲ بنانے والا موجد۔ نو ایجاد شے۔

بدیل (ع) یاے معروف۔ صفت ۱ بدل کسی چیز کا ۲ حکیم خاقانی کا نام

بدیہہ۔ (ع۔ بفتح اول و کسر دوم و سکون سوم و فتح چہارم و سکون ہاے مختفیہ) بے سوچے کہنا۔ ظاہر) صفت برجستہ۔ ظاہر۔ ٹھیک۔

بدیہہ گوئی۔ مونث۔ بے فکر

فکر کے کہنا۔ برمحل کہنا۔

بَدِیہی۔ (ع بفتح اول وکسر دوم وسکون یائے معروف وکسر ہا و سکون یائے معروف ی نسبت کی ہے) صفت۔ ظاہر۔ روشن۔ یقینی۔ الم نشرح۔ وہ بات جو صاف عقل مین آئے۔ منطق کی اصطلاح مین اُس تصور یا تصدیق کو کہتے ہین جسمین غور و فکر کی ضرورت نہ پڑے یعنی محتاج ثبوت نہ ہو۔ جیسے کل اپنے جزو سے بڑا ہوتا ہے۔ (ذوق) جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام عقل کو تجربے کی اتنی ہوئی تھی کثرت

بدیہی الانتاج۔ (ع بہ تشدید یائے مضموم) منطق کی پہلی شکل جسکے نتیجہ نکالنے مین فکر کی ضرورت نہین ہوتی

بدیہیات۔ (ع) جمع بدیہی کی۔ دیکھو بدہیات۔

بُڈّھا۔ (ع) صفت۔ کہن سال پیر۔ مصرع ۵ تسلیم آج تک ہی رہی شعر و شاعری۔ بڈھے ہوئے مگر نہ تمھاری زٹل گئی۔ بڈھا کے جگہ بُڑھا بھی کہتے ہین۔ دیکھو بوڑھا۔

بُڈھار۔ مونث (ہندو) برات کے دوسرے دن ٹھہرا لینے کو بڈھار کہتے

ہین۔ ڈال کا تلفظ رائے ہندی کا ہے

بُڈھا ٹھڈا۔ صفت۔ بہت بوڑھا۔

بُڈھی۔ مونث کی صفت۔ دیکھو بڈھا

بُڈھی گھوڑی لال لگام مثل جو شخص بڑھاپے مین جوانی کی اِتراہٹ رکھے اسکی نسبت بولتے ہین۔

بُڈھرا بُڈھری۔ (ھ) ایک قسم کی خوشبودار گھاس۔ دال ہندی کو رائے ہندی کیطرح بولتے ہین۔

بُڈھیا۔ بُڈّی (ھ) پیرزال۔ بہت بوڑھی عورت۔

بذاتہ (ع۔ ب + ذات + ہ) دیکھو ب۔

بَذل۔ (ع بفتح اول وسکون دوم) مذکر۔ داد و دہش بخشش۔

بَذلہ (ع۔ بروزن طبلہ بمعنی لطیفہ چٹکلا)۔ دیکھو بزلہ (ف)

بذلہ باز۔ بذلہ سنج۔ بذلہ گو (ف) صفت۔ لطیفہ گو۔ خوش طبع۔ ظریف

بُر۔ (ھ) مونث۔ عورت کا مقام مخصوص۔

بَر۔ (ھ۔ س ور۔ انتخاب کرنا) مذکر دولھا۔ جوڑا شوہر۔ منگیتر۔ (جانصاحب) جنگلو کے خصم سا ہے نہین جانور اپنا

مہتاب ہوا چاند کا ٹکڑا ہے برا نیا ۲ے
دہلی برگد۔ لکھنؤ مین "بر" اور برگد کہتے
ہین ۳ے (لکھنؤ) بھر ۴ے کپڑے کا عرض۔
چوڑائی (فقرہ) پرانی وضع کے لوگ
جو گوشیہ ٹوپی نیچی چولی کا انگرکھا ایک
بر کے پائنچے کا پائجامہ پہنتے ہین ۵ے تلوار
کی چوڑائی (رشک) ہر کسی سے تیز ملتا
اپنے لاشے کو کفن حیف چوڑا بر نہین
سفاک کی تلوار کا ۶ے دعا ۷ے بہت اچھا

بَر پانا۔ ا۔ لازم منگیتر کا ہاتھ آنا
(لذت عشق) علاوہ برین اور اے
توش سیر نصیبون سے ملکہ نے پایا یہ بَر
بَر جوگ۔ (ھ) صفت۔ عو شادی
کے قابل۔ جوان سیانی لڑکی۔

بَرجیک۔ (ہندو) صفت۔
وہ لڑکا یا لڑکی جسکی منگنی میسر نہو اور
خالی رہجائے۔

بَر دکھوا۔ بَر دکھائی۔ ایک رسم
جو شہرون مین قبل نسبت پکی ہونیکے
ادا کیجاتی ہے۔ یعنی منگیتر رونمائی کی
غرض سے سسرال جاتا ہے۔

بَر دینا۔ متعدی ۱ے شادی کر دینا
(قلق) وہ بھی جب راضی ہو تو کر دینا
حسب خواہش اسے بھی بر دینا۔

بَر دان۔ ھ۔ مذکر ۱ے شادی
کا عطیہ جو عروس کو شوہر کیطرف سے
بھیجا جاتا ہے ۲ے دعا کا جواب جو خدا
کیطرف سے یا کسی مقدس بزرگ
سے ملے۔

بَرانگنا۔ لازم۔ عو ۱ے خاوند کی
طلب کرنا۔ بیاہ مانگنا ۲ے منگنی ہونیکے
بعد بیٹی والونکا بیاہ کا تقاضہ کرنا۔

بِرّ (ع) نیکی۔ احسان۔

بَرّ۔ (ع)۔ مذکر ۱ے بحر کی ضد۔ جنگل
بیابان خشکی۔ زمین (جمع براری ہے)
اُردو مین بہ سکون دوم بغیر تشدید کے
اس معنی مین مستعمل ہے ۲ے خدا تعالی
کا نام ۳ے بڑا نیک۔ احسان کرنیوالا
مہربان۔ فرمانبردار ماں باپ کا۔ ابرار
جمع۔

بَرِّ اعظم۔ (ع)۔ بَر جائے خشکی)
ا۔ مذکر۔ خشکی کا وہ بہت بڑا قطعہ جو
پانی سے علیحدہ ہے اور جسمین بہت
سے ملک شامل ہین۔

بَرّ و بحر۔ (ف) خشکی و تری یعنی
خشک زمین و دریا

بَرّی۔ صفت۔ بحری کا ضد
جنگلی خشکی کا۔

بَرد۔ (ف) مذکر۔ شل بارے موعدہ
کے الصاق و اتصال کیواسطے دو

فارسی لفظون کے بیچ مین آتا ہے جیسے دوش بردوش ۲ اوپر۔ بلند جیسے برتر ۳ کلمات کے اول زائد بھی آتا ہے۔ جیسے۔ برعکس۔ برحق ۴ پھل جیسے۔ برخوردار ۵ باہر۔ بیرون ۶ جسم تن۔ بدن۔ سینہ (مونس) لپٹی ہوئی تھی چست زرہ بر سے دیو کے ۷ بغل کنار۔ آغوش (محسن) اسرار نہ آسمان نظر مین۔ دو بے ہوئے ہفت سحر بر مین ۸ پہلو (مومن) کہان تک سوز شوق ہمکناری۔ کرے یون گرم جا بر مین ہماری ۹ چوڑاپن ۱۰ جوان عورت ۱۱ فارسی ترکیبون مین۔ نزدیک ۱۲ (از کے ساتھ) یاد۔ حفظ (فقرہ) سبق از بر کرلو۔

برآشفتہ - (ف) صفت غصے مین بھرا ہوا۔

برافتادہ - (ف) صفت مغلوب۔ ناتوان۔

برافروختہ - (ف) صفت ۱ آگ پر رکھا ہوا۔ جلتا ہوا ۲ غصے مین بھرا ہوا۔

برآمد - (ف) مونث ۱ خرچ آمدنی مصارف (فقرہ) درآمد سے برآمد زیادہ ہے یعنی آمدنی سے خرچ زیادہ ہے ۲ وہ زمین جو دریا کے ہٹ جانے سے نکل آتی ہے ۳ روزنگی نکاسی مال کی ۴ ابھار ۵ ظہور۔ طلوع خروج۔ نکلنا۔ باہر نکلنا۔ (فقرہ) آفتاب برآمد ہوا (مصحفی) جس سے ملتا ہی نہین راہ برآمد کا پتا۔ گرد کھینچا ہی فلک نے کیا خط پرکار کو ۶ اصلی۔ بغیر بناوٹ کے (فقرہ) یہ مری برآمد قلم سے بنا کر نہین لکھا۔ نمایش۔ ظاہر داری (رشک) راست گو کب مجھے وہ سرو سہی قد سمجھا عجز کو طنز خوشامد کو برآمد سمجھا۔

برآمد آفتاب ہمراہ چھوٹ مقولہ گنجفہ کھیلنے والے کھیل کی ابتدا کرتے ہین جب سرخ بازی کا میر کسی دوسرے پتے کے ساتھ ڈالتے ہین تو یہ فقرہ بولتے ہین۔

برآمد کرنا - متعدی۔ کھوج لگانا۔ نکالنا۔ ظاہر کرنا۔ (فقرہ) پولس نے اس مکان سے چوری کا مال برآمد کیا۔

برآمد ہونا - لازم ۱ نکلنا۔ باہر آنا (دبیر) یہ کہکے برآمد ہوے گھر سے شہ ابرار ۲ پایا جانا۔ نکلنا۔ چوری کا مال نکلنا۔ سراغ لگنا۔ (مثال) زید کے گھر مین مال مسروقہ برآمد ہوا۔

برآمدہ ۔ (ف ۔ دہلیز و پیشگاہ ایوان) ا ۔ مذکر ۱ بالاخانہ ۲ ادپر کا باہر نکلا ہوا کمرہ ۳ سائبان ۴ غلام گردش

برآنا ۔ ا ۔ لازم ۔ کامیاب ہونا پورا ہونا ۔ حاصل ہونا ؎ مرادین دل کی برآئین تمھارا حوصلا نکلے ۔ مگر یہ تو کہو تمکو کیا سمجھے تھے کیا نکلے ۔

براندار ۔ (ف) ۔ صفت ۔ برباد کرنے والا ۔ صرف فارسی ترکیبون مین استعمال مین ہے ۔

برانگیختہ (ف) صفت غصہ مین اشتعال مین ۔ آمادہ (کرنا ہونا کے ساتھ) ہفتے مین دو خط لکھا کرو تاکہ مجھکو جواب دینے پر برانگیختہ کرتے رہو ۔

برآور ۔ (ف) پھل لانیوالا درخت ۔ میوہ دار درخت ۔

برآوُرد ۔ (ف ۔ بفتح واو) مونث ۔ تخمینے کی فرد ۔ تکدمہ ۔ بجٹ ۔ گوشوارہ ۔ بل تنخواہ کا کاغذ وہ کاغذ جسپر مصارف کا حساب لکھا ہو ۔

برآورد بنانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ تخمینے کی فرد بنانا ۔ تخمینہ بنانا ۔

برآورد کرنا ۔ ا ۔ متعدی ۔ نکالنا

برآمد کرنا ۔ کسی رقم کا ایک مد سے نکال کر دوسری مد مین داخل کرنا ۔ منہا کرنا ۔ تفریق کرنا ۔ گھٹانا ۔

برآوردہ ۔ صفت ۔ وہ رقم جو ایک مد سے نکال کے دوسری مدین ڈالی جائے ۔

برباد ۔ (ف بر ۔ ادپر ۔ باد ۔ ہوا) صفت ۔ اُجاڑ تباہ ۔ ویران خراب نیست ۔ نابود ۔

برباد کرنا (فارسی مین بباد دادن و برباد دادن اس معنی مین ہے) متعدی ویران کرنا ۔ ناس کرنا ۔ خراب کرنا تباہ کرنا ۔ نیست نابود کرنا ۔ اُڑانا ۔ ضایع کرنا ۔ مفلس بنانا ۔ فقیر کردینا ۔ (ناسخ) ؎ نکہت گل کی روش اے فلک ناہنجار تو نے اُس گل سے چھُڑا کر مجھے برباد کیا ۔

برباد ہونا ۔ ا ۔ لازم ۔

بربادی ۔ مونث ۔ تباہی ۔ خرابی

برپا ۔ (ف) صفت ۔ قایم ایستادہ (انیس) ؎ برپا کہان ہو خیمۂ قدس حضور کا ۔ ٹھہرا ہوا ۔

برپا کرنا ۔ (ف برپا داشتن) متعدی ۱ قایم کرنا ۔ مچانا ۔ اُٹھانا ۔ پھیلانا ۔ کھڑا کرنا ۔ جیسے قیامت

برپا کرنا۔ حشر برپا کرنا خیمہ برپا کرنا ۲۔ آباد کرنا۔ (محسن) محشر برپا ہے تو بھی برپا کر۔

برپا ہونا یا رہنا۔ لازم ۱۔ اُٹھنا پیدا ہونا۔ مچنا۔ (محسن) حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئینہ چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائیں ۲۔ بچھانا ہونا۔ (تسلیم) آبرو نشو و نما کی نہین غربت مین نصیب طفل اشک آنکھ سے گر کر کبھی برپا نہوا۔

برتر۔ (ف) صفت ۱۔ زیادہ بزرگ۔ زیادہ بلند۔ اعلٰے۔ جیسے خدائے برتر ۲۔ غالب ترجیح رکھنے والا۔ بڑھکر۔ (رشک) رنگ گل سے کہین برتر ہے تمھاری رنگت

برتری۔ مؤنث۔ بزرگی۔ غلبہ بلندی۔ بڑائی۔ فضیلت۔ (فقرہ) اجی تم کیا باتین کرتے ہو انکو برابری بلکہ برتری کا دعوے ہے۔

برتقدیر (ف) تابع فعل۔ بالفرض

برجا۔ (ف) بر۔ اوپر۔ جا۔ جگہہ صفت۔ بجا۔ ثابت۔ برقرار۔ ٹھیک

برجستہ۔ (ف بر زائد ہے) صفت بے ساختہ۔ بغیر بناوٹ کے۔ فی البدیہہ بے سوچے۔ بے فکر کئے بلند۔ پسندیدہ عالی۔ موقع کے مناسب ٹھیک تحفہ۔ موزون۔ چست۔ بروقت۔ برمحل (قدر) اک مصرع برجستہ ہے ہر موج سے تاب۔ دیوان ہے جامی کا مرا جام نہین ہے۔ (فقرہ) امین نے بھی مجبوری نام لے لیکر چند امیرونکی ایسی برجستہ مثالین بیان کین کہ سب لگے بغلین جھانکنے۔

برحال خود اشک ریز۔ اپنے حال پر افسوس کرنیوالا۔ (محسن) ہر اک موج چلتی ہوئی تیغ تیز۔ ہر اک قطرہ برحال خود اشک ریز۔

برحسب دلخواہ۔ (ف) مطابق دلی خواہش کے۔

برحق۔ (ف بر زائد ہے) ۱۔ صفت ۱۔ سچ۔ ٹھیک۔ درست۔ بجا۔ بیشک (فقرہ) جادو برحق کرنیوالا کافر ۲۔ ناگزیر۔ واقعی۔ شدنی۔ لازمی۔ (فقرہ) مرنا تو برحق ہے لیکن مجھکو اس سے بڑی تسلی ہوگی کہ پہلے اپنے دشمن کو ڈوبا ہوا دیکھ لون ۳۔ سچا۔ حق پر۔ راستی پر جیسے نبی برحق۔ آپ کا فرمانا برحق ہے۔

برخاست۔ (ف۔ خاستن اُٹھنا) ۱۔ صفت۔ بند۔ ختم۔ ملازمت

سے علیحدہ - برطرف - موقوف کرنا
ہونا کے ساتھ (امیر) محفل برخاست
ہے پتنگے - رخصت شمعون سے
ہو رہے ہین - سمجھے کہ عرض حال
کریگا ضرور امیر - دربار اس کے آتی
ہے برخاست کر دیا (فقرہ) باورچی
کو برخاست کر دیا -

برخاستہ خاطر - (ف) صفت
برخاستہ دل - (فسانۂ عجائب) یہ
رنڈیان برسلیقہ ہین انہین نشست
برخاست کا قرینہ نہین آتا اُنسے تو
اور برخاستہ خاطر ہوگا -

برخاستہ خاطری برخاستہ
دلی - (ف) مونث - دلگی کشش آزردہ
دلی -

برخاستہ دل صفت - کبیدہ -
رنجیدہ - آزردہ دل - (شرف) اسلئے
برخاستہ دل بزم دنیا سے ہوئے -
جسکے پروانے تھے ہم وہ رونقِ محفل نہ
تھا -

برخاستہ طبیعت - برخاستہ دل
برخاستگی - مونث - موقوفی - برطرفی
رخصت -

برخلاف - (ف - بر زائد ہے)
صفت - ضد - اُلٹا - برعکس - ناموافق
نقیض - مخالف (شمشاد) زمانہ ہے
برخلاف مجھسے ہین جب سے اُنکے
عتاب مین ہون (کرنا ہونا کے ساتھ)

برخلاف آئین - (ف) قانون یا علاوہ
کے خلاف دستور کے خلاف -

برخوردار - (ف) بلفظ برخورداری
اس لفظ کی ترکیب مین مختلف اقوال
ہین ا برخور بمعنی مصدری نفع پانا
آر کلمہ نسبت جیسے خریدار مین ہے ۲
برخور معنی مصدری مین مرکب اسم اور
امر سے مثل پاپوش کے دار بمعنی
درخت یعنی متمتع ہونے والا ۳ ۔ صیغہ
امر بمعنی ببر (لے) خور بمعنی بخور (کھا)
دار بمعنی بدار (رکھ) - اس
لفظ کا استعمال مذکر - مونث دونوں
کیواسطے صحیح ہے ا بیٹا - بیٹی - نورچشم
۲ صفت - اقبالمند - بختاور ۳ (دعا)
عمر دراز ہو - جیتے رہو -
برخورداری - مونث - عو - اولاد
کی کثرت - (فقرہ) نیستی مین برخورداری
- برخوردار کی جگہ مونث کیواسطے اسکا
استعمال صحیح نہین ہے -
بردار - (ف - برداشتن کا امر)
ا اسمائے عربی - فارسی کے آخر مین
لگانے سے فاعلیت کے معنی دیتا ہے

جیسے علم بردار ۲- ہندی اسماء کے آخر
مین بھی لگاتے ہین- جیسے بلم بردار ۳-
بلند آواز- (منیر) طلسم سحر ہے بردار
بانٹ دار آواز- کسی پری کا نہ اڑنے مین
پھیلے یون دامن ۴- چوڑا کپڑا-

برداشت- (ف) مونث ۱-
صبر- تحمل- تاب (کرنا لانا ہونا کے ساتھ)
(ناسخ) برداشت ساقیا نہین مجھکو
خمار کی (شرف) آنکھو نسے حسن یار کا
دیکھا نہ جائیگا برداشت لا سکینگے نہ
اُسکے جمال کی ۲- جانورونکی خبرگیری
نگرانی- (کرنا ہونا کیساتھ) ۳- اُچاپت
قرض- بیر سود الینا- سودا سلف اُدھار
دنیا لینا- روپیہ صرف کرنا-

برداشت خانہ- مذکر- وہ
مکان جسمین مال اسباب رکھین- گودام

برداشتہ خاطر- برداشتہ دل
صفت گھبرایا ہوا- اُداس- اُچاٹ
بیدل- رنجیدہ- آزردہ دل (ہونا
کرنا کے ساتھ)

بررو- (فارسی محاورے پر
روئے کے جیسے گردن سے لیا ہے)
تابع فعل- سامنے- روبرو (نظم)
آجتک منھ پہ ترے مین نے نہ رکھی
کوئی بات- ہوسکے کیا کیا نہین فتنے
مرے برروپیدا-

برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر
(ف) ظاہر مین نیک باطن مین
بد کی نسبت بولتے ہین- رام رام
جپنا پرایا مال اپنا-

برزبان کرنا- ا- متعدی- خوب
یاد کرلینا- حفظ کرلینا-

برزبان ہونا- ا- لازم- خوب
یاد ہونا حفظ ہونا-

برسر بازار- (ف) بہت شہرہ
کرنے اور شہرت دینے کا کنایہ ہے

برسر خود- برسر خویش- (ف)
کنایۃً خودرائے- خودسر- خودمختار

برسر خطا- تابع فعل- خطاوار
ملزم- غلطی پر- (عالم) یہ سب مجھ سے
جو خفا ہین آپ- بیجا برسر خطا ہین
آپ-

برسر حساب- سختی کرنے پر
آمادہ (صبا) خوشی وہ کونسی دی
جسکے بعد غم نہ دیا- ہمیشہ سر پہ فلک
برسر حساب رہا-

برسر فرزند آدم ہر چہ آید
بگذرد (ف) مقولہ- آدمی پر کیسی
ہی سخت مصیبت پڑے جھیل
لیجاتا ہے- (نظم) برسر فرزند آدم

هرچه آید بگذرد - غم نهین آفت پر
آفت ہو یہان بالائے سر -

برسرِ کار - (ف) تابع فعل
بیکار کی ضد - کام مین - ملازمت
مین - مشغلے مین (مراۃ العروس)
وہ دن بھول گئے کہ امیدواری بھی
نصیب نہ تھی یا اب برسرِکار ہو
تو قدر نہین کرتے -

برسرِکین - برسرِکینہ - تابع فعل
کینہ پر آمادہ - فساد پر مستعد (مومن)
ہائے بس مرگ بھی دفن کرین مجھکو
غیر - خاک مین ملجائے چرخ برسرِکین
ہے ہنوز -

برسرِمطلب آنا - لازم - اصل
مقصود پر آنا -

برسروچشم - (ف) تابع فعل
بسروچشم - سرآنکھون سے - بخوشی
منظور ہے - (رشک) کنگھی سرمے
کی جو فرمائشین کین مول لیا - برسرو
چشم یہ شوخی یہ عنایت تیری -

برشاخِ آہو - دیکھو برات
عاشقان برشاخ آہو -

برضد - ا - صفت - عو - مخالف
ضدی -

برضدی - ا - مؤنث - عو -
ضد - تکرار - آڑ - (فقرہ) بات
بات مین برضدی کچھ اچھی تھوڑی
ہے -

برطبق - (ف) تابع فعل -
مطابق - موافق - بموجب -

برطرف - (ف برطرف شدن
دور ہونا - کنارے پر کرنا) ا صفت
۱ برخاست - موقوف - (کرنا ہونا کے
ساتھ) (آتش) دل مین اس
بت کے الہی ہو مرا گھر ایسا - برطرف
اسکو کرے مجھکو جو دربان روکے
۲ دور - علیحدہ - بے تعلق (صبا)
برطرف غم کردیا دکھلا کے اسنے صاف
چشم - چہرۂ عشاق کو حکم بحالی ہوگیا
۳ بالائے طاق - ذکر نہ کیجیے - نام
نہ لو - کیا ذکر ہے (مصحفی) یہ اسکے
حسن کی نیرنگیان ہین - تکلف برطرف
کیا حسن کیا عشق -

برطرفی - ا - مؤنث - بفتح و نیز
بسکون راے دوم - موقوفی علیحدگی
معزولی - (داغ) خرابی مین ہین کیا
کیا اسکے عاشق - کہ برطرفی بحالی رفتہ
کی ہے (دبیر) چہرہ نہ رہا دفتر
انجم مین کسی کا - پروانہ چراغونکو
ملا برطرفی کا -

برعکس - (ف) صفت ۱ الٹا (آتش) کسی کو کیا کوئی گھر اپنے دین کرنے دے - نگین سے دیکھ لے برعکس نام ہوتا ہے ۲ برخلاف دستور کے خلاف (طلسم الفت) یہ تو برعکس کارخانہ ہے ۳ مخالف (امانت) غیر رکھدیتا ہے سراسپہ صفائی سے صنم - مجھسے برعکس نہ آئینہ زانو ہو جائے -

برعکس نہند نام زنگی کافور (ف) مثل - اسکی نسبت کہتے ہین جو ایسی صفت سے مشہور ہو جو اوس مین نہ پائی جائے -

برعکسی - ۱ - مونث - عداوت ضد - مخالفت - (رشک) مجھ پہ احسان بھی کرتے ہین تو برعکسی سے روٹھتا ہون تو خفا ہو کے منا لیتی ہین -

برقرار - (ف) صفت بحال مستقل - قائم - ثابت - باقی موجود زندہ - صحیح وسالم (رکھنا - رہنا - کے ساتھ) (فقرہ) بھائیون کی جوڑی برقرار رہے -

برگزیدہ - (ف - بفتح گاف برگزیدگان جمع) صفت منتخب مقبول پسندیدہ - (فسانہ عجائب) مولوی عبد الرحمن برگزیدۂ یزدان عالم باعمل ہین -

برگشتگی - بغاوت - انحراف پھرنا -

برگشتہ - (ف) صفت - پھرا ہوا - مخالف - باغی - سرکش

برگشتہ ایام - برگشتہ اختر - برگشتہ بخت - برگشتہ دولت - برگشتہ سر - برگشتہ طالع (ف) صفت بدنصیب - بدقسمت -

برلانا - متعدی (آرزو تمنا کے ساتھ) پورا کرنا - حاصل کرنا - تکمیل کو پہنچانا -

برباشتی صلوات - ۱ - جو ہونا تھا ہو چکا - گزری ہوئی بات کا کیا ذکر - ۲ پچھلی باتون کو جانے دو -

برنخت سلاح جنگ چہ سود (ف) مثل - کام کام والے سے ہوتا ہے جو اُس کام کا نہین اُس سے کام کی امید رکھنا فضول ہے -

برمحل - (ف) تابع فعل ۱ ٹھیک وقت پر - عین وقت پر ٹھیک موقع پر (رشک) برمحل

آنے لگے اب تو جواب خط شوق کے
مناسب - موزون - برجستہ
موقع کے مناسب (قدر) شوق
دلوا کے سکو القصہ - اب سنا تا ہوں
برمحل قصہ -

بَرمَلا - (ف - بفتح اول
وسوم - بر اوپر - ملاء گروہ) تابع
فعل - کھلم کھلا - دن دہاڑے -
کھلے خزانے - علانیہ - آشکارا
ظاہر - ہویدا - روبرو - منہ پر - سامنے
(منیر) بالائے بام وہ جو عیان برملا
ہوا -

برملا سنانا - ا - متعدی
علانیہ گالیان دینا - صاف صاف
کہنا - روبرو کہنا -

برملا ہونا - ا - لازم - علانیہ
لڑائی ہونا - تکرار ہونا - حجّت ہونا -
(داغ) بے دو بدو ہوئے نہ نکلتا
مرا غبار - آج اُنسے صاف صاف
مری برملا ہوئی -

بروقت - (ف) تابع فعل
عین موقع پر - برمحل - (ذوق)
موذّن مرحبا بروقت بولا - تری آواز
مکّے اور مدینے -

بِرّا (ھ) - جوار چینا یا جوار مٹر
ملے ہوئے -

بَرا - (س) مذکر - چنے یا ماش مونگ
کی ٹکیان جو تل کر بنائی جاتی ہین -

بَرّا - (ھ) مذکر - ایک قسم کا رسّا
جو دیہاتی کنوار کے مہینے مین سدی
چودہ کو کھیل کیغرض سے بناتے ہین

بُرّا - (ھ) مذکر - ا کسی چیز کا اندر
کا خول ۲ ڈھول کا پیٹ ۳ مہاسہ
۴ کسُم کا بیج -

بُرا - (ھ) صفت ۱ اچھا کی ضد
خراب ۲ ناگوار (غالب) کہون
کس سے مین کہ کیا ہے شب غم بری
بلا ہے - مجھے کیا بُرا تھا مرنا اگر ایک
بار ہوتا ۳ بھونڈا - بدشکل - (فقرہ)
کیا بُری صورت ہے ۴ بیوفا -
خود غرض - (فقرہ) کیا بُرا زمانہ
ہے نفسی نفسی پڑی رہے ۵ خوفناک
خطرناک - مہیب - ڈراؤنا -
بھیانک (فقرہ) کیا بُرا مکان ہے
اسمین کوئی بستا ہی نہین ۶ کند
غبی (فقرہ) کیا بُرا ذہن ہے ۷ بدمزہ
(فقرہ) بُرا سیب ہے منہ بگڑ گیا
۸ مضرت رسان (فقرہ) دیکھو
یہ بُرا کھیل ہے ۹ معیوب (شمشاد)
الفت مین بدگمان رہنے یہ بُرا

نہین - لیکن کسیکو میری طرح درد
سر ہونا ۱۱ زہریلا - (فقرہ) بچھو برا
کیڑا ہے ۱۱ شریر - بدنیت (فقرہ)
زید برے لڑکون کی صحبت مین خراب
ہوا ۱۲ بدخلق - ناشایستہ - خراب
۱۳ بے شرم - بے حیا ۱۴ کمینہ ۱۵
لالچی ۱۶ سخت دل - بیرحم ۱۷ بدقسمت
کم بخت ۱۸ چڑچڑا - (فقرہ) عالم
کا بڑا برا مزاج ہے بات بات پر
لڑنے لگتا ہے ۱۹ نکما - بیکار - فضول
۲۰ کمبخت - جیسے بری گھڑی ۲۱ مذکر
(بُرون جمع) شریر آدمی (مثل)
برے سے ڈریئے یا تیری برائی
سے ۲۲ مذکر - دشمن رقیب - مخالف
ع اب کیا رہا ہے جس سے رقیبون
کا ڈر کرین - ہم تو برون کی جان کو
پہلے ہی رو چکے -

بُرا آزار - عو - دق کا مرض
سل کا مرض - (جانصاحب) برا
ہو وین وہ تو ہون کر منع اُن کو تو کیا
ہے برا آزار نرگس کو شدید ین فالسے

بُرا احوال کرنا - متعدی - عو -
برا حال کرنا -

بُرا بنانا - متعدی - مخالف
بنانا - ملزم ٹھہرانا - رسوا کرنا - بدنام
کرنا کسیکی نظر مین حقیر کرنا - ذلیل کرنا
ہلکا کرنا - کسیکی غیبت کرنا - بدگوئی
کرنا -

برا بننا - لازم - الزام لینا -
برائی لینا - بدنام ہونا - (داغ) کیون
بگڑ کر برا بنون اُن سے -

برا بھلا ۱ مذکر - گالی گلوج
بدزبانی سخت سست ۲ صفت
اچھا برا نیک و بد ع ابھی آمیر کو
صاحب برا بھلا نہ کہو - برے بھلے
کا تو صحبت سے حال کھلتا ہے ۳
ایسا ویسا - (فقرہ) نواب صاحب
کے یہان کوئی روک ٹوک نہین
برا بھلا جو چاہے چلا آئے -

برا بھلا آنا - متعدی - اچھا برا
بنانا - سلیقہ ہونا - (نبات النعش)
جیسا کچھ برا بھلا مجھکو آتا ہے مجھے کسی
سے دریغ نہین -

برا بھلا سنانا - متعدی - گالیان
دینا - لعنت ملامت کرنا -

برا بھلا سننا - لازم - ملامت
سننا ع داغ کو چین بھی نہین
آتا - اُنسے جب تک برا بھلا نہ
سُنے -

برا بھلا کہنا - متعدی - لعنت

ملامت کرنا - جھڑکنا - آڑے
ہاتھوں لینا سخت سست کہنا
گالیاں دینا - غصہ کرنا (جرات) جل جلا
تو دے کے مین نے کہا تجھکو کیا بھلا
کہتا پھرے ہے مجھکو جو تو یون برا
بھلا -

بُرے ابیٹیا کھوٹا پیسا ایک وقت
پر کام آتا ہے - مثل - ضرورت کے
وقت بُری چیز بھی کام آجاتی ہے

بُرا پیرا - صفت - عو - منحوس
سبز قدم (شاد) بلبل ہون وہ
منحوس نصیب ایسا ہے مجھ سبز
قدم کا یہ بُرا پیرا ہے - وہ خار
گلستان ہون جہان پاؤن رکھون
سائے سے مرے بوم بھی رم
کرتا ہے -

بُرا جاننا - متعدی - خراب
جاننا ؎ تو بھلا ہے تو بُرا ہو نہین
سکتا اے ذوق - ہے بُرا وہی
کہ جو تجھکو بُرا جانتا ہے -

بُرا حال کرنا - متعدی -
خراب حال کرنا - خوب مارنا -
گت بنانا - پتلا حال کرنا - بدوضع
کرنا - بدرنگ کرنا - بگاڑنا - تباہ
کرنا - (فقرے) اگر بیگم صاحبہ
صاحبزادے کی شرابخواری کا حال
سن لین گی تو پیٹتے پیٹتے اپنا بُرا حال
کرینگی - مار مار کے بُرا حال کر دیا -

بُرا حال ہونا - لازم - حالت
خراب ہونا - گت بننا - مفلس ہونا -
حالت ابتر ہونا - قریب مرگ ہونا
(آتش) یہی زنجیر کے نالے کی صدا
آتی ہے - قید خانہ مین بُرا حال ہے
سودائی کا -

برا حکیم خدا کا غضب - مثل
اگر حکیم بُرا ہو تو بس بیمار کی موت ہے

بُرا احوال - عو - بُری حالت
سے - افلاس سے - تکلیف مین -
مصیبت مین (مثل) ننگا جیسے بُرے
احوال -

بُرا چاہنا - لازم - کسیکی
برائی کی خواہش کرنا (منتخب الحکایات)
چونکہ آدمی کو غیب کا علم نہین کبھی
آپ اپنا بُرا چاہنے لگتا ہے - حسد
کرنا -

بُرا چاہنے والا - عو - دشمن -
بیماری یا اور کسی بُری بات کے
تذکرے مین وہ تم کی جگہ محبت
سے میرے بُرا چاہنے والے -
تمھارے بُرا چاہنے والے اُنکے

بُرا چاہنے والے کہتی ہین-(فقرہ)
اماں جان بیچاری ہم دونوں بیماریوں
کی اُلٹ پلٹ رکھ رکھاؤ دوا درمن
آگے تاگے مین الجھی پھنسین کہ انکی
عادتون مین فرق آگیا آخر کار ایذا نہ
سہ سکین اُنکے بُرا چاہنے والے بھی
بیٹھ گئے-

بُرا چیتنا-(چیتنا-ج مکسور
ی معروف ساکن-ت ساکن) لازم
عو-بُرا چاہنا-بُرائی چاہنا-کسیکے نقصان
کا خواہان ہونا (رنگین) دین دنیا مین
اسکا ہوئے بُرا جو کسی کا کوئی بُرا چیتے

بُرا خواب نظر آنا-خواب مین
مہیب صورتین نظر آنا-(شعور) دیکھی
نہ شکل دولت بیدار ایک شب-
بدبخت کو بُرے نظر آتے ہین خواب
بھی-

بُرا درجہ کرنا-متعدی-عو-
بُری گت بنانا سخت سست کہنا
بگاڑنا-

بُرا درجہ ہونا-لازم-عو-بُرا
حال ہونا-

بُرا دل کرنا-متعدی-عو-نفرت
دلانا-(میر) ہمارے منھ پہ طفل
اشک دوڑا کیا ہے اس ہی لڑکی
نے بُرا دل-

بُرا دل ہونا-لازم-عو-
بُرا حال ہونا-نفرت ہونا-دل
پھٹ جانا-

بُرا دن-منحوس زمانہ-مصیبت
کا وقت (محسن) جو دن کوہی سوز
باطن رہا-تو دن بھر مرا کیا بُرا دن
رہا-

بُرا دن کرنا-متعدی-عو-بُرا
درجہ کرنا-

بُرا دن کرنا بُری رات کرنا-۱-
لازم-عو-دن رات تکلیف مین بسر
کرنا-(فقرہ) ان نے بُرا دن کیا بُری
رات کی آپ گیلے مین سوئی ہمین
سوکھے مین سُلایا اسکا یہ پھل ملا کہ
تم اُسکے دشمن-

بُرا دہاڑا کرنا-متعدی-عو-
بُرا درجہ کرنا-بُری گت بنانا بُرا
بھلا کہنا-

بُرا راج-بدانتظامی-کی جگہہ

بُرا زمانہ-مذکر-بُرا آشوب وقت
مصیبت کا وقت افلاس یا پریشانی
کے دن (لگنا کے ساتھ)-

بُرا سما-خراب موسم خشکی
کا زمانہ-قحط-کال-

بُرا سا مُنھ بنانا - لازم - چہرا ایسا بنانا جس سے ظاہر ہو کہ کوئی بات ناگوار ہوئی ہے - (شوق قدوائی) طرز نفرت نہین اخفائے محبت ہے کہ وہ یہنھ بُرا سا مری صورت سے بنا لیتے ہین -

بُرا سمجھنا - ا - متعدی - بُرا جاننا (ذوق) بُرائی مین ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے - بُرا سمجھے بُرا سمجھے بُرا سمجھے بُرا سمجھے -

بُرا سُننا - لازم - سخت سُست سنا - دیکھو بُرا کہنا -

بُرا کام - مذکر - بدفعلی - زنا وہ فعل جسکو مذہب یا قانون یا رسم و رواج نے روکا ہو (کرنا ہونا کے ساتھ) (راسخ) بحمد اللہ بچایا شغل مے نے سب گناہون سے - بُرے کامون سے واعظ یہ بُری بات ہوگئی مانع -

بُرا کام کرنا - لازم ۱ بدفعلی کرنا ۲ نامناسب فعل کرنا ۳ عو - کنایۃً باتھے کرنا - استفراغ کرنا -

بُرا کرنا - متعدی ۱ نقصان پہنچانا نامناسب فعل کرنا ۲ بدنام کرنا - رسوا کرنا - (داغ) معشوق زمانے مین کیا کام نہین کرتے - یہ کام تمہارا ہے اچھون کو بُرا کرنا ۳ کسیکو کسی سے ناخوش کرنا - (غالب) نہ سنو گر بُرا کہے کوئی - نہ کہو گر بُرا کرے کوئی

بُرا کہنا - متعدی - غیبت کرنا شکایت کرنا - بدنام کرنا - رسوا کرنا - (جانصاحب) بُرا نہ کہتی کسی کو تو کیون بُرا سنتی -

بُرا کہنے والے پر تین حرف مقولہ - تین حرف سے مراد - ل - ع - ن - (لعن کے معنی پھٹکار)

بُرا لکھّا - مذکر - عو ۱ بُرا درجہ بُرا حال (کرنا ہونا کیساتھ) ۵ جانصاحب راتکو بھو سڑینے سے اوڑھ کر - کیا بُرا لکھا کیا کمنے ہماری شال کا - (فقرہ) تم میرے یہان چلی آؤ دل بہل جائے نہین تو اس غم مین تمھارا بُرا لکھا ہو جائیگا ۲ بدنصیبی بدقسمتی (نگہت) کب اُس بُت نے خط کو خط مین نے بھلا لکھا - بیوجہ بُرا مانا اپنا یہ بُرا لکھا -

بُرا لگنا - لازم ۱ ناگوار ہونا - بدنما معلوم ہونا - ناموزون ہونا - گران گزرنا - (ذوق) دل کہان سیر و تماشے یہ مرا لگتا ہے - جی کے لگجانے

سے جینا بھی بُرا لگتا ہے ۲ (زمانے کے ساتھ) بُرا وقت آنا۔ (فقرہ) زمانہ بُرا لگا ہے دوست برائیاں کرتے ہیں۔

بُرا ماننا۔ لازم ۱ ناخوش ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ خفا ہونا بگڑ جانا (راسخ) اپنی تعریف پہ کیوں اتنا بُرا مانتے ہو۔ میں سہی تم نہ سہی یوسف ثانی نہ سہی ۲ پروا کرنا۔ عموماً سلب کے ساتھ بولا جاتا ہے (فقرہ) آپ بُرا نہ مانئے تو میں بھی کچھ عرض کروں۔

بُرا منھ بنانا۔ متعدی چہرہ ایسا بنانا جیسے کوئی امر ناگوار خاطر ہو۔

بُرا نہو۔ عورتیں بجائے دعائی بد کے کہتی ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ تیرا بُرا ہو۔ تجھ پر آفت آئے۔

بُرا وقت۔ نازک وقت مصیبت اور تکلیف کا زمانہ۔ تنگی اور افلاس کے دن (جرات) نہ ہمدم ہے کوئی نہ اب ہمنشین ہے۔ برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہے۔ (داغ) آپ کے منتظر تھے ہم دم نزع۔ تھا بُرا وقت آئے اچھے وقت۔

بُرا وقت آ لگا ہے۔ عو۔ بُرا زمانہ ہے (فقرہ) اے ہے کیا بُرا وقت آ لگا ہے بھائی بھائی کا دشمن ہو رہا ہے۔

بُرا وقت ٹالنا۔ متعدی مصیبت کا زمانہ صبر کے ساتھ بسر کرنا (تسور) انھیں کے واسطے بسر فضل ہے جنت ہے۔ جو صبر کر کے بُرا وقت ٹال دیتے ہیں۔

بُرا ہدرا۔ عو۔ خراب ڈھنگ (فقرہ) گھر والی بی بی نے سہیلی کے بچوں کو میلے کچیلے بدحال جیتھڑے لگائے دیکھ کر کہا اوئی بُوا بچوں کا کیا بُرا ہدرا کر رکھا ہے۔

بُرا ہو۔ بد دعا۔ خانہ خراب ہو۔ آگ لگے۔ ناس ہو۔ مصیبت پڑے (مومن) بدنام کیا ترا بُرا ہو اے دل۔ ناکام کیا ترا بُرا ہو اے دل۔

بُرا ہونا۔ لازم ۱ بدنام ہونا (داغ) ذبح کیجئے نہ مجھے میں تو یونہی مرتا ہوں۔ آپ کیوں لیکے یہ الزام بُرے ہوتے ہیں ۲ ہوشیار ہونا۔ چالاک ہونا۔ (داغ) راہ پر حضرت زاہد کو لگا ہی لائے۔ سچ تو یہ ہے کہ مے آشام بُرے

نوٹ کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری سنہ ۱۹۲۲ء کی نہایت خوبصورت اعلی درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلا قیمت و محصول ڈاک قدر دانون کے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہین تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کی شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے جنتری بواپسی ڈاک آپکی خدمت مین روانہ کردیجائیگی

سینی لائن

خونی بواسیر اور خون بند کرنے کی دوا ۔ یہ خوشبودار بے ذائقہ دوا چند بوٹیون سے بنی ہے اور خون بند کرتی ہین جیسے ہی ناک سے خون جاتا ہو تو تھوڑا سا یہ عرق سونگھ لینے سے اسیوقت بند ہو جاتا ہے مسوڑھون سے اگر خون جاری ہو تو مساوی مقدار سے گرم پانی مین عرق ملاکر روز کلی کرنے سے مسوڑے سخت ہو جاتے ہین اور خون بند ہو جاتا ہی منھ کے راستہ یا بلغم کیساتھ خون جاتا ہو تو اس دوا کے استعمال کرنے سے فوراً ہی آرام ہو جاتا ہے قیمت مع پچکاری ۱۰/ محصول ہر دو ۱۲/

پرانے ملیریا بخار کی گولیان

چار پانچ ہی خوراک مین بخار بند ہو جاتا ہے ۔ لرزہ ۔ بخار پرانا ہو جانے پر باری سے یا اکثر دن رات تھوڑا بہت چڑھا رہتا ہے جسم کا خون پانی سا ہو جاتا ہے اور آدمی کا رنگ پھیکا میلا ہو جاتا ہے تھوڑی محنت سے کلیجہ کانپتا ہی سانس پھولتی ہے کھانیکی خواہش وقوت بہت ہی گھٹ جاتی ہے تلی کلیجہ کے بڑھنے سے پیٹ نکل آتا ہی کبھی منھ اور ہاتھ پیرون مین ورم آجاتا ہی اور زندگی دبال ہو جاتی ہی ایسی حالت مین یہ گولیان فائدہ کرتی ہین قیمت چوبیس گولیون کی ڈبیہ ۱۰/ محصول وغیرہ ٦/

دوائیون کے تیل

مذکورہ ذیل دوائیون کی تیل کے دو تین بوند پاؤ ادھ سیر دوا کے فائدہ دیتے ہین اور کوٹنے پیسنے کی تکلیف سے بھی بچتے ہین اور آسانی سے پی سکتے ہین

(۱) روغن صندل ۔ سوزاک کے لیے نہایت مفید ہی قیمت ۴/ محصول ایک سے ۴ شیشی تک ٦/ (۲) اجوائن کا تیل ۔ قے بدہضمی کے لیے ایک ہی دوا ہی قیمت ۸/ محصول ٦/ (۳) روغن سونٹھ یہ بھوک بڑھاتا ہی اور ریاح کو خارج کرتا ہی ۱۲/ محصول ٦/ (۴) روغن سونف پیٹ پھولنا اور دست وغیرہ کے لیے مفید ثابت ہوا ہی قیمت ۸/ محصول ٦/ (۵) روغن دال چینی ۔ یہ دال چینی کی ملائم چھلکون سے بنا ہے اور یہ نہایت خوشبودار ہی قیمت ٦/ (٦) روغن لونگ ۔ متلی اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور درد شکم و بدہضمی کو مفید ہی قیمت ٦/ محصول ایک سے ۴ تک ٦/ (۷) روغن لیمون ہر گویا ابھی درخت سے ٹوٹے ہوئے لیمون کا خوشبو دیتا ہی ۴/ محصول ٦/ (۸) روغن پیپر منٹ پیٹ کے درد و بدہضمی اور ریاح کے خارج کرنے مین یہ بہت مشہور دوا ہی ۴/ محصول ٦/ (۹) روغن الائچی ۔ متلی اور ہچکی کو بند کرتی اور بھوک بڑھاتی ہی قیمت ۱۲/ محصول وغیرہ ٦/

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

علمی خزانہ

محنت سے ابھی حال مین شایع ہوے ہین

آفتاب داغ

مرزا داغ اُستاد دکن کا یہ لاجواب دیوان حال مین ۳۸ سال بعد طبع ہوا ہے اور اسمین ان کی سوانحعمری اضافہ کیگئی ہے اس دیوان کا ایک ایک شعر داغ کے رنگ خاص مین ڈوبا ہوا ہے قیمت عمر

شرح دیوان غالب

مرزا غالب کا اردو کلام سہل ممتنع کی بہترین مثال ہے جسکی بنا پر متعدد شرح لکھی گئی ہین مگر حضرت نظم طباطبائی کی یہ مبسوط شرح سب مین افضل مانی جاتی ہے قیمت عار

موازنہ انیس و دبیر

مولانا شبلی مرحوم کی لاجواب تصنیف جو عرصہ سے نایاب تھی اور اب خاص اہتمام سے دوبارہ چھاپی گئی ہے شائقین جلد منگائین قیمت ہے روپے ۵ سے

اردوے معلے

کے دونون حصص نہایت جانفشانی اور

قیمت فی جلد سے

دیوان حالی مع مقدمہ شعر و شاعری

مولانا حالی کا دیوان اور اُس کا مقدمہ ۲۵ سال سے زاید عرصہ گزرا جب چھپا تھا الحمد للہ کہ اب پھر بڑی کوشش اور محنت سے یہ نایاب دیوان مع مقدمہ شایع کیا گیا ہے دیوان جسقدر قدر و قیمت کا مستحق ہے ارباب ذوق سے پوشیدہ نہین مقدمہ جسمین شعر و شاعری کی حقیقت پر فاضلانہ تبصرہ کیا گیا ہے اُردو زبان مین ایک نادر الوجود اور نہایت قیمتی چیز ہے قیمت قسم اعلے مجلد ہے غیر مجلد صہ

مینائے سخن

امیر مینائی مرحوم کا مجموعہ دراز سوخت

یہ مفتی امیر مینائی کے اُس کلام کا مجموعہ ہے جو عرصہ دراز سے نایاب تھا۔ معنوی محاسن کے ساتھ ظاہری خوبیان بھی حتے الامکان جمع کردی گئی ہین قیمت ایک روپیہ

المشتہر

منیجر ادیب بک ایجنسی پاٹانالہ لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۰۶ ۷۸۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ہست غارتگر ہوش ماجرائے سخن ہست

آزادہ دلان اسیر دام دگرند بیگانۂ خلق آشنائے سخن ہست

ادیب اردو

مرتبۂ

خاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

نیر پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۳ یکم مارچ سنہ ۱۹۲۲ عیسوی جلد ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۳ جلد ۲ یکم مارچ ۱۹۲۲ء

تقطیع

(اصطلاح علم عروض)

کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنا اسطرح کہ شعر کے کلمات ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ارکان بحر کے مطابق ہو جائین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جز ایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ ملکر رُکن کے ہموزن ہو تقطیع کہلاتا ہے۔

وزن کرنے کے وقت حرکات و سکون کی گنتی اور ترتیب ایک سی ہونی چاہیئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی نہین جیسے گلشن اور دلبر کا وزن ایک ہے یعنی دونون فعلن کے وزن پر ہین۔ گو حرکات و حروف مین اختلاف ہے۔ تقطیع مین حرف ملفوظ کا لحاظ نہین ہوتا ہے۔ یعنی جو حرف لکھنے مین آئین اور پڑھنے مین نہ آئین ان کا تقطیع مین کچھ لحاظ نہین ہوتا ہے جیسے (ع) بولی وہ دبکا ڈلی گل اندام اس مصرع مین "وہ" کی "ہ" اور "اندام" کا پہلا الف دونون پڑھنے مین نہین آتے اسلیئے وہ تقطیع کے وقت شمار مین نہین آئینگے۔

حروف مندرجہ ذیل رسم الخط مین مکتوب اور متلفظ نہونے سے تقطیع مین غیر محسوب ہوتے ہین۔

الف

الف ۔ یہ حرف اگر ملفوظ نہ ہوگا تو ضرور گر جائیگا۔

الف [illegible] ۔ جو الفاظ کے آخر اور مصرعے کے درمیان واقع ہوتا ہے ۔ اس الف کے ماقبل ہمیشہ [illegible] ہوتا [illegible] الف گر جاتا ہے تو فتحہ بحال رہتا ہے (ع) طمع ہے انصاف دوستان سے کہ [illegible] [illegible] [illegible] سے ۔ اس مصرع میں اتنا کا دوسرا الف گر گیا کہ اتن فعول فرمایا فعلن یہ حرف [illegible] [illegible] میں نہیں گرتا ہے۔

[illegible] الف عربی ۔ صرف زبان عربی میں صیغہ جمع کے بعد جنکے آخر واو ہوتا ہے یہ الف [illegible] جیسے (ع) صید اہر طرف طرفوا ۔ مرقوا ہے۔

الف [illegible] ماقبل حروف قمری ۔ حروف قمری کے ساتھ لام کے ماقبل جو الف آتا ہے وہ تلفظ میں [illegible] ماقبل کا حرف لام سے مل جاتا ہے جیسے (ع) اے خدا وند واحد القہار ۔ اسے [illegible] میں [illegible] واحدل مفاعلن۔

حروف شمسی کے ماقبل جو الف و لام ہوتا ہے پڑھا نہیں جاتا اور تقطیع میں محسوب نہیں ہونا چاہیے (ع) عزیز از جہان ضیاء الدین احمد عزیز از جہان مفاعیلن ضیا ددی مفاعلن الف و لام جو [illegible] قمری اور شمسی کے پیشتر آتے ہیں عربی کے لیے مخصوص ہیں۔

الف تنوین ۔ جیسے قطعاً ۔ قاتلاً کے الف اسکی جگہ تقطیع میں نون تنوین [illegible] جاتا ہے۔

واو

۱ واو عاطفہ ۔ دو عربی یا فارسی کلمون کے درمیان آتا ہے [illegible] ماقبل ہمیشہ ضمہ ہوتا ہے جب [illegible] کھینچا نہیں جاتا واو ملفوظ نہیں ہوتا جیسے [illegible] [illegible] لیکن [illegible] [illegible] جب ضمے کا اشباع ہوتا ہے تو واو [illegible] تقطیع میں مکتوب ہوتا ہے جیسے (ع) [illegible] منورو نعولن۔

۲ واو [illegible] ضمہ ۔ لفظ کے آخر میں ہوتا ہے اور اسکے پیشتر [illegible] ہوتا ہے جب اُسکے ماقبل کا ضمہ کھینچا نہ جاوے تو سمجھو کہ واو ساقط ہو گیا جیسے [illegible] تحریک عم سے [illegible] فعلاتن ۔ محبت فعلاتن تو و یا فعلاتن [illegible] چلو فعیلن ۔ اور جب [illegible] کھینچکر پڑھا جاوے تو سمجھو کہ واو ساقط نہیں ہوا جیسے (ع) قلب میں درد ہا ہے آنکھ میں آنسو نہیں۔

۳ واو مصرح ضمہ ۔ یہ واو تصریح کرتا کہ اسکے ماقبل ضمہ ہے ۔ یہ لفظ کے بیچ میں آتا ہے جیسے (ع)

آخر کو کبھی پوچھنے والا کوئی ہوگا۔ یا۔ آج بھی کل کیطرح بیدرق نہ آیا کوئی۔ پہلے مصرع مین کوئی کا واو تقطیع مین نہین لکھا جائیگا اور دوسرے مین لکھا جائیگا۔

۴ واو مخلوطی۔ الفاظ ہندیہ کے واسطے مخصوص ہے۔ یہ واو حرف مضموم کے بعد آتا ہے اور بعد واو کے ہمیشہ الف ہوتا ہے۔ یہ واو ضمے اور فتحے کو چھوتا ہوا مفتوح زبان سے ادا ہوتا ہے اور پورا ملفوظ نہین ہوتا ہے

معشوق کیا ہے گا بنا وٹ سے خشک مغز ہے اک سوانگ ہے جو کاٹھ کی پتلی میں ڈالی ہے
اسکے ماقبل کا حرف متحرک اور مابعد کا الف ساکن تقطیع مین لکھا جائیگا اور واو سوانگ کا فقرہ تقطیع یہ ہوگا
اک سانگ مفعول۔

۵ واو اشمام ضمہ۔ یہ واو صرف زبان فارسی مین خا سے مفتوح یا مکسور کے بعد آتا ہے اور پہلے اسمین ضمے کی بو آتی ہے جیسے مع خوش بود خواب دخور خواجہ خویش تقطیع مین یہ واو لکھا ہوا محسوب نہین ہوتے خوش بو د خا فاعلاتن ب خر سے خا فعلاتن جہ خیش فعلات

۶ واو لینی۔ اس واو کے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور درمیان لفظ اور آخر لفظ مین آتا ہے۔ اور اس مین جب درمیان لفظ یہ واو آتا ہے تو اکثر ملفوظ ہوکر ساقط نہین ہوتا لیکن یہی اس واو کو بغیر ملفوظ کیے ہوئے بھی کہنا جائز تھا (غالب)

تمکو دیکھو تو ہوں بقیہ حیات ہے اور چھ ماہی ہو سال مین دو بار

(اور چھ ماہی۔ فاعلاتن) جب لفظ کے آخر مین یہ واو آتا ہے تو اردو مین ملفوظ ہی ہوتا ہے جیسے (مع) آٹھ نو دس ہوئے بس انشا بس (آٹھ نو دس فاعلاتن)

۷ واو ماقبل الف و لام عربی۔ اس واو کے بعد الف و لام ہوتا ہے اور ان دونون کے بعد حرف قمری یا شمسی (دبیر) بس ذوالجناح صاف دھوپ مین سے نکل گیا (سعدی) شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت۔ یہ واو تلفظ مین نہین آتا۔

۸ واو معروف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ واو نون غنہ سے پیشتر آتا ہے۔ اس واو کا گرانا ہندی الفاظ مین جائز ہے جب ساقط ہوتا ہے تو اسکے ماقبل کا حرف مضموم رکن کے حرف متحرک کے مقابل بحال رہتا ہے اور یہ واو تقطیع مین نہین لکھا جاتا (صبا) تو سن طبع کو کرتا ہون مین کوڑا دیا (تو سنے طب فاعلاتن ع ک کرتا فعلاتن ہ م کوڑا فعلاتن) یعنی ہون کا واو تقطیع مین نہین لکھا گیا اور جب ملفوظ ہوتا ہے تو ساقط نہین ہوتا (ناسخ) مین ہون غلام شاہ رسل کے امام کا

(مے ہو رغ مفعول) یہ واو الفاظ ہندیہ ہی مین گریگا۔

۹ واو مجہول ماقبل نون غنہ۔ صرف زبان ہندی مین نون غنہ کے ماقبل واو مجہول آتا ہے اور کبھی یہ واو اور نون جمع اسم کی علامت ہوتے ہین جب ملفوظ نہین ہوتے تقطیع مین لکھے نہین جاتے (رند) بھر بھر دیا ہے موتیون سے منہ دوات کا (بر بر د مفعول یا ہ موت فاعلات می سے مُہ د مفاعیل) اور کبھی علامات جمع فعل بنکر بھی گرتا ہے (ناسخ)

بدلائل ہوا ہے ثابت یون　　　متفرر ہون آپ غیر بھی ہون

(متفر ر فعلاتن ہ اُ آپ غے مفاعلن)

۱۰ واو لین ماقبل نون غنہ۔ الفاظ ہندیہ کے واسطے مخصوص ہے اِس واو کے پیشتر فتحہ ہوتا ہے اور واو کے بعد نون غنہ۔ بعض الفاظ مین یہ واو ملفوظ نہین ہوتا اور اُسکے بعد کا نون بھی غیر ملفوظ ہوتا ہے اور واو کے ماقبل کا فتحہ بحال رہجاتا ہے مع حرف ے یونہی پوچھتے ہی پوچھیگا ہاتھ پونچھ یک (دی ہی پچھ مفاعلن ت پچھے فعلاتن گی ہات پہ مفاعلن پچھے تک پ فعلن۔ الفاظ عربی و فارسی مین اس واو کے بعد نون غنہ نہین آتا ہے شعر مندرجۂ ذیل مین آتش سے چوک ہو گئی ہے ے

خالِ مشکین دل فرعون ید بیضا ہے وہ رخ۔

۱۱ واو تمیز۔ یہ واو عربی زبان مین ہمیشہ عمر (ساکن الوسط) کے آخر مین لکھتے ہین تاکہ عُمر (متحرک الوسط) سے فرق رہے۔

۱۲ واو اصلی فارسی مستعملۂ اردو۔ واو اصلی جو فارسی الفاظ کے آخر مین آتا ہے غیر ملفوظ نہین ہونا چاہیے جیسے واو پہلو کا لیکن اگر اصلی نہو تو اُسکا گرا دینا جائز ہے جیسے نیلوفر کا واو۔

یاے تحتانی

۱ یاے تحتانی ساکن۔ اسکا گرانا جائز نہین۔

۲ یاے عربی ماقبل الف و لام جیسے نادِ علیاً مظہر العجائب۔ تجدہ عونا لک فی النوائب یہان فی کی تحتانی گر گئی۔

۳ یاے آخر الفاظ ہندی۔ اگر ملفوظ ہوگی ساقط نہوگی جیسے خدا کی گر نہین چوری تو پھر بندے کی کیا چوری۔ ورنہ ساقط ہوگی جیسے (ع) شاہون کا سر خراج ہے پاؤن کی جوتی تاج ہے (کی اور جوتی کی تحتانی ساقط ہو گئی)

۴ یاے لین ہندی۔ یہ الفاظ ہندی کے آخر اردو زبان مین آتی ہے۔ اِسکے ماقبل ہمیشہ فتحہ

ہوتا ہے۔ جب تلفظ مین آئے تو تقطیع مین سلامت رہیگی ورنہ غیر مکتوب ہوگی جیسے ذیل کے مصرعون مین ہے شان ارفع ہے تری مرتبہ اعلےٰ تیرا۔ شان ارفع فاعلاتن ہ تری مرفعلاتن۔ آپ پنہان ہے اگر جلوہ دکھاتی ہے بہار۔ آپ پنہا فاعلاتن ہے اگر جل فاعلاتن وے دکاتی فاعلاتن ہے بہار فاعلات۔

۲۔ دو یائے ہندی۔ تحتانی بعد تحتانی جب اردو مین آتی ہے تو پہلی متحرک دوسری ساکن ہو جاتی ہے۔ یائے اول ہمیشہ ملفوظ رہتی ہے اور رسم الخط مین کبھی اُسکے عوض ہمزہ لکھا پڑھا جاتا ہے (جیسے کوئی) اور کبھی یائے تحتانی جیسے دوڑیے۔ رہی دوسری وہ کبھی کبھی ملفوظ نہین ہوتی۔ کبھی بطور شاذ اس تحتانی دوم کو الفاظ عربیہ مین بھی گرایا ہے جیسے درع، کھوٹے ہین طلائی رنگ والے۔ یہان طلائی کی تحتانی دوم تقطیع مین غیر مکتوب ہوگی کوٹے ہ مفعول طلا یم ن مفاعلن گ والے فعولن رشیدی مین طلا کو ہندی سے معرب لکھا ہے۔ اگر طلائی اردو مان لیا جائے تو یہ تحتانی شاذ مین داخل نہین رہیگی۔

۳۔ سہ یائے تحتانی ہندی۔ کبھی ہندی مین یکے بعد دیگرے تین تحتانیان آتی ہین اول الف یا واو ساکن کے بعد آتی ہے اور متحرک رہتی ہے اور لہجہ مین ہمزہ بولی جاتی ہے دوسری فقط متحرک تیسری ساکن جیسے سنائیے دکھائیے (بروزن مفاعلن) اول و دوم تحتانی ہمیشہ بحال خود متحرک اور ملفوظ رہتی ہے۔ یائے سوم وہ کبھی ملفوظ ہوتی ہے (جیسے جائیے جائیے خدا حافظ۔ جاءیے جا فاعلاتن) اور کبھی ملفوظ نہین ہوتی (جیسے روئیے کیون کھوئیے کیون جان کو۔ روی یک مفتعلن کوی یکو مفتعلن جان کو فاعلن)

نشتر

(باقی آیندہ)

پورب کے مردم خیز قصبات

ملے ہین خاک مین خوبان عالم انکی بالین پر ۔۔۔ نہین کوئی فقط اگلے فسانے انکو روتے ہین

شاہجہان بادشاہ دہلی کا قول ہے کہ "میری سلطنت کے پورب کا ہر قصبہ باعتبار مردم خیزی کے سنشیراز کا ہم پلہ ہے" اسمین شک نہین کہ نواح لکھنؤ کی بستیون مین جیسے اہل علم و فضل پیدا ہوے ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون مین بھی ایسے نامور جامع کمالات نہین ظہور مین آئے

بلگرام۔ کاکوری۔ نیوتنی۔ سہالی۔ بھانی۔ گوپامئو۔ سندیلہ۔ شاہ آباد۔ امیٹھی وغیرہ چند قصبوں کے اہل کمال کا تذکرہ اس جسگر لکھکر اس امر کا ثبوت دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ عرصہ دراز کے گزرے ہوے واقعات جبتک نہ دکھلائے جائین تازہ نہین ہوتے۔ ہمارے وہ اسلاف جو آسمان قابلیت کے ستارے تھے اور جنکے علوم وفنون سے گلشن ہستی منور اور دماغ دنیا انکی خوشبو سے معطر تھا مگر خاک مین مخفی ہوگئے اور مدت مدید ہوجانے سے پردۂ گمنامی مین پڑگئے ہین انکے حالات کا ملک مین پیش کرنا گویا از سر نو زندہ کرنا ہے مایۂ ناز بزرگون کا بھول جانا اپنی اصلیت کے جوہر کو خود ہی ضایع کرنا ہے سب سے پہلے ادیب اُردو کے لایق اڈیٹر صاحب کے مشہور وطن کاکوری کے چند وحید العصر مشاہیر کا حال تحریر کیا جاتا ہے۔

مُفتی خلیل الدین خان

آپ قاضی نجم الدین علیخان بہادر نائب قاضی القضاۃ کے خلف ارشد اور مولوی روشن علیصاحب جونپوری شارح خلاصۃ الحساب کے شاگرد رشید تھے منقول ومعقول کے درسیات سے جلد فراغ حاصل کرنیکے بعد آپنے باب التعزیرات در المختار کی شرح فارسی مین لکھی جو اسی عہد مین نواب گورنر جنرل کے حکم سے چھپوادی گئی۔ پیشتر مفتی صاحب گورنمنٹ عہدۂ افتا پر مامور کیے گئے آغاز شباب ہی سے قابلیت کے جوہر مفتی صاحب کی پیشانی پر چمکتے تھے فرائض منصبی بڑی لیاقت اور دیانت سے انجام دیئے۔ جب نواب سعادت علیخان فرمانروائے اودھ کو آپکے بھائی قاضی سعید الدین خانصاحب ممتاز العلما کی زبانی آپکی فن ریاضی کی مہارت کا علم ہوا تو نواب صاحب ممدوح نے بکمال قدردانی آپ کو طلب کرکے ملکی معاملات مین تحریر وتقریر سے بادشاہ کو مدد دینے کیلئے مقرر کیا دار السلطنت لکھنؤ کی تارون کی کوٹھی مین جو آلات ہیئت قائم ہوے تھے وہ مفتی صاحب ہی کی تجویز واہتمام سے ہوے تھے۔

عہد نواب آصف الدولہ بہادر مین سرکار انگلشیہ اور نواب اودھ کے فیمابین عہدۂ سفارت قائم ہوا اُس منصب جلیلہ پر ۳۰ سال کی عمر مین مفتی صاحب مامور ہوے پانچہزار روپیہ ماہوار تنخواہ قرار پائی منجانب نواب گورنر جنرل اٹھارہ ۱۸ پارچہ کا خلعت معہ فیل واسب و پالکی با ساز وسامان مرصع وسرپیچ وجواہر ومالائے مروارید عطا کیا گیا اور اسیطرح منجانب شاہ اودھ بھی اٹھارہ ۱۸ پارچہ کا خلعت معہ جاگیر چھ ہزار روپیہ سالانہ کے آپکو عنایت ہوا۔

اکثر امور سلطنت کے تصفیہ کے لیے مفتی صاحب لکھنؤ سے کلکتہ بڑے حشم وخدم کے ساتھ جاتے رہے ۱۲۱۸ ہجری مین صرف تیرہ ۱۳ ہاتھیون کی تعداد درج ہے غازی الدین حیدر والی لکھنؤ کو جو خطاب

بادشاہی مرحمت ہوا اسی مین مفتی صاحب ہی کی تحریک شامل ہے کتاب مرأۃ الاقالیم جو فن ہیئت مین ایک قابل قدر کتاب ہے وہ جناب مفتی صاحب ہی کی تصنیفات سے ہے۔

لارڈ امہرسٹ گورنر جنرل کے ہمراہ بسلسلہ دورۂ ملکی جب مفتی صاحب دہلی تشریف لیگئے تو اکبر بادشاہ ثانی تخت نشین تھے بادشاہ ممدوح کی حضوری حاصل ہوئی حضرت ظل الٰہی نوازش شاہانہ سے پیش آئے تا زمانہ قیام بادشاہی مہمانی کا شرف آپکو حاصل رہا۔

نواب معتمد الدولہ مدار المہام جس زمانہ مین معتوب ہوے اور کئی کروڑ روپیہ کا دعوی عدالت پارلیمنٹ مین دایر کرکے نصیر الدین حیدر بادشاہ نے ان کو نظر بند کیا چونکہ مفتی صاحب کو یہ امر بالتحقیق معلوم تھا کہ اہل سازش نے اکثر غیر واقعی مطالبات بھی اُنکے ذمہ قایم کر دیے جنکی وجہ سے وہ بلا قصور ماخوذ کیے گئے ہین اور مفتی صاحب سے اپنی مظلومیت کو نواب معتمد الدولہ نے رجوع بھی کیا مفتی صاحب کو اُنکے حال زار پر نہایت افسوس ہوا اور از راہ ہمدردی گورنر جنرل کے ذریعہ سے پارلیمنٹ مین اُنکے مقدمہ مین پیروی کی چنانچہ آپکے تحریری مباحثات کی بنا پر جو نہایت مدلل تھے اکثر دعوون سے وہ بری کیے گئے ہنوز یہ حکم ولایت سے صادر نہین ہوا تھا کہ آپ کلکتہ سے لکھنؤ آئے اور صاحب رزیڈنٹ مسٹر مجان لو سے ملے اور نواب معتمد الدولہ کے قتل کی جو تدبیرین ہو رہی تھین اُن سے اُنکو مطلع کیا اور کہا کہ اگر آپکے عہد حکومت مین معتمد الدولہ قتل کر دیے گئے تو آپ کی بڑی بدنامی ہوگی اسپر رزیڈنٹ صاحب معتمد الدولہ کی طرفداری پر آمادہ ہوگئے القصہ نواب معتمد الدولہ کو مفتی صاحب نے عزت و آبرو سے معہ زر نقد و سامان لکھنؤ سے کانپور پہونچا دیا جسکا احسان مرۃ العمر معتمد الدولہ مانتے رہے اس کے بعد ولایت سے حکم صادر ہوا اور معتمد الدولہ مقدمہ مین کامیاب ہوئے معتمد الدولہ نے اس کے شکریہ مین تین لاکھ روپیہ کے نوٹ مفتی صاحب کو [illegible] معتمد الدولہ نے جو اپنے عہد وزارت مین آپکے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا تھا مفتی صاحب نے اس کے بدلے مین اپنی شرافت کا جوہر بھی دکھلا دیا۔

مفتی صاحب کے صائب الرائے ہونے کا ایک واقعہ بیان کرنا کافی سمجھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے جب غازی الدین حیدر بادشاہ کے دربار مین محلات شاہی کی نظامت کے واسطے مرزا حسین بیگ اور نواب روشن الدولہ دونون ارکان دولت کی درخواستین گزرین مفتی صاحب کی رائے پر پورا اعتماد تھا اسلیے بادشاہ نے اس معاملہ مین آپسے مشورہ کیا کہ آپکی رائے مین ان دونون شخصون مین [illegible] کسکا تقرر قرین مصلحت ہے چونکہ مرزا صاحب سلطنت کے متوسل قدیم تھے اور روشن الدولہ

بھی مقرب مفتی صاحب نے عرض کیا کہ جہان پناہ سلاطین کی تحفظ ناموس کیلیے جس شخص مین تین صفتین موجود ہون وہ منتخب ہو سکتا ہے اوّل شریف القوم دوسرے سن رسیدہ تیسرے اسی سلطنت کا باشندہ کیونکہ جو شخص قوم کا شریف ہوگا اُس سے ناموس سلطانی مین خیانت ناممکن ہے اور جو ضعیف ہوگا اُس سے بوجہ پیرانہ سالی کوئی فعل معیوب عمل مین نہین آسکتا اور جو ممالک محروسہ کا رہنے والا ہوگا اسکو بربادی جان و خاندان کا خوف غالب ہوگا اُس سے کبھی امر خلاف کی جرأت ظہور مین نہین آسکتی۔ اس تقریر سے بادشاہ بہت خوش ہوے اور میرزا صاحب موصوف جو ان صفات سے متصف تھے محلات شاہی کی ڈیوڑھیون پر مامور فرمائے گئے۔ اِسصورت مین مرزا حسین بیگ اور نواب روشن الدولہ دونون صاحبون سے مفتی صاحب کے مراسم تھے ایسی رائے دی کہ کسی کو آپ سے شکایت نہ ہوئی۔

محمد علیشاہ کے عہد حکمرانی مین مفتی صاحب عہدۂ صدر عدالت پر سرفراز فرمائے گئے اِس خدمت کو بھی آپنے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا مفتی صاحب اور میرزا محمد علی صاحب سے جو شاہی طبیب تھے نہایت لطف تھا۔ کاکوری مین آپنے ایک کوٹھی بڑی شاندار تعمیر کرائی تھی اور اپنے صاحبزادہ مولوی رشید الدین خانصاحب کی شادی اس دھوم سے کی جسمین تعلقہ داران اور دوسرے ارکان دولت کی صرف دعوت مین بیس ہزار روپیہ سے زاید خرچ ہوے اسی مد سے اور جملہ مصارف کا اندازہ کرنا چاہیے۔ مولوی رشید الدین خان کی تعلیم و تربیت کیلیے حضرت شاہ تراب علیصاحب نور اللہ مرقدہ نے مطالب رشیدی تصنیف کی تھی اِسی فیضان صحبت کا یہ اثر تھا کہ مولوی رشید الدین خان صاحب اپنی رشادت و فضیلت مین بڑے پایہ کے امیر ہوے فاضل اجل ہونے کے ساتھ باخدا بھی تھے باعتبار دنیاوی وجاہت کے دار السلطنت لکھنؤ مین بعہدۂ افسری اخبار ملکی ممتاز خدمت پر سرفراز رہے غرضکہ دینی و دنیاوی دونون برکتین شامل حال ہوئین۔

مفتی صاحب آخر عمر مین خانہ نشین ہوکر علمی مشاغل و عبادت الٰہی مین مشغول رہے بالآخر ۸۷ برس کی عمر مین سنہ ۱۲۸۱ ہجری کو اِس دار فانی سے عالم جاودانی کیطرف رحلت فرمائی مفتی صاحب موصوف کے مزاج مین امارت کے باوجود مذاق علم غالب تھا طبیعت نہایت نفاست پسند تھی حکیمانہ اصول اور فلسفی علوم سے دلچسپی رکھتے اکثر شب کو دوربین سے حرکات کواکب کی سیر ملاحظہ کرتے اور ان مصنوعات عالم سے خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھکر اُس کی یاد مین ڈوب جاتے۔

ابتدائے سن مین مفتی صاحب حضرت شاہ محمد میر صاحب جو شاہ کاظم قلندر قدس سرہ العزیز کے برادر خورد اور عارف کامل تھے مرید ہوے تھے۔

مولوی مسیح الدین خان بہادر میر منشی گورنر جنرل و سفیر شاہ اودھ

مولوی صاحب ممدوح اپنی دانشمندی وقابلیت ذکریم النفسی مین شہرۂ آفاق ہوے ہین آپکے ذاتی و صفاتی محامد ومحاسن سے جسقدر آپکے وطن کاکوری کو فخر وناز ہو زیبا ہے۔ دراصل آپ ایسے عالی مرتبت خاندان کے رُکن ہین کہ جسکے اکثر ممبر پشتہا پشت سے معزز عہدون پر سرفراز رہے ناظرین کی آگاہی کے لیئے مختصر طور پر آپکے چند معزز بزرگون کے اسمار ومناصب جلیلہ کی صراحت اسجگہ مناسب سمجھی جاتی ہے۔

مولوی صاحب کے پردادا مولوی حمید الدین صاحب قاضی القضاۃ بنگلہ فرزند مولانا نجم الدین علیخانصاحب جو جناب کے جداجد تھے سرکار کمپنی کے ممالک محروسہ کے قاضی القضاۃ رہے۔ انکے فرزند مولوی علیم الدین خانصاحب صدر الصدور اٹاوہ جو پیشتر محکمہ دایرو سایر کے قاضی بھی ہوے ہین آپکے والد بزرگوار تھے اُس عہد مین قضاوت کاعہدہ اِس زمانہ کی سشن ججی کا ہمدرجہ سمجھاجاتا تھا۔

مفتی خلیل الدین خانصاحب آپکے بھتیجے ہین قاضی مولوی سعید الدین خانصاحب جنکو ممتاز العلما کا خطاب ایسٹ انڈیا کمپنی اور اکبر بادشاہ دہلی نے عنایت کیا تھا اور وہ بڑے بادشاہ رس تھے آپکے چچا تھے مولوی ریاض الدین خانصاحب مفتی عدالت آگرہ آپکے حقیقی بھائی ہین۔ المختصر مولوی مسیح الدین خان بہادر جس دودمان شرافت نشان کے چشم وچراغ ہین وہ باعتبار علم واعزاز کے مدت تک لیاقت وامارت کا مخزن رہا۔ آپ کی ولادت ۱۶ شعبان ۱۲۱۹ھ کو ہوئی بیدار بخت تاریخی نام تھا۔ مولوی صاحب کو قدرت نے دل ودماغ بھی اعلیٰ درجہ کا دیا تھا اور پھر علم وعقل کی روشنی نے سونے پر سہاگہ کا کام کردیا۔

عرصہ تک مولوی صاحب نواب گورنر جنرل کے میر منشی رہے اور خداداد قابلیت کیوجہ سے جملا امور پر حاوی ہوگئے تھے کئی ریاستون مین بعض معاملات سے پیچیدگیان پڑگئی تھین اور قریب ضبطی کے نوبت ہوچکی تھی مگر مولویصاحب نے اپنی حکمت وشرافت سے وہ بحال کرادین اور اُن رئیسون نے تازیست آپکا احسان مانا عرصہ تک نواب منصور علیخان والی مرشدآباد کے آپ دیوان ریاست بھی رہے۔

۷ جنوری ۱۸۵۶ء مین جب سلطنت اودھ انتزاع کا واقعہ پیش آیا اور سلطان عالم حضرت واجد علیشاہ بادشاہ اودھ کو مقدمہ سلطنت کی پیروی کے لیئے ایک مدبر دانشمند فاضل کی ضرورت ہوئی تو اس ملک مین ایسے اہم ونازک معاملہ کے لیئے ۱۲۷۲ھ ہجری مین آپ ہی منتخب کیے گئے اور مولویصاحب نے اِس دیانت وقابلیت سے کام کیا کہ مدبران یورپ نے آپ کی لیاقت کی تعریف کی۔ دار العدالت پارلیمنٹ مین جب الحاق اودھ کا مقدمہ پیش ہوا اور بعض شرایط عہدنامے پر مباحثہ چھیڑا گیا تو

آپنے بڑی متانت وسنجیدگی سے ہر سوال کا جواب شافی دیا۔ جسکو ممبران کونسل نے تسلیم کیا۔ مقدمۂ سلطنت پر غور ہو رہا تھا اور امید کامیابی تھی کہ نیرنگی روزگار سے ۱۸۵۷ء کے غدر کا ہنگامہ ہندوستان مین برپا ہوگیا اور صاحبان انگریز اس شعلۂ جانسوز کے بجھانے مین مصروف ہوگئے اور اس مقدمہ سے توجہ ہٹ گئی افسوس کہ گردش تقدیر نے وہ اسباب پیدا کر دیے کہ مولوی صاحب کی ساری جانکاہی ودماغ سوزی بیکار گئی۔

ملکۂ کشور جنکا خطاب جناب عالیہ تھا مادر واجد علیشاہ اور میرزا حامد علی بہادر ولیعہد اور شاہزادہ سکندر حشمت محمد جواد علی بہادر برادر شاہ اودھ جسوقت ملکہ وکٹوریہ سے ملنے گئے اُسوقت بھی آپ ہمراہ تھے۔ شاہزادگان والاتبار کا جو فوٹو لیا گیا اوسمین بھی آپ کی تصویر امتیازی طور پر موجود ہے چنانچہ لندن کا ایک اخبار اسٹرٹیڈ نیوز مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۸۵۶ء اس گروپ کے متعلق رقمطراز ہے کہ شاہزادہ سکندر حشمت برادر شاہ اودھ کے سیدھے جانب جو تصویر ہے وہ بادشاہ کے وزیر اعظم مولوی مسیح الدین خان بہادر کی ہے۔

اُس عہد مین لندن وپیرس کے اخبارات نے مقدمہ اودھ کے متعلق جو مضامین چھاپکر شایع کیے اسمین آپکے نام نامی کے ساتھ ہز اکسلنسی کا خطاب استعمال کیا ہے اور آپ کی اعلیٰ دماغی وخوش اخلاقی کی تعریف کی ہے۔ فرانس کی دارالسلطنت پیرس مین ایک اخبار نے جو مضمون مولوی صاحب کے بابت لکھا اوسکا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہے ”مولوی مسیح الدین خان بہادر اپنے اخلاق وعادات مین نہایت منکسر المزاج پائے جاتے ہین اگر وہ کشمیر کی قیمتی پوشاک نہ پہنے ہون اور اُن کی پیٹی مین شاہی نشانات نہ ہون تو کوئی شخص اُنکو دیکھکر ایسا بڑا آدمی جیسے کہ وہ ہین خیال نہین کرسکتا جس نے جناب عالیہ کے جنازہ کو پیرس مین دیکھا ہوگا اُس نے اسکے ساتھ مولوی صاحب موصوف کو ضرور دیکھا ہوگا وہ سر پر عمامہ باندھے ہوے نظر آرہے ہونگے آپ کی تصویر جو نہایت متین اور صحیح طبع کیگئی وہ ایک لیڈی نے جبکہ وہ جا رہے تھے کھینچ لی تھی۔ آپ کی ایک اعلیٰ تصنیف جسکا نام (شاہان اودھ اور گورنمنٹ) قابل دید ہے۔ ہز اکسلنسی مولوی صاحب موصوف شاہزادہ سکندر حشمت کی خاص مجالست کے لیئے موزون کیے گئے ہین۔“

مولوی صاحب کی تصنیفات سے تاریخ انگلستان سفرنامہ یورپ وحجاز سوانحعمری صفحہ دنیا پر موجود ہے مولوی صاحب کے ہاتھون سے لاکھون روپیے خرچ مین آئے اگرچہ آپکے ساتھ خزانہ نقد اور جواہرات کافی گئے تھے اور اسکے بعد بھی چار لاکھ روپیہ حضرت سلطان عالم نے کلکتہ سے اور بھجوائے تھے

مگر جب لندن کے قیام نے طول کھینچا اور مقدمہ عظیم الشان مین مصارف کثیر پڑے تو آپنے یہ کیفیت حضرت بادشاہ کو تحریر کی چنانچہ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ واجد علیشاہ نے پھر آپ کو بھیجدیا تھا۔

مولویصاحب کو حاجی الحرمین ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔

لندن کی واپسی کے بعد کئی سال تک زندہ رہے۔ صد حیف کہ بتاریخ ۷ محرم ۱۲۹۸ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۸۸۰ء آپنے اِس سراے فنا سے ملک بقا کی مسافرت اختیار فرمائی آپکی تصویر جو آپکے فرزند نے عنایت کی ہے راقم کے پاس موجود ہے۔

مولویصاحب کی اولاد مین دو صاحبزادے تھے بڑے مولانا حاجی فریدالدین خانصاحب جنپر عالمانہ اور درویشانہ رنگ غالب تھا مزاج بے تصنع طبیعت قناعت پسند تھی انکو اپنے والد ماجد کے زمانہ ملازمت ۱۲۵۹ھ ہجری مین امجد علیشاہ بادشاہ نے خطاب خانی اور سات سو روپیہ ماہوار کا فرمان عنایت کیا تھا واجد علیشاہ کے عہد سلطنت تک ماہوار مذکور برابر ملتا رہا۔ پانچ موضعات مثل کسمہرہ۔ سکرہ۔ شاہ پور وغیرہ آپ کی جاگیر و قبضہ مین رہے۔ اور خود حضرت سلطان العالم واجد علیشاہ بادشاہ اودھ نے اپنے دست مبارک سے ملبوس خاص مرحمت فرمایا تھا اور قیصر باغ مین نہر پر طعام طبیعت و ہمکلامی سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ مولوی فریدالدین خانصاحب کی کنیت ابومسلم تھی اور اپنے نام کے ساتھ علوی حنفی ماتریدی قادری چار نسبتین لکھا کرتے حضرت مولانا شاہ تراب علیصاحب سے بیعت تھی بیشتر اپنے عم نامدار مولوی ریاض الدین خانصاحب مفتی عدالت آگرہ کے شاگرد ہوے اِس کے بعد مفتی سعداللہ صاحب مصنف نوادر الفصول وغیرہ سے جو لکھنؤ اور ریاست رامپور مین مفتی رہچکے ہین درسیات عربی کی تحصیل شروع کی جب اپنے وطن کاکوری مین رامپور سے واپس آئے تو جملہ علوم کی تکمیل حضرت مولانا شاہ تقی علیصاحب سے کرکے دستار فضیلت پائی۔

۱۲۸۹ھ ہجری مین نواب کلب علیخان بہادر فرمانروائے رامپور جب حرمین گئے اور آپکے عم نامدار مولوی ریاض الدین خانصاحب کو ہمراہ لیگئے تو آپ بھی ساتھ گئے تھے آپ کی تصنیف مین فلاح المبین فی شرح اربعین نظم اللدرر فی مسانید الغریدالاحقر دلچسپ کتابین ہین۔ راقم کو آپ کی خدمت مین نیاز حاصل ہے بلکہ آپنے احقر کی ایک ناچیز تصنیف موسومہ بہ (حیات نصرت) کی تقریظ بھی زیب قلم فرمائی تھی۔

کئی سال ہوے کہ مولوی فریدالدین خانصاحب نے رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی مسیح الدین خان بہادر کے دوسرے صاحبزادے مولوی اکرام الدین خانصاحب تھے جو نہایت ذی اخلاق باللیاقت انسان تھے آپ کی ذات مین بھی آپکے نامور بزرگون کے صفات جو موروثی طور پر

آپ کو پہونچے تھے موجود تھے حیدرآباد دکن مین جناب موصوف ڈپٹی کمشنر رہے اور اپنی ملازمت کا زمانہ پورا کرکے پنشن پائی - وہ کاغذات و فوٹو جو سلطنت اودھ کے متعلق آپکے والد بزرگوار یورپ سے لائے تھے آپ ہی نے اس خاکسار کو دکھلائے تھے محبت و مدارات کا مادہ آپ مین بھی تھا برسون آپ سے خط و کتابت رہی بہت سے نوازشنامے آپکے رکھے ہوے ہین - افسوس کہ چند برس ہوئے آپ نے بھی انتقال کیا

اس باغ مین جس سرو کو دیکھو وہ روان ہے جس گل پہ بہار آج ہے کل اُس پہ خزان ہے

حضرت مولانا شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ

اولاد بوتراب مین شاہ تراب تھے عرفان و علم و فیض کے وہ آفتاب تھے

شاہ صاحب کو خداوند کریم نے دولت عرفان کے ساتھ علوم ظاہری مین بھی کمال بخشا تھا اپنے وقت کے مصرف عالم و فاضل بلکہ علامہ عصر تھے تقوے و توکل مین شان عالی تھی نظم و نثر اُردو فارسی دونون مین دستگاہ کامل رکھتے تھے سلسلۂ فقرا و کملا مین یکتائے روزگار رہے۔

تصنیف کے فن مین جو خاص بات آپ مین تھی وہ یہ ہے کہ مضامین کی ترتیب اس خوبی سے تحریر مین لاتے کہ کوئی پیچیدہ امر مبہم نہین معلوم ہوتا اصول المقصود جو آپکی تصنیف سے قابل دید کتاب ہے اسکے دیکھنے سے یہ امر منکشف ہو جائیگا - انشا پردازی مین مولوی قدرت احمد بلگرامی کا طرز اختیار کیا تھا -

اُردو غزل مین تصوف کی روح شاہ صاحب نے پھونکی اور اس مین سوز و گداز کی کیفیت پیدا کر دی جس مجلس مین آپکی عاشقانہ غزلین گائی جاتی ہین طالبان حق بیقرار ہو جاتے ہین اگر کسی شعر مین حقایق و معارف کا فتوے دیا تو بعض بیت مین سلوک کی واردات تحریر فرمائی - اُردو غزل کا میدان جو ابتک عشق مجازی کے ہجر و وصل کے سوا معرفت کی بو بھی سے خالی تھا اُس کو آپنے معشوق حقیقی کے راز و نیاز سے معمور کر دیا - اور خیابان غزلیات کو گلہائے مضامین سے رشک چمن بنا دیا۔

بعض شعرا نے آپکے رنگ کی تقلید کی مگر چونکہ علم باطن نہ تھا قوت خیالی کی مدد سے تصوف کے جوہر اپنے کلام مین چمکائے مگر وہ عشق حقیقی کے جذبات کا اثر اپنے کلام مین کہان سے لاتے جو دلون کو تڑپا دیتے - اسرار حقیقت کے ماسوا طبیعت کی روانی آپکی فصاحت بیانی نے اشعار مین اور دلربائی پیدا کر دی بعض شعر آپکے ضرب المثل ہو گئے مثلاً یہ شعر

بُتِ ظالم نہین سُنتا کسی کی غریبون کا خدا فریادرس ہے

اکثر لوگون کی زبان پر چڑھ گیا ہے۔
شاہ صاحب نے اُردو غزل کو جس رنگ سے رنگین کیا اُس مذاق کے دو بزرگ ہندوستان مین اور بھی گزرے ہین ایک خواجہ میر درد دہلوی اور دوسرے شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی اور نہین ہر ایک عارف اپنے عہد کا آفتاب اور آپ کا ہمخیال ولی تھا۔
سنہ ۱۲۵۸ھ ہجری مین شاہ صاحب کی ولادت ہوئی اپنے والد عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد کاظم قلندر علوی علیہ الرحمہ کی روحانیت کا اثر فطرتاً بھی آپ کی ذات مین تھا اور تیس سال سے زاید اکمل روزگار باپ کی تعلیم و تلقین اور آپکے ذاتی مجاہدہ و ریاضت نے آپکو فنافی اللہ کر دیا تھا۔ اکثر کشف و کرامت کے واقعات آپ سے ظہور مین آئے طالبان حق کی رہنمائی کر کے سلوک کے مقامات طے کرادیے۔ ظاہری علوم یعنی درسیات عربی کی تحصیل مولانا حمید الدین صاحب اور قاضی نجم الدین علیخان کاکوروی سے فرمائی متعدد سلسلون مین آپ کو اجازت حاصل تھی۔ حاجی مولانا فرید الدین خان صاحب جو عالم با عمل اور رستباز رداری تھے انھون نے شاہ صاحب کی کرامت کے متعلق دو روایتین راقم سے بیان کین جو یہان لکھی جاتی ہین۔
کاکوری مین ایک شخص جنکا نام شیخ احمد علی تھا وہ از راہ جہالت شاہ صاحب کی شان مین کلمات گستاخانہ کہا کرتے سیاحت کا اُنکو بہت ذوق تھا ریل گاڑی اُس زمانہ مین جاری نہین ہوئی تھی اکثر پیادہ پا سفر کرتے ایکبار جنگل مین اُنکا گذر ہوا ناگاہ دو شیرون نے آگھیرا اُسوقت اُنھون نے گھبرا کر شاہ صاحب کو یاد کیا آپ سبز لباس مین نمودار ہوے اور اُن شیرون سے فرمایا کہ تمھارا رزق یہ شخص نہین مقدر کیا گیا ہے تم اسکو جانے دو وہ شیر یہ سُنکر چلے گئے اور آپ تھوڑی دور شیخ صاحب کو راستہ پر لاکر غائب ہوگئے جب شیخ احمد علی سفر سے کاکوری واپس آئے تو شاہ صاحب کے قدمون پر گر پڑے اور مرید ہونے کی استدعا کی آپنے فرمایا کہ مین وہی ہون کہ جسکو تم کلمات ثقیل استعمال کیا کرتے تھے مگر وہ نہایت نادم ہوے اور معذرت کرنے لگے اور باصرار تمام مرید ہوے اس چشم دید واقعہ کو خود اُن مرید نے لوگون سے بیان کیا۔ دوسری حکایت یہ ہے کہ ایک طوائف چودھری محلہ مین آکر سکونت پذیر ہوئی شاہ صاحب نے بخیال فسق و فجور اسکو سکونت سے ممانعت کی مگر وہ نہ مانی آپنے ارشاد کیا کہ اگر تو میرا کہنا نہین سنتی تو مین اُس سے عرض کرونگا جسکے قدرت و اختیار مین ہر ایک امر ہے یہ اُس سے فرماکر آپ تکیہ شریف واپس گئے اُس روز تھوڑا دن رہے اُسکے گھر آگ لگ گئی اسکے قریب تالاب تھا لوگ اُس سے پانی آگ بجھانے کے لئے لائے مگر وہ

پانی روغن کا کام دیکر شعلے اور بھڑکاتا آخر کار اُسکا گھر جلگیا اور اس طوائف کے بدن مین آبلے پڑ گئے وہ شدت تکلیف سے مجبور ہو کر بھزار ندامت آپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور تائب ہو کر چلی گئی مولانا روم مثنوی معنوی مین اسی موقع پر فرماتے ہین ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود　　گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

درحقیقت مردانِ خدا کی زبان عین زبان حق ہو جاتی ہے - لوہا جب آگ مین پڑ جاتا ہے تو شکل و صفات آگ ہی کے اختیار کر لیتا ہے شاہ صاحب کی تصنیفات سے مطالب رشیدی اُصول المقصود کشف المتواری دو دواوین اردو و فارسی مثنوی منظوم ترجمہ اصل المعارف مجمع الفوائد فتح الکنوز شرایط الوسایط ارشاد المنتخب مقالات صوفیہ آپ کی پُرزور قلم کے یادگار ہین ان مین بعض رسایل وہ بھی ہین جو اپنے والد بزرگوار کے مسودات آپنے مرتب فرمائے تھے - خاکسار بھی آپ کی تصنیفات کے مطالعے سے فیضیاب ہو چکا ہے -

عموی حافظ غلام علیخان جنکی عمر سو برس سے زاید تھی بیان کرتے تھے کہ مجھے شاہ تراب علیصاحب کیخدمت سامی مین نیاز حاصل تھا صورت آپ کی نورانی اور بزرگی و برکت چہرۂ شریف سے نمایان تھی سفید ریش اور پر سرخ و سفید کھلتا ہوا رنگ خدا کی قدرت کا جلوہ نظر آتا تھا - اگرچہ بخیال تشرع تصویر کشی سے آپ کو پرہیز تھا مگر اہل ارادت اپنے اصرار سے کہین باز آتے ہین تصور شیخ کی تصویر جو ہر دم خیالی آنکھون کے سامنے رہتی ہے اُس سے اُنکی سیری نہین ہوتی اور وہ ظاہری صورت کے نظارے حسی نگاہون سے دیکھنا چاہتے ہین اسلیئے پیکر جسمانی کے نقشے کھچوا لیتے ہین چنانچہ آپ کی تصویر بھی نواب اکرام اللہ خان یار جنگ کے والد نقی یار خان صدر الصدور کی ایک منکوحہ عورت نے ایک مُصور کامل فن کو مقرر کر کے کھچوائی تھی - بزرگانہ وضع درویشانہ لباس اُس مرقع سے نمودار ہے چودھری نصرت علیصاحب نے اُس مرقع سے فوٹو کھچوائے اور ایک کاپی ہم کو بھی عنایت کی - ۵ - جمادی الاول ۱۲۷۵ ہجری مین شاہ تراب علیصاحب نے ۹۴ برس کے سن مین وفات پائی قطعات فارسی ملفوظات مین متعدد ہین اردو تاریخی قطعہ لکھکر خود پیش کرتا مگر عدیم الفرصتی سے قاصر رہا ذات قدسی مادۂ تاریخ رحلت ہے روض الازہر فی ماثر القلندر کے صفحہ ۲۶۵ مین مرقوم ہے کہ مولوی عبد الباسط جو آپ کے مرید و عاشق صادق تھے وہ آپ کی رحلت کے بعد فراق سے بیقرار ہوئے ایک دن عالم اضطراب مین انھون نے قبر کھول ڈالی اور دیکھا کہ شاہ صاحب کا بدستور چہرہ روشن ہے اور گویا آپ کا وجود زمین کے

سپرد کیا گیا وہ اُس نے امانتاً بدستور رکھ چھوڑا ہے۔ جملہ حاضرین نے آپ کی زیارت کی اولیاء اللّٰہ لا یموتون کے معنے آپکے مشاہدہ جنازہ سے ظاہر ہوے۔ قاضی احمد علیخانصاحب نے آپ کا مقبرہ شاندار تعمیر کرایا۔

شاہ صاحب کی اولاد امجاد مین دو صاحبزادگان والاشان تھے ایک حضرت شاہ حمید علیصاحب اور دوسرے مولانا شاہ تقی علیصاحب ہر ایک علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور اور عبادت و ریاضت و فقر و خدا پرستی سے متصف ہر صاحبزادہ نے آپ کی مسند ارشاد پر جانشینی سے زینت بخشی اور طالبان حق کو فیض پہونچایا انکے بعد آپکے پردتے مولانا حافظ شاہ علی انور صاحب قلندر سجادہ نشین ہوے دوبار مفتی ارتضا علیصاحب نے جو آپکے حقیقی ماموں زاد بھائی تھے حافظ صاحب ممدوح سے خاکسار کو شرف نیاز حاصل کرایا تھا اور جناب ممدوح اخلاق بزرگانہ سے پیش آئے تھے شرع و تورع تقدس آپکے چہرہ سے نمایاں تھا آپ بھی شریعت با طریقت اور اپنے بزرگون کے علوم و اسرار کے حامل تھے۔ صد حیف کہ حافظ صاحب موصوف نے ۲۰ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ ہجری مین دارالبقا کیطرف کوچ فرمایا اور جنت الفردوس مین درجات بلند پائے بعض آپکے مریدین کی فرمایش سے چند قطعے تاریخی احقر نے لکھے بخوف طوالت صرف مادہ ہائے تاریخی پر قناعت کیجاتی ہے

(شیخ کامل جلیس بزم صفا) ۱۳۲۴ ہجری اور (حافظ شاہ علی انور مُرد) ۱۹۰۶ عیسوی تاریخی مادہ ہے

آپ کی تصنیفات مین کتب کثیر التعداد ہین شہادت نامہ جو سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کے مصائب مین تحریر فرمایا نہایت مقبول و مستند کتاب ہے فی الواقع بڑی تحقیق سے لکھا گیا ہے رسائل میلاد شریف کے مرتب فرمائے کتاب منزل الحبیب حافظ صاحب ممدوح نے ازراہ مکرمت بزرگانہ شیخ سعید الدین صاحب نائب نواب امانت فاطمہ بیگم صاحبہ تعلقہ دار باسط نگر کے ذریعہ خاکسار کو بھیجی تھی نہایت پُر مغز و دلچسپ مضامین ہین۔

باقی تصنیفات مین انتصاح عن ذکر اہل الصلاح - تحریر الانور فی تفسیر القلندر گلدستہ شہر پروین - در المنظم فی مناقب غوث الاعظم - ہدیۃ المقبول فی تحقیق صداق بضعۃ الرسول مفید کتابین ہین - نواب محمد عبد الکریم خانصاحب تعلقہ دار و رئیس اعظم شاہ آباد نے آپ کا مقبرہ نہایت عالیشان بنوایا ہے۔

حافظ صاحب کے بعد حافظ صاحب کے فرزند مولانا حبیب حیدر صاحب سجادہ نشین ہوے جو نہایت ذیعلم صاحب نسبت باخدا ہین۔

حضرت مولانا مولوی محمد محسن

آپ مولوی حسن بخش علوی مصنف تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا رئیس کاکوری کے فرزند ارجمند اور مقبول خدا کے مداح ہین سنہ ۱۲۴۲ھ ہجری مین پیدا ہوے مولوی ہادی علی صاحب اشک و دیگر نامور اساتذہ سے تعلیم پائی علوم منقول و معقول مین بحر مواج تھے نعت گوئی مین جو آپ کا پایہ بلند تھا اور خداداد مقبولیت حاصل تھی وہ کسی کو نصیب نہوئی۔ آپ کے کلام مین صنائع و بدائع لفظی و معنوی اسقدر پائے جاتے ہین جنسے انبساطی قوت متحرک ہو جاتی ہے اور دل وجد مین آجاتا ہے امیر خسرو دہلوی فارسی شاعری مین اگر صاحب اختراع ہین تو حضرت محسن کاکوروی مضمون آفرینی و رعایت سخن مین مجدد وقت۔ بندش کی پاکیزگی زبان کی فصاحت الفاظ کی شوکت جو آپکے اشعار مین پائی جاتی ہے وہ دوسری جگہ نہین ملتی۔ علمی قابلیت و عالی دماغی کے ماورا قادر مطلق نے حضور سید المرسلین کے عشق کا جوش و خروش آپکے سینہ مین بھر دیا تھا اسلیئے جو شعر آپ کی زبان سے نکلتا تھا سامعین کے دل مین فوراً اثر کر جاتا تھا آپ کی تصنیفات مبارک سے صبح تجلی۔ چراغ کعبہ۔ سراپائے رسول اکرم۔ مخمس نعتیہ۔ مدیح خیر المرسلین۔ حدیقہ خاتم النبیین۔ انیس آخرت۔ مثنوی شفاعت و نجات زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہین فغان محسن بھی زیر طبع ہے جو مطبوعہ ہے

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

یہ قصیدہ تو ایسا لاجواب لکھا گیا کہ تمام عالم مین اسکی دھوم مچ گئی ہندوستان کی اکثر مجالس مین جانا ہوا اور وہان اس قصیدہ کے متعلق جب قابل روشن خیال اشخاص مین تذکرہ آیا تو سب نے بالاتفاق اسکی توصیف کے ساتھ داد دی اور یہ کہا کہ یہ خاص حضرت محسن کا حصہ ہے تشبیب تخلص مدح ہر ایک چیز بے مثل ہے تمہیدی اشعار کے ایک شعر مین تشبیہ دیکھیے

جسطرف دیکھیے بیلے کی کھلی ہین کلیان لوگ کہتے ہین کہ کرتے ہین فرنگی کونسل

تمثیل ملاحظہ ہو ؎

شب دیجور اندھیرے مین ہے بادل کے نہان لیلے محمل مین ہے ڈالے ہوے منہ پر آنچل

حسن بیان پر غور کیجیے ؎

قمریان کہتی ہین طوبےٰ سے مزاج عالی لالۂ باغ سے ہندوے فلک کیسل

نعت ؎

گُل خوشرنگ رسولِ مدنی عربی — زیب دامان ابد طرۂ دستار ازل
مرجع روح امین زیب دہ عرش برین — حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

دعائیہ خاتمہ

صف محشر مین ترے ساتھ ہو تیرا مداح — ہاتھ مین ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل
کہین جبریل اشارے سے کہ ہان بسم اللہ — سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

تمام قصیدہ مرصع ہے کس کس شعر کی خوبی بیان کیجائے اختصار مدنظر ہے

صبح تجلی نہایت دلکش مثنوی ہے چھوٹی بحر شگفتہ قافیہ ردیف بظاہر اردو سلیس ہے مگر بعض شعر نہایت دقیق لکھا ہے اس بیت پر توجہ فرمائیے ؎

پابند زکوٰۃ نامیہ ہے — کانٹا زر گل کو تولتا ہے

اس مین در حقیقت فقہ کا مسئلہ درج کیا ہے چند شعر بطور نمونہ کے نقل کیے جاتے ہین ؎

منظور ہے حُسن کا تماشا — ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا
ہے فکر سپہر رات بھر کی — کیا بات ہے مطلع سحر کی
سبزہ ہے کنار آب جو پر — یا خضر ہے مستعد وضو پر
سالک ہے چمن مین نہر موزون — مجذوب ہے شاخ بید مجنون
شبنم کو دم فلک آب ہے — ہٹی کو کمال بو تراب ہے

سراپائے رسول اکرم آجتک ایسا رنگین و پر نور سراپا نظر سے نہین گذرا اس سراپے کے بابت روایت ہے کہ یہ دربار جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم مین شرف مقبولیت کا پاچکا ہے راقم کے لڑکپن مین سید شمشیر علی صاحب جو ایک درویش منش عارف تھے اور کشف کے واقعات مین ایسے بزرگ راقم کے دیکھنے مین نہین آئے انکی خدمت مین سید حبیب اللہ صاحب متبارک حاضر ہوئے اور مولانا محسن کے سراپائے رسول اکرم کا تذکرہ آیا کہنے لگے کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ یہ سراپا حضور سرور عالم صلعم کی جناب مین مقبول ہوگیا بعض اسکے اشعار درج ذیل ہین

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان — کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور فشان — کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان
کیسی تصویر کہ سب صلِّ علی کہتے ہین
کیسی تصویر کہ سب جلَّ و علی کہتے ہین

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہے — سایۂ حق وہ شہ منزلت طٰہٰ ہے
اُس کے قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہو — سچ ہے محبوب جو لاثانی ہے وہ یکتا ہے
لاکھ عاشق ہوں مگر لطف دو محبوب نہیں
ظلّ حق ہو تو ہو پر ظلّ نبی خوب نہیں

رخ پر نور کا ہے کاکل شبگون سے ظہور — دیکھ لو دامن موسے کے تلے شعلۂ طور
سنبلے میں ہے عیاں جلوۂ ماہ پُر نور — ابر رحمت میں ہے خورشید قیامت مستور
شب معراج میں ہے شمع تجلّی روشن
لیلۃ القدر میں ہے نور الٰہی روشن

دیکھو ہم پہلوے پیشانی انور ابرو — ہیں اسی آئینۂ صاف کے جوہر ابرو
آبروے دم خنجر ہیں مقرر ابرو — موج دریاے شجاعت ہیں سراسر ابرو
مہ کامل میں مہ نو کی یہ تصویریں ہیں
یا کھنچی معرکۂ بدر میں شمشیریں ہیں

گوش پر نور نہ زلف شب آسا مستور — کہیں دھوکے سے بھی دیکھے تو سحر ہو کافور
رنگ کا اس کے صبا سنکے چمن میں مذکور — کیے گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر میرے حضور
گوہر وصف سے گر دامن دریا پر ہو
یوں صدف سے کیے موتی کہ ہرا سیپ جھونہ ہو

بینیٔ اقدس شاہنشہِ عالی منظر — آب آئینۂ رخسار کی موج انور
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایوں اختر — یوسف حسن کا معراج ہے یا بیش نظر
صفحۂ خد مبارک پہ الف بینی ہے
دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو — شمع کے بھی دھویں اڑجائیں جو کچھ دعویٰ ہو
شامت آجائے جو خورشید کو یہ سودا ہو — صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر بھولا ہو
حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئیں
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائیں

مثنوی شفاعت و نجات میں اسرار معانی و درد عشق کا جوش تحریر میں لایا گیا ہے چند

اشعار بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں ؎

ذرا عشق ادھر دیکھے بھالے ہوئے — قدم اے ستمگر سنبھالے ہوئے
نہ چلنا کہین وہ قیامت کی چال — کہ لاشے شہیدون کے ہون پائمال
صفین صاف بربادِ لشکر ہوے — کبھی تیرے میلے نہ تیور ہوے
نمک تیرا زخمون مین ایوب کے — کھٹک تیری دیدون مین یعقوب کے
ترا انجد اچھے بتون کا بگاڑ — ترا بیستون بگڑے دلکو پہاڑ
نہ شیخ و برہمن کے ٹھہرے قدم — کشاکش مین ہین تجھسے دیر و حرم
پڑا سایہ جسپر فنا ہوگیا — پری بن کے تو اک بلا ہوگیا
تپش مہرِ محشر کی بڑہتی ہوئی — ترے حسن کی دہوپ چڑہتی ہوئی
جو سیدھی بھی ہو تیری ترچھی نظر — تو ہو اک زمانہ ادھر کا ادھر

چراغِ کعبہ کی یہ بیت ؎

دیکھا خدا نے اپنا عالم — آئینہ بنا کے قدِ آدم

کتنے وسیع حقایق و رموز اس مین پنہان ہین اگر شرح کیجائے تو دفتر ہوجاوے مگر خوف طوالت ہے

قصیدۂ نعتیہ جس کا مطلع ؎

مٹانا لوح دل سے نقش ناموس اب جد کا — دبستانِ محبت مین سبق تھا مجھکو ابجد کا

اسکو منشی مفتی امیر احمد صاحب مینائی رحمۃ نے جو آپ کے ہم مذاق دوست تھے حسب منشاء آپ کے دولتخانہ پر قیام فرما کر مخمس کیا ہے اِس کے اشعار ناز کمالی کے دیباچہ سمجھے جاتے ہین حاجی محمد لیاقت خان صاحب رئیس شاہ آباد جو عہد شاہی مین لکھنؤ کے استاد مثل انیس و دبیر ناسخ آتش خواجہ وزیر صبا امانت کے مشاعرے دیکھے ہوے تھے اور خود بھی سخن سنج شاعر تھے جب حرمین تشریف لائے تو ایک روز سید بہادر شاہ کی خدمت مین سلیمانی حاضر ہوے راقم کے روبرو مخمس مذکور کا یہ بند

مدینہ کی طرف جائین کہ ہم کعبہ کا این سینا — نظر آتا ہے ان دونون طرف یکسان ایکسی نور
کہان اب جبہ سائی کیجیے کچھ بن نہین پڑتا — احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو سجدا
عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مردود کا

بار بار پڑھتے اور حالت وجد مین تعریف کرتے جاتے تھے —

مثنوی فغان محسن - اپنے دوست مولوی وجیہ اللہ خانصاحب کی مصیبت کے وقت لکھی تھی جبکہ یہ بیمار ہوگئے تھے دو چار شعر اس کے بھی نذر ناظرین کیے جاتے ہیں ؎

نیا رنگ لائی مری بیکسی — چھٹا دیس جنگلے کی دُھن ہوگئی
طبیب آئیں بالیں پہ تو دم گھٹیں — مری نبض دیکھیں تو نبضیں چھٹیں

عجب طرح کا ہے یہ دیوانہ پن — نہ شوق خموشی نہ ذوق سُخن
سُبکر وحی یاروں کو دکھلاؤں میں — کہ بو ہوکے غنچے سے اڑ جاؤں میں
نہ شمع لحد کا بھی آنسو ہے — فقط بیکسی مجھکو روتی رہے
خدا کرکے محسن نہ پھیریں مجھے — فرشتوں سے کہدو نہ گھیریں مجھے
سمجھتا نہیں میں حساب وکتاب — یہ رکھتا ہوں اک مختصر سا جواب
نہ میں نے کیا کچھ نہ جانا کبھی ؛ — مگر سجدۂ آستانِ نبی ؛
خطا بخش بہ دیوان گہ کبریا — حبیب خدا اشرف انبیا
زاسمائے او ردزا امید وبیم — شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم

مولانا محسن رحمتہ اللہ مولانا شاہ کرامت علیصاحب قدس سرہٗ کے مرید تھے جن کی طرف مثنوی شفاعت ونجات میں یہ شعر لکھا ہے ؎

کمر میں کرامت کے پٹکے کا بل — ملائک ہلاتے ہوے مورچھل

ہم آئندہ اُن کے کلام کی خوبیاں دکھائیں گے۔

ایک مدت تک حضرت مولانا ممدوح عاشقان رسالت پناہ کے کانوں کو کلام نور آگیں سے معمور کرتے رہے بالآخر ۱۸ صفر المظفر ۱۳۲۳ھ ہجری روز دوشنبہ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء عیسوی میں اس حسان الہند نے خاکدان دنیا کو چھوڑ کر گلشن فردوس کی راہ لی صد حیف کہ جو آپ کی ذات عالی صفات سے علم سخن کی غیر معمولی شمع روشن تھی وہ بجھ گئی ہندوستان ایک باکمال سے خالی ہوگیا۔

بصفر کردہ سفر عابد وعالم محسن
۲۲ ۱۳ ھ

مادہ تاریخی سال وفات کا ہے۔

منشی محمد ارتضا علیصاحب[۵] کاکوروی تے جو ایک ذہین و طباع انسان تھے اور تاریخگوئی مین انھین مہارت تامہ حاصل تھی آٹھ دس قطعات تاریخ رحلت کہے تھے جنمین سے بعض لکھے جاتے ہین ؎

مزار پاک ہے محسن کا فاتحہ پڑھ لو ۔ گئے ہین عالم فانی سے سوے جنت آج
امیر تھے وہ بظاہر فقیر باطن مین ۔ ادیب عالم و فاضل خلیق نیک مزاج
لکھے تھے جو نئے کے مضمون نعت سرور مین ۔ ہوئی تھی عرش معانی پہ آپکو معراج
قبول عام کا خلعت عطا ہوا تھا انھین ۔ ملا تھا حضرت ممدوح سے سخن کا تاج
حیات ہی مین تصانیف ہوگئین مشہور ۔ نہین تھی ناموری کچھ ممات کی محتاج
عیان ہے صبح تجلی سے نور بیدالیش ۔ چراغ کعبہ مین ہے جلوۂ شب معراج
شرر ہے مخبر سال وفات یہ مصرع ۔ چراغ کعبہ سے پر نور یہ لحد ہے آج

ایضاً

جنان مین کر رہا ہے سیر محسن ۔ فدائے صاحب لولاک ہے یہ
شرر کہتی ہین یون جنت کی حورین ۔ ثناخوان نبی پاک ہے یہ

ایضاً

از وفات حضرت محسن جہان تاریک گشت ۔ آفتاب عزت و تمکین نہان شد زیر خاک
گفت ہاتف از پئے سال وفاتش ای شرر ۔ مولوی محسن وکیل و شاعر دربار پاک

مولانا نے تازیست مین پوری مین وکالت کی اور آپ کی قابلیت سے وکالت کو افتخار رہا تصویر آپ کی

---

[۵] ارتضا علیصاحب شرر مولوی جماعت علیصاحب جو اور رذادولی اور شاہ محمد کاظم صاحب کے فرزند تھے اولاد امجاد مین تھے شاعری انکو طبعی مناسبت تھی آپ کی متعدد نظمین طبع ہو گئی ہین جنکے نام یہ ہین شبیہ جفا تصویر عبرت صبح وصل خیابان یادگار شرر باسی ہار سہانی شام سیر ہمالیہ شبیہ عبرت پیاری برسات تصویر حسرت ۔ خوب خوب دلکش اشعار لکھے ہین ۔
صد حیف کہ اسی سال چند ماہ ہوئے کہ دفعتہ آپ نے بمرض ہیضہ انتقال کیا آپکی جوانمرگی داچانک مرنے نے احباب کے دلون کو زخمی کر دیا آپکی خوش اخلاقی قابلیت تیز فہمی کی تصویر اس خستہ جگر مخلص کے اکثر اوقات پیش نظر رہتی ہے راقم الحروف نے آپ کا مادہ رحلت سے شرر لے تاثیر بہشتی ہوئے نکالا ہے ۔ آپ آٹھ سال شاہ آباد مین نائب تحصیلدار اور قائم مقام تحصیلدار رہے اب تین سو ماہوار کے گریڈ کے انسپکٹر تھے قبل از نتیجہ پانے جنت مین درجہ بلند حاصل کیا اپنی ماتم سخت ست کہ گویند جو افرد آپ کے استاد نواب فصیح الملک داغ دہلوی نے بمقام حیدر آباد دکن آپکا عمدہ الفاظ مین راقم سے تذکرہ تھا ۔

---

[۵] یہ تمام کتابین منیجر ادیب بک ایجنسی پاٹانالہ لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہین ۔

رسالہ مخزن لاہور مین جو شایع ہو چکی ہے وہ راقم کے پاس بھی موجود ہے
آپ کا کلام مع مختصر حال کے "کلیات محسن رحمۃ اللہ علیہ" کے نام سے عرصہ
ہوا شایع ہو کر مقبولیت عام حاصل کر چکا ہے اور منیجر صاحب ادیب بک ایجنسی
پانانالہ لکھنؤ سے درخواست کرنے پر بقیمت ایک روپیہ چار آنے
علاوہ محصول ڈاک مل سکتا ہے آپ کے خلف اکبر حاجی مولوی نورالحسن
صاحب نیر ایم اے ال ال بی وکیل اور خلف اصغر حاجی مولوی انورالحسن صاحب
ال ال بی وکیل دونون صاحبزادے عربی مین منتھی مولوی در انگریزی مین گریجوٹ وکیل ہین
اگر ایشیائی مذاق مین تکمل تو انگریزی تہذیب مین انتہائی استعداد رکھتے ہین۔
حضرت نیر نے اپنے علمی مشاغل کیوجہ سے وکالت ترک کر دی ور نوراللغات کی تصنیف
و اشاعت کی ضرورت سے رسالہ ادیب جاری کیا جس کی بدولت آج ناظرین باتمکین کو ان حالات کے
ملاحظہ کا موقع ملا۔ حضرت نیر کے کلام مین اپنے والد بزرگوار کا رنگ پایا جاتا ہے اور الولد لابیہ سر
کے مصداق ہین آپ کا رسالہ خورشید بدر جو غزوہ بدر کے واقعات کو آپ نے نظم کیا ہے۔ اور
مدینہ منورہ مین حضور سرور عالم صلعم کے روضۂ اقدس کے روبرو پڑھا بھی ہے نہایت پر لطف اشعار ہین۔

منشی سید امتیاز علیخان وزیر بھوپال

اس آخری دور مین منشی صاحب موصوف نے جو شہرت و مقدرت پائی وہ اُن کے بعد اہل وطن کو حاصل
نہوئی لیاقت و ذہانت فیاضی و مروت کا مادہ آپ کی ذات مین بجید تھا ابتدا مین بصیغۂ پولیس
ملازم ہوے اس کے بعد لکھنؤ مین وکالت شروع کی اور اپنی خوش بیانی وطراری و عالی فہمی سے
اول درجہ کے وکیل ہو گئے اسی زمانہ مین انجمن تعلقداران اودھ نے وضع قانون کی۔
جلیل القدر خدمت آپ کے سپرد کی اور آپ نے اس عالی دماغی و قابلیت سے کام کیا کہ تمام ملک مین
آپکی باریک بینی و خوش فہمی کی تعریف ہوئی ۲۷ دسمبر ۱۸۸۸ء کو ریاست بھوپال مین آپ طلب کیے گیے
اور وہان مدار المہامی کا منصب جلیلہ عطا فرمایا گیا۔
منشی صاحب نے ریاست مین بڑی خوش تدبیری سے کام لیا اور جو کوئی اُن کے پاس گیا اُس سے
نہایت اخلاق و سلوک سے پیش آئے اکثر اشخاص کو بھوپال مین ملازم رکھا دیا سر سید احمد خان نے
سنہ ۱۸۹۱ء مین جب علیگڈھ کالج کی امداد کے لیے حیدرآباد و بھوپال کا سفر کیا تو اثناء راہ مین پہلے

بھوپال اترے منشی صاحب بکمال قدر و منزلت پیش آئے اور سرسید کو سرکار عالیہ فرمانروای بھوپال کی خدمت مین لیکر حاضر ہوئے سرسید نے مدرسۃ العلوم کی کیفیت اور مسلمانونکی تنزل پذیر حالت اور بمقتضائے زمانہ تعلیم دینے کی ضرورت بیان کی اسوقت نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والی ملک بھوپال نے بارہ ہزار روپیہ عنایت کیے بعد ازان سرسید نے ایک نظم فارسی ہرہائنس ممدوحہ کی شان مین لکھکر بھیجدی جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

توشاہجہان باشی وخورشید شریعت ۔۔۔ پیوستہ درخشان بود از گوشۂ نامت

انسٹیٹیوٹ گزٹ مین یہ حالات شائع ہو چکے ہین -

احمد علیصاحب شوق قدوائی نے وہ قصیدہ جس کا مطلع یہ ہے

چمکا ہو نچھکے پیش رخ دلبر آئینہ ۔۔۔ چہرے کے عکس سے ہے پری پیکر آئینہ

لکھکر منشی صاحب کو سنایا جب منشی صاحب نے یہ شعر ؎

نام اسقدر بلند کہ پاس اُس سے ہر بلند ۔۔۔ کام اسقدر درست کہ ہر دفتر آئینہ

سنا تو اپنی دریا دلی سے صلہ عمدہ عنایت کیا تھا -

منشی صاحب کی داد دہش سے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کے محلسرا مین اندر سے باہر تک جملہ مرد عورت منشی صاحب کا دم بھرتے تھے قریب آٹھ سال کے بھوپال کی وزارت آپ نے بڑی شان شوکت سے کی آخر مین استسقا کے مرض مین مبتلا ہو کر ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۴ہجری مطابق ۱۶ نومبر سنہ ۹۶ء کو آپ نے انتقال کیا باغ مقبرہ عرف بڑے باغ مین مدفون ہوے -

ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ خاکسار کا بھوپال جانا ہوا تھا نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج الہند فرمانروائے بھوپال نے اپنی کتاب اختر اقبال مین حضور سرور عالم صلعم کے قدم مبارک جو انھون نے سلطان المعظم کے زیارتخانہ استنبول مین جاکر زیارت کی تھی تحریر فرمایا ہے چونکہ اس خاکسار نے ایک کتاب مین اس معجزہ کے بابت مبسوط بحث کی اور مہاجرین سے جو خط وکتابت کی وہ بھی درج کی ہے اس لیے بیگم صاحبہ ممدوحہ کی زبانی اس قدم رسول کی حالت دریافت کرنا تھی اسلیے ہر ہائنس بیگمصاحبہ کی خدمت مین حاضر ہوا تھا اور مفصل کیفیت جناب ممدوحہ سے تصدیق کرکے اطمینان حاصل کیا ہے

اسی سلسلہ مین منشی صاحب کے مزار پر بھی حاضری کا اتفاق ہوا آپکے مدفن پر مختصر حالات نثر مین اور ایک قطعہ تاریخ منشی مفتی امیر احمد صاحب مینائی کا سنگ مرمر پر کندہ ہے جس سے واقعات زندگی پر

پڑھنی پڑتی ہے اس جگہ اس کا لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے ؎

وزیر صاحبِ توقیر امتیاز عملے | کہ امتیاز زناشش بدھر شد اکمل
فراغ حوصلہ مردجواد نیک نہاد | بحُسن خلق در امثال خویش ضرب مثل
وزیر اعظم بھوپال شد باخر عمر | وکیل نامور بود در اودھ اول
جمادی الآخرہ آغاز عشرہ دو مین | ہزار حیف کہ گشتہ حیات او مختل
شب سہ شنبہ پس از انقضائی ساعت ہفت | متاع نازش فوتش ربود بیک اجل
بہ بزم ماتمش از جوش گریۂ خونین | بدیدۂ تر احباب راہ یافت سبل
دلش بکمال مصیبت رسیدگان میسوخت | کنون زنار غمش سینہ شد منفعل
دعاے مغفرت او بھرزبان جاری ست | کہ بود صاحب جود و کرم از اہل دول
خداے رحم بحالش کند کہ بود رحیم | نداشتے بہ ترحم نظیر خویش و بدل
شمیم خلق بگردش جہان نمود اثر | کہ خاک عطر فشان شد چو عنبر و صندل
آثیم بھر قبرش سرود کہ نقش کند | محل رحمت رب کریم عز و جل

۱۳۴۱ھ

خاکسار محمد مظفر حسین سلیمانی شاہ آبادی

جوابات امور مشورہ طلب

مندرجۂ رسالۂ ادیب اُردو بابتہ یکم نومبر سنہ ۱۹۲۱ء

سوالات

۱- تیر تُکّی پر گزران ۲- ٹاٹ اولٹ دینا ۳- ترتی جانا کھوپری کا- کس زبان کا لفظ ہے ۴- چپر غٹو ۵- چپر قناتیا- کس زبان کی الفاظ ہین ۶ چلچلاتی دھوپ ۷- جھیجھا لید ر ۸ چُلّی چُپلیا ۹ چپڑ چپڑ بلائین لینا- اور چپٹ چپٹ بلائین لین- دونون فصحا بولتے ہین یا نہین- ۱۰- چار دن مال ہپ کر جانا ۱۱- خالصی لگ جانا ۱۲- دم بخت ۱۳ اخشکے کا کھیت ۱۴- ردوی- خدوی ۱۵- دھتا بتانا ۱۶- دھڑ دھڑی کر کے لٹوالینا ۱۷- ڈھی دینا- صحیح ڈھی ہے یا ڈہی بروزن کئی اور بول چال مین کیا ہے۔

جواب

ان الفاظ کا کوئی معیار نہین ہے نہ آجتک انکی طرف کسی نے توجہ کی جبکہ انکا کوئی معیار رہا ہین ہے تو ذہنی قیاسی جواب دیا جاتا ہے ممکن ہے کہین پر ذہن نے غلطی کی ہو۔

۱- تیر تُکّی پر گزران یہ لفظ قیاساً تُکّی بضم تا نہین ہے بالکسر تا ہے تکّی جمع تکہ کی جسے تکہ بوٹی کہتے ہین اُردو مین بوٹی کا جثہ بڑا ہوتا ہے اور تکہ نہایت قلیل جیسے تکتیان موٹا قیمہ اور فارسی مین تکہ پارہ گوشت کو کہتے ہین اور عربی مین وَذرَة تیر جس لحم پر لگایا جائے تو اُس تیر کی پیکان یعنی پھل بھر گوشت خارج ہوگا ذرہ ذرہ ہو کے کہ وہ نہایت قلیل ہوا اور تیر ہر وقت سر نہین کیا جاتا گاہ گاہ شکار ہوتا ہے- پس مراد سیاق تعلی کے یہ ہوئی کہ جہان کہین سے کسیوقت قدر قلیل ملگیا اُسی پر اکتفا کیا یعنی تیر محنت و مشقت و جانفشانی کر شکار کیا یعنی کسیکو پھانسا اوسمین جسقدر ملگیا اوسی پر قناعت کی آج یہان کل وہان تیر تکی پر گزران۔

دوسری صورت ذہنی تیر تُکّی- تکّی جمع تکّا کی تکّہ کو فارسی مین تکمانہ اور عربی مین السہم المدمم قہما النصل تیر گرد پیکان کہتے ہین از منتخب النفائس اور تُکّا سید ھے کو کہتے ہین جسمین کچھ مطلق نہو حاصل مطلب بظاہر یہ ہے- خالد نے سیدھا نشانہ پر تیر مارا یعنی کسی سے اپنی حاجت بیان کی یا کچھ بنظر انتفاع فروخت کیا یا کوئی خدمت بجالایا بالعوض اوسکے یا اسکی تیر زارنالی پر جو ملگیا اُسی پر گزران کی نہ ملا تو نشانہ نے خطا کی۔

تیسری قیاسی شکل تیر تکی پر گزران- تکہ سے تکّا لکلا اور تکّا کی جمع تکی یعنی زید نے اپنے نفس پروری کیلئے جھوٹ سچ حلال حرام چال فریب مکر دھوکا حق ناحق خوشامد در آمد منت سماجت نے ارنالی

کسی قسم کا تیر خالہ نے زید پر سر کیا جیسا موقع اور جیسا تاک ملا اگر پڑ گیا نفس پروری ہوگئی اگر وار خالی گیا فاقہ ہے مگر تاک تو لگ گیا یعنی جوڑ ہند تو ٹھیک ہو گئے آئندہ دیکھا جائیگا فی المثل لگا تو تیر نہین تکا جسکی اصل ہے تک کا جمع اسکے تک کی یعنی تیر بے تکی نہین تک کی۔ حاصل ان سب کا یہ ہے نفس پروری کیلیئے جس صورت سے ہوا کچھ کہین سے کچھ کہین سے جو ہتے چڑھ گیا اُسی پر اکتفا کی نہ ملا بے نیل مرام رہگئے۔

۲۔ ٹاٹ اولٹ دینا۔ محاورہ مہاجنون کا ہے ٹاٹ وہ کہ جس گدی پر سیٹھ جی بیٹھے ہوے بالمرہ لین دین گھوین گانٹھ کرتے ہین دفعتاً دوالا نکلا یا نکالا لوگون کا ہزارون لاکھون روپیہ رہگیا سیٹھ جی محتاج ہو گئے اب اُس گدی یا ٹاٹ پر کیا بیٹھین وہ الٹا پڑا ہے دیا جل رہا ہے جو دیکھتا ہے جان جاتا ہے سیٹھ جی دوالئے گئے پس ٹاٹ اولٹ دینا مہاجنون کی اصطلاح مین دیوالیا ہو جانے کو کہتے ہین۔

۳۔ ترق جانا کھوپڑی کا یہ مرکب اللسان ہے۔ ترقی فارسی ترقیدن سے کھوپڑی ہندی یہ لفظ کئی طرح بولی جاتی ہے کھوپڑی ترق گئی دھوپ سے یا ضرب سے یا دوا کے حارہ سے یا کھوپڑی ترقی جاتی ہے یا ترق جائیگی مثلاً ٹھیک دوپہر موسم گرما کی وہ دھوپ ہے کہ کھوپڑی ترقی جاتی ہے یا ایسی کڑکڑاتی دھوپ مین کھوپڑی ترق جائیگی یا اس چلچلاتی دھوپ مین چندیا ترق گئی یا چٹخ گئی یا یہ دھوپ چٹخائے دیتی ہے بیشتر عورات کے محاورے ہین بجائے چٹاک کے جسکے معنی کھلنے کے ہین چٹخ اور ترق اردو مین استعمال ہا ہے

۴۔ چیر غٹو اور چپر غٹو عوام بازاریون کا محاورہ ہے یعنی پھانس لینا اپنے پھندے مین لے آنا اپنا شیفتہ کر لینا بظاہر اُردو ہے اور وجہ تسمیہ ذہن مین نہین آتی۔

۵۔ چپر قناتیا اسکی پوری تشریح مین طوالت ہے مختصر یہ کہ ایک شخص مسمی کوکا پنڈت کسی راجہ کا وزیر تھا بڑا عیاش بلکہ یہ کہنا چاہیے موجد عیاشی اوسنے چار قسم کی عورتین اور چار قسم کے مرد افعال کردار ڈیل ڈول اور کچھ تناسبات پر قرار دیے ہین یعنی پدمنی عورت اسکا جوڑ لکھ چوما اور چترنی عورت اسکا جوڑ کرکھما مرد اور ہستنی عورت اسکا جوڑ بل ہو سیا مرد اور سنکھنی یا ڈنکھنی عورت اسکا جوڑ چپر قناتیا مرد یہ عورت اور مرد سب سے بدتر اور قبیح افعال کردار اطوار چال چلن خصائل حرکات ڈیل ڈول صورت شکل رکھتے ہین اور بخلاف مرد و عورات مذکورہ کے تو اصل مین سیکڑون قسمین ہو گئین۔ پس چپر قناتیا قبیح افعال والے مرد کو چاہیے اُسمین پورے پورے شرائط قبح نہون مثالاً کہہ بیٹھتے ہین۔

(باقی آئندہ) ثریا

بیض

ملاحظہ ہو ادیب اُردو بابتہ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء و جنوری ۱۹۲۲ء

جولائی کے ادیب مین سوال یہ تھا دُ رشک کے شعر مین بیض ہوتا کے کیا معنی ہین ؎
دکھایا جب کلام مدحت چشم دید بیضا کسی پر بیض ہوتا ہے کسی پر صاد ہوتا ہے
جنوری سنہ ۱۹۲۲ء کے ادیب اُردو مین جو مضمون جناب لمعہ کا شایع ہوا ہے اوس کا خلاصہ یہ ہے بیض یا وہ علامت ہے جو مدارک کے ختم ہونے پر باین شکل (ـص) بنائی جاتی ہے تاکہ دوسرا شخص اُسمین کچھ اضافہ نہ کرسکے ۲ فرد مین عبارت کے ختم پر بھی یہ علامت بنا دیتے ہین جس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اب آگے کوئی عبارت نہین ہے ـــ ان معنون سے شعر کا مطلب واضح نہین ہوتا ـ جناب لمعہ غور فرمائین ـ

نشتر

امور مشورہ طلب

از مؤلف نور اللغات

۱ تان پلٹا دگویون کی اصطلاح) کسکو کہتے ہین ـ (مثنوی عالم)

کس قیامت کا تان پلٹا ہے جسم آواگون کا دھوکا ہے

۲ تام لوٹ ـ کس زبان کا لفظ ہے ـ

۳ ملچک ـ کس زبان کا لفظ ہے ـ ہندی لغات مین نہین پایا گیا ـ

۴ تتے پڑنا ـ کے کیا معنے اور محل استعمال ہے ـ (فقرہ) گھر مین چھپے بیٹھے ہین باہر قرضخواہون کے تتے پڑے آبرو پر پانی پھر گیا ـ



زمانہ

ملک میں اسوقت تک بلا مبالغہ سیکڑون رسالے شایع ہوئے لیکن کسی رسالے نے اتنی عمر نہین پائی جتنی ہمعصر "زمانہ کانپور" نے۔

زمانہ کانپور سنہ ۱۹۰۳ء سے برابر ملک کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ منشی دیانرائن صاحب نگم یقینی شکریہ کے مستحق ہین جنکی اڈیٹری مین ہمعصر مذکور زبان اردو کی سچی خدمت انجام دے رہا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس　　ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

مضامین دلچسپ لکھائی چھپائی معقول۔ دو کے ترتیب کے مہینے رنگین تصاویر باوجود ان خوبیون کے قیمت پانچ روپیہ و آٹھ روپیہ سالانہ۔

شائقین ادب منیجر صاحب رسالہ زمانہ کانپور کے پتے سے درخواست خریداری ارسال فرمائین۔

ادیب ناگپور

یہ ماہوار رسالہ ناگپور سے مولوی محمود علی خانصاحب فاضل ندوی کی اڈیٹری مین نہایت آب و تاب سے شایع ہوتا ہے۔ مضامین دلچسپ اور زیادہ تر تاریخی ہوتے ہین اس پُر آشوب زمانے مین ملک کو اس رسالے کی اشد ضرورت ہے۔ قیمت رسالے پہ درج نہین شائقین منیجر صاحب ادیب ناگپور سے خریداری کی درخواست کرین۔

نقاش

یہ رسالہ حضرت عزیز بدایونی کی اڈیٹری مین جنوری سنہ ۱۹۲۲ء سے نکلنا شروع ہوا مضامین گو مختصر ہین لیکن نہایت دلچسپ ہین۔ خصوصًا ایڈیٹوریل مضمون نہایت قابلیت سے لکھا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی بھی معقول ہے۔

ہم نقاش کا دل سے خیر مقدم کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خدا اسکو پروان چڑھائے اور صرصر حوادث سے محفوظ رکھے۔ قیمت چار روپیہ سالانہ ہے مولوی غلام سعید صاحب تجلی منتظم اعزازی دفتر نقاش بدایون کے پتے سے خریداری کی درخواست کیجئے

رُوحِ سخن

تضمین بر غزل امیر مینائی

نشاطِ صحبتِ اہلِ دیار کھو بیٹھے — سُرورِ بزمِ مے میگسار کھو بیٹھے
غرضکہ زندگی مستعار کھو بیٹھے — بتون کے عشق مین ہم جان نثار کھو بیٹھے
عجب امانت پروردگار کھو بیٹھے

ہے کمسنی ۔ ابھی سیکھو۔ ہوے ہو کس قابل — حضور ۔ ہے فن تیر افگنی بہت مشکل
بھلا کب ایسی جگہ چوکتا کوئی کامل — سر خدنگ تلک آچکا تھا طائر دل
تم آنکھ پھیر کے اپنا شکار کھو بیٹھے

بڑے ریاض سے اتنا جما تھا رنگ اپنا — انیس صحبتِ تنہائی ہر گھڑی رہنا
کہین کا بیخودی شوق نے ہمین نہ رکھا — لیا جو خواب مین بوسہ تو یار جاگ پڑا
تمام عُمر کا ہم اعتبار کھو بیٹھے

غم فراق کی ہوتی کبھی تو طے منزل — نشانہ ہوتے نہ سفا کیون کے یہ بیدل
امیدین خاک مین اہل وفا کی سب گئین مل — سوالِ وصل کا کرنے سے یہ ہوا حاصل
کہ آسرا ترے امیدوار کھو بیٹھے

خرامِ ناز حسینان شوخ چشم و شریر — شکستِ شیشۂ دل کی صدائے پُر تاثیر
کہ طرز نالہ کشی سلیم غم تصویر — ارادہ کون تھی جس پہ ہوے آمیر فقیر
ذرا سی بات مین صبر و قرار کھو بیٹھے

(جناب حافظ سلامت اللہ صاحب)

حضرت رضا فرنگی محلی

چبھ چبھ گئے ہین کانٹے جب سیر کی ہے بن کی — رہ رہ کے یاد آئی راحت مجھے وطن کی
ہم کیون کہین نہ کو سو کیا تم نہین سمجھتے — مٹے گی اک برائی سو خو بسہان دمن کی

ہنس ہنس کے آج باتین کرتا ہی کون کس سے
جل جل کے بجھ رہی ہین کیون شمعین انجمن کی

دریائے خون رواں ہی آنکھون سے اُس گلی مین
زخمون کے ٹانکے ٹوٹے کھا کر ہوا چمن کی

اُس ترک کی گلی مین توڑا ہے دم تڑپ کر
چھٹنے نہ پائے مٹی غسال میرے تن کی

اُس بت کے دست نازک ہوتے مری نظر مین
اے کاش مجھکو ملتی تقدیر برہمن کی

غربت مین کون دیکھے تیشہ کی تیز دستی
کھنچنے لگین رگین تک اعضائے کوہکن کی

ہم اپنے دل کا قصہ محفل مین کہہ سنائین
تم سمجھو ہے کہانی اُجڑے ہوئے چمن کی

آئے ہین بیغرض کب مرقد مین یہ فرشتے
دولت سے کم نہین ہین دو چادرین کفن کی

زور جنون کے ہاتھون وہ آج بیڑیان ہین
کل تک جو دھجیان تھین اپنے ہی پیرہن کی

تھا ایک ہاتھ میرے سینہ پر اک گلے پر
تصویر کھینچنی تھی ایسے مین تیغ زن کی

تربت پہ کس ادا سے روتی ہے آج لیلے
منھ پر نقاب ڈالے مجنون کے پیرہن کی

کیا ڈوب ہی کے مرنا قسمت مین اے رضا ہے
تعریف کر رہے ہو کیون تم چہ ذقن کی

حضرت عارج مالیگانوی

وہ دیر مین چھپین کہ چھپین خانقاہ مین
جلوے عیان ہین اُنکے ہماری نگاہ مین

دل بیقرار ہے کسی ظالم کی چاہ مین
بسمل تڑپ رہا ہے مگر قتلگاہ مین

جس سے ملائی آنکھ اُسے تسخیر کر لیا
جادو بھرا ہوا ہے بتون کی نگاہ مین

نقشہ کھنچا ہے آنکھون مین سب سے علیحدہ
جچتا نہین حسین کوئی اپنی نگاہ مین

شوخی ہے غمزہ بھی ہے مروت مگر نہین
اتنی فقط کمی ہے تمھاری نگاہ مین

اوس نے نہین کے لہجے مین ہان کا دیا ثبوت
اقرار بھی ہوا تو رہا اشتباہ مین

عشاق پھونک پھونک کے رکھا کرین قدم
کانٹے بچھے ہوئے ہین محبت کی راہ مین

دل لے گیا مرا مجھے بسمل بنا گیا
دو کام کر گیا ہے کوئی اک نگاہ مین

پُر داغ دل مرا جو نہین ہے نہین سہی
روشن ہے کیا یہ آپ کی زلف سیاہ مین

مشتاق دید حسن کو سیری کہان نصیب
آنکھین بچھی ہوئی ہین حسینون کی راہ مین

غیرون کو اپنی بزم مین تو نے دیا فروغ
ذرے ہین آفتاب تری جلوہ گاہ مین

ناز و ادا و عشوہ و غمزہ ہے جانستان — بانکا ہر اک ہے حسن بتان کی سپاہ مین
اللہ رے ہجر یار مین یہ بے بضاعتی — نالے مین ہے اثر نہ ہے تاثیر آہ مین
شوخی بھی ہے ادا بھی نزاکت بھی ناز بھی — کس بات کی کمی ہے تری جلوہ گاہ مین
کیا اعتبار حضرت عاجز کے زہد کا
ہین آج میکدہ مین تو کل خانقاہ مین

حضرت ہادی مچھلی شہری

اک عجب ہستی محبت مین ہمارا دل بھی ہے — موج طوفان خیز بھی ہے دامن ساحل بھی ہے
رو رہا ہے خون کے قطرے بجائے اشک غم — سوگوار ون مین ہمارے خنجر قاتل بھی ہے
ختم ہوتا ہی نہین افسانۂ مرگ و حیات — سخت جانی سے پریشان مین بھی ہون قاتل بھی ہے
دیکھ لیلےٰ کا نہ ہو بدنام اے مجنون حجاب — خانۂ دل مین ترے گنجائش محمل بھی ہے
رہ نہین سکتی ہمیشہ ایک حالت پر خوشی — حاصل امید سچ پوچھو تو بے حاصل بھی ہے
خود مری حالت ہے تیری کج ادائی کی معین — باعث محرومی دل اضطراب دل بھی ہے
بیخودی بھی ہے دفور مدعا کے ساتھ ساتھ — فائز منزل ترا گم کردۂ منزل بھی ہے
مختلف انداز ہین میرے دفور شوق کے — راہبر بھی قاطع راہ سر منزل بھی ہے
کر تو لون مین وعدۂ فردا کا تیرے اعتبار — تیرے پہلو مین مگر ناآشنا اک دل بھی ہے
وصل مین بھی بیقرار شوق ہے مجنون کا دل — کیا حریم مدعا مین [illegible]دۂ محمل بھی ہے
انتہائے ناتوانی کا تماشا دیکھئے — دور منزل سے بھی ہون اور سامنے منزل بھی ہے
کس سے نفرت کیجیے کس سے محبت کیجیے — دل بھی ہے سینہ مین نوک خنجر قاتل بھی ہے
مجھکو گرداب مصیبت کا ذرا بھی غم نہین — کشتی امید کے ہمراہ اک ساحل بھی ہے
مین نے یہ مانا کہ ہو جائے تصدق آپ پر — دل مرا لیکن ادائے فرض کے قابل بھی ہے
عالم امید مین ہادی مرا کیف حیات
ہے جدا بھی درد سے اور درد مین شامل بھی ہے

حضرت عزیز بلگرامی

ہر دم خیال رکھتا ہے مجھ پر قصور کا — کس طرح شکر مجھ سے ہو رب غفور کا
اترائیے نہ حسن دو روزہ پہ اسقدر — رہتا نہیں غرور کسی پر غرور کا
رکھ تو نگاہ اپنی کریمی پہ اے خدا — ہرگز نہ کر خیال ہمارے قصور کا
سر چڑھ کے بولتا ہے لہو بے گناہ کا — چھپتا نہیں ہے خون کبھی بے قصور کا
روز ازل سے بھڑکی ہے وحدت کی دل میں آگ — پروانہ مدتوں سے ہوں میں شمع طور کا
لپٹوں گا جا کے حشر میں قدموں سے یا رسول — پا جاؤنگا پتا جو کہیں بھی حضور کا
دل دیکے اپنے آپ کو برباد کر دیا — پھل ہمکو مل گیا ہے خود اپنے قصور کا
کہکے الست دوں نعرہ تو حشر میں — دکھلا دوں لطف آپ کو شور نشور کا
کیوں خون بہائیں آپ کسی بے گناہ کا — کیوں آپ دل دکھائیں کسی بے قصور کا
تیری ہی دید کی ہے ہوس مجھکو یا خدا — خواہاں نہ ہوں بہشت کا طالب نہ حور کا
کس نے سکھائی تمکو صدا اِحیاء کی — کس نے پڑھایا تمکو سبق دور دور کا

ہو حشر تو کروں میں گلہ اُنکا اے عزیز
مرتے ہی انتظار ہے آواز صور کا

حضرت اخگر ازہمی

ڈبو دی آبروئے اشک حسرت نے رواں ہوکر — رہا آخر کو رازِ الفت پنہاں عیاں ہوکر
تڑپتا ہوں رہوں کب تک میں قاتل نیم جاں ہوکر — لگا دے ہاتھ اب تیغ ادا کا مہرباں ہوکر
سبک اتنا ہوا فرقت میں تیری ناتواں ہوکر — لگیں اشکوں کی آنکھوں سے گرا اُسکی گراں ہوکر
تمہیں انصاف سے کہدو تمہیں پر منصفی ٹھیری — ستم کرتا ہے کوئی بھی کسی پر مہرباں ہوکر
اگر ایسا ہی پردہ ہے مری آنکھوں میں آجاؤ — نظر کسطرح پتلی میں رہوگے نہاں ہوکر
ابھی سے عالم طفلی میں ہیں یہ شوخیاں تیری — قیامت اور بھی ڈھائیگا ظالم نوجواں ہوکر
نہ پایا ٹھکانہ پایا آجتک تیرا نشاں میں نے — رہا آوارہ میں برسوں غبار کارواں ہوکر
مدد اے ضبط الفت المدد اے بیخودی آجا — کہ نکلا جاتا ہے یہ راز غم منھ سے فغاں ہوکر

یہ اخگر فیض ساقی ہے کہ اک ساغر کے پینے سے
کھلے رازِ دو عالم دلپہ میرے سب عیاں ہوکر

رجسٹرڈ نمبر ۷۸۶ اے ۱۰۰۶

آشوبِ زمانہ دلربائے سخن ست   غارتگرِ ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیرِ دام دگرند   بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اردو

مرتبہ

خاکسار نورالحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نوراللغات پاٹانالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

نیر پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۵	یکم مئی سنہ ۱۹۲۲ عیسوی	جلد ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادیب اردو

نمبر ۵ جلد ۲ — مئی سنہ ۱۹۲۲ء

پورب کے مردم خیز قصبات

نمبر ۲

میر غلام علی آزاد بلگرامی

سلاطین اسلام کی آمد سے ہندوستان کے جن جن مقامات مین علم کی شعاعین پھیلین ان کی اولیت کا فخر بلگرام کو بھی حاصل ہے۔ بارھوین صدی تک بلگرام علما شعرا اشارِح کا معدن اور تصنیف و تالیف کا مخزن رہا۔ علم و فضل سے جو شہرت بلگرام کے حصہ مین آئی وہ دوسرے قصبہ کو میسر نہوئی۔ بلگرام کے کسی شاعر شیرین زبان نے بلبل شیراز کی خوشنوائی یاد دلادی اور کسی فاضل خوش بیان نے کوس لمن الملکی بجاکر اپنی قابلیت کا سکہ عالم مین بٹھا دیا۔ میر عبد الجلیل علامہ اسی فضیلت کو اپنے وطن بلگرام کی طرف منسوب کرتے ہین ؎

از خطۂ پاک بلگرام است   آب گل من کہ فیض عالم است   آفتاب جامی   کوثر مہ د   بلگرامی   [illegible]

جن نفوس سے بلگرام کو فخر و ناز حاصل ہوا ان مین ایک مولوی سید غلام علی آزاد کی بھی ذات ہے میر آزاد بلگرامی باعتبار قابلیت و تصنیفات کے وہ شخص ہین جو ہندوستان مین اپنی نظیر نہین رکھتے جو مقبولیت ان کی تصنیف کو حاصل ہوئی وہ کسی ہمچشم کو نصیب نہ ہوئی۔ فارسی تو اُن کی زبان ہی تھی اس مین کمال تھا لیکن باوجود ہندی نژاد ہونے کے عربی مین وہ قصائد لکھے کہ اہل عرب نے جو مدارس کے لئے کورس مرتب کیا اس مین میر آزاد کے عربی قصائد داخل کئے مکہ معظمہ اور مصر مین آزاد کی بعض تصنیفات پڑھائی جاتی ہین۔

فارسی دیوان کے علاوہ عربی دو دیوان مین تین ہزار اشعار موجود ہین۔ بیشمار قصائد حضور سرور عالم صلعم کی نعت مین لکھے اور حسان الهند کے لقب سے ممتاز ہوئے ذی علم اور بھی گذرے مگر میر آزاد کے دماغ کو علم سے بالطبع مناسبت تھی ہر فن کو بغور دیکھا اور اس کی تہ کو پہونچے۔ تصنیفات تعداد مین کثیر اور سب نہایت نفیس اور حشو و زوائد سے پاک اگر نظم مین فصاحت تو نثر مین بلاغت ہے۔

اس مین کوئی شک نہین کہ حضرت امیر خسرو دہلوی اور مولانا میر آزاد بلگرامی کی جدت اور ہمہ دانی پر ہند ہمیشہ ناز کرتا رہیگا۔ اور یہ خداداد حصہ ہے۔ استغنا اور آزادی کا یہ عالم تھا باوجودیکہ ناصر جنگ شہید فرمانروائے دکن میر آزاد کے شاگرد بے تکلف اور علوم و فنون کے معتقد مگر تا زیست آزاد نے اپنی ذات کے لیے اُن سے منفعت حاصل نہین کی ورنہ زر و جاگیر و منصب جو چاہتے حاصل کر سکتے تھے۔ تاریخی مادہ نکالنے مین بھی میر آزاد کو جو ملکہ تھا وہ عدیم المثل سمجھا جاتا ہے درحقیقت آپ نے وطن بلگرام کا نام روشن کر دیا۔

میر آزاد کے مورث اعلیٰ سید محمد صغرے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مرید اور سلطان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی کے امرا سے تھے سید موصوف نے سلطان ممدوح کے حکم سے بلگرام کو ایک سرکش راجہ سے جسکا نام سری تھا چھین کر اپنے قبضہ مین کیا اور معہ اپنی جماعت کے سکونت اختیار کی اس واقعہ کی تاریخ لفظ خداداد سے نکلتی ہے سید محمد صغرے سادات واسطی سے تھے انہون نے بلگرام مین قلعہ بھی تعمیر کیا تھا اور ۳۱ برس بلگرام کی حکومت کرکے سنہ ۶۴۵ ہجری مین رحلت کی۔

بلگرام کے سادات واسطی آپ ہی کی اولاد مین ہین۔ میر آزاد بھی انہین سید محمد صغرے

کی نسل سے عالم ظہور مین آئے - ۲۵ صفر المظفر سنہ ۱۱۱۶ ہجری روز یکشنبہ کو میر آزاد بلگرام کے محلہ میدان پورہ مین پیدا ہوے اُن کے والد ماجد کا نام سید نوح ہے وہ سید دید شہید کی اولاد امجاد مین ہین آزاد کے نانا سید عبد الجلیل علامہ استاد دیکتائے روزگار گزرے -

درسیات کی تحصیل میر آزاد نے بلگرام کے مشہور فاضل میر طفیل محمد سے کی اور عروض و آداب کو اپنے ماموں میر سید محمد سے حاصل کیا باقی لغت و حدیث جملہ علوم میر آزاد نے اپنے نانا سید عبد الجلیل علامہ سے بلگرام و دہلی مین ساتھ رہکر ختم کئے ناموں نانا اپنے ہونہار نواسہ کی غیر معمولی استعداد و طباعی دیکھکر خوش ہوتے اور اکثر کہتے تم ہی میری یادگار ہوگے فارغ التحصیل ہونے کے بعد میر آزاد واپس آئے اور عرصہ تک بلگرام مین رہے -

آزاد کے ماموں میر سید محمد بادشاہ دہلی کے میر بخشی و وقایع نگار رہتے اور ان دنوں صوبہ سندھ کے مشہور شہر سیوستان کی وقایع نگاری پر متعین تھے - میر آزاد اُن سے ملنے گئے جب یہ وہاں پہونچے تو ماموں نے اپنے وطن بلگرام کا رخ کیا اور آزاد کو وہاں اپنا قائم مقام چھوڑا چار برس تک میر آزاد وہاں رہے واپسی کے بعد بلا اطلاع والدین حجاز کا سفر کردیا نہ زاد راہ نہ کوئی رفیق ہمراہ ولولہ شوق سے بادیہ پیمائی پر آمادہ ہوگئے اور صحرا نوردی نے پیروں مین آبلے ڈالدیے - میر آزاد کے چھوٹے بھائی سید غلام حسین ڈھونڈھنے لگے مگر انکا پتہ نہ چلا یہ جنگل طے کرتے ہوے سرونج پہونچے یہاں نواب آصفجاہ نظام الملک والی دکن لشکر ڈالے ہوئے مرہٹوں سے جنگ کر رہے تھے آپ کو دربار آصفجاہی مین رسائی حاصل ہوئی اور نواب آصفجاہ نے زاد راہ کا انتظام کردیا -

۱۳ محرم سنہ ۱۱۵۱ ہجری کو مکہ معظمہ پہونچ گئے چند روز یہاں رہکر مدینہ منورہ کا راستہ لیا میر آزاد نے لڑکپن مین سید المرسلین کو خواب مین دیکھا تھا اور جب سے مدینہ منورہ کی حاضری اور روضہ اقدس کی زیارت کا ذوق دلکو بیچین کر رہا تھا - القصہ ۳۶ برس کی عمر مین مدینہ طیبہ پہونچ گئے - شیخ حیات سندھی مہاجر سے علم حدیث کی سند حاصل کی - مسجد نبوی مین شب بیداری کرتے اور بخاری شریف کے مطالعہ مین مشغول رہتے -

اسی حالت مین یہ غزل لکھی ؎

نمود جلوۂ اعجاز شمع مطلبی ... نماند شوخی چشم شرار بولہبی
فدای خاک حریم عقیق ... که کرد ریگ روانش علاج تشنہ لبی
زیارت تو کند آفتاب شب نذر ... زبسکہ ذوق شکست تو داشت ساغر ماہ ... گرفت رنگ نزاکت ز شیشۂ حلبی

خوش است حسن تغافل از باغبان کریم نصیب العظام کن عمارت رطبی بآفتاب نبوت رسانده ایم نسب تو ان نزد ره ما دید نور عجل نسبی
بملک ہند چون نسبت الولی آزاد کہ کرد تربیت من شکر لب عربی

آٹھ ماہ مدینہ منورہ مین حاضر رہے اسی مدت مین حج کا زمانہ آگیا اور میر آزاد خانۂ کعبہ کیطرف روانہ ہوے بعد ادائے فرض حج شیخ عبد الوہاب مصری محدث سے حدیث شریف پڑھتے رہے انہین ایام مین طائف گئے اور وہان حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو کر حسب حال یہ اشعار لکھے ––

اے صبا رو بہ مزار سپر عم نبی ۔ خاک آن روضہ کہ از عنبر تر نشناسی اگرہ ام خوب تماشا چمن طائف را ۔ در سبو ریخ گل او بہ گل عباسی

میر آزاد نے اس سفر کی تاریخ (سفر بخیر) اور واپسی کی سفر بخیر سے نکالی - اس کے بعد حجاز ہو کر سورت وغیرہ ہوتے ہوئے آزاد اورنگ آباد دکن مین آئے اور وہان باباشاہ مسافر نقشبندی کی خانقاہ مین مقیم ہوے - ایک مدت تک گوشہ نشینی اختیار کی - میر آزاد کو سفر سے طبعی شوق تھا اکثر دکن کے شہرون کی سیر کرتے - خانقاہ مذکور مین سات برس تک قیام کیا -

تصنیفات مین سرو آزاد - ید بیضا - مآثر الکرام - خزانۂ عامرہ - روضۃ الاولیا - سبحۃ السعادات - شرح بخاری شریف - مثنوی طلسم اعظم - سبحۃ المرجان - غزلان الہند - دیوان عربی و فارسی - نثر و نظم مین نایاب روزگار کتابین لکھین - حضرت آزاد کی تصنیف مین چند باتین قابل غور ہین جو اور مصنفین کے ہیان نہین ملتین اول اختصار نویسی کے فن مین خاص مہارت حاصل تھی طول نہ دیتے دوسرے ہندوستان مین واقع نگاری کا چرچا پیشتر بالکل نہ تھا سب سے پہلے انہون نے علما شعرا صلحا کے حالات لکھے جنسے وہ اشخاص تا بقاے روز گار زندگی پا گئے ورنہ بہت سے علما فضلا جنکے تذکرے مرتب نہوے وہ گمنامی مین پڑ گئے آج اُن کو کوئی جانتا بھی نہین - شعرا کے حالات اس پیرایہ مین لکھے جن کے اندر نقادی کو واقعات پنہان ہین میر آزاد فارسی، عربی کے ساتھ ہندی بھاشا زبان کے بھی محقق و ماہر تھے سبحۃ المرجان مین انہون نے اپنے اشتغال ذہنی سے بھاشا کے خیالات اور صنایع عربی زبان مین منتقل کئے اور ۲۲ صنعتین مثل تشبیہ البرہان وغیرہ قائم کی ہین - یہ بھی میر آزاد ہی نے لکھا ہے کہ یہ صنعتین بجز ہندی زبان کے عربی فارسی مین نہین

پائی جاتین - ہندی بحروں کا عربی بحرون سے مقابلہ کرکے یہ بتلایا کہ ہندی بحرین اکثر عربی فارسی سے مختلف ہین لیکن بحر تقارب بحر سریع ہندی مین بھی ہے لیکن یہ فرق ہے کہ ہندی مین بعض بحرین ایسی ہین جنکا قافیہ مصرع کے آخر کے بجائے وسط مین آتا ہے اور باوجود اس کے پھر بھی مطبوع اور دل پسند ہے - آزاد عربی کے بہت بڑے ادیب تھے -

خزانہ عامرہ میر آزاد نے جب ان کی عمر ۷۶ سال کی تھی ۱۱۷۶ ہجری مین تصنیف کیا تھا -

صمصام الدولہ شہنواز خان مدار المہام سلطنت آصفیہ نے جب تاریخ ماثر الامرا لکھنا شروع کی تو میر آزاد کے لئے بلگرام سے اورنگ آباد تک کہارون کی ڈاک کا انتظام کیا صمصام الدولہ جب ایک جنگ مین شہید ہوگئے اور کتاب کے اکثر اوراق پراگندہ ہوکر ضایع ہوگئے تھے آزاد نے اس کتاب کی تکمیل و ترتیب دی علامی ابوالفضل نواب سعد اللہ خان وزیر اعظم قطب الملک عبد اللہ خان امیر الامرا حسین علیخان وغیرہ کے حالات شامل کئے میر آزاد ہی کی قابلیت و تحقیق و دماغ سوزی کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلامی تاریخ مین ایسی عزیز الوجود اور نادر کتاب دیکھنے مین آتی ہے جس کی نظیر عربی زبان مین بھی نہین ملتی - بابر بادشاہ کے عہد سے تا زوال سلطنت تیمور یہ سب جتنے نامور عہدہ دار اور اہل منصب گزرے ہین سب کے حالات قلمبند کیئے گئے ہین -

میر آزاد کے دوستون مین شیخ علی حزین بھی ہین جو اس زمانہ کے بڑے عالی دماغ و مشہور شاعر تھے انہون نے اپنے قلم کی لکھی ہوئی غزلین میر آزاد کو تحفتہً دین - خان آرزو والہ داغستانی ملا نظام الدین - محب اللہ بہاری ان کے ہم جلیس و ہمعصر ہین ان مین ہر ایک فاضل نکتہ سنج یکتائے روزگار ہے - میر آزاد مین کریم النفسی و ہمدردی کا مادہ بھی بہت تھا - چنانچہ نور العین واقف جو ان کے یار تھے انہون نے اورنگ آباد سے ہندوستان کا سفر کیا اثنائے راہ مین ڈاکہ پڑا جو اسباب زر و نقد تھا لٹ گیا واقف نے اپنے تاراجی کا خط لکھکر قاصد بھیجا آزاد جب اس واقعہ سے واقف ہوئے تو اپنے دوست واقف کو ہنڈوی کے ذریعہ سے روپیہ بھیجدئے -

کلام میر آزاد

چو شبنم زجہان تنگ بو بر چید محمل را بہار این چمن آزاد آخر تنگ می باشد سپہر نیلوے کہ شد کمر تا این منائی خالی تا دل دیوانہ آزاد را آباد کن یارب

کم فرصتی بہ زندگی مستعار ما ای دوئی رنگ بو چمن کرد عادت مکن بر آمدن بے چراغ محفل را چہ از حلقہ احباب میری بیرون

سر لبریز فکر را نوبت تکیہ گاہ روز بے حاجت اشرف بدتان آمد آزاد در رشتہ نگہ انتظار ما آخر شود کمند غزال رمیدہ

دلے کہ آئینہ مہر احمد عربی است درون خانہ چراغ و شیشہ حلبی است

سیّد نور الحسین میر آزاد کے صاحبزادہ تھے ان مین بھی اپنے لائق باپ سے موروثی طور پر موزون طبعی کا مادہ پہونچا تھا یہ انہین کا شعر ہے ؎

چون شرر تنہا سفر کردیم از خلد برون ؎ بے انیسے آمدیم از خانہ دنیا برون

امیر حیدر سید نور الحسین کے فرزند میر آزاد کے پوتے بھی بالطبع شاعری سے دلچسپی رکھتے تھے صرف ایک شعر اُنکا یہان نقل کیا جاتا ہے ؎

کہ زائل میشود از مس طلا آہستہ آہستہ رود دولت ز ارباب غنا آہستہ آہستہ

میر آزاد کے شاگرد بھی بہت لائق تھے شفیق منشی لچھمی نرائن اورنگ آبادی بھی انہین مین داخل ہین ان کی تصنیفات سے دو تذکرے شعرا کے ہین ایک کا نام گل رعنا اور دوسرے کا شام غریبان ہے یہ شعر انہین کا ہے ؎

بال بلبل بچمن مروحہ جنبان گل ست عاشقان خدمت معشوق سعادت دانند

سید عبد الجلیل علامۂ بلگرامی آپ حسینی واسطی سید ہین سنہ ۱۰۷۱ہجری مین پیدا ہوے اور جملہ علوم عقلی و نقلی مین کمال حاصل کیا سید مبارک اور شیخ نور الحق ابن شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے شاگرد تھے تفسیر فقہ لغت تاریخ موسیقی شاعری ہر فن مین دستگاہ کامل تھی قاموس جو لغت کی نامی کتاب ہے علامہ موصوف کو اول سے آخر تک حفظ تھی شیخ غلام نقشبندی لکھنوی نے جو آپکے استاد تھے آپکی خداداد قابلیت و ذہانت کی تعریف کی سید علی معصوم مصنف انوار الربیع سے بھی اورنگ آباد دکن مین آپکی ملاقات ہوئی انہون نے یہ کہا کہ مدۃ العمر میر عبد الجلیل سا جامع کمالات انسان میری نظر سے نہین گزرا علامہ موصوف علاوہ علمی تبحر کے متقی اور خدا شناس بھی تھے ارکان سلطنت اور نامی امرا آپکی قدر و منزلت کرتے - عربی - فارسی

ترکی ہندی ہر ایک زبان مین شعر کہتے اور جملہ اقسام مین قادر الکلام تھے طرازی واسطی ۔ عبد الجلیل ۔ میر عبد الجلیل مختلف تخلص اختیار کئے نواب امین الدولہ بہادر انصاری سنبھلی وقایع خوان محمد شاہ نواب صمصام الدولہ میر بخشی محمد شاہ بادشاہ وغیرہ بیحد اپکی تعظیم کرتے ۔ علامہ ممدوح نے کبھی شعر کا صلہ نہین پایا مگر ایکبار اورنگ زیب عالمگیر شاہنشاہ دہلی کی شان مین یہ رباعی لکھی ؎

کبیرے کہ بعدل بود عالم پرور بے جرم آویخت پای زنجیر ز در ذاتت ز کمال عدل تجویز نکرد آویختن سلسلہ ہم در کشور

جب یہ رباعی بادشاہ موصوف کی نظر سے گذری تو چار توڑے طلائی ہن کے بادشاہ اورنگ زیب نے شاہزادہ کام بخش کو دئے اور شاہزادہ مذکور نے مخلص خان میر بخشی کے ہاتھ علامہ منظور کو بھیجے ۔ اورنگ زیب ابن شاہجہان بادشاہ نے قلعہ ستارہ جو نہایت عظیم الشان وسخت قلعہ تھا فتح کیا علامہ ممدوح نے ایک رات مین گیارہ قطعے عربی ۔ فارسی ترکی ہندی لکھکر بادشاہ کے حضور مین گزرانے جو بادشاہ عالمگیر کو نہایت پسند ہوے اور تحسین فرمائی ۔ فرخ سیر بادشاہ کے عقد کی مثنوی بھی بڑے آب وتاب سے لکھی جسکے دو شعر لکھنے پر قناعت کیجاتی ہے ؎

شہنشاہ سر بر سرفرازی خدیو عصر فرخ شاہ غازی رخ شہ مصحف آیات نور است دلش آئینہ روی صدور است

امیر الامرا سید حسین علی خان کی شہادت کا مرثیہ بھی بڑے زوردار الفاظ مین لکھا جسکے صرف دو شعر بخیال اختصار درج کئے جاتے ہین ؎

شد نام حسین علی تازہ در جہان سادات گشتہ اند مصیبت نشین ہمہ رستم نشان حسین علیخان شہید شد از خنجرے کہ بود نہان در کمین ہمہ

اس مرثیہ کے آخر مصرع سے تاریخ واقعہ کی لاجواب نکالی ہے ؎

قتل حسین کرد یزید لعین ہند
۱۱۳۲ھ

نظام الملک آصفجاہ کی مدح مین ایک قصیدہ بھی لکھا جس کے چند شعر تحریر کئے جاتے ہین ؎

صفائی آئینہ رایش بود چندان کہ می نماید از آنچہ رو دہد فردا کرم ز دست گہربار او بود ممنون ظفر ز تیغ چمن کار او بود شیدا

چو او ندید اسیر مہذب الاخلاق بعینک دو مہر این سپہر پشت دوتا

سلطان فرخ سیر کی محبوسی ومعزولی تخت کا واقعہ بھی بڑی خوش اسلوبی سے نظم کیا جسکا ایک شعر بطور نمونہ کے لکھا جاتا ہے ؎

بود در حصن آگرہ محبوس   ہا بجو مفہوم ممتنع بعدم

انتخاب اشعار

غزہ مشو کہ ابق ایام امر مست • درو ز سوار شب کہ بے چراغ پا ہ با نتظار • تو ای سر لالہ در گلشن استادہ نقش بکف • در پیالہ یاقوت
شام غم بر ادر سواد نامہ پنہان کردیم • صبح نشر سپید باز صفحہ مکتوب ما • بجز مژگان ندارد چشم بیمار تو غمخواری • بلا گردانی برگشتہ مژگانت عہدہ کن
تا حسن ترا شعل انوار بدست ست • مر را ہمہ شب کاسہ گدا وار بدست ست • از سینہ پر سوز من احوال چہ پرسی • برادر من سوختہ طومار بدست ست
بیہوش کند غمزہ ات از جنبش ابرو • ز ابرو کہ کلید رخسار بدست ست • یکدم بکام دل عاشق نرخ چرخ • ساقی فلک جام نگونسار بدست ست
زان پیر جلیل این غزل ہچو گہر سفتہ کو را گ ز ابر گہر بار بدست ست

ہندی کلام بھی علامہ ممدوح کا بہت اعلیٰ درجہ کا ہے ہندی بھاشا آپنے ہری نبش مصر بلگرامی سے پڑھی ہے کیا خوب فرماتے ہین

سورٹھا - کہون کہان لو بھید پیارے تیرے چرن کو • جہا نوان چاتی چھید چن بھرت جا پڑے

اے پیارے مین کہان تک تیرے قدمون کے اوصاف بیان کرون - پل بھر جدا ہو تم ہی جہا نوے سے سینے مین غم سے سوراخ سوراخ ہو گئے -

بروا - تنک دیا کے چتے ہو نچا ر ہا جل اوپر چیونٹی کو تنکوہی ناؤ (ترجمہ) نظر ترحم سے ذرا سا بھی دیکھ لیجئے تو میرا بیڑا پار ہو - پانی پر چیونٹی کو ایک تنکاہی سہارا ہے
پھر علامہ صاحب فرماتے ہین ؎

بھر کٹ لکھ من تھا کیو نہین اپاؤ   بر ہمن کا ہ نہ بو رسے اُلٹی ناؤ

ترجمہ دل بے دست و پا ابرو کو دیکھکر تھک گیا اور کچھ زور نہین چلتا عاشق کیونکر نہ ڈوبے ناؤ الٹ گئی ہے (ابرو کی تشبیہ اُلٹی ہوئی کشتی سے زیادہ بہتر ہے)
سو برس کی عمر پاکر علامہ عبد الجلیل نے ۲۳ ربیع الآخر ۱۱۳۸ہجری شب شنبہ کو دہلی مین انتقال کیا شاہجہان آباد دہلی سے نعش بلگرام لائی گئی اور آپ کے محمود باغ مین دفن کی گئی -

میر سید محمدؒ - علامہ ممدوح کے صاحبزادہ فضائل و کمالات مین اپنے

والد بزرگوار کی یادگار تھے باعتبار عربیت ولغت دانی اُس عہد مین انکا کوئی نظیر نہ تھا ان کی پیدائش ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۱ ہجری مین بمقام بلگرام ہوئی تھی بعد تکمیل علوم وقایع نگاری کے منصب جلیلہ پر منجانب بادشاہ دہلی سرفراز ہوئے تھے مدت دراز تک مخلوق کو درس دیتے رہے اور اطراف عالم کے طالب علم آپ کے علوم وفنون سے فیضیاب ہوا کیے شاعر تخلص تھا ۸ شعبان المعظم سنہ ۱۱۸۵ ہجری مین رحلت کی اور اپنے باغ محمود مین مدفون ہوے ؎

عیسیٰ زفیض عشق مقام بلند یافت ہموارہ سیر چرخ کند شہسوار عشق

بخیال اختصار ایک ہی شعر آپ کا لکھا گیا صاحب دیوان ہین۔

حاصل یہ ہے کہ علامہ پرور کا جملہ خاندان علم وفضل سے معمور تھا طوالت کا اندیشہ دامنگیر نہوتا اور فارسی مذاق سے فی زمانہ دلچسپی کم نہوجاتی تو تفصیلی حالات ہر ایک شخص کے لکھے جاتے مختصر طور پر چند حضرات کے حالات حوالہ قلم کیے جاتے ہین۔ سید قریش علامہ مرحوم کے خالہ زاد بھائی تھے بڑے خوش اخلاق قابل ظریف عجیب تخلص اختیار کیا تھا نواب بہارز الملک سربلند خان کے ہمراہ گجرات گئے اور سنہ ۱۱۴۰ ہجری مین ساٹھ برس کی عمر تھی مع گھوڑے کے غائب ہوگئے پتہ نہ چلا ایک سید کی مدح مین لکھتے ہین ؎

گل ہمان بہ کہ زگلزار پیمبر باشد گل ہمان بہ کہ زنیائے حیدرؓ باشد چشم بد دور زسیما حسینی نسبی چمن آرائے جہان این گل احمر باشد

میر یوسف علی علامہ صاحب کے نواسہ ہین عالم فاضل صاحب تقوی کتب تفسیر وتصوف حدیث کے مطالعہ مین مشغول رہتے میرزا مظہر جانجانان سے نہایت مراسم تھے دہلی مین اکثر ان کی مصاحبت مین رہا کرتے سراج الدین علی خان آرزو سے بھی دوستانہ تھا جب بلگرام مین بیماری سے صحت نہوئی تو علاج کے لئے لکھنؤ تشریف لے گئے مگر وہان بھی جانبری نہ ہوئی ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۱۱۷۲ ہجری مین جنت الماوی کی راہ لی کتاب الفرع النابت من اصل الثابت مسائل توحید مین خوب کتاب لکھی ہے یہ اشعار آپ کے ہین ؎

ممنون خود کنید بہ پشت غبار من نامش رقم زنید بلوح غبار من قمری بسر تربت من گرم فغان ست سنبل شدہ قید ترانہ گرمی بہت

دلم زعرض تجمل ملول شد یوسف غبار آئینہ گردید خود پرستی ما

بلگرام مین بہت سے علماے کرام اور صوفیاے عظام گزرے ہین اگر سب کا حال تحریر کیاجاے تو ایک دفتر ہو جائے ناچار بطور ثبوت چند حضرات کا تذکرہ تذکرتاً اس کیا جاتا ہے۔

بیخبر میر عظمت اللہ صاحب ابن میر لطیف اللہ صاحب کا تخلص تھا یہ بھی سادات حسینی واسطی سے ہین صوفی صاف باطن لذت درد سے آشنا اور دنیا کے بکھیڑون سے بیخبر تھے آپ کے کلام سے عشق حقیقی کے اسرار نمایان ہین ایک تذکرہ موسومہ بہ سفینۂ بے خبر آپ نے مرتب کرکے میرزا عبد القادر بیدل دہلوی کے حالات مین اپنا حال بھی لکھا ہے آپ کی کلیات مین قریب سات آٹھ ہزار کے اشعار درج ہین میر آزاد کے ایک سفر مین آپ کا بھی ساتھ ہوا تھا ۱۱۴۲ھ ہجری مین بمقام دہلی انتقال کیا اور سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الٰہی کے جوار مزار مین مدفون ہوے چند شعر آپ کے یہ ہین ؎

سخت زندانی ست ہستی ای زخود غافل برآ | پیشوی پابند آخر بیشتر زین گل برآ
عشرت درین زمانہ ہمین غفلت ست وبس | می نیست گر بکام تو بشنو فسانہ را

آپ کے فرزند نوازش علی نے فقیر تخلص اختیار کیا تھا فقر و شاعری دونون اپنے باپ سے میراث مین پائی تھین۔ رباعی قصیدہ غزل ہر ایک چیز آپ کے کلام مین موجود ہے ۱۱۶۷ھ ہجری مین رحلت کی اور میر لطیف اللہ صاحب کے ہم پہلو بلگرام مین دفن ہوے ؎

خاک گردیدیم داز ما آہ سردے برنخاست | خانۂ ہستی ز پا افتاد و گردے برنخاست
فقیر آنکس ز استغنا نماید آبرو حاصل | کہ از دریا برون با دست خالی چون حباب آید
جہد کن با دولت فقرا ے پسر حاصل کنی | نیست این میراث کز مرگ پدر آید بدست

ضمیری شیخ نظام نام اور وطن بلگرام تھا شیرین بیانی کے ساتھ صنایع بدایع ان کے کلام مین بہت پائے جاتے ہین پندرہ ہزار کے قریب اشعار ان کے دیوان مین موجود ہین ۱۱۳۰ھ ہجری مین وفات ہوئی صرف ایک شعر لکھا جاتا ہے ؎

بصد تیغ گشتہ ند زہر سو ضمیری | پیوند ہوا ے تو بہ بدن کہ لوتا ند

طفیل احمد بلگرامی میر آزاد کے استاد اور اپنے وقت کے مشہور فاضل ہین گجرات

کشمیر وغیرہ کی سیر و سیاحت بھی کی تھی ستر سال تک مسند درس کی رونق آپ سے قائم رہی
۱۱۵۱ ہجری میں رحلت فرمائی یہ شعر آپ ہی کا ہے ؎

چون صورت پروانہ فانوس خیال گرد ہر شمع گشت و یک ذرہ نسوخت

عارف بلگرامی عنفوان شباب سے شعر و سخن کے ساتھ شوق تھا فارسی ہندی دونوں
میں کمال پیدا کیا تھا نمونہ کے طور پر ایک بیت حاضر کی جاتی ہے ؎

مشو برائے کبابے بآتشے محتاج چو سنگ از جگر خویشتن شرار طلب

سید غلام نبی بلگرامی کا ہندی میں تخلص رس لین تھا اور فارسی میں غلام تخلص فرماتے
سید محمد باقر کے فرزند اور علامہ عبدالجلیل کے بھانجہ تھے میرزا مظہر جانجانان دہلوی نے
فن ہندی آپ سے سیکھا موسیقی میں کمال حاصل تھا نواب منصور علی خان صفدر جنگ
کی رفاقت میں جو جنگ افاغنہ ہوئی ان میں آپ مقصود الخبر ہو گئے ۱۱۶۳ھ
میں یہ واقعہ پیش آیا فارسی میں صرف ایک شعر آپ کا لکھا جاتا ہے ؎

دوزخ عشاق باشد بیرخ جانان بہشت باغ بے گل میشود ماتم سرائے عندلیب

علوم عربیہ و فارسیہ میں تو عالم تھے ہی مگر ہندی میں بھی یکتائے روزگار ہوئے
آپ کی تصنیف سے رس پر لوہ النکار (بدیع) میں نہایت بہتر کتاب ہے آپکی
کتبخانہ میں صرف ہندی کے فن بلاغت پر پانسو جلد کتابیں تھیں سید صاحب کا کلام
ہندی بھاشا جہان تک نظر پڑا ہے نہایت بہتر فرماتے ہیں ؎

لولا مری بیٹھتی جھکے یہ من ہوت بچار کومل نگہ سکھی نا سکت پیا چتون کو بھار

(ترجمہ) نئی معشوقہ جھک کر بیٹھ جاتی ہے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ نازک چہرہ عاشق
کے چتون کا بوجھ اٹھا نہیں سکتا یہ تخیل ہندی اور فارسی میں مشترک ہے ؎

بیتم چلئے کمان موکو گوسا سونپ کے میں کری ہون قربان ایک تیر جب ماتھی ہون

(ترجمہ) پیارے مجھکو ایک گوشہ کمان کا پر وکرکے چلئے میں اپنی جان قربان کرونگا
اگر ایک تیر بھی مجھکو لگا۔ نہایت کلام شستہ ہے مگر فارسی کا رنگ غالب پایا جاتا ہے
سید طالب علی بلگرامی نے تخلص رس نایک پسند فرمایا تھا بیشتر آپکا کلام شرنگار رس
(تغزل) میں نہایت بہتر ہے آپ کے کبت بہت خوب ہیں۔

جل کی نہ گھٹ بھرین مگ کی نہ پگ دھرین گھر کی نہ کچھ کرین سانسو ری اکیلے

سنین لوٹ گئین ایکے لوٹ پوٹ ہین ایکن کے درگ تے نکھین آے آنسو رے
کیسے رس نایک سو برج بنی تنی بدھی بدہک کہان ہاے ہوئی کل انسوری کرے
اپاے بانس ڈارے کٹاے ناہین ادیکھین گے بانس ناہین باجی بہریا انسوری
(ترجمہ) بہت صاف ہے سید صاحب نے مشہور مثل نہ رہے بانس نہ بجے بانسلی
کی تضمین کی۔

سید مبارک علی بلگرامی۔ کبت اور دوہے آپ کے لاجواب ہین ہندی زبان مین آپ کا کلام نہایت پر لطف ہے رنجیت سنگھ تعلقدار ضلع اناؤ نے اپنی کتاب شیو سنگھ سروج مین لکھا ہے کہ سید صاحب کے سیکڑون کبت ہمارے کتبخانہ مین موجود ہین (کبت) کنک برن بال نگن مست مال موتن کے مال اور سوہین بھلی بھانت ہے چندن چڑھاے چار چند کھی سوہنی سی پرات ہی رہناے یگو دہارے مسکات ہے چوندری دچیتر شام سبجی کے مبارک جوڑا بنکے لکہ سکھہ نے پنٹ سکوجات ہے چندن مین لپیٹے کے لپیٹ کے نکہت با نو دن کو پرنام کے اتری چلی جات ہے (ترجمہ) سونے کے رنگ کا جسم موتی کا مالا گلے مین زیب دے رہا ہے جسم مین وہ جھلک رہا ہے چندن چڑھاے چاند سے مکھڑے والی دلفریب صبح کو نہانے کے لئے قدم رکھتی ہوئی مسکراتی ہے عجیب چندری شیام سجکہ مبارک سر سے پیر تک ڈہک کر سوچ رہی ہے بقیہ صاف ہے۔ اب اس جگہ چند لائق فارسی شعراء کے نام وتخلص لکھکر اسبات کا ثبوت دیا جاتا ہے کہ بلگرام مین اشخاص قابل گزری ہین اگر کل حضرات کے مفصل حالات وکلام کو لکھا جاے تو ایک کتاب ہو جاے لہذا اسی پر کفایت کیگئی۔

ارشاد میر دربان علی بلگرامی احسان میر احسان علی بلگرامی غریب سید کرم اللہ بلگرامی صوفی برادر میر نوازش علی فقیر متوفی سنہ ۱۱۶۹ھ غلام مصطفےٰ ابن سید عبد اللہ بلگرامی شہید جنگ احمد آباد ہمراہی نواب مبارز الملک سربلند خان فرو سید اسد اللہ بلگرامی نثار و ناظم متوفی سنہ ۱۱۴۹ھ غضنفر حسین واسطی بلگرامی شاگرد صانع متوفی سنہ ۱۱۲۳ھ قابل سید عبد اللہ بلگرامی فاضل اجل شاعر اکمل متوفی سنہ ۱۱۲۲ ہجری۔ (باقی دارد)

(مظفر حسین سلیمانی)

جوابات امور مشورہ طلب

مطبوعہ ستمبر سنہ ۲۲ ۱۹ء

آبدست خاندان میرانیس مرحوم و خاندان اجتہاد و قرب وجوار چوک لکھنؤ مین اس لفظ کو مونث بولتے ہین اور کشامرہ لکھنؤ و بعض اہل اہین آباد مذکر بولتے ہین - محلات مین مذکر و مونث دونون بولتے ہین مگر تانیث کو غلبہ ہے کرنا اور لینا دونون مصدرون کے ساتھ مستعمل ہے - جناب جلال مرحوم نے مونث لکھا ہے -

کچھ عرصہ ہوا کہ اس لفظ کی تذکیر و تانیث کے بارہ مین رامپور مین بحث تھی - جناب جلال مرحوم کے صاحبزادہ کمال مرحوم اُس زمانہ مین حیات تھے اور رامپور مین انکا قیام تھا - مین نے اُن سے اس لفظ کے بارہ مین پوچھا بلا تامل ارشاد فرمایا مذکر ہے - اور دلیل یہ پیش کی کہ جب اُس کے دونون اجزا آب اور دست مذکر ہین تو یہ مونث کیون ہو - مین نے عرض کیا کہ آپ کے والد تو مونث لکھتے ہین - فوراً کہنے لگے تو پھر مونث ہی ہوگا - مرکب الفاظ کی تذکیر و تانیث ان کے اجزاے ترکیبی کی تذکیر و تانیث پر منحصر نہین ہین چنانچہ آبرو کے دونون جزو مذکر ہین مگر مرکب بلا اختلاف مونث ہے

آنی سے بانی نہ چھوڑی - جب کوئی شخص باوجود ملامت و فہمائش و تادیب و پند و سرزنش اپنے عادات و افعال قبیحہ سے باز نہ آئے تو اس محاورہ کو بولتے ہین -

بلوانا - بلانا - مصادر متعدیہ اردو مین تین طرح کے ہوتے ہین (۱) وہ جو اصلاً از روے وضع متعدی ہون جیسے کھانا پینا - لکھنا - پڑھنا - اس قسم کے مصادر متعدی بنفسہ کہلاتے ہین (۲) جو مصادر لازم سے متعدی بنائے گئے ہون جیسے جلنا سے جلانا - رونا سے رولانا - یہ متعدی بلا واسطہ کہلاتے ہین (۳) جو مصادر متعدی سے پھر متعدی کرلئے گئے ہون - اس کی دو قسمین ہین - (اول) یہ کہ وہ متعدی ایک مفعول چاہتا تھا متعدی المتعدی بنانے سے دو مفعول کو چاہنے لگا جیسے کھانا سے کھلانا -

پینا سے پلانا۔ اس قسم کے مصدر مین وقوع فعل کے لیے کسی دوسرے شخص کا ذریعہ درمیان مین نہین ہوتا۔ (دوسرے) یہ کہ وہ متعدی ایک مفعول چاہتا ہو یا دو مگر متعدی المتعدی بنے کی حالت مین وقوع فعل کے لئے کسی اور شخص کا ذریعہ درمیان مین واقع ہو جیسے لکھنا سے لکھانا۔ لکھوانا۔ اوڑھانا سے اوڑھوانا بلانا سے بلوانا۔ ان ہر دو اقسام مین سے قسم اول کو متعدی المتعدی اور قسم ثانی کو متعدی بالواسطہ کہنا انسب ہے۔ پس بلانا متعدی بلاواسطہ اور بلوانا متعدی بالواسطہ ہے۔

پاخانہ۔ پائے خانہ۔ بیخانہ۔ اول وسوم بمعنی بیت الخلا و اجابت کثیر الاستعمال ہین اور ثانی صرف بمعنی بیت الخلا ہے اور اُن دو سے قلیل الاستعمال۔ ان تینون لفظون کی صورت فارسی ہے مگر فارسی نہین ہین۔

سید احمد صاحب دہلوی مولف فرہنگ آصفیہ نے اُن کو بصورت فارسی ہونیکی وجہ سے فارسی لکھدیا ہے۔

اَہَر۔ تَہَر۔ جب کوئی شخص قریب الموت ہو۔ اور دوست احباب دیکھنے آتے ہون کوئی معالج کو بلانے جاتا ہو۔ کوئی دوا بناتا ہو کوئی اس مریض کی تیمارداری مین منہمک ہو غرضکہ ایک ہنگامہ بپا ہو تو کہتے ہین کہ فلان کی اَہَر تَہَر ہو رہی ہے۔

مجھے دونون طرح سمجھانا آتا ہے بید سے بھی لبید سے بھی۔ یعنی تادیب وسزای قلیل و کثیر دونون سے سمجھا سکتا ہون۔ بید فارسی زبان کا لفظ ہے جسکو اردو زبان مین بینت اور فارسی وعربی مین خیزران اور انگریزی مین (cane) کین کہتے ہین اور لبید اردو مین از روے اصل لبید اتھا (ایک موٹا ڈنڈا) مگر بمقارنت و مجانست و تقفی لفظ بید بعد حذف لبید کر دیا گیا ہے۔

پچھوانا (دریافت کرانا) کھلوانا (پیام دینا) لکھنؤ مین فصحا بولتے ہین۔

(الف) بھگت مان۔ زیادہ تر۔ بھگت وان بھی فصحا کی زبان ہے (ب) بھرتی بھرنا بھی بولا جاتا ہے۔ مگر ادنیٰ طبقہ والون اور نسا کی زبان ہے۔ کسی رقم مین اگر کمی واقع ہو جائے لیکن اس کمی پورا کرنے والے کے نزدیک اس کے پورا کرنیکا استحقاق اُسکو نہ ہو یا کمی ہی تسلیم نہ ہو اور پھر بھی وہ کمی پورا کرنا اسپر لازم ہو جائے تو کہتا ہے کہ بھرتی بھرنا پڑی یا بھرتی بھرتے ہین۔

جب سے کہ ادیب اردو شایع ہوا ہے مین اکثر امور مشورہ طلب کے جوابات لکھا کرتا تھا۔ مگر اکتوبر سے اپریل تک مجھے امتحانات علوم مشرقی پنجاب یونیورسٹی مین انہماک رہتا ہے اس لئے کئی ماہ سے ان جوابات کی طرف متوجہ نہو سکا گو جناب اڈیٹر و نیز مجھے خطوط بطلب مضامین آئے۔ اب گونہ فرصت ہوئی ہے اس لیے تلافی مافات کرتا ہون یہ جوابات امور مشورہ طلب مطبوعہ ماہ ستمبر کے تھے۔

مطبوعہ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۱ء

تیر تکے پر گذران ہونا۔ مستقل آمدنی جائداد یا ملازمت سے نہونا۔ خوشامد۔ سوال یا غیر مستقل کام سے کچھ حاصل کرکے زندگی بسر کرنا۔ تکا۔ اُس تیر کو کہتے ہین جسمین پیکان کی جگہ گھنڈی ہوتی ہے۔ فارسی مین اس تیر کو تکمار اور تخمار کہتے ہین۔ اردو مین اس لفظ سے ایک محاورہ یہ بھی ہے۔ (لگ گیا تو تیر نہین تکا تو ہے) یعنی تدبیر حصول معاش اگر کارگر ہوگئی تو قوت یومیہ حاصل ہو جاتا ہے ورنہ نہین۔

ٹاٹ اولٹ دینا۔ دوالیہ ہو جانا۔ جب کاروبار مین نقصان ہو جائے تو مہاجن اپنی بیٹھنے کی گدی جو اکثر ٹاٹ کی ہوتی ہے اولٹ دیتے ہین اور سرخ لالٹین جلا دیتے ہین جو علامت دوالیہ ہو جانے کی ہے۔

تڑقی جانا کھوپڑی کا۔ کھوپڑی کا چٹخ جانا۔ اصل مین ترکیدن فارسی کا مصدر ہے جسکے معنے چٹخنے کے ہین۔ اردو مین مصدر جعلی تڑقنا اُس فارسی مصدر سے بنا لیا ہے بعض مشتقات مصدر کے ساتھ اس محاورہ کو بولتے ہین۔ مثلاً کھوپڑی تڑقی جاتی ہے۔ بصورت مصدر جس طرح سوال کیا گیا ہے نہین بولتے۔

چپر غٹو ہو جانا۔ گتھ مُتھ جانا۔ عاشق ہو جانا۔ منہمک ہو جانا۔ حرف ثالث کی جگہ رائے ہندی بھی بولتے ہین اُسکی ترکیبی حالت کی تحقیق نہین۔ اردو مین بولا ضرور جاتا ہے

چپر قناتیا۔ خوشامدی شخص۔ زمانہ ساز۔ اگرچہ حقیقت کی تحقیق نہین مگر قیاساً کچھ لکھا جاتا ہے گو لغات مین قیاس درست نہین۔ چپر فارسی مین چھپر کو کہتے ہین اور وہ ادنیٰ درجہ کی چیز مساکین مین ہے۔ اور قنات و قناط اُس کپڑے کی دیوار کو کہتی ہین جو خیمہ مین آڑ کرنے کے واسطے کھینچدیتے ہین اور یہ شے اعلیٰ ہے جو امرا و ملوک کے پاس ہوتی ہے۔ پس یہ دو اصل بے جوڑ چیزین ہوئین۔ جو شخص کسی امیر کی ہان مین

ہان ملانے کے لئے انمل بیجوڑ باتین خوشامد مین بناتا ہو اور اس طرح اپنا مطلب حاصل کرتا ہو اُسے چپڑ قناتیا کہتے ہین۔

چلچلاتی دھوپ۔ گرمیون کے زمانہ مین چیولونکی مستی کا زمانہ ہوتا ہے اس لئے چیخی اور چلاتی ہن لوگ سمجھتے ہین کہ گرمی کی شدت کیوجہ سے متاثر ہو کر چلاتی ہین۔ اصل مین چیل چلاتی دہوپ ہے یعنی ایسی تیز اور شدید دہوپ جس کی وجہ سے چیل چلائے۔

چھیچھالیدر۔ کیچڑ وغیرہ مین لتھڑ جانے کو کہتے ہین۔ باہم دو متقابل جب ایکدوسرے کو مغلظات گالیان دین یا سخت و سُست کہین تو بھی بولتے ہین کہ ان مین وہ چھیچھالیدر مچی یا ہوئی کہ جس کا بیان نہین ہوسکتا

چھوئی چھو لیا۔ ایک کھیل ہے کہ چور پارٹی کے دوسرے اشخاص کے چھونے کی کوشش کرتا ہے اور وہ لوگ ڈھائی چھو لینے مین سعی کرتے ہین۔ چور جس کسی کو ڈھائی چھو لینے سے پہلے چھولے تو یہ چھوا ہوا شخص چور ہو جاتا ہے۔

چٹر چٹر بلائین لینا۔ چٹ چٹ بلائین لینا۔ ثانی افصح ہے۔ اول بھی بولتے ہین۔ اور دو لون الفاظ چٹر چٹر اور چٹ چٹ حکایۃ الصوت ہین۔ یعنی بلائین لینے مین انگلیون کے توڑنے سے جو آواز نکلتی ہے اُس صدا کی نقل صوت ہے۔

چار دن مال ہپ کر جانا (۱) کل مال ہضم کر جانا۔ غصب کر لینا۔ بلا استحقاق قابض ہو جانا کیا عجب ہے کہ چار دن مال سے مراد۔ مکان۔ گاؤن۔ دکان اور نقد ہو۔ (۲) سب کھانا ہڑپ کر جانا۔ یعنی روٹی سالن۔ پلاؤ۔ زردہ سب کھا جانا۔ اور کچھ نہ چھوڑنا۔ مال بمعنے طعام اردو مین مستعمل ہے۔ جیسے دعوت مین آج خوب مال اڑائے

چھکے چھڑا دینا۔ نہایت پریشان اور مضطرب کر دینا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چھکے سے مراد ستہ ضروریہ نوم ویقظہ۔ اکل و شراب اور بول و براز ہے۔ یعنی ایسا پریشان کیا ہے کہ ان ضروریات ستہ مین خلل پڑ گیا۔

خالصے لگ جانا۔ مٹ جانا۔ برباد و تباہ ہو جانا۔ الفاظ و محاورات اردو کی اصل اور وجہ ایجاد بتانا بہت مشکل ہے کچھ قیاس سے کام لیا جاتا ہے۔ خالصہ اردو مین اُس جائداد کو کہتے ہین جو حکومت یا ریاست کی خاص ہو اور اُس کا انتظام بصورت

بصورت خاص کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر حکام کے ظلم سے کسی شخص کی جائداد خالصہ مین شامل ہوجائے پھر اُسے کون نکال سکتا ہے۔ وہ اس بیچارہ کے ہاتھ سے گئی۔ ان معنون سے تعلق معنے مصطلح ظاہر ہے کسی ناظرِ ادیب کو اگر اس کی تحقیق ہوگی تو وہ تحقیقی معنے بتائیگا۔

دم پخت۔ شب دیگ اور پلاؤ وغیرہ کی دیگ پر ڈھکنا ڈھک کے آنٹے کا کرڑا لگا دیتے ہین اور جب پک کے تیار ہوجاتا ہے تب کھولتے ہین۔ اس طرح سے پکانے کو دم پخت کہتے ہین

خشکے کا کھیت۔ جب سلطنت لکھنؤ کا شباب تھا اور قلعہ جلال آباد سے لیکر جنون کی مسجد تک ایسی گنجان آبادی تھی کہ آصف الدولہ کے امام باڑہ کے سامنے کی سڑک کے سوا شہر بھر مین کوئی سڑک نہ تھی۔ اور خوشحالی و فراغ بالی کیوجہ سے کمتر لوگ سفر کیا کرتے تھے۔ ایسی حالت مین شہر کے اندر کھیتی کا کیا ذکر۔ اس زمانہ کے اکثر باشندگان لکھنؤ۔ دہان اور اُس سے چانول نکالنے کو نہین جانتے تھے سیدھے سادھے بات اُن کے خیال مین نہ آتی تھی کہ خشکے کا بھی کھیت ہوتا ہوگا۔ یون تمسخر اور مزاح مین خشکے کا کھیت مشہور ہوگیا ہے۔

ردوے خدوے۔ گرے پڑے۔ حقیر ذلیل۔ (تحقیق لفظ نہین معلوم)

دھتا بتانا۔ کسی سے کسی کام مین سعی کرانا اور اُس کے صلہ مین کسی نفع کا امیدوار کرنا۔ مگر جب کام انجام پا جائے تو پھر اُسے کچھ نہ دینا۔

دھڑی دھڑی کرکے لٹوا دینا۔ اب یہ محاورہ لکھنؤ مین نہین بولا جاتا ہے۔ یا یون کہئے کہ میرا گوش زد نہین تھوڑا تھوڑا کرکے سب برباد کر دینا۔ بعض مقامات پر دو پنسیری کو دھڑی کہتے ہین۔

ڈھئی دینا۔ کسی کے یہان اتنی مدت تک بطور مہمان قیام کرنا کہ آخر میزبان اکتا جائے یا کسی کے یہان جاکے خلاف خواہش صاحب خانہ ایک طویل وقت تک بیٹھے رہنا۔ ڈھئی بروزن مئی اور گئی ہے بلکہ مئی مین ہمزہ کا تلفظ جسقدر سیر ہے ڈھئی مین اُتنا سیر نہین ہے۔ ڈھی غلط ہے۔

سید اولاد حسین شادان بلگرامی سینیر پروفیسر
اورینٹل کالج رامپور

بلبل

میرے دل مین درد اٹھا ہے اور ایک مست کر دینے والی غفلت میرے حواس پر غالب آگئی ہے گویا مینے بادۂ ارغوانی کا ایک ساغر پی لیا ہے یا کسی خواب آور شربت کا جام مع تلچھٹ سمیت پیکر ملک خود فراموشی مین پہنچ گیا ہون اے بلبل تو یہ خیال نہ کرنا کہ تیری خوش قسمتی پہ مجھے رشک آتا ہے بلکہ تیری آزادی اور خوش وقتی نے میرے دلپر ایک مسرت بخش اثر پیدا کر دیا ہے کیونکہ اے درختون پر اڑنے والے ہلکے پرون والے فرشتے تو کسی خوشگوار سبزہ زار مین بیشمار درختون کے گھنے سایہ مین بہت ہی بے تکلفی کے ساتھ اپنے گلوے خوش آہنگ سے موسم بہار کے مضمون پر نغمہ سنجی کر رہا ہے۔

آہ اسوقت مجھے کوئی اُس بادۂ گلگون کا ایک گھونٹ پلا دے جو ایک عرصہ تک زمین مین دفن رہ کر سرد ہو گیا ہو جسمین گلہاے معطر خوش رنگ سبزہ گرمی خورشید سے جوش مسرت مین آئی ہوئی صحرائی نازک اندام لڑکیون کے ناچ گانے کا مزہ آتا ہو آہ میرے آگے کوئی شراب پرتگالی کی ایک صراحی رکھدے جسمین صاف و سرخ شراب بھری ہو اُس کے ساتھ ہی ایک ساغر بھی ہو جس کا منھ مے ارغوانی کے اثر سے سرخ ہو گیا ہو اور جسکے کنارے پر حباب چشمک زنی کر رہے ہون اگر ایسی شراب مجھے ملجائے تو اُس کا ایک ہی جام پیکر دنیا کی تمام تفکرات کو بھول جاؤن اور اے پیارے بلبل تیرے ساتھ سیر صحرا مین محو ہو جاؤن۔

اسقدر محویت مجھپر طاری ہو کہ اپنی ذات سے بیخبر ہو جاؤن اور وہ تکالیف و مصائب و آفات جنکے صدمہ سے ہم انسان اس دنیا مین ایک دوسرے کو کراہتے دیکھتے اور سنتے ہین جہان زمانہ کی کانٹ چھانٹ سے بچے ہوئے غم کا نشان دینے والے تھوڑے سے سفید بال ہجوم آلام سے کانپتے ہین جہان سرخی شباب فق ہو کر موہوم سی ہو جاتی ہے اور آخر رفتہ رفتہ غائب ہو جاتی ہے جہان خوشی کا محض خیال بھی اتنا بڑا گناہ ہے کہ فوراً اس قسم کے خیال پر غم کی فوج کشی ہوتی ہے اور مایوسی ان آنکھون کو بند کر دیتی ہے جو ایک زمانہ کے بعد کسی موہوم خوشی کی خبر سنکر غایت شوق سے ابھی نیم وا ہی ہونے پائی تھین جہان حسینون کی چشم مست کی برق اندازی کو بھی قیام نہین اور جہان خود محبت

کی دیبی کی زندگی یک روزہ ہے ان سب باتون کو تیری ذات مین محو ہو کر بھول جاؤنگا اسلئے کہ اے خوش نصیب بلبل تجھ تک ان افکار و آلام اور نقص و عدم ثبات کی رسائی نہین لے دنیا دی افکار تم مجھ سے دور ہو جاؤ لے پیارے بلبل مجھے اب ان سے کوئی تعلق نہین کیونکہ مین اب تیرے ساتھ اڑنے کے لئے تیار ہون مگر کیا سست رفتار نشۂ شراب کی مدد سے مین تیرے ساتھ ہم پروازی کی تاب لا سکونگا نہین نہین - مین برق سیر نظم کے خیالی پردن پر سوار ہو کر تیرا ساتھ دونگا گو اسمین بھی میری قوت متخیلہ ضعف کی مقر ہے اور ابھی سے تیری تیز روی اسے پیچھے ڈال رہی ہے آہ کیسی پیاری رات ہے خوش قسمتی سے ملکۂ قمر اپنے زمردین تخت پر جلوہ افروز ہے اور زر لباس نجوم کمر زرین باندھے ہوئے اس کے گرد پرا باندھے ہین لیکن جہان مین بیٹھا ہوا ہون اُس سراپا حسن ملکہ کا جلوۂ جہان آرا نظر نہین آتا صرف اُس کے حسن کی تھوڑی سی شعاع خوشگوار ہوا کے جھونکے اپنے ساتھ اڑا لاتے ہین - اور وہ گنجان درختون کے ہلنے والے پتون کی جالی اور جھومتی ہوئی سبز شاخون کی آڑ سے جھانک لیتی ہین -

تاریکی شب اور اپنی از خود رفتگی کے باعث مین ان پھولون کو دیکھ نہین سکتا جو میرے پیش پا افتادہ ہین اور نہ مجھے یہ خبر ہے کہ میرے سر پر شاخ ہائے زمردین کن نرم اور مشک بیز پھولونکو اپنے دامن مین لئے ہوئے ہین - مگر اس تاریکی مین بھی نسیم معنبر کے ہلکے جھونکے میرے مشام کو معطر کرتے ہوئے دماغ مین پہونچتے ہین اور میری آنکھون کے آگے ان تمام چیزون کی خیالی تصویر کھنچ جاتی ہے جنہین اس خوشگوار موسم کی برکتین فطرت نے ودیعت کر دی ہین

سر سبز پودے جھاڑیان جنگلی میوہ دار درخت سفید صحرائی پھول - پردۂ برگ مین چھپا ہوا سادہ مگر خوشرنگ بنفشہ موسم بہار کے شباب پر آئے ہوئے گلہائے رنگین یا دۂ شبنم سے بھرے معطر غنچے غرضکہ موسم بہار کی دلچسپ شام کا پورا سمان آنکھون مین پھر جاتا ہے -

اس تاریکی مین خاموشی کے ساتھ مین تیرا نغمۂ دلکش سنتا ہون اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ آسان موت کو مینے محبت کی نظر سے دیکھا ہے - اسے بہت پیارے ناموں سے یاد کیا ہے تاکہ حالت اطمینان مین میرے پاس آکر میرا دم نکال لے مگر آہ اس پیارے وقت مین تو

میری خوش قسمتی ایسے اعلیٰ درجہ کے کمال کو پہونچ گئی ہے کہ ہر کمالے را زوالے کا خیال میرے دل مین بری طرح کھٹک رہا ہے۔ اب یہ ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہین اس زمانہ سعادت کے گذرنے کے بعد پھر انھین دنیوی مصائب کا سامنا ہو اس لئے اب یہی آرزو ہے کہ اسی وقت میری جان نکلجائے۔ ہم فانیون کو آخر مرنا تو ہے ہی پھر اس سے بہتر اور کونسا وقت ہو سکتا ہے کہ آدہی رات کے سہانے وقت مین جب تو اپنی شیرین آواز اور نغمۂ دلکش کے ذریعہ سے اس لطف اور مزے کے ساتھ فزائے باد مین اپنی روح پھونک رہا ہے۔ عالم محویت مین بغیر کسی تکلیف کے میری روح پرواز کر جائے۔ ای پیارے بلبل تو تو ہمیشہ گاتا رہیگا مگر یہ فانی کان تیرے نغمۂ شیرین کو پھر نہ سن سکینگے اے غیر فانی پرندے! تو مرنے کے لیے نہین پیدا ہوا ہے۔ بیرحم زمانہ تجھے پامال نہین کر سکتا ہے یہی شیرین آواز جو مین آج اس بے ثبات رات مین سن رہا ہون اگلے زمانہ مین شاہ وگدا امیر وفقیر سن چکے ہین شاید یہ وہی نغمۂ دلبر با ہے جس نے زمانہ کی ستائی ہوئی ناز آفرین محبوبہ رتھ کے پر الم دل مین چٹکیان لی تھین جب وہ الفت وطن کی بیمار چشم پرنم کے ساتھ اجنبی زمین پر کھڑی تھی یہ وہی پیارا راگ ہے جو خوفناک و جزر دریا سے گھرے ہوے قلعہ جادو مین نازپر در گرفتار شہزادی کے غم آشنا کانون مین پہنچا جس سے متاثر ہو کر اس کے دل مین امید کی ایک ہلکی سی جھلک پیدا ہوئی۔ اُس نے قلعہ کی کھڑکی کھولدی اور اپنے دل کے مالک دور افتادہ عاشق کے شور ویدہ مین متلاطم دریا پر نظر دوڑائی۔ جسے ایک ظالم ساحر نے اُس سے چھڑا دیا تھا۔

ہائے چھڑا دیا تھا اس لفظ کی یاد نے میرے زخم دل کو تازہ کر دیا اور سارے بدن مین سنسی پیدا کر دی یہ ایسا لفظ ہے کہ میرے کانون مین گونجکر تجھ سے مجھے جدا کر رہا ہے اور اپنی فانی ذات کی طرف مجھے بلا رہا ہے۔ خدا حافظ اے پیارے بلبل! مشہور ہے کہ قوت متخیلہ آدمی کو بہت دہوکا دیسکتی ہے مگر میرے حق مین تو اب اس مین دہوکا دینے کی بھی طاقت نہین رہی اب میری آنکھ کھل گئی یہ ظاہر ہو گیا کہ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا انسانہ تھا۔ الوداع!! الوداع!!! اب تیری دلفریب آواز دہیمی ہوتی جاتی ہے لو وہ اس میدان سے نکلکر چشمے کو طے کر چکی دریا طمی کی چوٹی پر پہنچگئی ہائے اب تو وہ دور بھی نہین سنائی دیتی۔ ای لو پلک جھپکتے ہی وہ پہاڑ سے بھی اتر کر اُس طرف کی وادی مین دفن ہو گئی ای خدا میری آنکھین

مجھے دہوکا تو نہین دیتین یا کہین عالم بیداری ہی مین خواب تو نہین دیکھ رہا ہون ہای وہ شیرین آواز اور دلکش نغمہ کہان غائب ہوگیا۔

(ترجمہ)

پچھلے پچاس سال مین اردو زبان نے کیا ترقیان کین

جناب اڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ ادیب اردو نے جو علمی خدمت ایک سال مین کی ہے اُس کا اثر یہ ہے کہ اہل علم ہر مہینے کی پہلی تاریخ سے اُس کے انتظار مین گھڑیان گنتے ہین اور جب یہ رسالہ ملتا ہے حرف بحرف پڑھتے اور علمی مضامین سے مستفید ہوتے ہین۔ مین چاہتا ہون کہ اہل قلم نثر نگاری کی طرف خاص توجہ فرمائین اور عنوان مندرجہ بالا پر مضامین تحریر فرما کر اڈیٹر صاحب کی خدمت مین یکم اگست سنہ ۱۹۲۲ء تک روانہ فرمائین مضمون نگار کو ادیب کا خریدار ہونا ضروری ہے مضمون کی نسبت یہ قید بھی ہے کہ ادیب اردو کے کم سے کم بیس صفحون پر آسکے مضمون کا نستعلیق خط مین ہونا اور معمولی اغلاط سے پاک ہونا ضروری ہے اڈیٹر صاحب جملہ مضامین سے بہترین مضمون کا انتخاب فرما کر خاکسار کیطرف سے ایک ساورن (عہ) مضمون نگار کو نذر کرین۔

رفیع۔ از بلرام پور

ہم شکر گزار ہین کہ منشی عبد الرفیع صاحب نے نہایت عمدہ تجویز پیش کی ہے یہ فی الحقیقت زبان کی خدمت ہے۔ کیا عجب ہے کہ دیگر عالی حوصلہ حضرات بھی اس کی تقلید فرمائین منشی صاحب نے ایک ساورن ہمارے پاس بھیجدیا ہے ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء کے ادیب مین وہ مضمون شایع کیا جائے گا جو جملہ مضامین مین منتخب ہوگا۔

اڈیٹر

بول چال ۔ محاورہ ۔ مثل ۔ مقولہ کا فرق

ملاحظہ ہو ادیب اردو جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

(۱) بول چال ۔ ایک خاص قسم کی ترتیب الفاظ جو اہل زبان کی زبان پر ہو اور جس کے خلاف بولنا فصاحت کے خلاف ہو ۔ (الف) اس مین الفاظ اپنے حقیقی معنی دیتے ہین ۔ مثلاً پانچ چھ مرتبہ ہم تمھارے یہان گئے اگر پانچ چھ پر قیاس کرکے کوئی کہے کہ تین پانچ مرتبہ ہم تمھارے یہان گئے تو غلط ہوگا کیونکہ اہل زبان تین چار پانچ چھ بولتے ہین ۔ (ب) جو جملہ کی ترتیب یا الفاظ کا طریقہ زبان اردو مین مقرر ہے روزمرہ مین اُسکی مطابقت لازم ہے نسیم دہلوی ؎

محبت ہو کسی سے یا عداوت مزہ دے جائے گی جب دل سے ہوگی

(فقرہ) کیا کہون سال بھر مین ایک بار بھی لکھنؤ جانے کا موقع نہین ملا اگر کوئی شخص کہے سال بھر مین ایک بار بھی لکھنؤ جانے کا موقع نہ ملا تو روزمرہ کے خلاف ہوگا ۔ (ج) جسطرح خاص موقع پر اہل زبان بے ساختہ الفاظ یا فقرے کہہ جاتے ہین اُنکو اسیطرح استعمال کرنا چاہئے آتش ؎ کیون محبت بڑھائی تھی تم سے ہم گنہگار بیگناہ ہو تم گنہگار کا فعل حذف کرنا روزمرہ کے مطابق ہے ۔

(۲) محاورہ جب ایک یا کئی لفظ مصدر سے ملکر حقیقی معنی سے متجاوز ہو کر کچھ اور معانی دین اُسکو محاورہ کہتے ہین مثلاً آگ پانی مین لگانا یعنی متحمل مزاج کو بھڑکا دینا جہان لڑائی نہو تی ہو وہان لڑائی کرا دینا شرارت کرنا فتنہ اٹھانا ۔ محاورہ مین مصدر کے مشتقات استعمال ہوتے ہین ۔ لیکن اصل محاورہ مین کسی قسم کا تصرف کرنیکا اختیار نہین ہے ۔ مثلاً بجائے سر سہرا رہنا کے "سر پر سہرا رہنا" نہین کہین گے لیکن اہل زبان نے اگر کچھ تصرف کرلیا ہو تو جائز ہے

(۳) مثل ۔ ایک یا چند جملے جو عرصہ دراز سے کسی خاص موقع پر بطور مثال بولے جاتے ہون اور اپنے لفظی معنے سے متجاوز ہو کر کچھ اور مضمون اداکرتے ہون مثلاً کوئی شخص ایسی شے پر نازیا فخر کرے جو اُسکو ہاتھ آنا دشوار تھی تو اس کی نسبت بولتے ہین "نوکھے گاؤن مین اونٹ آیا لوگون نے جانا پرمیشر آیا" مثل مین الفاظ کی تقدیم اور تاخیر جائز ہے لیکن مصدر کے تمام مشتقات کے ساتھ استعمال جائز نہین ہے ۔ مثلاً ناچ نہ آوے آنگن ٹیڑھا کی جگہ ناچ نہین آیا

آنگن ٹیڑھا بتانے لگے،، کہنا تصرف بیجا ہوگا۔
(۴) مقولہ۔ وہ فقرہ یا جملہ جو بوجہ عام کلیہ یا عمدہ نصیحت ہونے کے عام پسند ہوگیا ہو
اس مین الفاظ حقیقی معانی سے متجاوز نہین ہوتے اور نہ قدامت کی شرط ہے مثلاً
بزرگی بعقل ست نہ بسال با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب۔

طاہر از کاکوری

اقوال نادرہ

اس قبیل کے چند اقوال ناظرین کی نظر سے ماہ دسمبر کے رسالہ الناظر لکھنؤ مین گذرے ہون گے یہ مین نے رسالہ مذکور کے لئے بھیجے تھے لیکن غلطی سے میرے محترم دوست جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے کے نام سے شایع ہو گئے۔
میرا ارادہ اس سلسلہ کو رسالہ مذکور مین جاری رکھنے کا تھا لیکن افسوس ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب آنریری جنرل منیجر نے بعض نامساعد حالات کیوجہ سے رسالہ کی التوا کا اعلان کردیا۔ یہ سلسلہ اب انشاء اللہ ادیب کے کالمون مین جاری رہیگا۔ امید کہ ناظرین دلچسپی کے ساتھ پڑھین گے
در اصل یہ اقوال وتخیلات ابتدأ فارسی زبان مین ضبط تحریر مین آئے۔ اتفاق حسنہ سے اصل مسودہ کتاب ایک کتب فروش کی دوکان پر ردی کے انبار مین جناب مولوی صلاح الدین خدا بخش صاحب لکچرار کلکتہ یونیورسٹی کے ہاتھ لگ گیا آپ نے اسکو خرید کر انگریزی زبان مین اس کا ترجمہ شایع کیا اب مین نے اسے اردو کا جامہ پہنادیا ہے لائق ایرانی مصنف یورپ مین جاکر عرصہ سات سال تک تحصیل علوم مغربی مین منہمک رہے ہے اپنی مختصر سوانح عمری مین لکھتے ہین کہ انہون نے خون جگر پیکر یہ مجموعۂ اقوال وتخیلات تیار کیا ہے۔ لہذا دلچسپی معلوم۔
سچائی دائم رہنے والی شے ہے اس کی تازگی کبھی نہین جاتی خواہ کتنا ہی اعادہ کیا جائے۔

احساس حق بھی زندگی کے درماندہ راستہ مین تازگی بخش چیز ہے۔

مین اکثر عالم تحیر مین رہتا ہون کہ آخر میری تخلیق کا منشا کیا تھا، میرے مقدر مین کیا کیا کرنا لکھا تھا؟ کیون مین عالم وجود مین آیا؟ مین نے جنم لیکر بجز گناہون کے کچھ نہ بویا اور کاٹا تو کیا کاٹا۔ رنج و غم کی کھیتی۔ مین نے کسی کی خوشی مین مدد نہ کی گو کہ بہت سون کو رنج پہنچایا۔ میری زندگی قطعاً بیکار گذری نہ اس کا کچھ عندیہ رہا اور نہ کچھ مطلب مقدر انسانی زندگی کے ساتھ ویسے ہی کھیل کھیلتا ہے جیسے بچے کھلونون سے کھیلا کرتے ہین۔

حسد روح کے لئے مثل زہر کے ہے۔

ہم خفیف معاملات مین قیل و قال کرتے ہین۔ غور و خوض کرتے ہین۔ لیکن جب زندگی کے اہم مسائل سے ہمارا سابقہ پڑتا ہے تو غافل اور بے پروا رہتے ہین تب ہی ہمین اتنی مصیبت جھیلنی پڑتی ہے۔ تب ہی تو رنج و غم اوٹھانے پڑتے ہین مگر دیکھو کیسی جلدی ہم اپنے گناہ اور حماقت کے نتائج کو خدا تعالےٰ سے منسوب کرنے لگتے ہین۔ واہ رے انسان ؎ فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر

سید وزارت علی

انتخاب اودھ پنچ

بشر خراب ہے بیکار فکر دنیا مین سُنا ہین کہ مقدر

گذشتہ سے پیوستہ

یہ منزل بمنزل تو آپ اپنے گھر والون کو کھلائیے ہمارے واسطے تو ستھری ستھری چیزین کہانے پینے کی لیتے آئے اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ اسوقت سے جو روانہ ہوے تو بارہ پر ۲ بجے گھر آے جزاک اللہ تم تو بہت جلد تشریف لائے ہین تو تمہاری زندگی کے لانے تھے - ہئو تقصیر خطا تو ہوئی لیکن چارسو کے حوض کے وان ایسے گت (یعنے ناچ رنگ) ہو رہے تھے کہ اوہو جی بڑی اچھی کنچنیان (طوائف) ہین یہان خود بولائے چلو دیکھین -

کیونکہ کوچہ گردی کا مرض - الغرض اُس کے ساتھ چلے کہ چل کے گت بھی دیکھین کہ یہ کس جانور کا نام ہے وہان عجب سیر دیکھی - اک دس پندرہ نیلی پیلی صدقے کی سی گڑیان بے سری گنگکڑیان لگا رہی ہین اور ایک ساتھ تھپڑ تھپڑ تالیان بجا کے اپنی محفل سے الو اڈرا رہی ہین - لاحول ولا قوۃ یہ کیا واللہ - دیکھنے سے دم گھبرا گیا شاید تگنی کا ناچ یہی کہلاتا ہوگا - آٹھ دس دن مین جب دو تین جوڑے کپڑے میلے ہوئے تو دہوبی صاحب کو بلایا وہ بڑے غمزدن سے آیا اور پورے ایک مہینہ کے بعد کپڑون کے لیتے کر لایا - نین سکھ پر تو ہلدی ن کے داغ بنا کے چھیٹ بنا دی اور تنزیب شربتی تو ترفتو نکے مارے ڈوریا ہو گئی - ہرچند غصہ آیا لیکن غم کھایا بلکہ تعریف کی کہ ترفتے ڈالنے مین تو اُستاد ہے واہ رے دہوبی دہوبی نے جھککر سلام کیا کہ تقصیر اگر ہم انعام پائین تو اکبرآبادی دری مین ترفتے ڈالدین - قبلہ بندہ زیادہ سمع خراشی پھر کبھی فرصت کے وقت ہوگی -

حاصل یہ کہ روزگار کی تلاش مین برسون خاک اوڑائی لیکن نوکری چاکری کی شکل خواب مین بھی نظر نہ آئی جہان گئے اپنا منھ لے کے پلٹے - طرہ یہ کہ جواب صاف

بھی نہ دیا آج کل کے دعدون پر ٹالا۔
خدا انگریزی کا بھلا کرے جس کے بدولت پیٹ پالا۔ بارے ایک ولی اللہ کے مل گئے جنھون نے خضر ومسیحا کا کام کیا شہر کے باہر (میر جملہ) کے تالاب پر یہ فقرہ ارشاد کیا اور ایک بڑا بھاری تکیہ امیدوارون کا دکھا دیا کہ بندہ نواز خدا خدا کیجئے اپنی جان بچا کے گھر کی راہ لیجئے یہان بہتیرے تباہی کے مارے دوزخ کی فکر مین سیدھے جنت کو سدھارے یہان امیدواری کی میعاد قیامت سے تین دن ادھر تک ختم نہین ہوتی۔ اب تو گھبرائے۔ قرضداری کے خوف سے چلتے پھرتے نظر آئے بقول شخصے شعر۔ قسمت بری دکن بھی گئے ہم تو کیا گئے ٭ جیسے گئے تھے ویسے ہی چل پھر کے آگئے

لوکل

اے لکھنؤ کے بدمعاشو۔ لچو۔ جیب کترو۔ اے اپنے ورثا کی ستائی ہوئی بیگمو۔ اے بی مشتری شکستہ جگر خوش ہو بغلین بجاؤ۔ گھی کے چراغ جلاؤ۔ اپنا منھ ڈھانکو اسباب گم شدہ کی فہرست بناؤ۔
دیکھو تمھاری خبر لینے والے تمھارے دل ریش پر مرہم رکھنے والے تمھارے اسباب کی تلاش مین کوون مین بانس ڈالنے والے ہٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ لکھنؤ گونڈہ کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے سنا ہے ۵ مئی تک تشریف لیجائین گے۔ ایسا سب صفات سے متصف حاکم تمکو کم ملیگا بہت دون کیا عمر بھر انکا دور دورہ یاد رہے گا۔ جو جو احسانات تمھارے ساتھ صاحب ممدوح نے کئے ہین تمھارا دل ہی جانتا ہوگا۔
اگر نوکری کرے تو پولیس مین کرے واللہ خوب گلچھرون کے موقعے ہین۔ مگر ذرا چوٹ بچائے رہے ایسا نہو منشی ستیارام ڈپٹی انسپکٹر کی طرح مفت مین دھر دیا جائے آج کل منشی صاحب اور ہزاری لال صاحب ہیڈ کانسٹبل پر رشوت ستانی کا مقدمہ قائم ہے صاحب مجسٹریٹ نے تحقیقات فرما کر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو رپورٹ کیا صاحب موصوف نے منشی سیتارام صاحب کی نسبت پانچ پانچ سو

روپیے کی دو ضمانتین اور ہزار کا مچلکہ اور لسبنت ہزاری لال ڈہائی ہزار کی دو ضمانتین اور پانچ سو کا مچلکہ لینے کا حکم دے کر مقدمہ قائم مقام کنوٹمنٹ مجسٹریٹ کے سپرد کیا دیکھیے کیا ہو

اگر مجسٹریٹ صاحب ماخوذین کی چال چلن اور بنا رعداوت مابین ماخوذین ورام سنگھ مخبر پر نظر رکھین توشاید آسانی سے گتھی سلجھ جاوے۔

شنبہ گذشتہ کو محلہ علی گنج مین مسٹر الیور صاحب کو جو پہلے سے ڈاکے کی خبر پاکر وہان موجود تھے۔ ڈاکوؤن نے زخمی کیا مگر ان مین سے چار گرفتار ہوگئے۔

لطائف ظرائف

ایک بیوقوف امیر کے احاطہ دولتسرا مین ایک گدھے نے آکر چلانا شروع کیا امیر نے حکم دیا کہ اس کو نکالدو ایک ظریف نے سنکر کہا سچ ہے دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند۔

سوال - وہ کون عارضہ ہے جس کا قدرتی نتیجہ موت ہے۔

جواب - زندگی

سوال - تدبیر سے کیا فائدہ

جواب - جسمین کوئی کاہل نہ تھے۔

پرمٹ کے محرر کرامت کب دکھاتے ہین؟ جبکہ ترمیم کرنے مین اونٹ کے بیل اور بیل کے گدھے بنا دیتے ہین۔

کسی مجلس مین ایک ایسے صاحب کی دعوت ہوئی جنکی ناک جاتی رہی تھی صاحب خانہ نے اپنے لڑکے سے جو نہایت شریر تھا کہا کہ خبردار فلان کی ناک کا ذکر نہ کرنا اور احتیاطاً اسے دالان مین نہ آنے دیا جب سب مہمان جمع ہوئے اور کھانا کھاچکے لڑکے نے کھڑکی مین سے سر نکال کر کہا کہ ابا تم تو کہتے تھے انکی ناک کا کچھ ذکر نہ کرنا ناک تو ہئی نہین ذکر کس کا کرتا۔

گانون کے قاضی

یارو [illegible] دفعہ جو ہم سرگشتی کرتے ایک گانون مین پہونچے تو دیکھا کہ خدا کا دیدار۔ نہ محمدؐ کی شفاعت سرائے کا پتا نہ ٹھہرنے کا موقع دور دور برابر آرام معشوق کی کمر رہا لاکھ ہاتھ پاؤن مارے مگر پتہ کہان آنکھین پھوٹین جان ملتی یا میان جرات ہو جاؤ جو آنکھون مین رات نہ کٹی ہو پاؤن تھکین اور ٹانگین ٹوٹین تیمور لنگ ہوجاؤن۔ جو ذرا سستایا ہون ایک گنوار نے بعد ہزار سماجت ایک چوپال بتائی وہان جو گئے تو دیکھا ایک مقدم جی ماچے پر بیٹھے ہوے حقہ کا دم لگا رہے ہین مجھے دور سے معلوم ہوا کہ جوار کے کھیت مین آگیا بیتال مچان پر بیٹھا ہے یا کتا پیال پر بیٹھا ہڈی چوس رہا ہے خیر جبراً قہراً علیک سلیک کرکے مین بیٹھ گیا مجھے کمبخت عادت ہے کہ جہان جاتا ہون وہان کی مشہور باتین دریافت کرلیتا ہون چنانچہ مقدم صاحب سے بھی حسب عادت دریافت کیا کہ صاحب تمھارے گانون کی کیا بات مشہور ہے انھون نے کہا کہ ہمارے گانون کے قاضی صاحب مشہور ہین جب سے دنیا ہوئی انہین کے گھرانے مین یہان کی قضیایت چلی آتی ہے۔

یہ بھی سنتے ہین کہ بابا آدم کا نکاح انہین کے باپ دادا نے پڑھایا تھا۔ بلکہ اُنکا نکاح نامہ بھی قضیائن کے صندوقچہ مین ابتک موجود ہے، ان کی زبان پر وہ مسئلے ہین جو کتابون مین بھی نہین نکلتے۔ اُن کے یہان تو سینہ بسینہ یہ باتین چلی آتی ہین۔

مجھے ان کے دیکھنے کا بڑا شوق ہوا مین نے کہا کہ بھئی رستہ کی گرد و غبار سے بھوت بن رہے ہو ذرا حجامت بنوا کر نہا ڈالو پھر قاضی صاحب سے جاکر نیاز حاصل کرو یہ سوچ مین نے مقدم جی سے کہا آپکا بڑا اچھا سبھاؤ ہے آپ ذرا نائی کو بلوا دیجیے انھون نے اسیوقت خاکروب کو بلوایا اور کہا ارے جو ٹھے کے دنی نائی کو بلالا غرض کہ حجام آیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ حجام بھی حضرت آدم کی اصلاح بنانیوالا اپنی قسمت کی طرح ٹوٹی پھوٹی کسبت بھی مٹیا پھوس گرا سکٹ کی طرح سوکھا تو بڑا الکھا ہے زنگ آلودہ ڈیڑھ ڈیڑھ پاؤ کے استرے اُس مین رکھے ہوئے میری چارپائی پر آ بیٹھا اور کہنے لگا میان مونڈ تو دونگا مگر مزدوری ٹھہرا لو۔ (باقی آئندہ)

روح سخن

لسان الملک حضرت ریاض

گلچین یہ اہتمام کسی ایک ہار کا
لوٹا ہے دونون ہاتھ سے جوبن بہار کا

موتی بنیگا خاک یہ اشک اُن کے ہار کا
دامن کے تار کا نہ گریبان کے تار کا

اٹھون تو آسمان جو بیٹھون تو خاک کا
ظالم غبار ہون مین ترے رہگزار کا

بے نور ہے فروغ نہ رونق نہ رنگ و بو
دیکھے تو مُنھ کوئی مری شمع مزار کا

اب ہین تو کیا قفس بھی چلا تیری ہاتھ سے
صیاد آرہا ہے زمانہ بہار کا

محشر کی بازپرس سے ہو بھی نجات جلد
قسمت سے دن ملا ہے حسینوں کے پیار کا

جب تک ملیگی قرض پیے جائینگے ضرور
ہم جانتے ہین مفت ہی سودا ادھار کا

بجلی بنی ہوئی ہے کسی کی نگاہ شوخ
دامن مین اُس کے دل ہے کسی بیقرار کا

مینا کا منھ ہے بند یہ ہے احترام صوم
ساغر کا لب ہے ہونٹھ کسی روزہ دار کا

دھبّا نہ آئے ریش حنائی پر ای ریاض
گو سن نہین مگر ہے زمانہ بہار کا

جناب ثاقب پروفیسر گوالیار کالج

فراغ خاطر دلخستگان نہین معلوم
نہین نہین تجھے اے آسمان نہین معلوم

نگاہِ ناز مین شوخی ہے آج حد سے سوا
گری کسپہ یہ برق تپان نہین معلوم

نہ ہنس تو رونے پہ میرے کہ ای جفا پرور
ہنوز مجکو طریق فغان نہین معلوم

جفا سے کام ہی اُنکو وفا سے کیا مطلب
دوای درد مصیبت کشان نہین معلوم

فلک بتا کہ زمانے کو تو نے دیکھا ہے
ہمین تو اب بھی دل شادمان نہین معلوم

ہزار جان گرامی فدای شوخی یار
کہ ہر کہین ہے پھر اُس کا نشان نہین معلوم

نہ رہیگا نہ سر افراز شان رسوائی
کسی کو حالت پیر مغان نہین معلوم

روان ہے قافلہ غفلت کا راہ ہے باریک
کہاں تمام ہو عمر رواں نہیں معلوم
نہ نقش پای عزیزاں نہ بانگ کوس رحیل
یہ کب کدہر کو گیا کاروان نہیں معلوم
کسی کی مرگ غریبی ہے پوچھتی پھرتی
کدہر ہے خاک وطن کچھ نشان نہیں معلوم
شہید ہوتے ہیں مردان راہ حق پیاسے
ق کچھ اور حال جگر تشنگان نہیں معلوم
یہ کیا ستم ہے تباہ ہے زمین کرب وبلا
تجھے وقار امام زمان نہیں معلوم
مگر ہو دار بقا دار امن اسے ثاقب
کہ اہل ارض کو دار الامان نہیں معلوم

جناب رضا لکھنوی

یہ سنکے غیر انکی نظر سے اتر گئے
تھے جتنے زخم میرے کلیجے کے بھر گئے
فتویٰ جواز مے کا لکھیں گے جناب شیخ
دو گھونٹ بھی جو حلق کے نیچے اتر گئے
عشاق بیخطا ہیں خفا ہو نہ اسقدر
بھوکے تھے دید کے تمہیں دیکھا ٹھہر گئے
دشمن کے بعد موت ہوئی مجکو سازگار
اُس شوخ کے کھلے ہوئے گیسو سنور گئے
غیروں کے ساتھ میرے جنازے پہ بار بار
کیوں تم بھی کہہ رہے ہو کہ موت آئی مر گئے
جانے دو ایک تیر جو ہمنے چھپا لیا
تم بھی تو دل ہزاروں کے لیکر مکر گئے
باسی ہی گجرے ڈالدو میرے مزار پر
تم جانتا کہ ہاتھوں کے صدقے اتر گئے
توڑا گلے کا ہار مرے دست شوق نے
روٹھا ہوا ہے کوئی کہ موتی بکھر گئے
نام خدا شباب ہے کہہ لیں ابھی حضور
کس کام کے وہ پھول جو سن ہی اتر گئے
یہ در یہ کوچہ اور یہ عالم سکوت کا
خود کہہ رہا ہے آپکے شوریدہ سر گئے
ہم سے بھی رسم و راہ کبھی تھی اگر کہا
ہنسکر دیا جواب کہ وہ دن گذر گئے
اب منتیں بڑھائے غیر دنیں بیٹھکر
ہم ایسے جتنے چاہنے والے تھے مر گئے
دل کھوکے اُس گلی سے رضا آج آئے ہو
دینا پڑے گی جان جو بار دگر گئے

جناب فصاحت لکھنوی

ہجر کی شب میرا گھر تاریک ایسا ہو گیا
چاندنی دم بھر جو آئی رنگ میلا ہو گیا
حسن روئے یار خط سے اور دونا ہو گیا
آئینہ وہ ہے یہ جوہر آئینہ کا ہو گیا

ہاتھ رکھکر میرے سینے پر وہ بولے طعن سے
بیقراری کیا ہوئی وہ درد دل کیا ہو گیا
لیگئے ساتھ اپنے وہ صبر و قرار و ہوش و فہم
چھٹ گئے ہمدرد اسمین میں اکیلا ہو گیا

ہائے بے معشوق دنیا میں جئے تو کیا جئے
خاک ایسی زندگی پر دل تو مردا ہو گیا
جیسے یوسف کو زلیخا نے کیا زندان میں قید
سچ تو یہ ہے عاشقی کا نام رسوا ہو گیا

ہجر کیا وہ ہجر جسکو وصل ہو جائے نصیب
کیا ہے وہ بیمار جو بیمار اچھا ہو گیا
الامان اے ظلمتِ شبہائے مدفن الامان
کیا سیاہی ہے کفن کا رنگ میلا ہو گیا

سچ اگر پوچھو تو معشوقِ حقیقی ہے خدا
جسکو دیکھا بھی نہیں میں نے پہ شیدا ہو گیا

آتے ہی تیری فصاحت ولولے دل کے گئے
وہ طبیعت کیا ہوئی وہ دل مرا کیا ہو گیا

تضمین بر غزل جناب صفیؔ لکھنوی

فسانۂ دلِ پُرغم زبان پہ لا نہ سکے
کسی کو داغ جگر کے کبھی دکھا نہ سکے
شب غم اشکوں سے دل کی لگی بجھا نہ سکے
ستم کش آپ کے اس ڈر سے زہر کھا نہ سکے
یہی کہے گا زمانہ کہ ناز اُٹھا نہ سکے

ہمیشہ سب رہے مشتاق اُسکے واروں کے
بجالے تیغ نے ارمان کبھی نہ یاروں کے
کبھی ہوئے بھی اگر وار تو اشاروں کے
کھلے حسام کے جوہر نہ جاں نثاروں کے
وہ تیغ فرطِ نزاکت سے آزما نہ سکے

خوشی سے جھیل تجھے پہنچیں لاکھ رنج و الم
کسی پہ کر کبھی بھولے سے بھی نہ ظلم و ستم
رہ انکسار و تحمل سے مطمئن ہر دم
خموش بیٹھ جہاں بیٹھ مثل نقشِ قدم
کہ تجھکو تیری جگہ سے کوئی اُٹھا نہ سکے

ستم سے اہل جہاں کے ہوا ہے گو کہ یہ حال
کہ ہو گئی ہے ہمیں دم بھر بھی زیست اپنی محال
مگر رہے گا ہمیشہ نہ رنج و اضمحلال
نکل ہی جائے گا خاطر سے رفتہ رفتہ ملال
ترا خیال نہیں ہے جو دل سے جا نہ سکے

گنہگار جرم و خطا کی ہے سارے عالم مین تری نمود خدایا نہین ہے کچھ ہمسر مین
عجب نہین ترے قہر و غضب سے اک دم مین گناہگار جلین آتش جہنم مین
اگرچہ دامن رحمت پہ آنچ آ نہ سکے

سنکتے ہی نہین تم انتہا کی نیندین ہین اجل کے جھونکون کی ٹھنڈی ہوا کی نیندین ہین
کبھی تو چونکتے کیسی قضا کی نیندین ہین یہ خفتگان لحد کس بلا کی نیندین ہین
تمھین پکار کے ہم تھک گئے جگا نہ سکے

نہ باز آیا تو اپنی ستم شعاری سے نہ نکلا کام کچھ آنکھون کی اشکباری سے
نہ کچھ ہوا ہے نہ ہوگا اس آہ و زاری سے یقین ہے ترے کشتون کی بیقراری سے
زمین بھی تہ دامن انھین چھپا نہ سکے

نہین وہ سنتے کسی کی یہی بڑا ہے ستم ہنسی مذاق سے فرصت انہین نہین کسی دم
ہے حسن و عشق کی جانب کچھ توجہ کم کم ہنسی مین بات اڑا دین گے سب یہ سوچ چکے ہم
فسانۂ گل و بلبل انھین سنا نہ سکے

کسی رقیب کے کہنے مین آپ آئے کیون کسی پہ تیغ جفا اپنی آزمائے کیون
کسی غریب کو بیفائدہ ستائے کیون ستم کشان حوادث کا دل دکھائے کیون
ستائین آپ اگر آسمان ستا نہ سکے

مرے گھر آنے سے تم اسقدر ہوئے جو نفور گناہ کون سا ایسا ہے کون سا ہے قصور
کرو نہ سنگ مظالم سے شیشۂ دل چور اگرچہ میرا مٹانا ہی تم کو ہے منظور
تو یون مٹاؤ کہ پھر آسمان مٹا نہ سکے

تمام ہجر کی شب تڑپا اے بت بد خو کھٹکتی دل مین رہی یاد جنبش ابرو
نہ چین آیا کسی طرح جب کسی پہلو ابل پڑے مری آنکھون سے بنکے گرم آنسو
وہ آبلے جو دل تنگ مین سما نہ سکے

عزیز ملتے ہین ہم ان سے اور وہ لڑتے ہین ہر ایک بات پہ اتو زبان پکڑتے ہین
خفا وہ ہوتے ہین ہم انکے پانون پڑتے ہین صفی وہ اتو خوشامد سے بھی بگڑتے ہین
غرض یہ ہے کہ جو روٹھین کوئی منا نہ سکے

ناچیز عزیز احمد عزیز بلگرامی

برچھی لگنا۔ لازم۔
برچھی مارنا۔ دیکھو برچھی لگانا
برچھیت۔ (ھ) ۔ مذکر۔
نیزے باز۔ بھالے بردار۔
برچھیتی۔ مونث۔ نیزہ بازی
(منیر) برچھیتیان قلم سے لکھین گ
حضور کی۔ کاتب نکالینگے صفت
نیزہ دار ہاتھ۔
برحق۔ برخاست۔ برخاستہ
برخلاف۔ برخوردار۔ دیکھو "بر"
برزخ۔ (ف) تھوڑا۔ چند
ٹکڑا پارہ۔
بُرد۔ (ف بضم اول وسکون دوم
فارسی مین صرف معنی نمبر۳ مین
مستعمل ہے) ا۔ مونث ۱ آمدنی
منافع منفعت کی رقم۔ (فقرہ) بیعنامہ
مین فرضی رقم لکھائی تھی تشفع کے
دعوے مین سب رقم دلائی گئی
خریدار کو بُرد ہاتھ آئی ۲۔ رشوت
بالائی آمد ۳۔ شطرنج مین ایک
طرف کے سب مُہرے اور پیادے
کٹ جانیکو "بُرد" کہتے ہین۔
بُردُبار۔ (لغات فارسی
مین اس لفظ کی ترکیب نہین لکھی
ہے مولف کی رائے مین بُرد

عربی مین اک قسم کی چارگوشے کی
کملی ہوتی ہے۔ بار اٹھانیوالا جو
شخص اس کملی کو لپیٹے ہوتا ہے
بوجھل ہوتا ہے لہذا اُس مرکب کے
معانی متحمل کے ہو گئے
بردباری۔ (ف) مونث
برداشت۔ صبر۔ تحمل۔ الہیت (میر)
عشق مین جون کوہکن کچھ بردباری
کیجیے۔
بُرد دینا۔ متعدی ۱۔ آدھا مات
کرنا ۲۔ ہارنا۔ کھونا۔ تباہ کرنا۔
(جانصاحب) وہ چال تم چلے
کہ دیا بُرد سارا گھر۔ اب باقی ہین
ہون داؤن پہ مجھکو لگائے۔
بُرد لینا ا۔ لازم۔ آدھا مات
قبول کرنا۔ (داغ) غیر سے کھیلے
تھے ہم شطرنج۔ اسطرف وہ تھی
بُرد لی ہم نے۔
بُرد مارنا۔ لازم ۱۔ بازی
جیتنا۔ کامیابی حاصل کرنا۔ رشوت
لینا۔ مال مارنا۔ فائدہ حاصل کرنا
(محصنات) ناظر نے اس مقدمہ
مین اچھی بُرد ماری ہزار روپیہ
تو چپکے سے اُس نے وہ اُگلوائے
جو خاتون کتنی غیرت بیگم کو بہکا

پھسلا کر کے اڑا لی تھی اور رقعے کی
بدلے مبتلا سے اُسکے حصّے کی دکانون
کا بیعنامہ اپنے نام کا لکھوا لیا۔

بُرد ملنا۔ لازم۔ مفت کی
رقم ملنا۔ (داغ) چُرا لیا ہے مرے
دل کو اور کہتے ہین۔ یہ مفت مال ملا
خوب بُرد ہاتھ لگی

بُرد۔ (ع بضم اول وسکون دوم)
مونث ۱ خط دار چادر ۲ سیاہ کملی
جسمین چار گوشے ہوتے ہین

بُردِ یمانی یمن کی ایک خاص
قسم کی خط دار چادر

بَرداشت۔ دیکھو "بر"

بَرد۔ (ع بفتح اول وسکون دوم)
مذکر ۱ جاڑے کا موسم۔ سردی ۲ صفت۔
سَرد۔

بَردِ اطراف۔ (ع۔ بَرد۔
سردی۔ اطراف طرف کی جمع معنی
کنارہ) مذکر۔ (طب) موت کی
سردی جسمین بیمار کے ہاتھ پاؤن سرد
ہو جاتے ہین۔ (منیر) سوز دل مین
نفس سرد جو کھینچا ہم نے۔ برد اطراف
ہوا نار جہنم کو بھی

بردِ عجوز۔ (ف۔ بَرد۔ جاڑا
عجوز بڑھیا عورت) جاڑے کے
آخری سات دن یعنی تین دن پھاگن
کے آخر کے اور چار دن ماہ چیت
کے اوائل کے۔ ان دونون مین
سردی کا موسم قریب الاختتام
ہوتا ہے اسواسطے یہ دن برد عجوز
کہلاتے ہین۔

بَرَدَہ۔ (ت) مذکر و مونث۔
بندہ۔ غلام۔ کنیز (داغ) خسرو
سے جو جا کر ہین تو محمود سے بَردَہ
اللہ رے اللہ رے سرکار محبت
۲ لڑائی کا قیدی۔

بردہ فروش۔ (ف) صفت
لونڈی غلام بیچنے والا۔

بردہ فروشی۔ لونڈی غلامون
کی بکری۔

بَردھ (س) مذکر۔ بَیل۔ سانڈ۔

بَردھائی۔ بَردھوئی۔ (ھ)
مونث۔ وہ بازار جسمین صرف گائے
بیل فروخت کے لیے جمع ہون۔

بردھانا۔ (ھ)۔ عم۔ متعدی
گائے پر بیل کا چھوڑنا۔

بردھنا۔ لازم۔ عم۔

بردیانتا۔ ۱ صفت۔ عم۔ بدنیت
بے دیانت۔ بد دیانت کا بگاڑا
ہوا ہے۔

برڈا - برڈی (ہتھیلی کنکریلی زمین
بر رسولان بلاغ باشد و بس
دیکھو "بر" -
بَرْ رْنا - لازم ۱ کسی چیز کا زیادہ خشک
ہونے یا بوجھ کے نیچے دب جانے سے
کج ہو جانا - اینٹھنا - لکھنؤ کی زبان ہے
دلی میں اس جگہ اینٹھنا کہتے ہیں
(بحر) لڑتے ہی آنکھ اپنی طبیعت
الجھ گئی تار نگہ سے تار رگ جان بر رگیا
۲ غرور کرنا - (منیر) وصل ہونے
نہ دیا قبر کے تختوں کو بھی - واہ اے
تفرقہ پرداز بررنے والے
برِ رد - برزبان - دیکھو "بر"
برزخ - (ع بفتح اول وسوم وسکون
دوم وچہارم لفظی معنی - آڑ - پردہ
روک - اُس حالت کو برزخ کہتے
ہیں جو موت سے لیکر قیامت تک
رہیگی گویا اس دنیا کی زندگی اور قیامت
کے بیچ میں ایک حد فاصل ہے
۲ وہ چیز جو دو مخالف چیزوں کے
بیچ میں ہو - دو چیزوں کے بین بین
ایک ملتی ہوئی چیز جیسے اعراف
جو بہشت اور دوزخ کے بیچ میں
ہے - یا بوزنہ جو بہایم اور انسان
کے بیچ میں ہے - یا مونگا جو حیوانات

و نباتات کے بیچ میں ہے - جمع
برازخ) ا - مونث ۱ مرنیکے بعد سے
قیامت برپا ہونے تک روحیں
جس حالت میں رہیگی اس کا نام
برزخ ہے - مرنے سے قیامت
تک کا زمانہ ۲ وضع - دھج انوکھی
صورت - عجیب شکل (مسرور)
دیکھکر رند ہوتے جاتے ہیں - کیا ہی
برزخ ہے شیخ صاحب کی - (بنانا
کے ساتھ) ۳ خیالی صورت (فقرہ)
پریشانی میں پیر کی برزخ میرے سامنے
ہو جاتی ہے -
بَرْزَن - (ف بفتح اول وسوم وسکون
دوم وچہارم) مذکر - سڑک - کوچہ گلی
محلہ -
بَرَس - (ہ بفتح اول ودوم س
برِیس) مذکر ۱ بارہ مہینے کا زمانہ
سال - برسوں جمع - عورتیں مونث
بولتی ہیں (فقرہ) پانچ چھ برسیں
ہوئی ہونگی جب لاٹ صاحب لکھنؤ
آئے تھے -

برسا برس - عم - سالہا سال

برس بھر - عو - سال بھر -

برس برس کا دن - عو - وہ
خوشی یا جشن کا دن جو سال بھر کے

پیدا ہوتا ہے۔ سالانہ تہوار کا دن۔ (معروف) آنے پہ ہے یار بدشگونی مت کر۔ اے ابر نہ رو برس برس کا دن ہے۔

برس بھر مین سنحی اور سوم برابر ہو جاتے ہین۔ مقولہ جب بخیل کو کوئی نقصان مالی ہوتا ہے اُسوقت کہتے ہین۔

برس بیاور۔ مونث۔ عو۱ وہ جانور جو سال کے سال بچہ دے ۲ وہ عورت جو برسوین دن یا جلد جلد بچہ جنے۔

برس دن۔ مذکر۔ عو۔ سال بھر (عالم) روز وعدے کے آج سے گن تو ہمکو مہلت دے اک برس دن تو۔

برس کا برس دن برس کے

برس دن۔ عو۔ برس برس کا دن (فقرہ) اگر عید کے دن تک انگرکھا تیار ہو کر نہ آئیگا تو تمھارا بھانجا برس کے برس دن لوٹا لوٹا پھریگا۔

برس گانٹھ۔ (ھ)۔ لفظی معنی سالگرہ) مونث۔ ہندوستان مین یہ رسم ہے کہ بچہ کی ابتدائی عمر مین بطور منت کے جب لڑکا پورے

ایک سال کا ہوتا ہے تو ایک ناڑے پر گرہ دیتے ہین اور اسی ناڑے مین ہر سال دس گیارہ برس کی عمر ہونے تک ایک ایک گرہ بڑھاتے ہین۔

برسوان (س)۔ صفت سالانہ ہر سال کا فاتحہ۔ برسی۔

برسوڑی۔ (ھ) ا۔ صفت۔ عم سالانہ محصول۔ سالانہ لگان۔

برسون۔ سالہا سال۔

برسون جھلانا۔ متعدی عرصے تک امیدوار رکھنا۔

برسون جھولنا۔ لازم۔ مدتون کسی امید مین رہنا۔ مدتون کسی کوشش یا تلاش مین رہنا (بحر) امید وصل مین ہم جھولتے ہین برسون سے۔ وہان رقیبون مین تیاریان ہین جھولون کی۔

برسون کا بیمار۔ مدت کا بیمار زیادہ دنون کا بیمار۔ (بہار عشق) ہوگئی دلکی ایسی حالت زار جیسے برسون کا ہو کوئی بیمار۔

برسون کی راہ۔ راہ جو برسون مین طے ہو۔ مبالغے سے کہتے ہین (آتش) برسون کی راہ آگئے

عزیزان نکل گئے - افسوس کاروان
سے مین اپنے بچھڑ گیا -
برسون کا مرض - پُرانا مرض
برسوین دن - تابع فعل ہر سال
سال مین ایک بار (رشک) آہین
برسوین دن تو یہان راتدن طواف
کعبہ کچھ اور رہے در سفاک اور ہی -
برسی - مونث - وہ فاتحہ
جو کسی شخص کے مرنے سے سال بھر
بعد کیا جاتا ہے مُردے کی سالانہ رسم
برسی کا دن سد دیکھو "برسی"
(ذوق) ایک حسرت تو برستی ہی
کبھی برسی کے دن - ورنہ روتا ابر
بھی اپنے سر تربت نہین -
برسا - (س) عم - مونث - برسات
کی رُت -
برسات - (ھ) مونث - بارش
کا موسم - پانی برسنے کا زمانہ جو
ہندوستان مین پندرہوین اساڑھ
سے بھادون کی پندرھوین تک
رہتا ہے -
برسات برساتھ - مقولہ -
برسات کا لطف شوہر کے ساتھ
ہے -
برسات کھانا - لازم
برسات کا موسم بسر کرنا - برساتی سیل
کا اثر قبول کرنا -
برسات کی اُمس - برسات
کے موسم مین ہوا کا بند ہونا (قلق)
ضبط آہ سرد و گریہ سے نہ کیون دم
پر بنے - سچ ہے کیا تکلیف دیتی ہی
اُمس برسات کی -
برسات کی چاندنی - (مجازاً)
ناپائدار چیز - (شعور) فروغ زاہد
مکار و تر دامن ہے لایعنی - جیسے
چاندنی برسات کی زہر پائی کو -
برسات مین کراہی گھر گھر
مثل - آسودہ حال کے سامان ہی
نرالے ہین - دولت مند کی خاطر
ہر جگہ ہوتی ہے -
برساتی - مونث - ۱ بارانی
واٹر پروف ۲ گاڑی کا سائبان
۳ مکان کا سائبان ۴ وہ فصل
جو برسات کی موسم مین تیار ہو
یا برسات کے موسم مین بوی جائے
۵ چوپایونکی خاص بیماری جو برسات
مین ہوتی ہے ۶ برسات والا جیسے
برساتی سانپ -
برساتی سانپ - سانپ جو برسات
کے موسم مین پایا جاتا ہے زہریلا

نہین ہوتا (راسخ) میرے گھر فرقت مین برساتی ہے سانپ - لمبے لمبے گیسوون والی گھٹا -

برساتی کیڑے - چھوٹے کیڑے مکوڑے جو برسات مین پیدا ہوجاتی ہین ۲ (مجازاً) اولاد کی کثرت ظاہر کرنیکو کہتے ہین -

برساتی فصل ۱ برسات کی رُت ۲ وہ غلہ جو برسات مین بویا جائے وہ غلہ جو برسات کی فصل مین تیار ہو -

برسالیا - (ھ) وہ کاشتکارون کا ملازم جو سال بھر کی خدمت کا معاہدہ کرے -

برسام - (ف) مذکر - سینے کے ایک مرض کا نام -

برسانا - (ھ) متعدی بلندی سے غلہ ہوا کے رخ گرانا ۲ پھینکنا چلانا جیسے تیر برسانا - گولے برسانا ۳ برسنا کا متعدی (فقرہ) خدایا پانی برساوے ۴ (روپیہ یا دولت کے ساتھ) لٹانا - کثرت سے کوئی چیز دینا ۵ مذکر - ہندوستان کے ایک شہر کا نام -

برساؤ - مذکر برسنے والا - (داغ)

اُٹھا ہے ابر کعبے کی طرف سے میکشو مژدہ نہین رہنے کا بے برسے کہ یہ برساؤ بادل ہے -

برسبیل - برسر - دیکھو بر -

برسپت - دیکھو برہسپت -

برسن پڑنا - لازم ۱ مینہ کا زور سے گرنا - مینھ یکایک گرنا - پانی پڑنا ۲ دیکھو برستا نمرہ (قلق) نگاہی گالیون کی دیکھکر مجھے بوچھار - برس پڑے مرے آتے ہی ابر ترکیطرح ۳ امرغبازونکی اصطلاح) ایک مرغ کا دوسرے مرغ کو لڑائی مین مارنا -

برسنا - (ھ بفتح اول و دوم وسکون سوم) لازم ۱ بارش ہونا پانی پڑنا ۲ ظاہر ہونا - جھلکنا - (داغ) ہمارے غمکدہ دل سے یہ برستا ہے - کسی زمانے مین شادی یہان رچی ہوگی - (فقرہ) اسکی آنکھون سے خون برستا ہے ۳ افراط سے آمد ہونا - کثرت سے ملنا - (فقرہ) آجکل بڑے مقدمے کی پیشیان ہو رہی ہین وکیلون پر روپیہ برستا ہی ۴ بلندی سے غلے کا ہوا کے رخ گرنا دیکھو برسانا نمبر ا ۵ متعدی

جھڑکنا - خفا ہونا - آڑے ہاتھوں لینا - غصہ اُتارنا - غصے ہونا -
(داغ) بے خطا برسے وہ ہم سے ہم نے بھی برداشت کی - غیر کا مذکور کیا آیا قیامت آگئی -

بِرَسنا - (ھ بکسر اول و فتح دوم وسکون سوم) - عم - لازم رہنا - موجود رہنا -

بُرسی - بُرُوسی - (ھ) - عم - مونث - انگیٹھی -

بُرسُولہ - (ف - بروزن مرغولہ) ایک سم کا قرص -

برسے نہ برساوے ناحق جی ترساوے - ا - مثل - جب کوئی شخص کسی سے نفع کا سہارا لگا کر مایوس ہوتا ہے یہ کہتا ہے -

برسیگا برساویگا - دمڑی سیر لگاویگا - بنیا سر گھٹاویگا مقولہ - لڑکے زیادہ بارش میں کہتے پھرتے ہیں یعنی خوب بارش ہوگی غلہ بہت سستا ہوگا بنئے جو گرانی سے خوش ہوتے ہیں بوجہ ارزانی غلے کے اپنا سر پیٹینگے -

برسو رام کرڑا کے سے - بڑھیا مرگئی فاقے سے - مقولہ - لڑکے برسات میں کہتے پھرتے ہیں

بَرَش - (ع بفتح اول و دوم وسکون سوم) مذکر - سفید یا سیاہ داغ جو گھوڑے کے اصلی رنگ سے مختلف ہوں -

بُرُش (انگ Brush) ا - مذکر - ۱ - مو قلم ۲ - وہ بالوں کا آلہ جس سے کپڑے یا جوتے کو صاف کرتی یا بالوں کو برابر کرتے ہیں - انگریزی میں بضم را ہے - اردو میں بسکون را بولتے ہیں -

بُرِّش - (ف - بکسر را بغیر تشدید و نیز بہ تشدید دوم) مونث - تیزی - کاٹ (داغ) تیغ قاتل کو مگر سنگ فسان ہے سرمہ اور ہی بُرِّش شمشیر نظر بڑھتی ہے -
(قلق) کرتے ہی ذکر بُرِش کٹ جاتی ہے منھ میں زبان - کیا قیامت کاٹ ہے قاتل تری تلوار کا -

برِشتہ (ف بکسر اول و دوم وسکون سوم و فتح چہارم) صفت بریان - بھونا ہوا -

بُرشکال - (ف بفتح اول وسکون

دوم وشین معجمہ موقوف وفتح کاف
عربی۔ سنسکرت مین ورش۔ بارش
کال زمانہ۔ وقت) مونث۔ برسات
(تسلیم) پیارے عیش کے جھلکاتی
برشکال آئی۔ شرابخوار دنکو کرتی ہوئی
نہال آئی۔ مولف بہار عجم کی رائے
مین یہ لفظ ہندی ہے لیکن فارسیون
نے اسکو استعمال کیا ہے مولف
کی رائے مین یہ لفظ معرب ہے
سنسکرت مین ورشا کال تھا۔

برص۔ (ع بفتح اول و دوم)
مذکر۔ ایک مرض کا نام جسمین بدن
پر سفید داغ پڑجاتے ہین۔ کوڑھ

برضد۔ برطبق۔ برطرف۔ برطرفی
دیکھو بر۔

برف ۱ (ف) مونث (ناسخ)
ہو کے پانی جو برف بہتی ہے چشمہ
و نہر مین وہ جاری ہے ۱۔ پالا ۲
جما ہوا دودھ یا شربت ۳ (صفت)
بہت سرد۔ بہت سفید۔

برفاب۔ (ف۔ بروزن
مہتاب اضافت مقلوب ہے جیسے
گلاب) وہ سرد پانی جو برف گھلنے
سے نکلتا ہے اور اس وجہ سے
بہت زیادہ سرد ہوتا ہے۔

برفانی۔ ۱۔ بہت سرد۔ برف
کیطرف منسوب۔

برفانی پہاڑ۔ ۱۔ مذکر۔ وہ پہاڑ
جو برف سے جمے رہتے ہین۔

برف پروردہ۔ صفت۔ برف
مین سرد کیا ہوا۔

برف پڑنا۔ لازم۔ پالا پڑنا
بہت سردی پڑنا۔ (داغ)
کھینچی ہین سرد آہین کس نے شب
جدائی۔ یہ اوس پڑ رہی ہے یا برف
پڑ رہی ہے۔

برف پینا۔ لازم۔ برف کا پانی
پینا۔

برف جمانا۔ متعدی۔ کسی رقیق
چیز کو برف کیطرح منجمد کرنا۔ (داغ)
توجما دے برف اے ساقی مئے انگور کی

برف جمنا۔ لازم (قدر) لاکھ

۱۔ برف۔ یخ کا فرق۔ بخارات جو ہوا مین ملے ہوتے ہین سخت سردی کیوجہ
سے جب تک سخت جگر چھوٹی چھوٹی سوئیان سی بنکر زمین پر گرتے ہین تو برف کے
نام سے موسوم ہوتے ہین اور جب پانی کے قطرے بنکر سردی کی شدت سے جم جائین
تو یخ کہتے ہین۔

گل ہو تلے جائین یا غبان - برف جم جائیگی تا ندو ہمین نگر -

برف زدگی - (ف) مونث نقصان جو برف گرنے سے زراعت کو پہنچتا ہے -

برف کا ذخیرہ - برف کی کھتی (مصحفی) عالم کی سردمہری ہمین سما گئی ہے - ہو اندنون یہ سینہ اک برف کا ذخیرہ -

برف کی کھتی - کنوین کی شکل کے گڑھے جسمین آسمانی برف جمع کیجاتی ہے (قدر) پر کے چرسے ہین پیارے برف کے - برف کے کھتی کنوین ہین سر بسر -

برف کی قفلی - ٹین یا مٹی کی لانبی نوکدار ڈبیا جسمین دودھ یا شربت کی برف جماتے ہین (فسانہ عجائب) دو پیسے کو برف کی قفلی دوکھائے بدن تھرّائے -

برف گرنا - لازم - پالا پڑنا - سردی پڑنا -

برف گلنا - لازم ا برف کا پگھلنا ۲ بعید سردی ہونا جب زمانی مین پہاڑون کی جمی ہوئی برف پگھلنا شروع ہوتی ہے سردی بڑھ جاتی ہے

برف مین لگانا - متعدی - برف مین سرد کرنا - نہایت سرد کرنا - (انشا) لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا -

برف والا - صفت - برف بیچنے والا - شربت یا دودھ وغیرہ کی برف جما کر بیچنے والا -

برف ہونا - لازم نہایت سرد ہونا (فقرہ) حکیم صاحب ذرا دیکھئے تو مریض کے ہاتھ پاؤن کیسے برف ہورہے ہین -

بَرفیا - مذکر - (لکھنؤ) برف بیچنے والا - برف کی قفلی بیچنے والا

برفی - (ف - ایک قسم کا حلوا) ا - مونث - ایک قسم کی دودھ کی مٹھائی

برق - (ع - بروق جمع) مونث ا بجلی - وہ روشنی جو بادلون کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے ۲ صفت - تیز چالاک - ہوشیار - مشّاق (داغ) قاصد یہان سے برق تھا پر نصف راہ سے - بیمار کی ہے چال قدم تولتے ہین ۳ صاف شفاف چمکیلا (امانت واسوخت) چاندنی رات کے دن آئے تو نکھرا وہ قمر - برق پوشاک وہ بدلی کہ تڑپ جائے بشر

ل برق و صاعقہ کا فرق - وہ چمک جو بادلون کی رگڑ سے پیدا ہو - برق ہی وہ بجلی جو زمین پر گرے - صاعقہ ہے -

برق آہنگ - برق تاز - برق جولان -
برق چنگال - برق سوار - برق شتاب۔
برق عنان - برق نگاہ - (ف) (مجازاً)
تیز۔ شوخ۔ عموماً معشوق کی صفت مین
بولتے ہین۔

برق بنکے گرنا - لازم - کسی چیز کو
تباہ کر دینے کی جگہ کہتے ہین - (راسخ) اُف
رے میری آہ کی دلسوزیان - برق بنکر
گرہین تاثیر پر۔

برق ٹوٹنا - لازم - بجلی گرنا -
(آتش) جلوۂ یار سے داغ دل بیتاب
ہون دور - کشت پر یاس کی برق شرر
افگن ٹوٹے۔

برق خاطف (ف) چمک جو
آنکھ کو خیرہ کر دے۔

برق دمان - (ف) چمکنے والی
بجلی۔

برق دم - (ف) صفت ۱
دھار والی چیز کی تیزی کی نسبت
کہتے ہین ۲ مجازاً - تلوار (امیر) اب
خدا چاہے تو مقتل مین اُٹھین خوب
مزے - برق دم تیز ہوئی ہے مرے
تڑپانے کو ۳ - صفت - بہت تیز -
چالاک۔

برق وزرق - (ف +) روشنی
وساختگی) صفت - چمکیلا بھڑکیلا - صاف
شفاف -

برق وش - (ف - برق بجلی
وش - مثل - طرح) صفت - شوخ -
چمکیلا - (فسانۂ عجائب) ناگاہ ایک
سمت سے دو ہرن برق وش صبا
کردار سُبک جست تیز رفتار سامنے
آئے۔

برق ہے - (فارسی برق شدن سے
لیا ہے) نہایت تیز ہے - ہوشیار ہے
بڑا چالاک ہے۔

بُرقع - (ع بضم با و قاف - نقاب
اُردو مین (با نون پر بفتح قاف ہے)
مذکر ۱ نقاب ۲ وہ سلا ہوا کپڑا جس کو
اوڑھکر عورتین باہر نکلتی ہین -
آنکھون کے مقام پر جالی لگی ہوتی ہے
سر سے پاؤن تک سارا جسم
چھُپ جاتا ہے ۳ لباس -
پوشاک (مقولہ) بیچارا لی کا برقع
اوڑھ لیا ہے ۴ مجازاً وہ جھلی جس مین
بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہے۔

برقع اُٹھانا - متعدی - بے
پردہ کرنا - منھ سے برقع ہٹانا۔

برقع اُلٹنا - دیکھو برقع اُٹھانا۔

برقع اوڑھنا - لازم - برقع پہننا

برقع پوش۔ (ف) صفت برقع اوڑھنے والا۔

برقع کی جالی۔ وہ جالی دار حصہ جو برقع مین منھ پر رہتا ہے۔ (ناسخ) جالی برقع کی نہین لیئے تمھاری عشق مین۔ خاک صحرا چھانتی پھرتی ہے اس غربال سے۔

برقع ڈالنا۔ لازم۔ نقاب ڈالنا برقع اوڑھنا۔

برقع مین چھیچھڑے کھانا۔ لازم۔ لکھنؤ۔ عو۔ نیک چلنی کے پردے مین بد چلنی کرنا (جادۂ تسخیر) گستاخی معاف کون سا درخت ہے جسے ہوا نہین لگی ظاہر مین سب پارسائی کا دم بھرتے رہے ہین بڑی بڑی نیک زنین بڑی بڑی عصمت والیان برقع مین چھیچھڑے کھاتی ہین گھونگھٹ کی اوٹ مین نوالے نوش کرتی ہین۔

برقنداز۔ یہ لفظ اہل ہند کی ایجاد ہے ۱ مذکر۔ ۱ عدالت یا پولیس کا سپاہی پاسبان۔ اردلی۔ محافظ ۲ بندوقچی۔ توڑے دار بندوق رکھنے والا۔ (آتش) کیا جو یار نے کچھ شغل برق اندازی۔ چراغ زندگی خضر تک نشانہ ہوا۔

برک۔ (ف بروزن فلک) مذکر ایک قسم کا اونی کپڑا جو اونٹ کے بالون سے بُنا جاتا ہے (آزاد) نادر شاہ اُس وقت برک کی قبا پہنے بیٹھا تھا۔

بَرَکات۔ (ع بفتحتین برکت کی جمع) لکھنؤ مین مذکر۔ اور دہلی مین مؤنث)

برکت۔ (ع بفتح اول و دوم و سوم۔ زیادتی۔ نیک بختی برکات جمع فارسیون نے بسکون را استعمال کیا ہے۔ اردو مین بھی عموماً ثانی پر بسکون را ہے) مؤنث ۱ زیادتی۔ درازی۔ ترقی۔ افزایش۔ نعمت کی زیادتی (سحر) سچ تو یہ ہے کہ یہ نیت کی ہے ساری برکت۔ ہوگا خالی نہ کبھی خوان حسام الدولہ ۲ خوش قسمتی عروج۔ رونق۔ نمود۔ (محسن) یمن و برکت لیئے ہین موجود۔ ہارون و شعیب و صالح و ہود ۳ بنیے پہلی تول مین بغرض نیک شگون کے بجائے ایک کے برکت کہتے ہین ۴ محرف ہوگیا۔ ختم ہوگیا (آبحیات) صبح کو روپیہ خوردہ کیا تھا دوپہر

کو دیکھو تو برکت

برکت اٹھنا- یا اٹھ جانا- یا اڑ جانا- لازم- برکت جاتی رہنا رونق نہ رہنا- نکبت آنا- افزایش معدوم ہو جانا- (امیر) ہائے غم ہجر بھی جی نہیں بھرتا- برکت اٹھ گئی زمانے سے (مراۃ العروس) قرض سے رہی سہی گھر کی برکت اڑ جاتی ہے

برکت جانا- لازم- برکت اٹھنا-

برکت دینا- متعدی (عمر میں) درازی بخشنا- چیزوں یا کام میں زیادتی نصیب کرنا- ترقی دینا- بڑھانا- بڑا کرنا (فقرہ) خدا عمر و اقبال میں برکت دے-

برکت کے دن- عو- وہ زمانہ جب سب چیزیں سستی ملتی تھیں (فقرہ) دو میاں بیوی ایک لڑکی سستا سمان برکت کے دن شتم پشتم کسیطرح گزر کر لیتے تھے

برکت ہونا- لازم (فارسی میں برکت شدن کنایہ تمام ہونے اور مرنے کا ہے) ۱؎ دراز ہونا- زیادتی ہونا ۲؎ تمام ہونا- ختم ہونا-

برکت ہوا- عو- ہو چکا- ختم ہو گیا-

برکت ہے- عو- یہ کلمہ ردّ سائل کے لئے بولتی ہیں- اور مقصود یہ ہوتا ہے کہ نہیں ہے ختم ہو گیا- (داغ) پی چکی سب اب آئے زاہد آپ- جائیے بس جناب برکت ہے-

بُرکلا- (ھ) بضم اول و سکون دوم و فتح کاف عربی مذکر (ہندو) ۱؎ ہار جو ہولی ماتا پر جلانیکے واسطے چڑھاتی ہیں ۲؎ چھوٹا اُپلا جسمیں سوراخ ہوتا ہے

بَرَکلا- (ھ) بفتح اول و دوم ایک قسم کے راجپوت-

بُرَکنا- بُرک دینا- بضم اول و فتح دوم- متعدی- عم- چھڑک دینا- کسی سفوف کو کسی چیز پر چھڑکنا- ڈالنا (فقرہ) دال میں ذرا سا نمک بُرک دو-

بُرکی- (ھ) بضم اول و سکون دوم مونث- خاک کی چٹکی جسپر جادو یا منتر پڑھکر اس شخص کو مارتے ہیں جسپر جادو کا اثر ڈالنا منظور ہوتا ہے (مجازاً) منتر جادو-

بُرکی ڈالنا- یا بُرکی مارنا متعدی ۱؎ عو- خاک کی چٹکی پر جادو پڑھکر مارنا (رنگین) میں آج زناخی سے

کچھ بول نہین سکتی-کیا جلنے کیا اُس نے ماری مجھی برکی ٹ فریفتہ ہونا عاشق بنا لینا-اب یہ محاورہ متروک ہے-

بَرکھا-(ھ) مونث-(ہندو) برسات-مینھ-

بَرگ-(ف) مذکر ۱ پتا ۲ توشہ سامان-

برگِ پان-پھوڑا پکانے کے واسطے باندھتے ہین-(ذوق) میرا دل آگے ہی سینے مین اک پھوڑا سا پکتا ہے-خیال خط سبز یار نے کیون برگ پان باندھا-

برگِ تنبول-مذکر-پان-

برگِ سبز-(ف) مجازاً-کم مقدار-حقیر چیز-

برگِ سبز ست تحفہ درویش (ف) مقولہ جب کوئی چیز کسی شخص کو دیتے ہین تو خاکساری سے یہ فقرہ کہتے ہین (منیر) نذر بیگم کو دید یا مُوبا عرض خدمت مین کی قصور معاف نذر جو مین نے کی ہے یہ درپیش-برگ سبز ست تحفۂ درویش-

برگ و بار-(ف) درختون کے پھل اور پتے-

برگ و ساز-برگ و نوا-(ف) مذکر-ساز و سامان معاش کا اسباب زندگی کا سامان کھانیکا سامان-توشہ-خوراک (غالب) رونق کارگاہ برگ و نوا-نازش دودمان آب و ہوا-

بَرگا-(ھ) مذکر-چھوٹی لکڑی

بَرگد-(ھ برگت) مذکر-بڑ کا درخت-بڑ-

برگد کی جٹا-مونث-برگد کی ڈاڑھی-(گلزار نسیم) برگد کی جٹائین بال اُسکے-زنبور سیاہ خال اُسکے-

برگد کی ڈاڑھی-مونث رو برگد کے ریشے جو شاخون سے لٹک کر زمین تک پہنچتے ہین-

برگزیدہ-برگشتگی-برگشتہ برگشتہ بخت-برگشتہ ہونا-برلانا دیکھو "بر"-

بَرما-(ف مین برمہ سوراخ کرنیکا آلہ-ہندی مین برما.س دلو-ایک دائرے مین گردش کرنا) مذکر-لوہے کا آلہ جس سے لکڑی مین سوراخ کرتے ہین-

برمانا- متعدی ۱- برمے سے سوراخ
کرنا ۲- (مجازاً) زخمی کرنا- (صبا)-
ہوگئی فرقت مین اک اک شاخ گل
سوہان روح- دل کو برمانے لگی صورت
ہزار اب کی برس-

برم راکس- (ھ- برہم راکشش مرے
ہوئے برہمن کی روح) مذکر ایک
خاص قسم کا خبیث (جانصاحب)
سوم کے گھر مین میان کی دال گلتی ہی
نہین- برم راکس جان لیگا اُنگ نیکلی
کا لکا-

برم بھاٹ- (ھ) بھاٹ کی ایک
قسم-

برموہی- برموئی- (ھ- برہمرا
کا مخفف خراب منھ چہرا)- عم- عو
اصفت- بدشکل ۲- مؤنث- بلی

برمحل- برملا- دیکھو "بر"

برمھا- (ھ) ۱- ایک حصہ ملک کا
نام ۲- ملک برمھا کے باشندے-

برمھوتر- (س)- مؤنث- معافی جو
برہمنون کو بطور خیرات دیجاتی
ہے-

برن- (ھ) ۱- مذکر- جنس- سراپا
حلیہ (قلق) گل شمع کا جو مہکے گلزار
انجمن مین- بلبل ابھی جنم لے پروانے
کے برن مین ۲- ذات- قوم- ہندؤن کی
چار ذاتون مین سے کوئی ایک ذات
ہندؤن کی چار ذاتین- برہمن-
چھتری- دیش- شودر ہین ۳- تازہ
مٹی جو پانی کے ساتھ کسی نشیب کی
جگہ جمع ہو-

برن کرنا- ا- متعدی- (ہندو)
کسی پجاری کو مذہبی رسوم ادا کرنے کی
غرض سے اُجرت پر مقرر کرنا-

برنا- (ھ)- لازم- عم- جلنا-

برنا- (ف- بر بالا+ نا کے بمعنے حلقوم
سن بلوغ کے پہونچنے پر حلقوم کی
ہڈی کسی قدر نمایان ہوجاتی ہے)
مذکر- نوعمر- جوان-

برنا و پیر- جوان اور بڈھے
ہر شخص (شعور) اس دار بے ثبات مین
کس کو قیام ہے- سب دغدغے مین موت
کے برنا و پیر ہین-

برنا مٹی- (ھ)- مؤنث دو قسم کی
مٹی ایک وہ جس کا رنگ زرد ہو دوسری
وہ جس مین زردی سفیدی
مائل ہو-

برنج- (ف- بکسر- بازار-
برنگ کا معرب ہے) مذکر ۱- پیتل
تانبا اور جست ملا ہوا ۲-

چاول یا (اصطلاح اہل کیمیا) لوہا

برنجی ۔ (ف) صفت پیتل کا ۔

(اردو) چھوٹی کیل ۔

برنج کابلی ۔ (ف) ایک دوا کے بیج ۔

برنجاری ۔ ا ۔ صفت عم غلے کا تاجر وہ بنیا جو غلہ ساتھ لیکر دورے پر حکام کے ساتھ رہتا ہے ۔

برنجن ۔ بروزن قلزن (ف) چاندی سونے کی چوڑیاں ۔ جو ہاتھ میں پہنی جاتی ہیں دست برنجن ۔ اور جو پاؤں میں پہنی جاتی ہیں پا برنجن کہلاتی ہیں ۔

برنج مشک ۔ (ف) مذکر ۔ ایک دوا کا نام ۔ جسکو بالنگو کہتے ہیں ۔

برنچ ۔ عم ۔ صحیح لفظ برانچ ہے ۔

برندا ۔ (س) بکسر اول و دوم متبرک درخت ۔ تلسی) اس بوٹی کی نسبت ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ پہلے ایک عورت تھی جو اب تلسی کی شکل میں ہے ۔

برندابن ۔ (س) ۔ تلسی کا جنگل ، یہ مقام متھرا کے قریب ہے یہاں کرشن جی گوپیوں کے ساتھ تفریح کیا کرتے تھے

برنگا ۔ (ہ) بفتح اول و دوم و سکون سوم) مذکر ۔ لکڑی کا چھوٹا تختہ جو چھت پاٹنے کے کام آتا ہے ۔

برنی ۔ (ہ) بفتح اول و سکون دوم مؤنث ۔ پلک ۔ وہ جگہ جس میں پلکیں نکلتی ہیں ۔

بروا ۔ (ہ) بکسر اول و سکون دوم مذکر ۔ عم ۔ پودا ۔ درخت ۔

بروا ۔ (ہ) بفتح اول و سکون دوم مذکر ۔ خراب قسم کی ریتل زمین ۔ ایک راگنی کا نام ۔ کہا جاتا ہے کہ اس راگنی کے اثر سے وحشی جانور رام ہو جاتے ہیں ۔

بروار (ہ) بفتح اول و سکون دوم) صفت وہ لوگ جو چاولوں کی صفائی اور بیچنے کا کام کرتے ہیں ۔

بروتا ۔ (ف) ۔ بضم اول و دوم و سکون واو معروف ۔ سنسکرت میں بھرو ۔ ابرو ۔ دت مفید فاعلیت یعنے بھوں کے بھرتہ) مؤنث مونچھ ۔

بروٹا ۔ (ہ) بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم ۔ برٹھہ ۔ ورم + وٹا پیٹ یعنی پیٹ کا ورم پیٹ کا پھوڑا) مؤنث ۔ ایک قسم کی سختی جو پیٹ میں بوجہ ریاح

جمع ہونیکے ہو جاتی ہے - (جانصاحب)
آرام ہو جو جھاڑنے والا کوئی ملے -
(استاد) علاج سے بَرْوٹ نہ جائیگی
بَرْدُوکھا - (ھ) بفتح اول وضم دوم
وسکون) واو مجہول - بار دروازہ
(اٹھا - بند کیا ہوا) ڈیوڑھی اندرونی
کوٹھری - زنانہ مکان سے آمدرفت
... دروازے سے ملی ہوئی عمارت
دالیبیر -
بُرُوج - ... ضم اول ودوم وواو
معروف) ... برج کی جمع -
بُرُودت - ع بضم اول ودوم
(وسکون واو معروف و فتح چہارم)
سردی - ٹھنڈ -
بروڑ ... (س - بے - رُکھ - رد گنا)
... خلاف - ردک -
(ہ) برودہ پھیلانا - برودہ کرنا
... (ہندو) لڑنا - جھگڑنا
برودھی - (ھ) صفت -
دشمن - مخالف - جھگڑالو
بروز - (ف) بکسر اول وضم دوم
وسکون واو مجہول و فتح چہارم)
... ایک دوا کا نام
بروق - بضم اول ودوم وسکون
واو معروف) برق کی جمع -

بروقت - (دیکھو "بر") -
بروگ - (ھ) بکسر اول وضم
دوم وسکون واو مجہول س - بی
علیحدہ - الگ یوگ - ملنا) مذکر
تفرقہ - ہجر - جدائی -
بروگن (بفتح کاف فارسی)
صفت - مونث کیواسطے - جدائی
کی مصیبت مین مبتلا - (امیر حسن)
یہ جوگن جو بیٹھی بروگن ہوئی - کہ آنکھ
مین رات آئی جوگن ہوئی
بِرُوگی - صفت مذکر - جدائی کی
مصیبت مین مبتلا - مہجور - دور -
عاشق (گلزار نسیم) صورت سے
فقیر تھا بروگی - کی آہ و ہمت سمجھ
کے جوگی -
برومند - (ف) بفتح اول وضم
دوم وسکون واو مجہول - بر - پھل -
مند کلمہ صاحبیت کا ہے - جب کسی
دوحرفی لفظ کو کلمہ مند سے مرکب
کرتے ہین تو واو زیادہ کردیتے ہین
جیسے تومند) صفت مستفید -
فائدہ حاصل کرنے والا - پھل کھانے
والا - بارآور - پھل لانے والا -
(ناسخ) شعر گوئی سے برومند ہون
شاعر کیا خاک - شجر سے مین بھی

رجسٹرڈ نمبر ۸۶ ۱۰۰۶ اے

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست غارتگر ہوش ماجرائے سخن ست
آزادہ جہان اسیرِ دامِ دگر ند بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اُردو

مرتبہ

خاکسار نورالحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

نیر پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

جلد ۲	یکم جون ۱۹۲۲ سنہ عیسوی	نمبر ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادیب اردو



نمبر ۶ جلد ۲ — جون سنہ ۱۹۲۲ء

پورب کے مردم خیز قصبات

نمبر ۳

(گذشتہ سے پیوستہ)

مخزون سید برکت اللہ بلگرامی شاگرد میر نوازش علی - محب سید غلام نبی ثانی صاحب سیف و قلم ہمعصر حزین و متبین و تحسین شہید زخم گولی سنہ ۱۱۶۵ ہجری ذوقی و واحد میر عبدالواحد بلگرامی ہر دو تخلص آپ کے تھے - مصنف شکرستان خیال دوست میر عظمت اللہ بیخبر ذکا میر اولاد محمد بن میر غلام امام برادر زادہ میر غلام علی آزاد بلگرامی صاحب فرمائش خزانہ عامرہ ذوالفقار - سید ذوالفقار علی بن سید فرزند علی حسامی صاحب دیوان - صانع تاریخی نام نظام الدین احمد عثمانی حافظ قرآن بلگرامی - ضیا - حافظ سید ضیاء اللہ بلگرامی متوفی سنہ ۱۱۰۳ھ عشقی - سید برکت اللہ بن سید اولین بلگرامی ملقب بہ صاحب البرکات مصنف دیوان ریاض عشق شاعر فارسی ہندی - عظیم الدین ابن سید نجابت اللہ بلگرامی صوفی منش فور عظیم تاریخ وفات واحد - میر عبدالواحد

ترمذی بلگرامی شہید لاہور واقع ۱۱۴۳ھ ہجری - وامق محی الدین بلگرامی شاگرد میر نوازش علی متوفی آخر ۱۲۱۱ھ -

قدر بلگرامی - تاریخی نام غلام حسنین ہے جمادی الاخر ۱۲۴۹ھ ہجری کو سید خلف علی صاحب کے گھر میں پیدا ہوے بلگرام میں فارسی پڑھ کر لکھنؤ گئے یہ زمانہ واجد علی شاہ کی بادشاہت کا تھا وہان علوم عربیہ سے فارغ ہوکر شیخ امان علی سحر کے شاگرد ہوے اور میرزا محمد رضا برق المخاطب فتح الدولہ کی خدمت مین عروض وقافیہ کی تکمیل کی بعدہٗ غازی الدین حیدر کی بیگم سرفراز محل کی ڈیوڑھی مین ملازم ہوکر امداد علی بحر سے اصلاح لیتے رہے ۱۸۵۷ء کے غدر مین جب لکھنؤ دہلی دونون تاراج ہوگئے یہ بلگرام آئے - میرزا غالب کے بھانجہ حضرت غلام عباس بیگ دہلوی نواب غلام حسنین خان المتخلص بہ حسین شاہجہانپوری - میرزا قادر بخش صابر شہزادہ تیموریہ کے ہم جلیس رہے پنجاب بھی گئے اور پھر دہلی واپس آئے - اور میرزا نوشہ اسد اللہ خان غالب دہلوی کی شاگردی کا فخر حاصل کیا چنانچہ خود لکھتے ہین ؎

سیکھے سحر و برق سے بندش کے بند   پھر غالب و بحر نے بنائے پیوند
مجھسا بھی زمانہ مین نہوگا اے قدر   بدنام کنندۂ نکو نامے چند

میرزا عباس بیگ اکسٹرا اسسٹنٹ کی سفارش سے ہائی اسکول ہردوئی مین مدرسی پر مقرر کیے گئے - پھر نارمل اسکول لکھنؤ بھیجے گئے - جب دبیر الدولہ منشی محمد ظہیر الدین خان بہادر بلگرامی کا انتقال ہوا تو انکی جگہ پر کیننگ کالج کے پروفیسر ہوے - قدر نے ایک قصیدہ کیننگ کالج کے متعلق اتنا اچھا لکھا کہ اس کے ہر مصرعہ سے تاریخ نکلتی ہے - جنوری ۱۸۸۴ء مین جب حضور نظام نواب میر محبوب علیخان بہادر فرمانروائے دکن وایسرائے سے ملنے کلکتہ تشریف لائے تو بنارس میں بھی اُترے قدر نے بارگاہ حضور مین حاضر ہوکر ایک قصیدہ مسند نشینی کی تہنیت مین اتنا اچھا پڑھا کہ بندگانعالی نے بہت پسند فرمایا اور ازراہ قدردانی چارسو روپیہ ماہوار پر ملازم رکھ لیا - قدر حیدرآباد گئے مگر وہان گردش فلکی سے آب و ہوا موافق نہ آئی بیمار پڑے علاج کی غرض سے لکھنؤ آئے مگر جانبر نہ ہوے اور ۵۲ برس کی عمر مین ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۰۱ہجری مطابق ۱۴ ستمبر ۱۸۸۴ء روز یکشنبہ کو

انتقال کیا اور کربلا سے خدا بخش مین دفن کئے گئے۔
قدر کے ایک مشہور غزل کے مقطع کے دوسرے مصرعہ سے وفات کا سنہ نکلتا ہی
ایسی تاریخین الہامی ہوا کرتی ہین ؎

بہار آخر ہوئی ہے قدر کی تربت پہ میلا ہی — یہان پیڑی بڑہانے کو ہر ایک دیوانہ آتا ہے

اس آخری زمانہ مین اردو شاعری کے لئے حضرت قدر واقعی نہایت قابل قدر تھے
قدر کے اس شعر سے ان کے لائق شاگردون کا پتہ چلتا ہے اور وہ یہ ہے ؎

واہ وا وجد و جوان صل علیٰ ارشد و صبح — انہین لوگون سے ہوئی ہی مری شہرت کیسی

وجد کا نام خلیل صاحب تھا اور جوان ہزاری لال بنارسی کا تخلص تھا۔ ارشد
غلام حید رصاحب تھے، اور صبح منشی شنکر پرشاد سے مراد لی گئی ہے۔

انتخاب از کلام قدر۔

اڑا اے لئے پھرتی ہے خاک میری — یہ اٹھکھیلیان اے صبا یار کہنا
نہ آگے بڑھین گے قدم تیرے قاصد — یہی ہے وہان کا پتہ یار کہنا

لاکھون مین چنا تھا اک وفادار — دل کو وہ بھی خراب نکلا
آنکھون مین کھپا تھا وہ گل تر — اشکون کے عوض گلاب نکلا

دیکھئے حال شمع و پروانہ — خود بھی جلتے ہین جو جلاتے ہین
یوسف دل کی جستجو مین آج — قافلے آنسوون کے جاتے ہین
قدر یہان سرا ہے یہ دنیا — لاکھون آتے ہین لاکھون جاتے ہین

مرے کعبۂ دل کے مٹنے کا غم ہے — جو اوڑھے ہے کعبہ عبا کالی کالی
سیہ نامۂ قدر محشر مین نکلا — اٹھی دھوپ مین اک گھٹا کالی کالی

آئینہ دل ہے کسی عاشق کا — جب تو حیران رہا کرتا ہے
زلف کا دھیان رہا کرتا ہے — جی پریشان رہا کرتا ہے

ہے سلامت جو سنگ در ان کا — سیکڑون مجھ سے درد سر والے
مرنے کے بعد کوئی ساتھی نہین کسی کا — سب لوگ اپنے اپنے کردار دیکھ لینگے
کوچہ مین اب بتون کے ای قدر پھر اگر — ہم قدرت خدا کے اسرار دیکھ لینگے

شمس العلما نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب عرف جنتن میان

سی ایس آئی بلگرامی آپ سید زین الدین صاحب کے صاحبزادہ اور علوم و فنون و قابلیت مین بلگرام کے اگلے اہل علم و مشاہیر کے یادگار ہین اگر انگریزی مین گریجوٹ تو عربی مین عالم اور فارسی مین منتہی اردو زبان کے نقاد تحقیقات علمی مین آپ کا پایہ نہایت بلند ہے۔ پیشتر کیننگ کالج لکھنؤ مین آپ پروفیسر ہوے تھے مگر جب نواب مختار الملک سر سالار جنگ میر تراب علیخان بہادر مدار المہام دکن اودھ تشریف لاے اور یہان کے اکثر قابل لوگ لیگئے تو اسی سلسلہ مین سید صاحب ممدوح کا بھی حیدرآباد جانے کا اتفاق ہوا آپ نے اپنی علمی لیاقت اور عقلی قوت سے وہان خوب ترقی کی اور ارکان دولت کے ممتاز درجہ پر پہونچے جناب صوفی حضور نظام میر محبوب علی خان بہادر فرمانرواے دکن کے سکریٹری اور صیغہ تعلیمات کے ناظم و افسر اعلی رہے ہین آپ کے ساتھ اعلیحضرت نے یہ خاص برتاؤ کیا کہ کل تنخواہ پنشن مین جاری فرمادی جو تین ہزار ماہوار بتلائی جاتی ہے۔ سید صاحب والیسراے گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر بھی ہوے تھے اور جب ہند سے لندن تشریف لے گئے تو وہان انڈیا آفس کی ممبری کو بھی آپ نے عزت بخشی۔ سید صاحب حضور نواب میر عثمان علی خان بہادر کے انگریزی زبان مین استاد ہین جب نواب یوسف علیخان بہادر سالار جنگ ثالث کو بندگان عالی نے قلمدان وزارت عطا کیا تو ان کی اعانت و امداد کے لئے نواب عماد الملک بہادر ہی کو اسسٹنٹ مدار المہام بنایا تھا۔ گورمنٹ برطانیہ اور ریاست دکن دونون جگہ سے آپ کو اعلے درجہ کے خطابات مرحمت ہوے جو آپ کے نام کے ساتھ شامل ہین۔ آپ کے اکثر مضامین علمی رسائل مین طبع ہو کر شائع ہوا کرتے ہین کتاب مراسلت آپ کی تصنیفات سے راقم کی نظر سے گذری ہے قرآن شریف کا ترجمہ بھی آپ نے انگریزی مین کیا ہے۔ اشاعت کلیات خسرو کی تحریک اور پندرہ سو روپیہ کی امداد بھی آپ ہی نے محمڈن کالج علی گڈھ کو دی ہے جس کا تذکرہ مکرمی حاجی نواب اسحاق خان آنریری سکریٹری نے اپنی تحریرات مین شائع کیا ہے۔ کانفرنس رام پور مین راقم کو جناب والا سے نیاز حاصل ہوا تھا اور کلیات خسرو کے بارے مین گرامی نامہ بھی خاکسار کے نام صادر ہوا ہے۔

فضلائے بلگرام کی شہرت آپ کی ذات سے قائم ہے آپ کے فرزند سید مہدی حسن صاحب ایم اے حیدرآباد مین سکریٹری حضور ہین - اور دوسرے فرزند سید ہاشم صاحب حیدرآباد مین جج رہے تھے - تیسرے فرزند سید بدرالحسن صاحب بلگرام کے علاقہ پانڈی سے تعلقہ داران اودھ مین داخل ہین - کتاب حیات مسیح مین راقم نے آپ کی پہلی ملاقات جو حضور نظام سے ہوئی تھی اُس کا حال تحریر کیا ہے -

شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی - آپ نواب عماد الملک مسطور الصدر کے برادر نامدار ہین فی زمانہ ہمہ دانی ہین فخر بلگرام اور فضلائے عظام کی قابلیت کے نمونہ تھے دنیا کی مختلف زبانون سے واقفیت حاصل کی تھی - حافظہ مین فیضی وقت تھے - اعلیٰ دماغی و ذہانت کا یہ عالم تھا کہ جس علم کی طرف توجہ کی اس مین مداخلت کلی حاصل کر لی - عربی - فارسی - انگریزی کے ساتھ سنسکرت کے بھی عالم تھے سید صاحب نے آکسفورڈ کالج لندن کے گریجوٹ ہین - ریاست حیدرآباد مین آپ محکمہ انجنیری ریلو معدنیات کے افسر اعلیٰ رہے - اور جب لندن گئے تو وہان اکسفورڈ یونیورسٹی مین مرہٹی زبان کے پروفیسر مقرر ہوئے اور ولایت مین بیرسٹری حاصل کی - فرنچ زبان سے دو کتابون کا ترجمہ بھی آپ نے بڑی قابلیت سے کیا - ان کا نام تمدن عرب اور تمدن ہند رکھا - اس ترجمہ مین نہایت خوبی یہ ہے کہ اردو زبان کے دائرہ کو وسعت دی اور انگریزی الفاظ استعمال مین نہین لائے - یہ دونون کتابین خاکسار دیکھ چکا ہے - جب آپ آپنے وطن بلگرام آتے تو ہردوئی مین قیام کرتے - راقم آپ سے ہردوئی ملنے بھی گیا تھا - اکثر یورپین آپ کے شاگرد ہوے چنانچہ مسٹر نارٹن ڈپٹی کمشنر ہردوئی - مسٹر جنکسین کلکٹر ضلع ہردوئی نے آپ سے پڑھا ہے - انگریزی خطابات بہت سے آپ کو عنایت ہوے ہین - افسوس کہ سنہ ۱۹۱۱ء مین بمقام ہردوئی آپ نے رحلت فرمائی -

حضرت سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ - میر صاحب ممدوح بلگرام کے اولیائے کبار سے ہین ولایت و کرامت سے خدا نے بہرہ یاب کیا تھا مجاہدہ اور مشاہدہ سے فیضیاب تھے میر صاحب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے ہمعصر ہین بلکہ شیخ کا زمانہ ابتدائی اور آپ کا انتہائی تھا - کیونکہ آپ نے سنہ ۱۰۱۷ ہجری مین وفات پائی اور شیخ

دہلوی نے ۱۰۵۱ھ ہجری مین ۳۴ سال کا تقدم میر صاحب کو ہے مگر دونون بزرگون نے عمر طویل پائی لہذا دونون کا ایک زمانہ مین موجود ہونا ثابت ہے ہرایک ان مین اپنے عہد کا وحید العصر ہے دہلی مین شیخ ممدوح کی ذات سے علم وفیض کے انوار پھیلے ہوے تھے اور بلگرام مین میر صاحب سے ارشاد و ہدایت کی شمع روشن تھی۔

میر صاحب نے تصوف مین ۔سبع سنابل ایسی لاجواب کتاب لکھی کہ جو بارگاہ جناب رسالت مآب صلعم مین پسند ہوئی اس کے متعلق شاہ کلیم اللہ جہان آبادی سے جو ولی کامل تھے منقول ہے کہ مین مدینہ منورہ مین مقیم تھا خواب مین دیکھا کہ مین اور سید صبغت اللہ حضور سرور عالم صلعم کی مجلس اقدس مین حاضر ہوے اُسوقت جملہ صحابۂ کرام اور اولیائے عظام بھی حاضر ہین ان مین ایک شخص ہین جنسے رسول اللہ تبسم فرماکر مخاطب ہوتے ہین اور بہایت التفات فرماتے ہین ۔ مین نے سید صبغت اللہ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین انہون نے کہا ۔ میر عبد الواحد بلگرامی چشتی اور ان کے اس احترام کا باعث ان کی کتاب سبع سنابل ہے جو رسول خدا کی خدمت مین نہایت مقبول ہوئی ۔ اس کے ماسوا شاہ کلیم اللہ دہلوی نے اور بھی بہت سے فضائل میر صاحب کے بیان کئے۔

ملا عبد القادر بدایونی نے اپنی کتاب منتخب التواریخ مین لکھا کہ جس رات میر عبد الواحد سے بلگرام مین ملاقات ہوئی وہ میرے لئے شب قدر تھی اور میر صاحب فضائل وکمالات وریاضت وعبادت و اخلاق اوصاف مین نظیر نہین رکھتے تھے مشرب انکا عالی طبیعت ان کی بلند نظم ونثر مین دستگاہ کامل ہے۔ نزہتہ الارواح کی شرح بڑی تحقیق سے لکھی اور مسلک صوفیا مین بہت رسائل آپ نے تصنیف کئے۔

ملا صاحب جیسے صاف گو زاہد خشک جب میر صاحب کی ان الفاظ مین تعریف وعظمت تحریر فرمائین تو درحقیقت میر صاحب کی شان بڑی ارفع و اعلیٰ تھی۔

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دہلی نے جب آپ کی کرامت وبزرگی کی توصیف سُنی تو ایک اپنا معتمد میر صاحب کیخدمت بابرکت مین بھیجا اور ملاقات کی تمنا ظاہر کی ۔ میر صاحب بادشاہی لشکر مین تشریف لے گئے ، بادشاہ مذکور نہایت تعظیم و توقیر سے پیش آیا اور پانسو بیگھہ آراضی بلگرام مین عنایت فرمائی۔

میر عبدالواحد صاحب بلگرامی مخدوم شاہ مینا صاحب ولایت لکھنو کے سلسلہ مین تیسری پشت مین ہین - کیونکہ میر صاحب موصوف شاہ صفی خلیفۂ شیخ سعد خیرآبادی کے مرید تھے اور مخدوم شیخ سعد حضرت شاہ مینا کے خلفاے اعظم سے ہین -
جب شاہ صفی الدین نے وفات کی اسوقت میر صاحب کی عمر ۱۸ برس کی تھی اُن کے بعد میر صاحب اپنے باپ کے دوست شیخ حسین سے جو عارف باللہ تھے تعلیم و تلقین پاتے رہے نفایس المآثر مین علاءالدولہ میر یحیی سیفی قزوینی نے میر صاحب کے بابت تحریر کیا ہے کہ میر صاحب بادۂ فقر و درویشی کے نشہ سے مخمور ہین - شیخ محمد غوث نے گلزار ابرار مین لکھا ہے کہ میر صاحب علم ظاہری و باطنی سے مستفیض اور حق تعالی نے ان کو صاحب حال و قال کیا ہے نزہت الارواح کی شرح آپنے اس خوبی سے لکھی ہے کہ اس کی جملہ عبارت کو حقیقت کی طرف منطبق کر دیا -
میر صاحب کی تصنیفات مین حقائق ہندی شرح قصہ چار برادر حل شبہات شرح مصطلحات دیوان حافظ سبع سنابل ہین -
میر صاحب کی کرامت مین لکھا ہوا ہے کہ ایک چور میر صاحب کے گھر چوری کی غرض سے آیا اور اپنی شامت اعمال سے اندھا ہوگیا اُس نے فریاد کی میر صاحب کو اس کے حال پر رحم آگیا آپ نے اُس سے توبہ کرائی اور خدا نے آپ کی دعا کی برکت سے اس کی آنکھین روشن کر دین -
میر صاحب کی شادی قنوج مین ہوئی تھی اس وجہ سے بعض نے آپکو قنوجی کہا در اصل میر صاحب بلگرام کے باشندہ ہین میر صاحب کے والد ماجد کا نام سید ابراہیم تھا اور دادا سید قطب الدین صاحب تھے - میر صاحب کے پردادا سید ماہرو ین شاہ بدھا کو ۲۴ موضع بلگرام مین بادشاہ دہلی نے مرحمت کئے تھے انھون نے بلگرام مین قلعہ بھی بنایا تھا قصبہ سرہ کے متعلق کٹرہ ماہرو سید صاحب صوفی کے نام سے مشہور مقام ہے - سید ماہرو کے ایک فرزند قصبہ باڑی کے قاضی ہوئے تھے - جنکو اکبر بادشاہ نے پورا قصبہ باڑی جاگیر مین دیدیا تھا - سید صاحب ماہرو کے ایک فرزند کی اولاد مین خداوند کریم نے اتنی برکت دی کہ ایک محلہ پورا آباد ہوگیا میر آزاد بلگرامی نے تاریخ ماثر الکرام مین لکھا ہے کہ سید ماہرو کے تیسرے

فرزند کو جن کی اولاد مین میر عبدالواحد صاحب ہین میرے جد امجد سید محمود اصغر کی صاحبزادی بیاہی تھین۔

میر عبدالواحد کی عمر سو برس سے تجاوز کر گئی تھی۔ شب جمعہ کو ۳ رمضان سنہ ۱۰۱۷ہجری مین آپ نے رحلت کی تاریخ وفات یہ ہے ؎

چو رفت واحد صوری و معنوی گفتم ہزار و ہفتدہ شب جمعہ ماہ صوم سوم

مزار پُرانوار آپ کا بلگرام مین زیارت گاہ خلائق ہے۔ میر صاحب کے چار فرزند تھے جن کے نام یہ ہین۔ سید عبدالجلیل ۔ سید فیروز ۔ سید یحیٰی ۔ سید طیب۔

حضرت مخدوم سید علاء الدین صاحب سندیلوی ۔ مخدوم صاحب اپنے وقت کے قطب اور سندیلہ کے صاحب ولایت ہین۔ عہد زندگی مین احیای دین متین اور بعد وفات فیض و برکت کے تصرفات آپ سے اب تک برابر جاری ہین۔ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ اہل حاجت آپ کے توسل سے مرادین پاتے اور آپ کے مزار کو قبلہ حاجات سمجھکر چادرین چڑھاتے ہین۔

اس مین کوئی شک نہین کہ سندیلہ مخدوم صاحب کے فیض قدم سے گلزار ہے عارف علی شاہ جو عارف کامل تھے سندیلہ کی انہین خوبیون کو نظم کرتے ہین ؎

کوے عشق است خاک سندیلہ در نکوئی بہیچ شہر و دیار
اے خوشا خاک پاک سندیلہ بنود اشتراک سندیلہ ۞

مخدوم صاحب سندی سید اور واسطی نسبت سے مشہور ہین بیس واسطون سے آپ کا نسب حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے آپکے والد بزرگوار سید محمود سید ابوالفرح کی اولاد امجاد مین تھے آبائی سلسلہ سے آپ حسینی اور مادری ذریعہ سے آپ حسنی ہین۔ کیونکہ آپ کی والدہ سیدہ صفیہ حضرت غوث الثقلین رض کی اولاد امجاد مین تھین۔

مولانا حافظ امام بخش صاحب تاریخ الانساب مین اس موقع پر رقمطراز ہین کہ قصبہ سندیلہ محل ورود اولیاے کبار است بزمرۂ طالبان حق فیض ہا میرسانند مرقد پاک ایشان زیارتگاہ خلائق وکعبۂ حاجات خاص وعام درگاہ خلائق پناہ حضرت سید العارفین سندالواصلین شیخ الکاملین زبدۃ الواصلین جناب

مخدوم سید علاء الدین کہ قطب زمان خود بودہ واز زمرہ خلفائے شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین قدس سرہٗ و مرجع عام خلایق است و اولاد امجاد او اکثرے بحلیہ فضیلت آراستہ و پیراستہ درین قصبہ توطن دارند و آن جناب صاحب ولایت قصبۂ مذکور است - یہی عبارت مراۃ الاسرار و بحر زخار مین بھی ہے۔ سنہ ۷۹۰ ہجری مین آپ کی پیدائش ہوئی اور لفظ مخدوم سے ولادت کا سنہ نکلتا ہے حق تعالیٰ نے اس تاریخی مادہ کے معنے آپ کی ذات ستودہ صفات سے ظاہر فرمائے اور مخلوق کی مخدومیت کا درجہ آپ کو عنایت فرمایا۔ لہذا والدِ آپکا والدین نے علاء الدین نام رکھا - بارہ برس تک آپ تحصیل علوم ظاہری مین مشغول رہے اس کے بعد علم معرفت اور حقیقت کے حصول کا خیال پیدا ہوا اور سید نصیر الدین چراغ دہلی کی خدمت مین حاضر ہوے - اس دوران مین چراغ دہلی نے حضور سرور عالم صلعم کو خواب مین دیکھا کہ حضور فرماتے ہین کہ میرا فرزند علاء الدین تمھارے پاس آتا ہے اسکو تم علم باطن کی تعلیم دو اور آپ کی شبیہ سامنے کر دی، اور انہون نے اچھی طرح شناخت کر لی، جب مخدوم صاحب چراغ دہلی کی خدمت مین پہونچے تو حضرت ممدوح نے مراسم استقبال ادا کئے اور ارشاد کیا کہ مین آپ کی تعلیم کے لئے مامور کیا گیا ہون آئے اور اسیوقت مرید کر کے علوم باطنی کی دولت عرفان سے مالا مال کر دیا۔

اور یہ بھی فرمایا کہ مین اپنا فرض منصبی ادا کر چکا چونکہ آپ سید المرسلین صلعم کی اولاد ہونے کا شرف رکھتے ہین اس لئے مجھے آپ کو نذر دکھلانا مناسب ہے آپ اطراف اودھ مین جائے اور اپنے جد امجد خاتم الانبیا کے دین کو پھیلائیے - یہ زمانہ سنہ ۷۵۷ھ کا تھا اور سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الٰہی زندہ تھے چونکہ تصرفات اودھ کا تذکرہ ہے اس لئے اس امر کا اظہار بھی خالی از دلچسپی نہین کہ چراغ دہلی بھی اودھ کے باشندے ہین مگر اپنے پیر محبوب الٰہی صاحب ولایت دہلی کی جانشینی کیوجہ سے وہین سکونت اختیار فرمائی تھی اور اپنے پیر کی زندگی ہی مین خلیفہ اور مجاز بدایت ہوچکے تھے۔

چراغ دہلی نے عطائے خلافت کیوقت مخدوم صاحب کو ایک سند خرچ خانقاہ کیلئے

عنایت کردی تھی جس میں تین سو ساٹھ بیگہ آراضی درج تھی جو آجتک بدستور آپ کی اولاد میں چلی آتی ہے بارہا سلطنت میں انقلاب ہوئے مگر اس جاگیر میں آجتک تغیر نہ ہوا یہ انہیں بزرگان دین کا تصرف ہے۔ اس امر کی تصدیق کتاب مرآۃ الاسرار کے مصنف نے بھی کی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ منجانب بادشاہ دہلی جو سند بنابر مصارف خانقاہ شریف آئی تھی وہ آپ کے پاس اسوقت پہونچی جبکہ آپ روانہ ہو رہے تھے چونکہ آپ نے بحری راستہ سے سفر کیا تھا اور کشتی میں سوار ہوکر روانگی فرمائی تھی۔ اس سند کو دریا میں ڈالکر سندی اللہ یعنی میرے لئے اللہ سند ہے فرمایا تھا۔ چونکہ خدا کی ذات پر آپنے بھروسہ کیا تھا اس کا یہ صلہ ہے کہ شاہنشاہ حقیقی نے آپ کو ہمیشہ کے لئے یہ جگہ مرحمت کی القصہ آپنے وہان سے روانہ ہوکر جسجگہ قیام فرمایا اُس جگہ کا نام سندی اللہ رکہا آخر کثرت استعمال سے سندیلہ ہوگیا۔

راقم سے ایک بزرگ نے یہ لطیفہ بیان کیا کہ مخدوم صاحب نے اپنے دست حق پرست سے جو سند دریا میں ڈالدی تھی اس میں ایک گہرا راز یہ ہے کہ جب تک دریائے جمنا جاری رہیگا اسوقت تک یہ معافی آپ کے تصرف سے خدا بحال رکھے گا۔ دوسرے باسباب ظاہر سند سے بے نیاز ہونا توکل کی دلیل اور ماسوا سے انقطاع کلی کا اظہار ہے المختصر جب مخدوم صاحب وہان سے روانہ ہوکر اس مقام پر جس جگہ اب سندیلہ آباد ہے پہونچے اور تالاب گیونڈی پر فروکش ہوئے تو ایک قوم آرکھ جو یہان آباد تھی اور نہایت سرکش شریر النفس تھی مانع قیام ہوکر درپے آزار ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سخت معرکہ پیش آیا آرکھون اور مخدوم صاحب کے فی مابین صبح سے دوپہر تک میدان کارزار گرم رہا خوب جنگ ہوئی مجاہدین اسلام گڈہی کے اندر پہونچ گئے اور آرکھون کو پسپا کرکے گڈہی پر اپنا قبضہ کرلیا دشمنون کی جماعت تلوار کے گھاٹ اتر گئی اور بقیۃ السیف جان بچاکر بھاگے جب جنگ ختم ہوگئی تو باشندگان دیہات کو امان دیگئی مخدوم صاحب کے رفقا جو شیوخ صدیقی وکرمانی داہوازی وغیرہ آپ کے ہمراہ آئے تھے شہید ہوگئے مگر فتح مخدوم صاحب ہی کو ہوئی ایں فتح کا زمانہ سنہ ۱۹ھ کا تھا اسوجہ سے گڈہی کا تاریخی نام مخدوم گڈہ رکھا گیا اور مخدوم صاحب نے اسی کو قلعہ قرار دیکر اپنی سکونت اختیار کی آپ کی

درگاہ بھی اسی گڈہی کے اندر تعمیر ہوئی اور قصبہ کی آبادی کا نام حسب بیان مذکورہ بالا سندیلہ اللہ مقرر کیا گیا اور آپ کی جاگیر معافی مخدوم پورہ سے موسوم کی گئی۔

سندیلہ کی اسلامی دنیا کے بانی مخدوم صاحب ہی ہین آپکی ذات سے دین محمدی کی انوار پھیلے اور مسلمانون کی آبادی کی ترقی ہوئی بہت سے قبیلہ جو آپکے ہمراہ آئے وہ سندیلہ کی آبادی کے باعث ہوے پیشتر یہ مقام بالکل ظلمت کدہ ہو رہا تھا۔

بالآخر جو آرکھ سندیلہ سے مفرور ہوکر کاکوری ہین جسے پہلے کاکور گڈھ کہتے تھے مجتمع ہوے اور باشندگان سندیلہ کو تکلیف پہونچانے پر آمادہ تھے اس حالت مین مخدوم صاحب کو ان موذیون کی گوشمالی لازم آئی چنانچہ مخدوم صاحب نے سید نصیر الدین اور سید خواجہ احمد اپنے ہردو فرزندان کو معہ جمعیت لشکر کے روانہ کیا اور دولت یار خان جو شاہی فوج کا سردار اور آپ کا پیر بھائی تھا وہ بھی معاونت کے لئے تیار ہوا جب جماعت کاکوری پہونچی تو تالاب ہودہ پر لڑائی ہوئی سخت مقابلہ ہوا سید نصیر الدین معہ دولت یار خان کے شہید ہوے مگر فتح خدانے مخدوم صاحب ہی کو دی آرکھون نے فرار کرکے لکھنؤ مین پناہ ڈھونڈھی سید نصیر الدین علیہ الرحمۃ کا مزار کاکوری مین تالاب ہودہ پر بنا ہوا ہے جو زیارت گاہ خلائق ہے اور یہ تصرف آپ کے مرقد شریف سے جاری ہے کہ اگر کسی کی چیز گم ہوجائے اور دوبارہ ملنے کے لئے تین کوڑی کی شیرینی آپ کی فاتحہ کیواسطے مانی جائے تو وہ چیز ملجاتی ہے۔جب کاکوری مین بھی مخدوم صاحب نے ان سرکشون کے قدم نہ جمنے دئے اور ان کے تعاقب و استیصال کے لئے سید خواجہ احمد کو معہ مجاہدین کے لکھنو بھیجا وہان بھی جنگ دپیکار ہوئی آرکھ یہان بھی مغلوب ہوے اس معارکہ مین سید خواجہ احمد شہید ہو گئے انکا مدفن لکھنو مین تالاب او ماند اس کے کنارہ پر بنا ہوا ہے اس مدت مین سلطان علاءالدین خلجی جو عرصہ سے علیل تھا وہ دہلی مین انتقال کر گیا ملک نائب وزیر اعظم نے امرا و ارکین سے سازش کر کے خضر خان ولیعہد کو معزول اور شہاب الدین عمر کو جو طفل ہفت سالہ تھا تخت پر بٹھلایا اور شہزادہ شادی خان اور خضر خان جو قلعہ گوالیار مین مقید تھے اُن کی آنکھین نکلوا ڈالین مگر اسی زمانہ مین خسرو خان نے بادشاہ قطب الدین ولد علاءالدین کو جو بعد شہاب الدین عمر کے بادشاہ ہوگیا تھا قتل کیا

اور نمک حرامی سے خود مدعی سلطنت ہوا لیکن ملک غازی حاکم دیبالپور نے آکر خسرو خان کا کام تمام کیا اور اپنے ولی نعمت کا انتقام لیا اس بادشاہ گردی اور خشمناک خبروں کے شائع ہونے سے ملک اودھ میں ایک ہنگامہ عظیم برپا ہو گیا گنواروں نے بغاوت شروع کر دی چھ برس تک طائف الملوکی کا بازار گرم رہا۔ مخدوم صاحب کو اس اثنا میں کئی بار جہاد کرنا پڑا نو سو نواسی مواضعات فتح کر کے اپنے قبضہ میں لائے۔ چونکہ سلطان علاء الدین کی نسل سے کوئی شہزادہ باقی نہیں رہا تھا اسلیے سنہ ۷۲۱ھ میں ارکین دولت نے باسیار حضرت چراغ دہلی سلطان غیاث الدین کو تخت نشین کیا یہ بادشاہ نہایت رحیم سادات پرور تھا اس نے مخدوم صاحب کے فتوحات کی طرف طمع نہ کی اور وہ مواضعات بدستور آپ کے قبضہ میں رہے بادشاہ موصوف صرف چار برس حکومت کرنے پایا ایک محل میں کھانا کھا رہا تھا وہ مکان ناگہانی طور پر گر پڑا اور بادشاہ دبکر مر گیا۔ بجائے اس کے اس کا بیٹا سلطان محمد عادل تغلق شاہ بادشاہ ہوا۔ ایام شاہزادگی میں یہ نہایت شجاع سخی تھا مگر آخر میں ظالم جابر ہو گیا۔ دلی اجاڑ کر دولت آباد کو دار السلطنت بنایا قنوج سے دھوبہ تک قتل عام کیا اُس کے عہد میں قحط عظیم پڑا خلق جلاوطن ہوئی تخمیناً ہزار گھر کھتریوں کے اور ان کے علاوہ برہمن و اہل حرفہ بادشاہ کے خوف سے دلی چھوڑ کر سندیلہ میں آئے اُن کے آنے سے سندیلہ کی آبادی میں ترقی ہوئی۔ (باقی دارد)

(مظفر حسین سلیمانی)

جوابات امور مشورہ طلب

مطبوعہ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء

سر نا بھرنا - اچھی یا بری طرح سے کسی شے کو مصرف میں لے آنا

سٹی بھولنا - صحیح سٹی بھولجانا - پریشان وحیران ومضطرب ہوجانا

شہید مرد - وہ شخص جو راہ دین میں شہید ہوا ہو - مسلمانوں کا خیال ہے کہ شہدا ہمیشہ زندہ ہیں اور قرآن کی اس آیت سے تمسک کرتے ہیں - لاتحسبوہم امواتا بل ہم احیاء زندہ ہونے کی وجہ کسی کے گھر کی کوٹھری اور طاق میں رہا کرتے ہیں - فاعتبروا یا اولی الالباب -

سرانڈھا - میں اس لفظ سے نابلد ہوں

کنائی کاٹ جانا کسی سے کسی کو کسی محل پر امید اعانت ہو مگر وہ شخص باوجود علم یا موجودگی اعانت سے چشم پوشی واعراض کرکے ہٹ جائے - اسے کنائی کاٹنا کہتے ہیں -

گینان باندھنا نہیں معلوم - بتیاں بھرنا - تیر کا لگنا البتہ سنا ہے

گنڈے لگنا کوسنا لگ جانا - کوسنے کا اثر کسی پر ہونا - کنڈے اصل میں کوسے کی صفت ہے یعنی سخت اور مکروہ کوسے

کھنڈ اپڑنا - خلل واقع ہونا - کھنڈانہ پڑنا - رخنہ پڑنا - کھرجانا کسی شیٔ کا نشان پڑجانا

کچا ٹکا - دو موٹے پیسے جو ڈبل پیسے سے پہلے چلتے تھے -

گاؤ گھپ - گاو خورد - (گھپ اور غپ سے نکلا ہے - بغیر چبائے کھاجانا) کسی قسم کا اسطرح اوڑا دینا کہ اس کا پتہ نہ لگے -

گپ چپ کے لڈو کسی کو کسی امر کی جستجو ہو اور وہ پاس بیٹھے ہوئے چند آدمیوں سے برائے انکشاف حال بیان کہے اور سب کے سب سکوت سے کام لیں تو کہتے ہیں - کیا تمنے گپ چپ کے لڈو کھائے ہیں -

گھرداہا - گھر - دقت طعن وطنز بمعنی گھر بولتے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی کے مال سے بلا استصواب وخلاف مرضی کسی کو کچھ دیدے تو صاحب مال مطلع ہونے پر بحالت عتاب اس سے کہتا ہے - کچھ اپنے گھرداہے سے نکال کے لاکے نہ دیدیا -

لشتم پشتم - بمشکل تمام - بہایت محنت اور تھکن کے بعد

لنڈ کری اٹھانا - صحیح لنڈھکری کھانا - لنڈھک جانا - لنڈھکری لنڈھکنے کا حاصل مصدر ہے - یا لنڈھاک کا مصغر اسکی جگہ لڑھکڑی بھی بولتے ہیں - بلکہ یہی عام زبان ہے

لیا پونجیا - سرمایا - سرمایہ قلیل -

نکٹورے گوش زد ضرور ہے - عورتوں کی بول چال ہے معنے یاد نہیں آتے - شاید نخرے کے معنے ہوں

ماما کچری کھانیوالی مجھے نہیں معلوم

موچی کے موچی رہے - بہت کچھ خوبیاں حاصل ہونے کے بعد کچھ نہ ہو یا کوئی شخص کسی کو فائدہ پہونچانے میں سعی کر کے کامیاب ہو مگر مستفید بعد حصول فائدہ اسے کچھ نہ دے تو فائدہ رسان کہتا ہے ہمنے اتنی محنت کی مگر ہم تو موچی کے موچی رہے

مال دھنی صاحب مال - دھن ہندی میں دولت کو کہتے ہیں - مال اور دھن والا -

مرڈوریاں کھانا - فی الحال کوئی محاورہ نہیں معلوم ہوتا ہے - روٹی پکانے میں جو آٹا ہاتھ میں لگ جاتا ہے اوسے ہاتھ ملکے چھڑاتے ہیں - ان آٹے کی بتیوں کو مرڈوریان کہتے ہیں - بعض اوقات جناب نیر کسی شعر کا مفہوم نہ سمجھنے سے کسی اسم و مصدر کو اصطلاح سمجھ لیتے ہیں جیسا کہ راسخ کے اس شعر سے

نہ دیا خنجر سفاک نے پانی ہے ہے   ہاتھ ہم کو تو کبھی جانسے دھونے نہ دیا

میں پانی دینا کو محاورہ سمجھ کے جنوری کے پرچہ میں اس کا سوال کیا ہے -

نیبو لون چاٹ کے رہجانا جس کام میں کہ امید نفع ہو مگر اس سے کچھ نہ پہونچے -

نیبون = لیمو - لون = نمک

ہت پلیتی ہت تو ہاتھ کا مخفف ہے پلیتی نہیں معلوم - ہت پھیری کے معنے نگاہ بچا کے اولٹ پھیر کر دینا

ہتیت منیت - دھینگا مشتی گھونسم گھانسا -

ہلا ہتی - نہیں معلوم - کیا عجب ہے کہ اب نہ بولا جاتا ہو -

ہتے پر سے اوکھڑ جانا - ایکدم سے خلاف توقع اظہار غیظ و غضب مفرط کرنا -

مطبوعہ جنوری سنہ ۲۲ء

رشک ؎

دکھایا جب کلام مدحت چشم دید بیضا　　کسی پر بیض ہوتا ہے کسی پر صاد ہوتا ہے

صاحب بہار عجم صاد کردن کے تحت مین تحریر فرماتے ہین - صاد کردن بر چیزے اصلاح میرزایان دفتر است کہ ارباب دول ہر کاغذہائے مطالب کہ از نظر میگذرد برائے مطلوب داشتن آن صاد مینویسند بدینصورت ص از عالم بیض کہ در آخر بعضے براتہا وطوا میرد میر دانہ جات ومانند آن نویسند - وہمچنین چیزے را کہ انتخاب کردہ باشند ہم آن صاد بنویسند" جناب لمعہ نے معنے ٹھیک لکھے مگر یہ عبارت "مثلاً حساب کی فرد مین جہان چند شخصون کے نام خرچ لکھا جائے تو ختم پر یہ علامت بیض بنا دیجائے گی تاکہ دوسرا کوئی شخص اسمین کچھ اضافہ نکر سکے" بڑھا کے شعر رشک مرحوم مین چسپان ہونے کے لائق معنے نرکھے اسی وجہ سے جناب نشتر نے ماہ مارچ کے ادیب مین لکھا کہ ان معنون سے شعر کا مطلب واضح نہین ہوتا" اور ارشاد جناب نشتر بجا ہے - اصل یہ ہے کہ یہ علامت تصدیق - مقبولیت اور جانچ کی ہے جیسا کہ جناب اسیر مرحوم لکھنوی فرماتے ہین ؎

نامے کا میرے بے سروپا لکھدیا جواب　　نے مہر لی نہ بیض مرے یار نے کیا

اب شعر جناب رشک مرحوم مین معنی چسپان ہین - جناب لمعہ نے جو مناسبات بتائے ہین وہ بھی ٹھیک ہین -

پانی دینا (راسخ) ؎

ندیا خنجر سفاک نے پانی ہے ہے　　ہاتھ ہمکو تو کبھی جان سے دہونے ندیا

پانی دینا اس شعر مین کوئی محاورہ نہین ہے جیسا کہ جناب نیر تشریح چاہتے ہین - بلکہ اپنی وضعی معنے پر مستعمل ہے - یعنی خنجر سفاک مین جو آب ہے اس مین سے اگر وہ تھوڑا پانی دیتا تو ہم جان سے ہاتھ دھو لیتے -

پھول پانون کے (امیر) ؎

کہو بلبل سے کہ منقار کی لائے مقراض　　پھول پانون کے لئے ہین دو کترنیوالے

لکھنؤ مین چار گوشہ گلوری سپید پانونکی بناتے ہین اور پان کا پھول اس ✿ صورت کا کاٹ کے اس کے بیچ مین لونگ یا لوہے کی کیل لگا دیتے ہین - یہی پان کا

پان کا پھول ہے

پٹھے چڑھنا - دستۂ خنجر اور نیمچہ پر مضبوطی کے واسطے پٹھا (عصب - پے) چڑھا دیتے ہین - ایران مین کمان کی مضبوطی کے لئے - پٹھا اور سیہ پر کا پوست بھی چڑھاتے ہین ابو سعید ابو الخیر فرماتے ہین - رباعی

پے در گاو است و گاو در کہسار است | پر در کمر است و توز در بلغار است

ماہی سریشم بدریا بار است | زہ کردن این کمان بسے دشوار است

مجلس - لکھنؤ والے اس مجمع کو کہتے ہین جسمین ذکر شہادت و مصائب امام حسینؑ ہو

محفل - ناچ رنگ کا جلسہ -

صحبت - چند احباب جو ایک جا ہو کر خوش گپی کرتے ہون لکھنؤ والے ۹ ربیع الاول کو جو جلسہ کرتے ہین اسے بھی صحبت کہتے ہین - اور یہی جماع بھی مستعمل ہے -

مثل - وہ قول جو مشہور ہو گیا ہو بعض اوقات یہ قصہ طلب ہوتا ہے - محاورہ اگرچہ لغت مین مطلق گفتگو کرنے کے معنے ہین - مگر اصطلاح مین مصطلحات کو کہتے ہین جیسے کان کھانا - اپنے حقیقی معنون پر مستعمل نہین بلکہ بک بک کرنے کے معنے ہین -

بول چال - اور روزمرہ وہ کلام یا کلمہ جو روزمرہ بولنے مین آئے اور کثیر الاستعمال ہو -

مطبوعہ مارچ سنہ ۲۲ء

تان پلٹا - (گویون کی اصطلاح مین) کس کو کہتے ہین (مثنوی عالم)

کس قیامت کا تان پلٹا ہے | جسپہ آدا گون کا دہوکا ہے

تان - سر سے الگ ہو کر گندہار - مدہم - پنچم - دھیوت - نکھاد کی طرف جانا - اور پلٹا نکھاد کیطرف سے سر کیطرف آنا -

تام لوٹ - اردو زبان کا لفظ ہے - (تام) تانبا - اور (لوٹ) لوٹا سے مرکب ہے مرکب امتزاجی ہونے سے کچھ حرف کم ہو گئے -

بلچک - ضرور بھاشا سے آیا ہے - اگر کیفیت موجودہ لغات ہندیہ مین نہین ملتا تو بعض مبدلات کے ساتھ دیکھنا چاہئے - لام رے سے اور چا چھا سے بدلجاتا ہے - کیا عجب ہے برچھاک ہو - سنسکرت مین برچھاک بچھو کو کہتے ہین اس کا ڈنک ہر وقت حرکت مین رہتا ہے - یون معنے جنبش اور حرکت کے لئے گئے ہون - یہ مین پہلے ہی لکھ چکا ہون

کہ جناب جلال مرحوم نے ضرب قبضۂ شمشیر معنے لکھے ہین ۔ مین نے شعر جناب نوازش مرحوم لکھنوی بھی لکھا تھا ۔ رشک اور نوازش دونون کا شعر جنبش اور تحریک کے معنے بتاتا ہے ۔

سید اولاد حسین شادان بلگرامی سینیر پروفیسر
اورنٹیل کالج ریاست رامپور یوپی

چند نئے خیالات

یورپ مین نئی روشنی کی زیادتی

۱ ۔ عورت

جنکو خدا نے زیور حسن سے آراستہ کیا ہے " نا مانوس جنگلی اور خوبصورت وحشی " جانورون سے مشابہت رکھتی ہین ۔ مرد کو عورت کی محبت سے اس لئے ہمکنار ہونا پڑتا ہے کہ خدا نے ان مین ظالم ہونے کا بہت کافی مادہ پیدا کیا ہے ۔ جس طرح ایک خوبصورت مگر خونخوار شیرنی اس انتظار مین کہ کوئی جلد اس کی وحشت کا خاتمہ کرے پریشان گھڑیان گزارتی ہے اسیطرح ایک عورت زمانہ شباب مین اپنے نخل حسن کے ثمر دیکھنے کی غرض سے کسی آئینہ اے اور اس بیچاری کے ظالم مگر کمزور دل کو اسیر کرنیوالے کے انتظار مین پریشان رہا کرتی ہے ۔ عورت کا سب سے بڑا دوست حسن ہے اور اس کے بعد محبت کا نمبر ہے اور ان کے بعد جس چیز کو اس کی دوستی کا شرف حاصل ہے وہ موت ہے ۔

حسن ناپائیدار ہے ، دنیا چند روزہ ہے ۔ شباب کی گھڑیان بہت کم ہین اور لطف کا زمانہ بہت تھوڑا ہے ۔ جہان عورت کا دم ہے وہان محبت ہے یا بہ الفاظ دیگر عورت خود محبت ہے کہ محبت بھرے لقب سے ملقب کئے جانیکی مستحق ہے اس زندگی کا ماحصل یہ ہے کہ لطف کے ساتھ صرف کر دیجائے ۔ عورت کی زندگی کا دارومدار محبت پر ہے اور جب آخر الذکر کا خاتمہ ہوتا ہے

اول الذکر کی موت کا واقع ہونا لازمی ودواجبی ہے اُس عورتکی جو سن رسیدہ ہوچکی ہے جس کے دل مین عشق ومحبت کے پرانے آثار بھی باقی نہ رہے ہون زندگی کی قیمت ووقعت لوگون کے دلون مین کیا ہوتی ہے؟ اس کی زندگی عبرت گاہ دنیا ہوتی ہے اور وہ خود مثل ایک بوسیدہ مکان کے جس کے مختلف حصے بالکل تباہ ہوگئے ہون اورجس مین چھت تک باقی نہ رہی ہو یا مثل اُس جہاز کے جسکو زمانہ کی گردش نے سمندر کی موجون کے رحم پر چھوڑ دیا ہو جسکے مستول، دبادبان کی بجائے چند رسیون اور لکڑیون کے ٹکڑے باقی نظر آتے ہون اور جو ہمیشہ کے لئے سطح سمندر کو چھوڑ کر عمیق تہ مین غوطہ لگانیکی تیار ہو۔ دنیا کی کوئی چیز اسکی طرف رخ کرنا نہین چاہتی - شاعرون کی نظرون اُسکی کوئی وقعت نہین ہوتی اورکسی مین اُس کے ڈھلے ہوے حسن کا تذکرہ نہین ہوتا - اُس کی خوبصورتی ایک گوشت اور پوست کے انبار مین غائب ہوجاتی ہے (روشن خیال لوگ اُس کے وجود کو ناپسند اور اُسکی شکل کو (عبرت کی صورت مین) اپنے عیش ولطف مین خلل انداز خیال کرتے ہین - اس تمام خامہ فرسائی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت کو ایسی زندگی کے مقابلہ مین شربت مرگ نوش کرنے کو ترجیح دینا چاہئے

۲- محبت یا عشق -

محبت کیا ہے؟ بڑے بڑے انشاپردازون نے اس لفظ کی حقیقت آشکارا کرنے کی غرض سے سیکڑون کتابین تصنیف کرڈالی ہین لیکن مختصر طور پر اگر یہ کہا جائے تو شاید کافی ہو کہ عشق یا محبت کی پیدائش یکبارگی ظہور مین آئی ہے اس کے عالم وجود مین ظاہر ہونے کا احساس بھی یکبارگی ہوتا ہے وہ ایک خاص احساس ہوتا ہے جس سے خون مین ایک غیر معمولی جوش پیدا ہوتا ہے - رگ پٹے مین ایک عجیب مقناطیسی کشش سرایت کرجاتی ہے - یہ ایک شراب ہے جو انتخاب کرکے نوش کیجاتی ہے اس کا رنگ وروپ دل کا لبھانیوالا ہوتا ہے اس کی خوشبو دلفریب اورمہک دل پسند ہوتی ہے اس کا ایک گھونٹ سب شرابون سے زیادہ نشہ آور ہوتا ہے نشہ کی زیادتی سے ہوش وحواس پر

قابو رکھنا خیال ہی نہین بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے - مگر یہ معمولی ہے نوشی سے اس اعتبار مین تعلق نہین رکھتی کہ روز اس کا استعمال کرنا غیر ممکن ہے - تاہم اس کا نشہ دیگر نشون کی طرح فانی اور چند روزہ ہوتا ہے - پس ظاہر ہے کہ محبت دیرپا نہین ہوتی اور نہ ہونا چاہیے یہ ایک نشہ ہے جو عارضی ہے - ایک جوش ہے جو فانی ہے اور ایک خواہش ہے جو چند روزہ ہے ان خیالات کے مطابق تصور کی آنکھون مین عشق کی تصویر کیسی نظر آتی ہے ؟

آنکھین بند کرو اور دیکھو ——— زمین سے آسمان تک ایک آگ روشن ہے اُسکے شعلون کی تیزی ایسی ہے جو کبھی آنکھون سے دیکھی تھی اور نہ کسی سے سنی تھی - اگر ایک طرف چمک مین زیادتی ہوتی ہے تو دوسری طرف کی روشنی غائب ہو جاتی ہے اور سیاہی کا ڈنکا بجنے لگتا ہے کبھی زمین زیادہ روشن ہوتی ہے تو کبھی آسمان - ان شعلون کے جو آسمان سے باتین کر رہے ہین عین درمیان مین ایک نرم اندھی دیوانی اور جاندار چیز ہے جسکے پر بہت پھرتی کے ساتھ چل رہے ہین مگر ایک ذرا سے عرصہ کے بعد (ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے) اُسکو اپنے عزیز پرون سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے آخر کار وہ آگ کا شکار ہو جاتی ہے اور نیچے گرتی معلوم ہوتی ہے - کوئی خاص قوت اُسکو روکنا چاہتی ہے مگر روک نہین سکتی - آخر یہان تک نوبت پہونچتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس مین جان تک باقی نہین رہتی - آنکھ سے پردہ گرتا معلوم ہوتا ہے اور اس تصور کا خاتمہ ——— یہ محبت یا عشق ہے پس ظاہر ہے کہ محبت جیسے پاک لفظ کو پائداری کے ساتھ وابستہ کرنا کسقدر زیادتی اور اس پر دیرپا ہونے کا الزام لگا کر مضبوطی کے طوق و سلاسل کے ذریعہ سے گرفتار رکھنا کس قدر ظلم ہے یعنی ایک بڑے عرصہ تک عشق کا قائم رہنا ناممکن ہے -

۳ - قید -

محبت فانی ہے اور ہونا چاہیے کیونکہ ایک عرصہ کے بعد اس کا وجود قید مین رہتا - شادی ہونا ایک قید ہے بلکہ ایک قید خانہ ہے جسمین انسان داخل ہو کر کبھی طوق و سلاسل سے ہمکنار کر دیا جاتا ہے ایک ہی صورت کو پیش نظر رکھنے سے

انسان گھبرا جاتا ہے اس کی نظر جب اُٹھتی ہے ایک ہی ناک و نقشہ سے دوچار ہوتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے جب اس نظارہ سے طبیعت سیر اور دل پریشان ہو جاتا ہے اور آنکھیں کسی دوسری صورت کی متلاشی ہوجاتی ہیں۔

کیا کوئی عقلمند مرد یا عورت اس قیدخانہ اور اس پابند سلاسل ہونیکو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے ؟ میرے ، نیز میرے خیالات کے لوگوں کے نزدیک ہر شخص کو اس سوال کا جواب نفی میں دینا چاہیئے - زمانہ گذشتہ کے تاریک خیال لوگ شادی کو ایک مبارک اور پاک نام سے موسوم کرتے تھے اور یہ خیال ناقص ہمیشہ ان کے دماغوں میں چکر لگاتا رہتا تھا کہ عشق و محبت اور عورت کی اصلی قدر شادی سے ہوتی ہے - ایسے خیالات کے لوگوں کا وجود اب بھی ہے - مگر وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب ان کے دلوں سے اس غلط فہمی کا پردہ اُٹھ جائے گا - اصل یہ ہے کہ شادی یا نکاح کا خیال ہی روشن خیال طبقہ کیلئے سب باتوں سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

مرد اپنے کو اسیطرح ایک عورت کے ساتھ وابستہ کر سکتا ہے جس طرح ایک گلچین ایک پھول کو شاخ سے جدا کرتا ہے اسکی خوشبو اور خوبصورتی سے لطف اٹھاتا رہتا ہے مگر جب طبیعت اکتا جاتی ہے اس کی ایک ایک پنکھڑی کو پریشان کر دیتا ہے اور ذرا سی دیر میں ایک کی تباہی اور دوسرے کے ظلم کے آثار اُس کے قدموں کے قریب زمین پر نمایاں ہوتے ہیں - ایک بچہ کو جب کوئی نیا کھلونا ملتا ہے اُسکی مسرت اور خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی - وہ اوس سے بہت شوق و دلچسپی سے کھیلتا رہتا ہے مگر دو روز سے زیادہ کا عرصہ نہیں گذرنے پاتا کہ اُس کھلونے کی اُس کے دل میں کوئی وقعت نہیں باقی رہتی اور وہ پھینکدیا جاتا ہے - مردوں کی حالت کچھ اس اعتبار سے ملتی جلتی ہے گویا عورت انکا کھلونا ہے - ان تمام مثالوں سے اظہر من الشمس ہے کہ شادی شدہ حضرات کے دلوں میں ایک عرصہ کے بعد ایک خاص تکلیف اور پریشانی اپنے قدم رکھتی اور اپنا مسکن بناتی ہے - وہ اُس ایک چہرے سے متنفر اور انہیں اداؤں کی نظارہ بازی سے سیر ہو جاتے ہیں - ایک پہلو سے اب انہیں قرار نہیں ملتا - ان سب باتوں میں

انتخاب اودھ پنچ

گذشتہ سے پیوستہ

گانون کے قاضی

مین نے کہا بھئی ہم دہلی مین دو پیسے دیتے تھے تم چار پیسے لیتا یہ سنتے ہی کسبت بغل مین داب اٹھ کھڑا ہوا۔ کہ اسیواسطے تو تجھ سے کہتا تھا پہلے ٹھرالے مجھے تیری حجامت ناہی بنے گی۔ چار پیسہ کا تو چونہ اورہلدی ہی تھپ جائے گا۔ یہ سنتے ہی میرے کان کھڑے ہوے مین نے کہا کہ آپ رخصت ہوجیے ہم یون ہی قاضی جی سے مل ہین گے۔ اب ہم ایک آدمی کو ساتھ لیکر قاضی صاحب کے مکان پر پہونچے۔ کیا دیکھتے ہین کہ ایک اُلو کا پٹھا چمرا پگڑی باندھے ہوے بیٹھا ہی مین نے جاتے ہی سلام علیک کی انہون نے بالے کم سلام جواب دے کر کہا بھیّا بیٹھ جا تو کہان سے آیا ہے۔ مین دلی سے آیا ہون۔ کہا دلی مین بھی بڑے اچھے اچھے آدمی ہین باشاہی شہر ہی کیون نہو آپ تیرا کلام بھی سو سو کوس مین اکاہی ہے مین نے کہا بجا ہے اتنی باتین ہوئی تھین کہ ایک شخص دوڑا ہوا آیا کہ کاجی جی نبوان پٹھان کا اونٹ مرگیا ہے حلال کردو۔ آپ نے کہا گردن کو چھوڑ دین اور اس کی ٹانگین وانگین کاٹنی شروع کردین۔ ایک بیٹے مانس سے باہین کرلن تو آکر اس کی ناڑہ کاٹ دون۔ مین نے یہ بات سنکر کہا کہ یہ جونپور کے بھی پرداوا نکلے قاضی صاحب مجھے خاموش دیکھکر کہنے لگے۔ بھیّا جسے خدانے حلال کیا اوسے کون حرام کر سکتا ہے اور مین تو اگر مسلمان کا ہاتھی بھی ہو تو اوسکو حلال کردون۔ میرے بڑے اس کی تکبیر بھی بتا گئے ہین مین بولا اجی قاضی صاحب وہ تکبیر تو ذرا مجھے بھی بتا دیجئے کہنے لگے تو نے قرآن نہین پڑھا۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل یہ سنکر مین سوچا کہ کہین قل اعوذ برب الناس کہکر میرے گلے پر چھری نہ پھیر دے۔ بس وہان سے اپنی راہ لی۔

بہار آتے ہی یہ ہاتھ پانون بھول گئے
کہ اپنے آپ کو بھی یار لوگ بھول گئے

لیجئے یک نشد دو شد - تہذیب نے رفتہ رفتہ ایسی ٹنگری بڑھائی کہ سلامتی سے یہان تک نوبت آئی - بالفعل کالیست لوگون مین اکثر حضرات مولویت کا دم بھرتے ہین اور بعض رنگین مزاج اس کی رد کرتے ہین - چنانچہ لالہ جانکی پرشاد اور جگل بہاری لال نے باہم جو کچھ جواب و سوال کئے وہ بجنسہ اودھ پنچ صاحب نے چھاپ دیئے -

مائی ڈیر مسٹر لالہ جگل بہاری لال مسٹر - گڈ مارننگ ٹو یو - ہوڈو یو ڈو -
(واہ رے کرسٹانی اردو)

مشفق من ذرا سامنے وار کو آگے آئے

بندہ نواز حاضر حاضر - فرمائیے - سنا ہے آپ کی کمیٹی سے حکم صادر ہوا کہ شادی بیاہ مین ناچ رنگ نہ ہو - جی ہان خطا تو ہوئی اب تم اس مین کوئی شاخ نکالو - پھر اہل برادری کیون آئین گے اور آکے کیا بنائین گے - ماشاءاللہ پھر تو ٹرن ٹون - ایک دولہ ایک ان کے قبلہ گاہ محفل مین ایک چڑیا بھی نہ ہوگی ہُو کا عالم نظر آئے گا مکان مین پھر دن ناچے گا بس بس چپ رہو خلاف تہذیب باتین نکھو - آخر اس ٹھرد نگے سے کیا فائدہ - یہان انکی کھچڑیان پہلے پک چکین مجرے کو ہمارا اسلام - یہ بات ہی بے قاعدہ ہے مشفق جائے انصاف ہے تہذیب کی نہ کہئے دہان تو سارے جلسے ہی مین خلاف ہے - لیکن بیچاری لڑکیان منڈیان کیا کرین چرخہ ذنی نکاح متعہ اور ہمین گرون مین طبلے کی جوڑی گھڑون کے عوض باندھ کے چلو بھر پانی مین ڈوب مرین - بھلا آتشبازی چھٹنے کی نسبت کیا ہوا - یہ فضول خرچی بھی یکقلم (ہوا بچا کے) چھوڑ دو - سنو لالہ بیکار اپنے چار پیسے پھونکنے اور ہاتھ کیسے کہ منہ کالا - خبردار دیکھو اب اس گھنچکر سے ہاتھ اٹھاؤ اور ان باد ہوائی باتون کو آگ لگاؤ - پہیا تماشا ہوا آتشباز لوگ جب بھوکے مرے روٹی نہ پائین گے تو قلعہ کی جگہ کسی بڑی حویلی مین آگ لگائین گے - کیون

سال بھر بعد دربار کی تعزیت مین برسون کی روٹی کما لائین گے نخچیریت ہے دماغ لائق حساب ہوتا ہے یہ گھٹنے انار کے درخت پھلین گے دہی توڑ توڑ کے کھائین گے بھلا صاحب اسباب دل لگی تو ایک سرے سے بند ہوگئے اب لڑکون کے باہم غزل بازی کے باب مین کچھ کہئے -

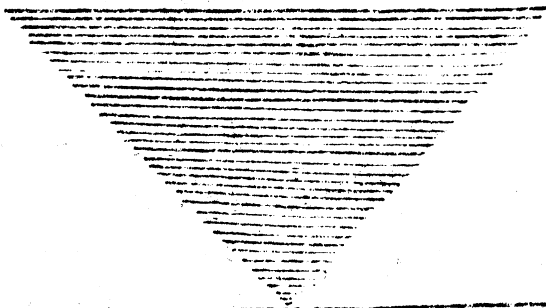
ہرگز ہرگز یہ غم بھی غلط اکثر خلاف تہذیب الفاظ زبان پر آتے ہین۔ آئندہ سے یہ بھی (القط) پھر اس کا کچھ بدلا دسوز خانی یا نوحہ) اِن تمام باتون سے جی چاہتا ہے کہ آپ کو پیٹے کیون صاحب سنتے ہین کوئی سرکلر اِس مضمون کا بھی نافذ ہوگا کہ بیٹی بیٹا کے کام مین نہ قرض دام لو نہ کوئی جائدا د مکفول و مستغرق ہو بھلا جسے مقدور نہ ہو وہ کون جتن کرے اور کیا بنائے - چوری ڈاکہ زنی نہین تسبیح لٹکا کنیان دان مانگ لائے - یہ تھین کو نصیب ہو - صاحب بہادر شائد آپ کا حکم اخیر اِس بارے مین بھی صادر ہوا ہے کہ بر قصابون کا حلالی گوشت حرام لا کلام لا کلام یہ تو الٹی چھری سے گردن کاٹی - بالکل قلیا تمام کردی (زبان کاٹتی) ہم تو دو وقتہ قلیا کے عادی ہین اب تو دیوالی دسہرے کو نصیب ہوگا - نہین روز روز بلدان کون کرے گا کیا خوب ممانعت کیون ہونے لگی - پنج وقتہ کھائیے - لیکن شرط یہ ہے کہ ہندو کی دوکان سے خصی کا گوشت منگوائیے یہ جھاڑے جھٹکے کی پون آج لگائی جاتی ہے نہین سیکڑون برس سے ساری دنیا کھاتی ہے پھر ہندو کی دوکان کہان بھلا یہ بندوبست کیجئے کہ بکر قصابون کے گلے مین گھنٹی اور ہاتھ مین ایک ایک کنٹھی دیجئے وہ تو بگلا بھگت بن کے خنجر یان بجائین اور بھجن گائین اور لوگ ..... معرفت چکو ون کے دوکان جائین اسکے سوا ایک اور قباحت قبیحہ ہے - بلدان کی تو کھال وغیرہ تو ب دینے کا حکم ہے جب ٹکے سیر کا بھاؤ ہوا تو یہ بھی ایک ناجائز ذبیحہ ہے - بس آپ کی کلہ کاری سے کھیجا پک گیا زیادہ کون اپنا مغز پھرائے - پنچایتی بات مین بال کی کھال نہین کھنچتے - اور سنیے یہ ساری خود فراموشی دارد نوشی کے دم سے تھی جب ہمنے اُس کی بیخ کنی کی اور جڑہی اوڑادی تو سب امورات شدنی نظر آتے ہین واہ واہ ہمارے نزدیک نہین معلوم آپ کون سے وقت کا راگ گا تے ہین اچھا یہ تو بالکل کایا پلٹ ہوگیا - ہونا ہوانا خاک عین خالی منصوبون کے خیالی پلاؤ

پکائیے ۔ ہماری گھٹی مین شراب کا میل ہے ۔ پھر بتائیے شراب کا چھوڑ دینا ہنسی ٹھٹھا ہے یا لڑکون کا کھیل ہے چہ خوش یہ نہ کہئیے کیا آپ کی طرح خدانخواستہ سب کو جنون ہے اور یہ بھی نہ سہی ۔ تو آپ دلے برندش کا مضمون ہے صاحب کچھ زبردستی آپ کون محتسب کوتوال قاضی مفتی چودھری ہین ۔ یا ممصر ۔ اجی ہم کوئی نہین مصر سب سے بہتر یہ کہیے جب انسان اپنے آپ مین نہ رہا اول نول بکنے لگا تو وہ حیوان ہو یا آدمی باقی رہا کیا خوب کیچڑ مین ایڑیان رگڑنا اچھی بات ہے ۔ ہمارے نزدیک تو یہ خراباتی کام محض خرافات ہے آگے مانو تو واہ واہ ۔ نمانو تو واہ واہ ۔ مے نوش انسانیت سے گذر جاتے ہین ۔ اسی وجہ سے بھلے آدمی انھین منھ نہین لگاتے ہین ارے آفرین کیون نہ ہو مبرے زاہد خشک بقول شاعر ؎

مے کشی کا مزا تو کیا جانے ⁂ ⁂ ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہین ⁂ ⁂

سنا ہے کل شراب خوارون کو برا کہنا اچھی بات نہین کہین اڑی اڑی طاق نہ بیٹھے تو پھر کچھ بنائے نہ بنے یون تو مین آپ کا چھوٹا ہون لیکن برا نہ مانئے تو ایک بات کہون ہماری برادری مین کوس لمن الملکی بجانا نرا کھٹراگ ہے یہان اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ ہے جب مسلمانون کی عملداری مین یہ بندوبست نہ ہوا تو انگریزی دقت مین کیا ہو گا کیونکہ صاحب لوگ خود ہی نوش جان کرتے ہین سچ پوچھیئے تو اب ہم انھین کی متابعت کا دم بھرتے ہین کلجگ کے زمانے مین ممکن نہین کہ یہ ترک ناجائز روا ہو آگو بڑھ کے دیکھا چاہیئے کیا ہو ۔ آپ کی پند و نصیحت نقار خانے مین طوطی کی آواز کسی شمار مین نہین ہین جو کچھ ہے شراب ہے اور خواہ مخواہ کی قابلیت جتانے کا یہ حساب ہے ؎

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو ⁂ ایک ہو یا ڈیڑھ ہو یا پون ہو لو لو



روح سخن

لسان الملک حضرت ریاض

کون دل ہے مرے اللہ جو ناشاد نہین
کون گھر ہے مرے اللہ جو برباد نہین

نازنین جان بھی لین تو کوئی بیداد نہین
چوڑیان ہاتھ مین ہین خنجر فولاد نہین

اے نسیم سحری ساتھ لیے جا سوئے بام
نفس سرد ہے نالہ نہین فریاد نہین

سبز باغ آپ دکھائین نہ اب آزادی کا
آپ کے باغ مین تو سرو بھی آزاد نہین

چپ سے ہین کچھ مرے آغوش مین وہ شکوہ کن
یہ وہی ہین جنھین پیمان وفا یاد نہین

جاتے ہین رنگ حنا دیکھنے مقتل کی طرف
ہاتھ مین تیغ نہین خنجر فولاد نہین

ہے تری جیب پہ آنکھ آج نشیمن کے عوض
باغبان یہ تو کوئی چور ہے صیاد نہین

شور قلقل مین گم آواز اذان ہوا اے شیخ
یہ بہت خوب کبھی میکدہ آباد نہین

ایک اک پھول کو ایک ایک کلی کو دیکھا
ہار مین ان کے ہمارا دل ناشاد نہین

کئی ہین حشر مین دنیا کی پرانی باتین
مین تو کیا میرے فرشتون کو بھی اب یاد نہین

نہ گری برق گر آپ گرے غش کھا کر
یہ تو اے حضرت موسی کوئی افتاد نہین

جس سے آتا تھا نشیمن کا قفس مین کچھ لطف
تیرے قربان تری آنکھ وہ صیاد نہین

دل سے نکلی ہے یہ دل ہی مین رہے گی ظالم
جا کے دیوار سے ٹکرائے وہ فریاد نہین

کام کرتا تھا ترے پردہ مین جو ہاتھ اے چرخ
وہ نہین کام مین تو لذت بیداد نہین

یہ بہت ہو رہے دلبر جو حکومت قائم
آج بیٹھے ہین اگر بہرہ جلاد نہین

بوسے خون دیتے ہین شمشیر ترے مہندی لگے ہاتھ
ہاتھ مین لالے کے خون سر فرہاد نہین

حد سے آگے نہ بڑھے آپ کی مژگان دراز
چھیڑنے کے لیے کم نشتر فصاد نہین

شعر آپ کو بھی خوب بناتے ہین ریاض
سب یہ کہتے ہین کوئی آپ سا استاد نہین

حضرتِ ثاقب پروفیسر گوالیار کالج

شوق پنہان کے ستم اے بیوفا کس سے کہون
کیون سنے یہ داستان کوئی مین کیا کس سے کہون

اے ترا روے منور رشک صد صبح چمن
تو نہ جب میری سنے پھر مین بھلا کس سے کہون

میری جان افشانیون کی قدر کیون کوئی کرے
دلکی ان بیتابیون کو اے خدا کس سے کہون

یا سمیع المستغیثین یا انیس العاشقین
حسن تجھسے عشق تجھسے پھر مین کیا کس سے کہون

وہ نہین سنتا اگر ثاقب تو پھر تو ہی بتا
سرگذشت ہجر و جور نارِ وا کس سے کہون

حضرتِ صفا لکھنوی

کھڑی ہے سر پہ اجل سامنا ہے قاتل کا
اسی دو عملے مین ہوتا ہے فیصلہ دل کا

پتہ نہین مرے بحر الم کے ساحل کا
پھر آج ٹوٹ گیا کوئی آبلہ دل کا

رگون نے ٹوٹ کے فریاد کی سرِ محشر
یہ کس نے چھیڑ دیا آج ذکر قاتل کا

کوئی نہین جو مری اکھڑی سانس کو روکے
جہان مین ہے یہی ایک وقت مشکل کا

نمود سوز درون مین ہے باد آتش کی ؟
پتہ نہین مرے عنصر مین آب کا گل کا

یہ کس نے ہاتھ مرے خون مین بھرے اپنے
یہ کس کو لوگ لقب دے رہے ہین قاتل کا

قضا بھی جس کو نہ پوچھے ترا مریض ہے وہ
جسے نہ کوئی سنے حال ہے مرے دل کا

غریق بحر فنا عمر کی ہوئی کشتی
پتہ ملا مجھے تہ پر پہونچ کے ساحل کا

یہ لوٹ کوچۂ قاتل مین ہمنے دیکھی ہے
کہ خون بھی نہین باقی رگون مین بسمل کا

نئی ادا سے ترا تیر اِس طرف آیا ہو
جگر مین ٹیس اُٹھی درد مٹ گیا دل کا

جہان کیون نہو دست کرم کا متوالا
ہوا نہ رد ترے در پر سوال سائل کا

غریق بحر فنا کون ہونے والا ہے
کہ موج یاس سے منہ دیکھتی ہے ساحل کا

اٹھو وہ سامنے سے اِک جنازہ آتا ہے
تمھین یہ ورنہ گمان سبکو ہوگا قاتل کا

جو تم بتا دو کہ اس نام سے پکار مجھے
تو فیصلہ ابھی ہو جائے حق و باطل کا

تڑپ کے مر گئے ہم تجکو کیا ملا قاصد
بیان لطف کرنا تھا انکی محفل کا

یہ دن یہ سن یہ نگاہین یہ حسن سحر انداز
خدا ہی اب ہے نگہبان سینہ مین دل کا

عروج دہر میں ہے انحطاط کا باعث
اسی پہ ختم ہے افسانہ ماہ کامل کا

وہ آہ دل کی ہے جو جائے اوپر ہی اوپر
چبھے جگر میں جو وہ تیر ہے قاتل کا

کوئی بچاؤ کا پہلو نظر نہیں آتا
نہاں ہے تیر کریگا مقابلہ دل کا

نہ آہ گرم کبھی منھ سے قیس کے نکلی
یہ ڈر رہا کہیں پردہ جلے نہ محمل کا

بہا دیا مری رگ رگ کا خون محفل میں
کیا ہے کام تری بیرخی نے قاتل کا

لہو میں ڈوب کے نکلے گا تیر پہلو سے
حضور لیں تو کبھی امتحان مرے دل کا

گرے ہیں ٹوٹ کے باب کرم کے قفل رضا
بڑھا یہ کس کی طرف آج ہاتھ سائل کا

حضرت فصاحت لکھنوی

مری قسمت میں ہو گر غیر ہی کی ساتھ مرجانا
خدا کے واسطے پہلے مجھی کو دفن کر جانا

جو دل سے نکلی ہے اے آہ اپنا نام کر جانا
فلک کے پار کیسا لامکاں سے بھی گزر جانا

گواہ عضا ہوے روز جزا میری گناہوں کے
عدو نکلے وہ جنکو دوست میں نے عمر بھر جانا

حمیت اور غیرت عشق کی مجھسے یہ کہتی ہے
اگر دی جان رو رو کر تو کیا ہنس ہنس کے مرجانا

نہیں کچھ ذلت و خفت کی پروا خوان منعم پر
حریص ایسا غنیمت جانتے ہیں پیٹ بھر جانا

یہاں تو کچھ نہ میرے قتل کا انکار کام آیا
یہاں حشر شاید بن پڑے تمسے مکر جانا

مرا تابوت جاتے راہ میں دیکھیں جو وہ یارو
نہ سمجھے کوئی یوں کا مدعا بدلے میں ٹھر جانا

مناسب ہے تمہیں ہم چاہنے والوں کی دل جوئی
برا ہو گا کسی حسرت زدہ کے دکھا مر جانا

بچا کر آنکھ جو محفل میں طالب ہو اشارے سے
سمجھ جائے وہی دل دینے والا یوں مکر جانا

عجب کیا کوہکن سے یوں زبان تیشہ کہتی ہو
بری کوئی خبر معشوق کی سنا تو مرجانا

کرامت عشق کی یہ ہے فصاحت ورنہ مشکل تھا
ہزاروں حسرتوں کا ایک میری دل میں بھر جانا

حضرت ہادی مچھلی شہری

شاد ہونا دل مضطر کا نہ آسان ہو گا
مدعا بھی مرا پرورد حرمان ہو گا

کچھ نہ کچھ جوش جنون کے لئے ساماں ہوگا
کبھی دامن نہ رہیگا تو گریبان ہوگا

کون پوچھیگا تری بزم طرب مین ظالم
دل پر سوز چراغ تہ داماں ہوگا

دست وحشت کو اگر روک بھی دینگے احباب
آپ ہی آپ مرا چاک گریبان ہوگا

گل مقصد ترے وحشی کے نصیبون مین کہان
کم نہین یہ بھی اگر خار بداماں ہوگا

توڑ دیگا کبھی اسکو بھی مرا جوش جنون
ایک دن تار نفس تار گریبان ہوگا

مین تڑپ بھی نہ سکون پاس ادب ہے شاید
درد تیرا جو شریک غم ہجران ہوگا

دامن یار کو حاصل ہے سمٹنے مین کمال
دست امید بڑھیگا تو پشیمان ہوگا

دیکھنا لوٹ کے ہر پھول گریگا خود ہی
تیرا دامن ہی دم سیر گلستان ہوگا

کیا نتیجہ ہے ترے رخ سے ہٹی بھی جو نقاب
اک نیا پردہ مرا دیدۂ حیران ہوگا

کام گو تیری تمنا کا ہو مشکل نادر
صرف وعدون ہی تک اسکے ہو تو آسان ہوگا

حضرت عزیز بلگرامی

حال دل کس سے کہین جب ہمزبان کوئی نہو
دشمن جان ہیکہ دل ہون مہربان کوئی نہو

جسکو دل مین نے دیا وہ میرا دشمن ہوگیا
مجھسا بھی بدبخت زیر آسمان کوئی نہو

کہتے ہین وہ ایسے ارمانونکی مجھکو کیا خبر
جو نہان ہون پردۂ دل مین عیان کوئی نہو

لو نکیرین آکے مرقد مین بھی داخل ہوگئے
آئے تھے یہ سوچکر شاید یہان کوئی نہو

انکا آنا اور مر جانا مریض ہجر کا
شاید اس سے بڑھکے مرگ ناگہان کوئی نہو

عرصۂ محشر مین جائے کون اٹھکر قبر سے
کیا ضرورت ہے وہان سب ہون یہان کوئی نہو

کس سے ہم شکوہ کرین اور حال دل کس سے کہین
اپنے حال زار پر جب مہربان کوئی نہو

حق تو یہ ہے اس ہماری ہستی موہوم کا
اے خدا اگر تو نہو تو پاسبان کوئی نہو

بسکے دل ہمراز دشمن ہی ہمارا ہوگیا
ایسا بھی یارب کسی کا رازدان کوئی نہو

دل مین گھٹ گھٹ کر رہے ارمان خموشی سے مری
یون زبان رکھکر دہن مین بے زبان کوئی نہو

دیدۂ دل سے تو دیکھو رو رہے ہو کیون عزیز
پردۂ چشم تمنا مین نہان کوئی نہو

رباعی کے تمر کچھ بھی نہین۔ (انیس)
ہر نخل برومند ہے یا حضرت باری
پھل ہمکو بھی ملجائے ریاضت کا ہماری۔

برون۔ (ت۔ بکسر اول وضم دوم بیرون کا مخفف) صفت باہر۔ مصحفی
ذرا سمجھ کے قدم گھر سے یار باہر رکھ۔ برون در کوئی تا زہ دامیدوار نہ ہو۔ اردو مین زبانون پر بضم اول ہے۔

برون سے بُرا۔ انتہا کا خراب (ناسخ) برون سے برا آپ کو جا کر
تو اگر اے دل اپنا بھلا چاہتا ہے۔

برہ۔ (ھ بکسر اول و فتح دوم
س ورہ ترک کرنا) مذکر ۱ جدائی
۲ ایک قسم کا گیت جسمین فراق کی مصیبت کا بیان ہوتا ہے۔

برّہ۔ (ف۔ بفتح با و تشدید را و نیز بفتح اول دوم و تخفیف دوم) مذکر ۱ بکری یا بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔ حلوان ۲ (علم نجوم) برج حمل

برّۂ فلک۔ برج حمل۔

برہا۔ (ھ بفتح اول وسکون دوم) مذکر ۱ کھیت ۲ (س۔ بارہی۔ بانی) وہ نالی جس کے ذریعہ سے پانی کھیت

گویا ایک مقام سے دوسرے مقام کو لیجاتین (عاشق) ہولی چمن مین کھیلی تھی بھر گئے برہے رنگون سے بہتا ہے بدلے پانی کے آج میان سبزہ رنگ۔

برہا۔ (ھ بکسر اول وسکون دوم برہ۔ فراق۔ ہجر) مذکر۔ فراق کے مضمون کا گیت۔

بُرہان[۱] (ع بضم اول وسکون دوم) ۔ مونث۔ دلیل قاطع۔ بیانِ واضح۔ قطعی دلیل پکی دلیل ۲ (اصطلاح منطق) ایک قیاس ہے جو مرکب ہوتا ہے مقدمات یقینیہ سے تاکہ دوسرے مقدمہ یقینیہ کا نتیجہ حاصل ہو جیسے سب انسان حیوان ہین اور ہر حیوان جسم ہے یہ ایک قیاس ہے جو مقدمات یقینیہ سے مرکب ہی نتیجہ یہ نکلا کہ ہر انسان جسم ہے

برہانِ انی۔ (ع) ایک قسم دلیل کی جسمین معلول سے علت کیطرف اشارہ کرین۔

برہانِ لمّی۔ (ع) ایک قسم دلیل کی جس مین علت سے معلول کیطرف استدلال کرتے ہین۔

[۱] برہان اور دلیل کا فرق۔ دلیل عام ہے۔ اور برہان خاص یقینی دلیل جسمین شک و شبہہ نہ رہے برہان ہے۔

برہسپت یا برسپت ۔ (س) مذکر ۱ پنجشنبہ ۔ جمعرات ۲ (نجوم) مشتری ۔ برجیس ۔ قاضی فلک

برہم ۔ (ف) بفتح اول وسوم صفت ۱ ۔ پریشان ۔ آشفتہ ۔ بے ترتیب ۔ ناراض ۔ خفا ۔ (کرنا ہونا کے ساتھ) (بحر) مین پریشان اور مری بزم برہم ہو چکی ۔ گردشین کرتا ہے اب یہ آسمان کس کے لئے ۔

برہم و درہم ۔ تتر بتر پریشان خراب ۔ مصحفی) تمکو نصیب روز بنانا ہو زلف کا ۔ اپنا تو حال برہم و درہم بہت ہے یان ۔

برہمی ۔ مونث ۔ ابتری ۔ پریشانی ۔ غصے کی حالت ۔

برہم ۔ (س) ۱ خدا تعالے ۔ ۲ خالق ۳ روح ۴ وید کی کتابین ۵ برہمن ۔

برہما ۔ (س) خالق ۔

برہما اوتار ۔ ۱ بمونہ خدا کی قدرت کا ۔

برہم بھوج ۔ برہمن کی دعوت

برہما ورت ۔ (س) ہندوستان کا وہ حصہ جو دہلی کے شمال ومغرب مین دو دریاؤن سرسوتی اور درشدوتی کے بیچ مین ہے ۔

برہمچاری ۔ (س) مذکر ۱ وید کا عالم ۲ وہ شخص جو علم وید حاصل کرنے کیلئے سیاحی کرے ۳ برہمن کی عمر کے چار حصون سے پہلا حصہ جسمین وہ صرف وید پڑھتا ہے

برہمن ۔ (ف فارسی مین بروزن قلمزن بمعنی بت پرست و زنار بند ہے علماء ہنود کی نسبت اسکا اطلاق ہوتا ہے ۔ ہندؤن کے عقیدے مین برہمہ ایک بڑی مقدس فرشتے کا نام ہے ۔ جسکی پرستش ہوتی ہے بعض اہل لغت کہتے ہین کہ براہام زردشت کا نام تھا ۔ بیاس حکیم ہندوستان سے ایران گیا اور براہام سے ملاقات کی بعدہ اسکا پیرو ہوگیا اور ہندوستان آکر اسکے طریقے کی تعلیم دی جنھون نے ان عقائد کو مانا انکو برہمن کہنے لگے ۔ عربی قاعدے سے برہمہ کی جمع براہمہ ہو گئی برہمن کا مخفف بہمن ہے ۔ تلفظ ۔ بفتح با و را ۔ دنیز بسکون را و فتح ہا ۔

(س) ہین بفتح اول و دوم وسکون سوم و فتح چہارم ہے) مذکر ۱ ہندون کی چارون ذاتون مین ایک اعلے ذات ۲ ہندون کا پجاری ۳ خداشناس ۴ بُت پرست ۵ جنیؤ باندھنے والا ۶ پیشوا بت پرستون کا ۷ عالم قوم ہنود کا ۸ حکیم دانشمند ۔

برہمن بچہ ۔ برہمن کی اولاد

برہمن زادہ ۔ جو برہمن سے پیدا ہو ۔

برہمنی ۔ (س) مونث ۔ برہمن کی عورت ۔ برہمن قوم کی عورت

بَرہم ہتیا ۔ (ہ) مونث برہمن کا مار ڈالنا ۔

برہن ۔ (س بکسر اول وسکون دوم و فتح سوم و نیز بکسر اول و فتح دوم وسوم ۔ عم ۔ صفت ۔ وہ عورت جو فراق محبوب کی صدمے سہتی ہو ۔ برہ دگن ۔

برہنہ ۔ (ف بفتح اول و بسکون را و فتح ہا دنون و نیز بفتح را ونون وسکون ہائے اول و دوم) صفت کھلا ننگا ۔ عریان ۔ (کرنا ہونا کیساتھ) (امیر) قاضی برہنہ سر ہے تو زخمی ہے محتسب ۔ شاید کہ پی گئے ہین بہت بادہ خوار آج (رشک) عشق سے جس برہنہ پا کو تلی تکلیف سیر ۔ سات اقلیمون سے صحرا کے مغیلان بڑھ گیا ۔

برہنہ پا ۔ صفت ۔ ننگے پاؤن بغیر جوتا پہنے ۔

برہنہ پیر کا بالکا ۔ (برہنہ پیر ایک مجذوب کا نام ہے جو برہنہ رہتے تھے) اُس شخص کو کہتے ہین جو ننگا دھڑنگا پھرتا ہو (طرحدار لونڈی) ہان وہی مین کہتی ہون ننگ دھڑنگ برہنہ پیر کا بالکا کون نکل آیا ۔

برہنہ سر ۔ (ف) ۔ صفت بغیر ٹوپی دئے ۔ ننگے سر ۔

برہنگی ۔ (ف) مونث ننگاپن ۔ لچاپن ۔

بِرہی ۔ (ہ) ۔ مونث ۔ روٹی جس مین دال یا قیمہ بھر کر پکائین خواہ کڑاہی مین تل لین ۔

بَرھیلا ۔ بڑھیلا ۔ (س) مذکر ۔ جنگلی سور ۔

بَری ۔ (ہ ۔ بر بمعنی شوہر) ا ۔ مونث ۱ شادی کی پوشاک

ساچق کے روز دولھا کی طرف سے دولھن کے یہان کپڑے - زیور - میوہ مٹھائی - ایک پاپوش زنانہ رنگین - سر بند ٹھلیان - سہاگ پڑا پھلیل - پان کھیلین - نارے جاتی ہین - ٹھلیون مین سفید شکر چھوارے نارجیل کشمش - بادام سنگھاڑے مہندی - کوزہ نبات ہوتے ہین جوڑون اور زیور اور میوے کی کوئی مقدار مقرر نہین مقدور پر ہے - جوڑے اور زیور واپس آتا ہے باقی سب چیزین عروس کے یہان رہتی ہین - ایک جوڑا جو سب مین بہتر ہوتا ہے اور پاپوش عروس کو پہنا کر رخصت کرتے ہین اس رسم کو بری یا ساچق کہتے ہین - (جان صاحب) جوڑا بری مین آیا بڑی دھوم دھام کا کدہ کھانا جو دال سے بنایا جاتا ہے اصل مین بڑی ہے لیکن زبانون پہ بری بھی ہے -

بری آنا یا جانا - ا - لازم ساچق کا دولھن کے مکان پر دولھا کے مکان سے پہنچنا - یا روانہ ہونا -

بری - (ع) صفت - آزاد - مستثنیٰ بے جرم - پاک فارغ - سبکدوش بے گناہ - بے عیب - بیقصور - کرنا ہونا کے ساتھ -

بری الذمہ - (ع) صفت ذمہ داری سے مستثنے - غیر ذمہ داری

بری - (ھ) مونث - یہ کلمہ فیلبان ہاتھی کے روکنے کے واسطے زبان پر لاتے ہین -

برئی - (ھ) بفتح اول و دوم و کسر ہمزہ و سکون یا - مذکر - پان بیچنے والا - پان بونے والا -

بری - دیکھو "بر"

بری - (ھ - لفظی معنی بیج کا چشمہ غلے کا چشمہ) مونث غلہ ہاتھ سے بام مین ڈال کر بونا -

بری - (ھ) صفت مونث کی ناقص - خراب - دیکھو برا -

بری آنکھ ڈالنا - لازم - بری نظر سے دیکھنا - خراب نیت سے دیکھنا -

بری آنکھوں سے دیکھنا متعدی بری نیت سے دیکھنا (رشاد) سو ٹکڑے چار ہو سو جھے جو دری آنکھون سے نرگس اے گل تجھے دیکھے جو بری

آنکھوں سے۔

بُری آنکھ سے گھورنا۔ متعدی
قہر سے دیکھنا۔ (رند) وہ گھورتے
ہیں بری آنکھ سے پھر اب ہر بار
ہیں دیکھتا ہوں مقدر دکھائے
گا پھر کیا۔

بُری بات۔ فعل بد۔ بُرا کام
نکما کام۔ بُرا فعل۔ نازیبا بات۔
(داغ) خوبیاں لاکھ کسی میں ہوں
تو ظاہر نہ کریں۔ لوگ کرتے ہیں
بُری بات کا چرچا کیسا۔

بُری بست۔ عو۔ حرام
چیز۔ سُور۔ (فقرہ) مجھے تم سے
ایک کوڑی زیادہ لینا بُری بست
ہے۔

بُری بست کھانا۔ ا۔ لازم
عو۔ بُرا بھلا کہنا۔ (جان صاحب)
کب میری بُری بست کھائی نہیں
تو نے۔

بُری بلا۔ آفت (غالب)
کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شب
غم بری بلا ہے مجھے کیا بُرا تھا مرنا
اگر ایک بار ہوتا۔

بُری بھلی جاننا۔ لازم۔
نیک و بد کی تمیز ہونا۔ ہوشیار
ہونا۔ (داغ) بات میری کبھی
سنی ہی نہیں۔ جانتے وہ بری
بھلی ہی نہیں۔

بُری بھلی کہنا۔ لازم۔ دہلی
اچھی بُری حالت بیان کرنا (داغ)
ہم سے چھپے گا عشق یہ کہنے کی بات
ہے۔ کیا تم بُری بھلی نہ کہیں گے
کسی سے ہم۔

بُری بننا۔ لازم۔ ناگوار ہونا
صدمہ ہونا (داغ) بنتی ہے بُری
کبھی جو دل پر۔ کہتا ہوں بُرا ہو
عاشقی کا۔

بُری بنانا۔ ا۔ متعدی مصیبت
ڈالنا۔ (فقرہ) اللہ کسی پر بُری نہ
بنائے۔

بری بنی ہے۔ ا۔ بُری حالت
ہے مصیبت کا وقت ہے۔

بُری چال۔ ا۔ بدوضعی۔
(واسوخت امانت) پادن کیا
جلد بُری چال سے آگاہ ہوئے
راہ پر آنے نہ پائے تھے کہ گمراہ
ہوئے۔

بُری چیز۔ عو۔ بُری بست

بُرے حال سے۔ تابع فعل
خراب حالت میں۔ بُرے حالوں

(امانت د اسوخت) اچھی پوشاک
پہننے کا کبھی شوق نہ تھا - دیکھا کرتے
تھے بُرے حال سے ہم تجھکو سدا

بُرے حالون جینا - لازم
عو - افلاس کی حالت مین زندگی
کاٹنا - خراب حالت مین بسر کرنا
مصیبت مین زندگی بسر کرنا -
(مراۃ العروس) اے عورت تو کیا
تجکو ایسے بُری حالون جینا کبھی
ناخوش نہیں آتا -

بُری خبر - کسی مصیبت یا
موت کی خبر (لانا - دنیا آنا کیساتھ)

بُرے دل سے - تابع فعل
بے اعتنائی سے - بے پروائی
سے ناخوشی سے - ناگواری سے
بدنیتی سے - (عاشق) بوسہ لیکر
بھی کچھ بھلا نہ ہوا - تم نے کیا دیا
بُرے دل سے -

بُرے دن - تابع فعل لا
مصیبت کے دن - منحوس دن
ے بیماری کے دن (گلزار نسیم)
دکھلائی بُرے دنون نے شامت
مردی کی رہی نہ کچھ علامت -
(بحر) مجھ سے بُرے دنومین یہ
اچھے ہون وہم ہے - کیا اعتماد
شام کا کیا اعتبار صبح -

بُری زبان - بد زبانی بیہودہ
گوئی - (نبات النعش) حسن آرا
خفا ہو کر بولی نوج اس مکتب کی
لڑکیون کی کیا بُری زبان ہے
نہ بادشاہ دیکھین نہ وزیر جو چاہا
بک دیا -

بُری ساعت - منحوس گھڑی
ے نکلا لا کاروان خط نے بھی آ کر نہ
اے ناسخ - مرا دل کیا بُری ساعت
گرا چاہِ زنخدان مین -

بُری سمانا - لازم - خراب
دہن ہونا - بیطرح دہن ہونا -
(بحر) ہوا ہون جب سے عاشق
رنج ہوتا ہے نصیحت سے - خدا
حافظ ہے عزت کا سمائی ہے
بُری دلمین -

بُری سنائی - بے ڈھب
کہی - ناگوار بات کہی - بُری خبر
سنائی - مرضی کے خلاف کسی بات
کے سننے پر بولتے ہین - (ذوق) آتی
ہی گھر سے تو نے پھر جانیکی سنائی
ہوجاؤن سُن نہ کیونکر یہ تو بُری
سنائی - (فقرہ) تمنے صاحب سلامت
ترک کرنیکی بُری سنائی -

بُری سوجھنا - لازم خراب معلوم ہونا (امیر) بُرا دُخت رز کو کہے کیون نہ واعظ بُرے کو بھلی بھی بُری سوجھتی ہے -

بُرے سے سب ڈرتے ہین
مثل - بدمزاج سے سب خوف کھاتے ہین (داغ) تمھاری بدمزاجی سے ہمین کیونکر نہ خوف آئے مثل مشہور ہے صاحب بُرے سے سب ہی ڈرتے ہین -

بُری صحبت - مونث بدوضع لوگونکا مجمع - خراب لوگونکا مجمع (فقرہ) لڑکا بُری صحبت مین پڑکر آوارہ ہوگیا -

بُری طرح سے آنکھ پڑنا - دیکھو آنکھ پڑنا -

بُری طرح پیش آنا - لازم سختی سے برتاؤ کرنا - (داغ) آپ شب کو جو چھپ کے جائینگے - ہم بُری طرح پیش آئینگے -

بُرے کام کا بُرا انجام - معقولہ - بدچلنی اور بداعمالی کا نتیجہ خراب ہوتا ہے - (داغ) نام کرنے دل ناکام بُرے ہوتے ہین - کہ بُرے کامون کے انجام بُرے ہوتے ہین

بُرے کی جان پر - عو - دشمن پر (بہار عشق) بس چلے تو مین اُسے دیدون زہر - بُرے کی جان پر خدا کا قہر -

بُرے کی بُرائی مین نہ بھلے کی بھلائی مین - سب سے الگ تھلگ رہنے والے کی نسبت بولتے ہین -

بُری گت - مار دھاڑ - بُری حالت - بُرا دن - براحال (کرنا ہونا بنانا کے ساتھ) (قلق) تماشا چاہنے والون کا دیکھو کیا بُری گت ہے - (فقرہ) تم نے ملزم کو پکڑ کے چھوڑ دیا مین تو بُری گت بناتا -

بُری گھڑی - مونث - عو - بُری ساعت -

بُری لت - خراب عادت دیکھو بُرا کام -

بُرے چھن - مذکر - عو - بُرے کام - بُری عادت -

بُری لگنا - لازم - ناگوار ہونا ؎ اے داغ آہ کی تو غضب کر نسا کیا ایسی بُری لگی دل خانہ خراب کی -

بُری مت - خراب عقل - ضدی طبیعت ؎ یہ داغ ہماری

نہین سنتا نہین سنتا۔ ایسی بھی
الٰہی نہ بُری مت ہو کسیکی۔

بُری نوبت ہونا۔ ا۔ لازم
حالت خراب ہونا۔ (امانت) بلائی اُس
نے شہنا سے۔ جو دُھن اپنے ترانیکی
ندامت سے بُری نوبت ہوئی نقارخانی کی

بُری نظرون سے تکنا یا دیکھنا
یا گھورنا۔ متعدی ۱ غصّے کی نظر سے
دیکھنا ۲ بدنیتی سے تکنا۔ (رشک)
ساتھ سوتے ہی بُری نظرونسے وہ
تکنے لگا۔

بُری نظر والا۔ صفت۔ بدنظر
بدنیت۔ (قدر) ہم نے گھورا تو
ہنسکے فرمایا۔ اچھے آئے بُری نظر
والے۔

بُرے وقت۔ تابع فعل
۱ نامناسب وقت پر۔ (فقرہ)
آج صاحب کو کچہری جانیکی جلدی
تھی میم نے بُرے وقت غمزہ کیا
۲ مصیبت مین مفلسی مین۔

بُرے وقت کا اللہ بیلی۔
مقولہ۔ مصیبت مین کوئی ساتھ
نہین دیتا اللہ مددگار رہوتا ہے۔

بُرے وقت کا کوئی شریک
(ساتھی) نہین۔ مقولہ۔ مصیبت
کی حالت مین ہمدردی کرنیوالا
نہین ملتا ہے شریک کوئی بُری
وقت کا نہین اے تجھ حیدر کو چھوڑ
گئی ہے لحد کے غار مین رو رہ۔

بُرے وقت مین آڑے آنا
لازم۔ مصیبت کے وقت یا افلاس
کی حالت مین مدد کرنا۔ (داغ) آدمی
وہ ہے جو ڈھونڈھے نہ سہارا کوئی
کہ بُرے وقت مین آڑے نہین
آتا کوئی۔

بُرے وقت مین کام آنا
یا بُرے وقت کام آنا۔ لازم۔
بُرے وقت مین امداد کرنا۔ (داغ)
یہ سمجھکر تجھے اے موت لگا رکھا ہے
کام آتا ہے بُرے وقت مین آنا
تیرا۔ (ناسخ) کہان کا زر بُرے
وقت اہل جوہر کام آتے ہین۔
کوئی زرہ دار بنواتا نہین تلوار سونے
کی۔

بُرے مین کوئی ساتھ نہین
دیتا۔ مقولہ۔ مصیبت مین عزیز
اقربا۔ دوست۔ آشنا سب کنارہ
کر جاتے ہین (ناسخ) دیتا ہے
کہان ساتھ بُرے وقت مین کوئی
پتھر کو لگی چوٹ شرارے نکل آئے

بر یار - (بفتح اول وسکون دوم ہس
دار ہی یار - مضبوط - شدید) صفت
(مجازاً) وہ آرضی جو زرخیز - سیر
حاصل ہو -

بَرْ یارا - (ہ) - مذکر - ایک قسم کی
گھاس جس کی چھال کام آتی ہے

بِرْیان - (ف) صفت بھُنا
ہوا - تلا ہوا -

بِرْیانی - (ف) مونث - ایک
قسم کا نمکین پلاؤ جسمین گوشت
کے بکرے ڈالتے ہین -

بَرِیَّت [1] (ع بفتح اول وکسر
دوم ویاے مشدد مفتوح وتاے
ساکن) مونث - رہائی - نجات -
معافی و آزادی - سبکدوشی - پاک
ہونا - صاف ہونا - بیجرم ہونا -
بیقصور ہونا - صفائی -

بَریت - (ہ بفتح اول وسکون
دوم وفتح سوم وسکون چہارم) مونث
وہ نقصان جو کسی لچکدار چیز کی مار سے
جسم پر پڑجاے (مصحفی) کیسی

اب انکی دھوپ مین جلتی ہین
بریتین - سائے مین یان پلے تھے
جو ناز ونعم کے ساتھ -

برہیت - (ہ بفتح اول وسکون
دوم وکسر سوم وسکون چہارم) مونث
موٹی رسّی جس سے بیم کھینچتے ہین -

برِیٹھا - (ہ بفتح اول وکسر دوم و
سکون یاے مجہول - سِس وار ہی
پانی ستھا کھڑا ہونا) [1] مذکر - دھوبی
دیکھو برا ٹھا [2] تیسری قسم کی زمین
[3] وہ آراضی جسمین سال مین ایکبار
بویا ہو -

بریٹھن - (ہ بفتح حرف چہارم)
مونث - دھوبن - دھوبی کی جورو

بریج - (ہ بفتح اول وکسر دوم
وسکون یاے معروف وجیم) مونث
پانون کی کھیت -

بریچ لوڈر - (انگ Breech loader)
مونث پیچھے سے بھرنی والی بندوق

بَرِیرا - (ہ بفتح اول وکسر دوم
وسکون یاے مجہول) مذکر کم عمر

---

[1] بریت اور رہائی کا فرق - بریّت مین مقدمہ فیصل ہوجاتا ہے اور ملزم بیگناہ ثابت ہوجاتا ہے لیکن رہائی مین بالفعل بوجہ ثبوت کامل نہ ملنے کے ملزم چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی جب کبھی ثبوت مل جائے ماخوذ ہوسکتا ہے -

بریز بریز کرنا یا کہنا - (زرکحتن ف - کسی چیز کا گر کے بکھر جانا بریز اسکا امر ہے) لازم - ہار ہی ماننا و بنا ہا ہا کرنا - افسوس کرنا - شکوہ شکایت کرنا - (فقرہ) ارے میان ایک طالب علم ہم تھے کہ سارے ہم جماعت بلکہ خود اُستاد بریز بریز کرتے تھے -

بریشم - (ف) مذکر - ابریشم -

بریک - (انگ Brake) مذکر - ریل کی وہ گاڑی جسمین مال روانہ ہوتا ہے -

بریگیڈ - (انگ Brigade) مذکر فوج کا ایک حصّہ - توپ خانہ رسالے اور پیدل کی فوج -

بریلی جانیکا کام کیا - مقولہ (بریلی مین چند سال پیشتر بہت بڑا پاگل خانہ تھا - پنجاب مین بجائے بریلی کے لاہور کہتے ہین - جہان بہت بڑا پاگل خانہ ہے) اُس شخص کی نسبت کہتے ہین جو پاگلون کی کوئی حرکت کرے یا خلاف عقل کوئی کام کرے -

برین - (ف بفتح اول وکسر دوم وسکون یائے معروف و نون غنہ بر بلند - بر تر + ین نسبت کا) - صفت - عالی - بلند - برتر جیسے عرش برین - خلد برین - فردوس برین - بہشت برین -

بُرَین - (ع - بُرّ کا تثنیہ بہ اعلان نون) مذکر - عرب اور روم مراد ہوتے ہین -

بُرَّیں - نون غنہ (ہ) ۱ کسُم کا بیج ۲ بُرّ (بمعنی بھڑ) کی جمع -

بریّہ - (ع - بفتح اول وکسر دوم ویائے مشدد مفتوح وہائے مختفیہ ساکن) خلق اللہ - مخلوق

بڑ - (س) ۱ مذکر - (لکھنؤ) برگد (انشا) بڑنے بھی کھسوٹی اپنی ڈاڑھی ۲ مونث - جھک - بکواس - دیوانون مجذوبون کی باتین جو بیخودی کے عالم مین کہتے ہین (م) سمجھ لیتے ہین مطلب اپنے اپنے طور پر سامع - اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا ۳ بڑا کا مخفف تنہا استعمال مین نہین ہے -

بڑ مارنا - لازم - مجذوبانہ باتین کرنا - لفاظی کرنا - (بحر) بڑ مار اٹھا پہ کچھ نہ سکا رازِ محبت ہے مست شیشے کیطرح پیٹ کا ہلکا

بڑ مین آنا - لازم - جوش مین

آنا۔ (بحر) حورین سُننے کیلئے آئین
گی افسانۂ عشق۔ آگیا بڑ بین کسی
روز جو دیوانۂ عشق۔

بڑ لگانا۔ متعدی۔ بہت
بکنا۔

بڑ لگنا۔ لازم۔ جھک ہونا

بَڑ (ہ) بڑا کا مخفف صفت
مرکبات مین مستعمل ہے۔

بڑ بولا۔ صفت۔ عم شیخی باز
فضول بکنے والا۔ چلّا کے بولنے
والا۔

بڑ بھکوا۔ صفت۔ عم
کودن۔

بڑ بینیا۔ (بڑ۔ بڑا۔ بینی
ناک) ا۔ صفت (لکھنؤ) ۱ بڑی
ناک والا کبوتر۔ وہ کبوتر جسکی
ناک بڑھاپے سے یا پیدائشی
بڑی ہو ۲ (مزاح سے) بڑی
ناک والا آدمی

بر پیٹیا۔ صفت۔ بڑے پیٹ
والا۔ لالچی۔ بہت کھانیوالا۔

بڑپن بڑپنا۔ مذکر۔ عم۔
بڑائی۔ بزرگی۔ جاہ۔ شان و
شوکت

بڑ چھی۔ ا۔ زن دراز پستان

بڑ دنتا۔ صفت (لکھنؤ)
بڑے دانت والا۔

بڑکا۔ صفت (عو)۔ عم
۱ جو عمر مین بھائیون سے بڑا ہو
۲ بڑا

بڑ کنا۔ صفت (لکھنؤ)
بڑے کان والا۔

بڑ کنی۔ صفت (لکھنؤ) ۱
بڑے کانون والی ۲ نواب
آصف الدولہ مرحوم کی ہتھنی کا
نام جسکا جوڑا دل بادل کے ہاتھی
سے ملایا تھا۔

بڑ نکا (صفت (لکھنؤ) بڑی
ناک والا۔

بڑا۔ (ہ) صفت۔ مذکر ۱ چھوٹا
کی ضد۔ کلان۔ وسیع۔ دراز۔ لمبا
کشادہ۔ چوڑا۔ چکلا ۲ اعلیٰ نمایان
عظیم الشان۔ (میر ع) ذلیل کیسی
ہین انکی ہے گو کہ ذات بڑی
۳ بھاری۔ ضخیم (فقرہ) نور اللغات
بڑی کتاب ہے ۴ اونچا۔ بلند۔
عظیم الشان۔ (فقرہ) آلہ آباد مین
بہت بڑا سرکاری قلعہ ہے
۵ عالی خیال معزز جلیل القدر
عالیشان۔ فیاض۔ بلند حوصلہ

اولوالعزم - ذی عزت (فقرہ) سکندر بڑا شخص تھا ۲ گران ڈیل طویل - بہادر - شہزور (فقرہ) رستم بڑا پہلوان تھا ۳ بہتر - عمدہ ۴ عمر مین زیادہ مرتبے مین زیادہ - جسامت یا قدمین زیادہ ۵ (طنزاً) قابل تحسین مدح وثنا کے لایق (منیر) رو سنے ہے اٹھکے رقیبونکو بلاتا کیسا - منھ تو دھو رکھو بڑے سامنے آنیوالے ۶ افسر سردار - اعلیٰ ۷ موٹا - بھاری - بھرکم ۸ امیر - دولتمند - مالدار ۹ بہت نہایت - کثرت سے (فقرہ) اس سال فروری مین بڑا جاڑا پڑا (فقرہ) آپ بڑے بے شعور ہین - آج بڑی دھوپ بڑی ۱۰ سنگین - سخت (فقرہ) ملزم نے بڑا جرم کیا اسکو معمولی سزا کافی نہین ہے ۱۱ ضروری جلدی (فقرہ) مجھکو بڑا کام ہے اب ٹھہر نہین سکتا ۱۲ عمدہ - بیش قیمت ۱۳ مربی - سرپرست آباد اجداد - باپ دادا (فقرہ) کوئی بڑا سرپرست نہین ہے زید بالکل آزاد ہے جو چاہے کرے ۱۴ اندکر - تلنگو زبان کا لفظ ہے) مونگ یا اُرد کی تلی ہوئی ٹکیا (انشا) بڑا کی میرے ٹھنگنے پہ

خدائی رات مین بین نے - بڑے ایسے بہت سارے کڑھائی بیچ تل ڈالے -

بڑا آدمی - امیر - ذی عزت - (شعور) رکھتا ہے جو صفات بزرگی وہ ہے بزرگ - نظرون تلے نہین ہین بڑے آدمی بڑے -

بڑا آدمی دال کھائے تو سادہ دال - غریب کھائے تو کنگال - ا - مثل - ایک ہی بات مین کسیکو عزت کسیکو ذلت -

بڑا آزار - عو - سل - دق - (منیر) ڈر بار اب مین ڈرتی ہون ہر بار دشمنون کو نہو بڑا آزار -

بڑا آیا - (طنزاً) - حق نہین ہے منصب نہین ہے - اتنی توقعت نہین ہے - (جانصاحب) باغ کا میوہ اپنے توڑکے سب بھیجدیا - جانصاحب بھی بڑا ڈال کا آیا توڑ ۲ - (منیر) مجھے سرکبف جو دیکھا تو وہ جان نثار بولا - بڑے سرفروش آئے بڑے جان نثار آئے - (امیر) تیغ قاتل سے مین لپٹا تو وہ ہنسکر بولے - یہ بڑے آئے گلے مجھکو لگانیوالے -

بڑا استاد - گرو - ہوشیار

چالاک سے سب غزل سُن سُنکے
وہ بولے سحر ایک مرشد ہو بڑے
اُستاد ہو۔

بڑا اندھیر ہے۔ بہت ظلم ہے
(صبا) شب تار لحد ہے روز روشن
اپنی نظر وںمین۔ بڑا اندھیر ہے سودا
ہوا ہے زلف شبگون کا۔

بڑا استنجا کرنا۔ لازم۔ (دہلی)
آبدست لینا۔ پیخانہ پھرنیکے بعد
ڈھیلون سے طہارت کرنا۔ پیخانہ
پھرنا۔

بڑا بچارا۔ بڑی بچاری
تحقیر کے واسطے۔ (مراۃ العروس)
ساس نے کہا بیٹی نوج کسیکو کسی
سے ایسا عشق ہو جیسا تمکو تتّو کا ہے
اگر ایسا ہی دل چاہتا ہے تو اُسیکو
بلا بھیجو مزاجدار نے کہا واہ بڑی
بچاری بلانیوالین ایسا ہی بلانا
تھا تو کل اسکو بلاکر چوڑیان پہنوائی
ہوتین۔

بڑا بوڑھا۔ مذکر۔ مربی۔
سرپرست سرپکھا۔ باپ دادا۔
وانی وارث۔

بڑا بول۔ مذکر۔ عو خودستائی
شیخی۔ غرور۔ غرور کا کلمہ تکبر

ڈینگ (رشک) کھلے بڑا نوالا
بڑا بول پر نہ بولی چل چل سکے
کہتی ہے دہن بے زبان سے
توپ۔

بڑا بول آگے آنا۔ لازم
مغرور کا ذلیل ہونا۔ غرور کی سزا
ملنا۔ (داغ) مسخر کر لیا آخر کو بنگالی
کے جادو نے۔ بڑا بول آگے آیا
ہم جو بولے تمے لڑکپن مین۔

بڑا بول بولنا۔ لازم۔ غرور
کرنا۔ شیخی مارنا۔ غرور کا کلمہ منہ سے
نکالنا لاف زنی کرنا۔ (داغ) کیون
ہے خاموش لب تو کھول ذرا۔ وہ
بڑا بول اب تو بول ذرا

بڑا بول پیش آنا۔ لازم
بڑا بول آگے آنا۔ (شوق عشق
اک روز رنگ لائیگا۔ وہ بڑا
بول پیش آئیگا۔

بڑا بول سامنے آنا۔ لازم
بڑا بول آگے آنا۔

بڑا بول قاضی کا پیادہ۔
ایک نہ ایک دن آگے آئیگا۔ ا۔
مثل۔ مغرور بہت جلد ذلیل ہوتا
ہے۔ غرور کا نتیجہ بہت جلد ملتا ہے
(ذوق) کیون تکبر بولتا یہ بندہ

محکوم القضا۔ گر بڑا بول اپنا قاضی کا پیادہ جانتا۔

بڑا بول ہو کر رہتا ہے ۱؎ تکبر اچھا نہین اسکا نتیجہ بھگتنا ہی پڑتا ہے ۲؎ جو مشہور ہو جاتا ہے ہو کر رہتا ہے۔ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔

بڑا بول نہ بولئے بڑا لقمہ نہ کھائیے۔ مثل۔ تکبر کرنا۔ اور بڑا لقمہ کھانا دونوں مضرت مین برابر ہین۔

بڑا بیڈھب۔ صفت ۱؎ بیخوف۔ سرکش۔ نافرمان۔ خودغرض ۲؎ نرالا۔ ٹیڑھا ۳؎ چوکس ہوشیار۔ چالاک۔ اسکی نسبت بھی کہتے ہین جو کسیکے قابو کا نہو۔

بڑا بیٹا۔ ا۔ وہ بیٹا جو عمر مین اور بیٹون سے بڑا ہو۔

بڑاپا۔ (ھ) مذکر۔ (ع) بزرگی۔ بڑائی (فقرہ) دونوں لڑکو نہین تین برس کا چھٹاپا بڑاپا ہے۔

بڑا پتھر۔ ا۔ بڑا ظالم بہت سنگدل۔ کرخت (ذوق) ہم تو ان کے دلکو جذب دل سے کھینچے جائینگے

پر بڑے پتھر ہین یہ مشکل سے کھینچے جائینگے۔

بڑا پلا گیا۔ بہت دور گئے۔ (امیر) بہت اونچے گئے موسیٰ تو کوہ طور تک پہنچے بڑا پلہ کیا عیسیٰ نے کھینچے چرخ پر چلے۔

بڑا پیٹ ہے۔ بہت کھانے والا ہے۔ بہت رقم ہضم کرنیوالا ہے (فقرہ) جمعدار حولدار کو دینے کا منہ نہین ہے انکے پیٹ بڑے ہین۔

بڑا تقدیر والا۔ خوش نصیب (داغ) الٰہی عاشقی ہین ہم بڑی تقدیر والے ہین سنے ہین خوش گلو کیا کیا چنے ہین خوبرو کیا کیا۔

بڑا تیر مارا۔ طعن سے کہتے ہین یعنی بہت بڑا کام کیا۔ بڑی ہمت کی۔ بہت حوصلہ کیا۔ (داغ) نہ تھی تاب اے دل تو کیون چاہ کی۔ بڑا تیر مارا اگر آہ کی۔

بڑا جاڑا پڑا۔ جب موسم بہت سرد ہوتا ہے تو کہتے ہین۔ (داغ) گتے ہین عاشق یہ تیری سرد مہری دیکھکر۔ اب کے بے موسم بڑا جاڑا پڑا پالا پڑا۔

بڑا جانور۔ا سور ۲۔ گائے بیل۔

بڑا جنگی۔ نون غنہ۔ صفت (عو) بہت بڑا۔ وزنی۔ (فقرہ) یہاں ایک بڑا جنگی حقّہ ہر وقت بھرا رہتا ہے۔

بڑا جگر۔ بڑا حوصلہ۔ بڑی ہمت۔

بڑا جگرا عو۔ بڑی ہمت بڑا حوصلہ۔

بڑا چلّا۔ (عو) زچہ کا چالیسوین دن کا غسل (مثنوی عالم) جشن عشرت علی العموم ۔ ہے کہ بڑے چلّے تلک یہ دھوم ہے۔

بڑا اچھا بنا کر چھوڑ دون گا۔ خوب ذلیل کرونگا۔ اچھی طرح بدلا لونگا۔

بڑا چنڈال ہے۔ بڑا بدذات ہے۔ ایذارسان ہے۔ سرکش ہے منحوس ہے۔ بڑا بخیل ہے۔

بڑا داتا۔ بڑا سخی۔ بہت دینے والا (شوق قدوائی) دل بڑا اور درد تھوڑا یہ گلہ ہے لے خدا تو بڑا داتا ہے تو بے انتہا ہے کیون نہ دے۔

بڑا دربار۔ عم۔ پاتخانہ۔

بڑا درجہ ۱ بلند مرتبہ ۲ عو۔ نتیجہ۔

بڑا دل ہے۔ بہت عالی حوصلہ بلند ہمت ہے۔

بڑا دن۔ مذکر انگریزی بڑا تہوار جو پچیسوین دسمبر کو ہوتا ہے (انگریزی حساب سے رات کے بڑھنے کی انتہا اور دن کی بڑھنی کی ابتدا اسی تاریخ سے ہوتی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ کی پیدائش ۲۵ دسمبر کو ہوئی تھی اسوجہ سے عیسائی اس روز بڑی خوشی مناتے ہین (ناسخ) مشہور ہے بڑا دن ہے یہ کیون دنیا مین۔ کوئی نظر آتی نہین توجیہ ہمین۔ ہے رات بڑی تمام راتون سے آج۔ اس جشن کو لازم ہے بڑی رات کہین۔

بڑا دیدہ ہے۔ (عو) شوخ چشم ہے۔ بیباک ہے۔ نڈر ہے (فقرہ) اس لڑکی کا بڑا دیدہ ہے بھری محفل مین شوہر سے لڑتی ہے۔

بڑا راچھ ہے۔ عم۔ فتنہ پرداز ہے۔ شریر ہے۔ ہوشیار ہے

بڑا راستہ پکڑنا - لازم
۱ (دہلی) دور کا سفر اختیار کرنا
یعنی مرجانا۔
بڑا روگ - مذکر - (عو) تپ دق
(بحر) دشمن کو بھی نہو یہ بڑا روگ بحر کا
سو دن کے ہم علیل ہوئے ایک
رات مین۔
بڑا سر اٹھایا - بہت فساد
پھیلایا۔
بڑا شور رہے - بڑا بدذات
شریر ایذا رسان یا نافرمان ہے
بڑا شخص - صفت ۱ عالی
حوصلہ - بلند ہمت - اولوالعزم -
مالدار - دولتمند - تجربہ کار - ذہین
عالی دماغ ۲ (طنزاً) فطرتی - حرامزادہ
بڑا شہدا ہے - بڑا شریر
ہے - بیہودہ ہے -
بڑا صاحب - مذکر - حاکم
اعلی - ڈپٹی کمشنر ضلع کا بڑا حاکم
شہر کا بڑا حاکم
بڑا قاف - مذکر - (قرمساق
کا پہلا حرف) قرمساق - بھڑوا - بھکوا
بڑا کام - مذکر - ضروری کام
زیادہ کام (داغ) وہ صبح شب
وصل نہ ٹھہرے یہی کہکر جانے دو
ہمین جلد بڑا کام ہے ہمکو -
بڑا کام کرنا - لازم ۱ اہم کام
کرنا - قابل تحسین فعل کرنا - (صبا)
عشق یوسف مین زلیخا نے بڑا
کام کیا - واہ شاباش نہ ہے ہمت
مردانہ عشق -
بڑا کرنا - متعدی - بڑھانا -
اونچا کرنا کھینچنا - تاننا - لمبا کرنا
۲ پرورش کرکے جوان کرنا - پالنا
پوسنا - پروان چڑھانا - (مراۃ العروس)
ماں باپ کو اولاد کی محبت لگا دی
کہ محبت کسی لگاؤ سے بچوں کو پالین
اللہ بڑا کرین ۳ (عو) (چراغ کی
نسبت) گل کرنا - بجھانا -
بڑا کفر توڑنا - متعدی - بڑے
ضدی کو قابو مین لائے - بڑا کام
کیا کی جگہ - (توبۃ النصوح) ان کو
توڑا تو انھون نے اپنے نزدیک
بڑا کفر توڑا -
بڑا کلیجہ - بڑا دل - بڑا ظرف
بڑا کوا - جنگلی کوا -
بڑا کوئی ہے - طنز سے کہتے
بڑا بدذات ہے - بدمعاش ہے -
فتنی ہے - حیلہ ساز ہے - مرغند
استاد ہے - گرگ ہے -

بڑا کھانا - مذکر - دھوم دھام
کی دعوت (ابن الوقت) چھاؤنی
مین جب کبھی کوئی بڑا کھانا دیا جاتا
ہے تو آپ کے خانہ زاد بھی کو
بلاتے ہین -

بڑا گھان مارنا - لازم -
دولت کا ایک دم سے ہاتھ آجانا
بہت بڑی کامیابی حاصل کرنا -

بڑا گھر - مذکر ۱ وسیع مکان
۲ شریف خاندان ۳ امیر گھرانا
خوشحال گھر اونچا گھر (امیر) ہے
قصد کہ دل کعبہ نشینون کے چرایے
تا کا ہے بڑے گھر کو ترے دزد
خانے ۴ (عم) جیل خانہ قید خانہ
۵ عم - پاخانہ -

بڑا لاسے - جہ خوش
خوب کہی - (قدر) کہا یاد رکھنا
تو بولے بگڑ کر چلو جاؤ لاسے بڑا
یاد رکھنا -

بڑا لمبا چوڑا پردہ لگا کر بیٹھنا
لازم - جھوٹ موٹ پردہ دار
بننا - نمایشی پردہ کرنا - پردہ نشین
بننا (محصنات) یہی نالائق جو آج
بڑا لمبا چوڑا پردہ لگا کر بیٹھی ہے
ننگے منگے پر ماری ماری پھرتی
تھی -

بڑا مزا ہو ۱ بڑا لطف ہو
بڑی سیر ہو ۲ (داغ) بڑا مزا ہو
جو محشر مین مین کرون شکوہ - وہ
منتون سے کہین چپ رہو خدا
کیلئے -

بڑا نام کرنا - لازم - عزت
حاصل کرنا شہرت حاصل کرنا -
(داغ) ایک طوفان ہوا طفل
سرشک - چھوٹے لڑکے نے بڑا
نام کیا -

بڑا نام ہونا - لازم - مشہور
ہونا - بڑی عزت ہونا -

بڑا اکیلا ہے - بڑا وضعدار ہے

بڑا نوالہ حلق کا دربان مثل
دیکھو بڑا بول قاضی کا پیادہ

بڑا نوالہ کھائے بڑا بول نہ
بولے - مثل - بڑا نوالہ کھانے مین
مضائقہ نہین ہے لیکن غرور کا
کلمہ زبان سے نہین نکالنا چاہیے

بڑا نہان - (عو - زچہ کا چالیسوین
دن کا غسل -

بڑا وقت - بہت موقع بڑی
مہلت (فقرہ) آپ نے خوب
کیا جو پہلے سے کہدیا عین وقت پر

شاید یہین نہ پہنچ سکا اب تو بڑا وقت
آپ نے دیا ہے۔
بڑا ہی پاجی ہے۔ بڑا شریر
بہت تیز چالاک مفتنی ہے۔
بڑا ہی سخت ہے۔ بدمزاج
ہے۔ زود رنج ہے۔ بے رحم ہے
جفاکش ہے۔ ایذا رسان ہے۔
بَڑا جانا۔ لازم (دہلی) کسی آفت
یا مصیبت سے چلّا اُٹھنا۔ گھبرا جانا
حواس باختہ ہونا۔ بولا جانا۔
بَڑّانا۔ لازم۔ (دہلی) بڑانا سوتی
مین کچھ بولنا۔ بہکنا۔ ہذیان ہونا۔
بُدبُد کرنا۔ بکنا۔ بڑ مارنا۔ غل مچانا
بڑائی۔ (ھ) مونث۔ بزرگی عظمت
۲ عمر کی زیادتی۔ درازی عمر ۳ صفت
۴ جسامت۔ ضخامت۔ حجم ۵ تعریف
توصیف۔ مدح ۶ منصب۔ درجہ مرتبہ
۷ طوالت۔ لمبائی۔ درازی۔ اونچائی
۸ عزت۔ آبرو۔ ادب لحاظ ۹
فضیلت خوبی ۱۰ شیخی۔ لاف زنی
خودستائی۔ غرور۔ گھمنڈ۔
بڑائی دینا۔ متعدی۔ (دہلی)
عزت دینا۔ بڑا مرتبہ دینا۔ (ذوق)
دیکھ چھوٹونکو ہے اللہ بڑائی دیتا۔
آسمان۔ آنکھ کے تل مین ہی دکھائی
دیتا۔
بڑائی کرنا۔ لازم۔ تعریف
کرنا ۲ خودستائی کرنا شیخی مارنا
ڈینگ مارنا۔
بڑائی کی لینا۔ لازم۔ غرور
کرنا شیخی مارنا۔ (نبات النعش)
جتنا حسن آرا اپنی تئین کھینچتی
لڑکیان اُس سے کنارہ کشی کرتین
اور جسقدر وہ بڑائی کی لیتی لڑکیان
اُسکو ذلیل سمجھتین۔
بڑائی مارنا۔ لازم۔ شیخی مارنا
خودستائی کرنا۔ ڈینگ مارنا ۲ ڈینگ
کی لینا۔ (مراۃ العروس) تیسری
بڑائی مارتی ہے مین تو جب دس مرتبہ
پوچھتے ہین تب ایک جواب مشکل
سے دیتی ہون۔
بڑائی چھٹائی۔ مونث (عو)
عمر کا فرق۔ (مراۃ العروس) محمد
عاقل گو بڑا تھا لیکن دونون بھائیون
مین صرف ڈھائی برس کی بڑائی
چھٹائی تھی۔
بڑ باگڑ۔ (ھ) مذکر۔ چمگادڑ کی
بڑی قسم۔
بڑ بڑ۔ (ھ) فتح اول وسوم وسکون
دوم و چہارم) مونث۔ بک بک

زبان درازی - لاف وگزاف کی گفتگو (مراۃ العروس) ماما چڑھ چڑھ کے بولتی تھی نیاز نے کہا تو بڑھیا کیا بڑبڑ کرتی ہے -

بڑبڑانا - (ہ بفتح اول وسوم وچہارم وسکون دوم لغوی معنی بوڑھوں کی طرح منہ ہی منہ مین بولنا) لازم - چھیکے چپکے بکنا یا کسیکو برا کہنا - کچھ منہ مین بولنا - بکنا - زیر لب کچھ کہنا - (داغ)
مین نے تیغے کی کہکری ہے جو دلمین چھلکی - غصے مین بھرکے کیا کیا وہ بڑبڑا رہے ہین ۲ چپکے چپکے بڑبڑانا (تحقیر سے کہتے ہین) (نبکار رواج)
خوب چلو میکدے کو ذوق چھوڑو کہین وظیفہ بہت بڑبڑا چکے -

بڑبڑیا - (ہ مذکر - بکی - بیہودہ گو - اس معنی مین اردو مین بھڑبھڑیا بھی بولتے ہین -

بڑبڑیٹری - (ہ) مونث مرے ہوے بزرگون کا فاتحہ جو عورتین ہر تقریب شادی مین کرتی ہین -

بڑبھس - (ہ بڑ = بوڑھا بھس - شہوت - جماع کی شہوت) مونث ۱ بڑھاپے مین جوانی کی امنگ - (لگنا کے ساتھ) (جانصاحب)
شب وروز دھگڑا انیا ڈھونڈھتی ہے - بڑھاپے مین بڑھیا کو بڑبھس لگی ہے ۲ وہ بدخوئی اور بدمزاجی جو بڑھاپے مین ہو جاتی ہے - بڑھاپے کی وجہ سے عقل جاتی رہنا - (جانصاحب) منہ کالا کرے کون لگی ہے اُسے بڑبھس - سرلتا ہی پر شوق ہے مسّی کی دھڑیکا -

بڑبھسیا - عم - صفت - وہ جسکو بڑبھس ہو -

بڑرا - (ہ بکسر اول وسکون دوم) - مذکر - گیہون اور چنے کا ملا ہوا اناج -

بڑنگا - (ہ بفتح اول ودوم) مذکر کڑی - شہتیر -

بڑا ڈونگھا - (ہ) - ایک قسم کا بڑا اگنا -

بڑے ڈونگے کہنے کا اور آنولے کے کھانیکا پیچھے سواد آتا ہے - مقولہ - یعنی دونو نکا فائدہ بعد کو معلوم ہوتا ہے -

بڑون کا ٹھیکرا - مذکر - (عو) موروثی مکان -

بڑون کی بڑی بات-بڑون کے بڑے کام-مقولہ بزرگون کے کام عمدہ ہوتے ہین-رئیسون کی شان بڑی ہوتی ہے خیالات عالی اور نظر وسیع ہوتی ہے-

بڑھ-ذیل کے مرکبات مین مستعمل ہر

بڑھ بڑھکے باتین بنانا-لازم چرب زبانی کرنا-

بڑھ بڑھکے بولنا یا کہنا-لازم شیخی مارنا-لاف وگزاف بکنا-فخر کرنا-اپنی بساط سے بڑھکر باتین کرنا غرور کرنا-(قدر) مرد اے سخت جانی بات رہجائے-بہت بڑھ بڑھکے قائل ہوتا ہے-(راسخ) شب ہجران سے کہتی ہے تمھاری زلف بڑھ بڑھکے-کہ عمر خضر ہون طول امل ہون مدفاضل ہون-

بڑھ جانا-لازم ۱ آگے نکل جانا-سبقت لیجانا ۲ چلے جانا(قلق) بڑھگئے سب میرے ساتھی مجھکو تنہا چھوڑکر ۳ دولت عزت یا مرتبہ مین ترقی ہونا-بڑا آدمی ہوجانا-(فقرہ) چند روز سے وہ بڑھگئے ہین پہلے تو بہت معمولی حالت سے بسر ہوتی تھی ۴ متجاوز ہونا نکلجانا (فقرہ) بحث کرتے کرتے تم اپنی حد سے بڑھگئے ۵ طوالت ہوجانا (سحر) گفتگو بڑھگئی باقی نہ رہا بات کا لطف ۶ چراغ یا شمع کا گل ہوجانا-(شرف) خدا حافظ ہے تیرا یار نے برخاست کی ایدل-بڑھی جاتی ہین شمعین لوگ اُٹھے جاتے ہین محفل سے ۷ ایک چیز کا دوسری چیز سے زیادہ ہوجانا ۸ زیادہ ہوجانا ۹ (دکان کیواسطے) اُٹھ جانا ۱۰ دیکھو بڑھنا-

بڑھ چڑھکے یا بڑھا چڑھا صفت-بہتر-برتر-بالاتر-فائق (مراۃ العروس) خدا رکھے ہنر سلیقہ تو دنیا کی بہو بیٹیون سے بڑھ چڑھکے ہے-

بڑھ چلنا یا بڑھکے چلنا-لازم ۱ گستاخ ہونا-مغرور ہونا-(داغ) اسکا قامت دیکھکر سب کٹ گئے-بڑھ چلے تھے سرو بھی شمشاد بھی ۲ نا مناسب اختلاط مین مصروف ہونا-حد سے متجاوز ہونا ۳ تیز چلنا-آگے ہوجانا سبقت لیجانا-(اسیر) بڑھ چل اے پائے جنون دست جنون مین ایسا-منزلون قافلہ ریگ روان

دور رہے ۴ تھوڑا بہت بڑھنا ترقی کرنا ۵ اپنی طاقت سے بڑھکر کوئی کام کرنا ۶ پیشقدمی کرنا۔
آگے بڑھنا۔ (آتش) قد موزون دلبر کیونکر ان اندھون کو دکھلاؤن ارادہ تاڑ سے بڑھ چلنے کا شمشاد کرتے ہین۔
بڑھ کا۔ اصفت۔ زیادہ قیمت والا۔ عمدہ تر۔
بڑھکر بولنا۔ بڑھکے بولنا لازم شیخی مارنا۔ بی ادبی کی گفتگو کرنا۔ حد سے متجاوز ہو کر بولنا۔ (جلالصا) بولون بڑھکر تو ذبح کر ڈالے۔ سہے وہ جلا ہونی ہماری ساس ۲ نیلام یا بیع مین کسی شخص کی بولی سے زیادہ قیمت لگانا۔
بڑھکر یا بڑھکے صفت زیادہ۔ زاید۔ افزون۔ (اسیر) بڑھکے موزون ہے کہین سرو سے نالا اپنا۔ مرتبہ کیون نہو قمری سے دوبالا اپنا۔
بڑھکے بات کرنا۔ لازم بڑھکے بولنا۔ غرور کی بات کرنا۔ (مصحفی) بات کہنا بڑھکے کچھ اچھا نہین۔ آہین عاشق کا گھٹتا جاتا ہے جی۔
بڑھکے بولیان بولنا۔ لازم نیلام مین کسی دوسرے سے زیادہ قیمت لگانا۔ (داغ) حوران خلد بولتی ہین بڑھکے بولیان۔ نیلام ہو رہا ہے تمھارے شہید کا۔
بڑھکے لینا۔ متعدی پیشوائی کرکے ملنا۔ (امیر) دل کو تا کا کسی ناوک نے تو اللہ رے شوق۔ بڑھکے لینے کو بہت دور تک ارمان گئے۔
بڑھا۔ مرکبات ذیل مین مستعمل ہے
بڑھا تو میر گھٹا تو فقیر مرا تو پیر۔ مقولہ۔ مسلمانون کی نسبت کہتے ہین کہ یہ ہر حالت مین مزے مین رہتے ہین۔
بڑھا چڑھا۔ بڑھی چڑھی۔ صفت۔ نامی۔ زیادہ اچھا۔ بہتر بالاتر (مصنفات) میر بابا صاحب کا گھر ان دونون سب مین بڑھا چڑھا تھا
بڑھا دینا۔ متعدی۔ بڑھانا گل کر دینا۔ (میر) اب گھٹتے گھٹتے جان مین طاقت نہین رہی ٹک لگ چلی صبا کہ دیا سا بڑھا دیا۔
بڑھا لانا۔ ا۔ متعدی۔ آگے لانا۔ فوج کا آگے لانا۔

بڑھانا۔ (ھ) متعدی ۱۔ زیادہ
کرنا۔ بہت کرنا ۲۔ دراز کرنا۔ لمبا کرنا
۳۔ پھیلانا۔ وسیع کرنا ۴۔ کھینچنا۔ (فقرہ)
تم نے ضرورت سے زیادہ تار بڑھایا
۵۔ بلند کرنا۔ اونچا کرنا ۶۔ ترقی دینا۔
اضافہ کرنا۔ شامل کرنا۔ ملانا۔ جوڑنا۔
(ود ھ) چھُڑانا۔ عورتیں وہم کے
سبب سے چھُڑانا کی جگہ بڑھانا بولتی
ہیں ۸۔ بنانا۔ تعریف میں مبالغہ کرنا
بڑائی یا خوشامد کرنا۔ حد سے زیادہ
کسی کی مدح کرنا۔ معزز یا ممتاز کرنا
۹۔ سرکانا۔ آگے رکھنا۔ پیش کرنا۔
(فقرہ) فرحت نے چاہا کہ چال کا جوتا
جھانا کر بڑھائیں ۱۰۔ ملتوی کرنا۔ کھٹائی
میں ڈالنا۔ دیر لگانا ۱۱۔ (دسترخوان
یا کھانے کے واسطے) ہٹانا۔ اٹھانا
(فقرہ) سب کھا چکے اب دسترخوان
بڑھاؤ ۱۲۔ عرصہ لگانا۔ دیر لگانا
۱۳۔ (عو۔ پوشاک اور زیور کیلئے)
اُتارنا۔ الگ کرنا توڑ ڈالنا۔ جدا کرنا
(شمشاد) کیوں دست عدو ہار ہی
اپنے شوخ گلے میں۔ زیور نہیں
جو مجھسے بڑھایا نہیں جاتا ۱۴۔
(دکان) بند کرنا ۱۵۔ (عو) اٹھانا
(دبیر) پر مسند شبیر کو جس وقت بڑھایا
وسواس سے دل حضرت زینب
کا بھر آیا ۱۶۔ (عو) گُل کرنا۔ ٹھنڈا
کرنا۔ بجھانا۔ (شمع یا چراغ کیواسطے)
۱۷۔ امیر کرنا۔ دولتمند کرنا ۱۸۔ (پتنگ)
ہوا میں اڑانا۔ بلند کرنا۔ اونچا
اٹھانا۔ (آتش) اُس شوخ
نے بڑھا کے شفق سے ملا دیا جبدن
قریب شام اُڑایا پتنگ سرخ۔
۱۹۔ رکھنا۔ (فقرہ) گرمیوں کے دنوں
میں سر کے بال ناحق بڑھاتے
ہو ۲۰۔ شامل کرنا۔ ملانا۔ اضافہ کرنا
جوڑنا۔

بڑھاپا۔ (ھ)۔ مذکر پیری (رشک)
شغل نفس سرو بڑھاپے میں بجا ہے
معمول یہ ہے صبح کو چلتی ہے ہوا سرد

بڑھاپا اگلنا۔ متعدی۔ عو۔ بڑھاپے
کے طعنے دینا۔

بڑھاپا اگلوانا۔ متعدی المتعدی
عو۔ (بہار عشق) بڑھاپے کو اپنے
اگلوائے کون۔ غضب تو یہ ہے اسکو
سمجھائے کون۔

بڑھاؤ۔ (س)۔ مذکر۔ بڑھتی
زیادتی۔

بڑھاوا۔ (ھ)۔ لغوی معنی زیادتی
مذکر وم۔ فریب۔ لالچ۔ طمع۔ ترغیب

جھوٹی تعریف - مبالغہ - خوشامد -

بڑھاوا دینا - متعدی ۱ ترغیب دینا - لالچ دینا - طنز کرکے ہمت بڑھانا تعریف کرکے کسی کام پر آمادہ کرنا (داغ) وہ جھجکا جو دیکھی مرے دل کی حالت - بڑھاوا دیا اپنے قاتل کو ہم نے -

بڑھاوے مین آنا - لازم دھوکے مین پھنسنا دم مین آنا - فریب مین آنا - لالچ مین آنا خوشامد سے بہت خوش ہو جانا مغرور ہو جانا فقرہ مصاحبون کے بڑھاوے مین آکر نواب صاحب نے بیدریغ روپیہ اٹھایا خود مفلس ہو گئے -

بڑھتی - (ہ بفتح با و سکون رائے مخلوطہ با ہا و کسر تا) صفت (عو) ۱ زاید - زیادہ فاضل - فالتو - کوے سناک مین بخوف چلا ہے دیکھو - گھر سے یہ داغ بھی کمبخت مگر بڑھتی ہے ۲ ترقی - زیادتی - برکت - (فقرہ) ہم تو آپ کی بڑھتی مناتے ہین -

بڑھتی دولت - مونث روز افزون دولت - ترقی - ترقی کرنیوالا مال - وہ اقبال جو آئے دن بڑھتا چلا جائے - (سحر) ہو در ساقی مین ہے میخانہ کی بڑھتی دولت مغبچہ بڑھتا ہے جو پیر جوان ہوتا ہے

بڑھتی کا پہرا - مذکر - (دہلی) بہبود کے - بہتری کا زمانہ -

بڑھتی منانا - لازم - ترقی چاہنا (شاد) وہ عاشق ہین کہ سولی پر بھی کھینچے روز جاتے ہین مگر اے سرو قامت ہم تری بڑھتی مناتے ہین -

بڑھرا - (ہ بفتح با و را و سکون ہا) ایک خوشبودار گھاس -

بڑہل - (ہ بفتح با و رائے ہندی و ہا و سکون بفتح با و رائے مخلوط با ہا) مذکر - ایک قسم کا چھوٹا پھل جو کسیقدر گولائی لئے ہوتا ہے -

بڑھنا - (ہ) لازم ۱ قد و قامت مین زیادہ ہونا - لانبا ہوتا ۲ بلند ہونا - اونچا ہونا ۳ پھیلنا - اُگنا - نمو ہونا - (داغ) گھٹ کے یون خواہش دل شام و سحر بڑھتی ہے جس طرح ہو کے قلم شاخ شجر بڑھتی ہے ۴ پھولنا - پھلنا - سرسبز ہونا ۵ حد سے متجاوز

ہونا ۱۱ طول طویل ہوجانا (انیس) رستہ غلط کیا ہے کہ کچھ بڑھ گئی ہی راہ ۱۲ زیادہ ہوجانا - عام ہوجانا (رشک) لب لعل جانان کی تشبیہ سے - رواج عقیق مین بڑھ گیا ۱۳ پتنگ وغیرہ کا ہوا مین بلند ہوجانا ۱۴ بچنا - بچت ہونا - فاضل ہونا ۱۵ نفع ہونا - فائدہ ہونا ۱۶ آگے ہوجانا ۱۷ سبقت لیجانا - آگے نکل جانا (منیر) گھوڑدوڑ مین بڑھ جاو مرے شہسوار سے گوڑ کے بڑھین گے ابلق لیل و نہار پر ۱۸ زیادہ ہونا - ترقی حاصل کرنا (ذوق) خط بڑھا زلفین بڑھین کاکل بڑھے گیسو بڑھے - حسن کی سرکار مین جتنے بڑھے ہندو بڑھے ۱۹ امیر ہوجانا خوشحال ہوجانا - عزت حاصل کرنا ۲۰ قیمت زیادہ ہوجانا ۲۱ عورتون کی اور زیور کے واسطے) اترنا منت پوری ہونے پر کسی زیور کا اترنا (عوام) سے جاتے ہین لوگ اپنے گلون میں پھانسیان دیکر - بڑھا ہے طوق یارب کون سے کمسن کی منت کا ۲۲ دکان کیواسطے بند ہوجانا ۲۳ چراغ کے واسطے گل ہونا - سرد ہونا (رشک) چراغ بہار چمن بڑھ گیا

۱۸ لبریز ہونا - دریا کا پانی بڑھنا (فسانہ عجائب) نالے چڑھے دریا بڑھے ۱۹ آگے جانا (انیس) حالون سے کہدو کہ بڑھین اونٹون کو لیکر -

بڑھنت - (ھ) عم - مونث - زیادتی بیشی - بڑھوتری

بڑھنی - (ھ بفتح با و سکون راے مخلوط باہا وکسر نون) مونث - عم - بہارو - جھاڑو -

بڑھوا - تحقیر سے بوڑھے کو کہتے ہین -

بڑھوا - س - بضم با و سکون راے ہاے مخلوطہ و فتح واو) صفت - بوڑھا - زیادہ عمر کا

بڑھوا منگل - ایک میلے کا نام جو بنارس مین منگل کو ہوتا ہے ڈوبتے جاتے ہین گنگا مین نہانے والے - نوجوانون کا سیجہ ہے بڑھوا منگل -

بڑھوتر - (ھ بفتح با و ضم راے مخلوطہ باواو و فتح تا) مونث - عم - بڑھوتری -

بڑھوتری - (ھ) مونث (دہلی) ترقی - زیادتی - سود منافع

بڑھوتی - (ھ بضم با و فتح ھا

رجسٹرڈ نمبر ۷۸۶ اے ۱۰۰۶

آشوبِ زمانہ دلربائے سخن ست — غارتگرِ ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیرِ دامِ دگرند — بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیبِ اردو

مرتبہ

خاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹا نالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی

نیر پریس پاٹا نالہ لکھنؤ میں طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۷ | یکم جولائی سنہ ۱۹۲۲ عیسوی | جلد ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادیبِ اُردو

نمبر ۷ جلد ۲ یکم جولائی ۱۹۲۲ء

اودھ کی چند بیگمات

چل! ایک ہی دن کے لئے مجھے اُس زمانۂ قدیم کی بہار دکھا دے۔ اے صحیفۂ دہر! تیرے زرّین اوراق کے رقعے کہاں ہیں؟ ہمیں ملکی و ملّی جھگڑوں سے کچھ غرض نہیں۔ عوام کی فلاح و بہبودی سے مطلب نہیں اور نہ جنگ و جدل کے مہیب کارناموں سے کچھ دلچسپی ہے بلکہ چند جذبات کی جیتی جاگتی تصویریں۔ رنج و راحت [illegible] و حسد بے رحمی و سفاکی بے وفائی وفا پروری غیرت و بے حیائی شیطنت و نفسانیت کے دلچسپ نمونے دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ حسن و عشق بھری داستان ٹریجڈی اور کامیڈی دونوں کے مزے چکھتی ہو کبھی رولائے تو کبھی ہنسائے اور اپنے سبق آموز نتیجوں سے ہمیشہ کے لئے ہمارے دلوں پر نقش بنا جائے۔

پہلا سین

بیچاری [illegible] کو اپنے "قلعہ مبارک" کے در و دیوار کیسے یاد آرہے ہوں گے

دہان کی شان و شوکت اب لاکھ گھٹ گئی تھی - پُرانی حکومت کا جاہ وجلال بہت کچھ مٹ گیا تھا لیکن پھر بھی تو نے اسی کے آغوش مین پرورش پائی ہے - تو نے آنکھ کھولتے ہی انھین طریقون اور آداب خسروانہ کو - انھین باہمی اعلیٰ ترین اخلاق - مراسم اور برتاؤ کو دیکھا تھا جو تمام عالم مین شرافت و نجابت کا معیار اور نصب العین سمجھے جاتے تھے -

ناز و نعم مین پلی ہوئی شہزادی اتیری تیموری غیرت و حمیت نے کس قدر جوش مارا ہوگا جبکہ مرزا محمد سلیمان شکوہ تیرے والد بزرگوار نے اپنے برادر مکرم ظل سبحانی اکبر شاہ دہلی سے نواب اودھ کے ساتھ تیری شادی کرنے کی اجازت طلب کی تھی اور اس بات کو سنکر اس غیرت پسند نیک مزاج بادشاہ کو کیسا اچنبھا ہوا تھا اور اسکی تیوریون پر کس طرح غصہ سے بل پڑ گئے تھے - لیکن غریب سلیمان شکوہ بھی کیا کرتا وہ مفلس قلاش تھا - ہزار ڈیڑھ ہزار کا وظیفہ کس کام آتا جب کثیر الاولادی کی یہ حالت تھی کہ سترہ اٹھارہ لڑکون لڑکیون کو کہین ٹھکانے لگانا تھا - اس لئے وہ لوگون کے کہنے سننے سے ایک متمول ذی رتبہ شخص سے تعلق پیدا کرنے پر آمادہ ہو گیا پھر بھی اُسکا دل آخر وقت تک ملامت کرتا تھا کہ صد حیف وہ لڑکیاں جنکی رگون مین زیب النسا بیگم کا خون ہو خاندان سے باہر جائین اور وہ بھی ایسی کے پاس جسکے آبا و اجداد اسی آستانہ کے نمک پروردہ ہون - یہ سب کچھ تو سنتی تھی سمجھتی تھی مگر صبر و شکر کے ساتھ راضی برضا تھی - دلی سے لکھنؤ تک کا سفر کس افسردہ دلی کے ساتھ طے کیا ہوگا - وہان پہنچ کر جو افواہین کانون مین پڑین انھون نے کس بے رحمی سے رہی سہی امید کو بھی معدوم کر دیا ہوگا ؟ کوئی کہتا تھا کہ نواب تو ایک پنچ قوم و صوبن یا کسی لونڈی باندی کے بطن سے ہے جسے مرحوم غازی الدین حیدر نے متبنّیٰ کر لیا تھا - کوئی کہتا تھا کہ اُسکے محل مین تو بے شمار بیگمین ہین - اور یہ تعلق تو صرف اپنی نفسانیت کی غرض سے شان دکھانے کو کیا ہے -

یہ افواہین سُن سُن کر وہ دم بخود تھی - خاندانی حمیت جوش مارتی تھی - رنج و غم بیتاب کئے دیتا تھا - بے یار و مددگار کہان روپوش ہو جاتی یکسنی و ناتجربہ کاری دامن پکڑ لیتی تھی اور سمجھاتی تھی کہ ایک مرتبہ اپنی آنکھون سے دیکھے بغیر اعتبار نہ کرنا چاہئے بالآخر وہ دن بھی آ گیا - دل کو تھامے ایک امید و بیم کے عالم مین وہ اپنے شوہر کی دید کی

منتظر تھی۔ وہ آیا۔ بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت کے ساتھ محل مین داخل ہوا مگر کس حالت مین۔ مخمور شراب کے نشہ مین چور اپنی فتحیابی کے گھمنڈ مین جھومتا ہوا سرنگون شہزادی کی طرف بڑھتا ہے اور اُس سے ایک معمولی عورت کی طرح خطاب کرتا ہے اور ایسے گندے جملے۔ پھکڑ مذاق اور رکیک الفاظ زبان پر لاتا ہے کہ وہ بے اختیار مُنھ کھول کر بڑے استعجاب حیرت سے اُسکو سر سے پانون تک دیکھنے لگتی ہے اور اسکی زبان سے بے اختیار اُف نکل جاتا ہے۔ صورت۔ سیرت کا آئینہ تھی۔ موٹے موٹے گال۔ بھدّے ہونٹ اور آنکھون کے گرد سیاہ حلقے جو عیش پرستی اور بے اعتدالی کی نشانیان تھین اُس پر حرکات و سکنات۔ طرز گفتگو۔ یہ سب اُس رذالت کا پتہ دیتے تھے جسکو کسی قسم کا جاہ و ثروت پوشیدہ نہین کر سکتا۔ جو معاملہ ان دونون مین اُسوقت ہُوا وہ ناقابلِ بیان تھا۔ ایک مین بزدلی۔ بدخوئی اور کمینگی کا خمیر تھا۔ دوسرے کے جسد مین نورجہان بیگم کی روح مضطرب تھی۔ رگون مین ارجمند بانو کا خون دوڑ رہا تھا پھر بھلا یہ اُس سے آنکھین چار کرتے کیون ڈرتی۔ اور ترکی ترکی جواب دیتے کیون جھجکتی نصیرالدین حیدر کے ہتک آمیز اور طنزیہ بانون سے بگڑ کر بولی "کیا خوب آپ میری عزت افزائی کر رہے ہین۔ اور بے گناہ موردِ الزام اور نشانۂ طعن بنا رہے ہین۔ اگر آپ کا خیال تھا کہ مین حضور کو دیکھتے ہی سروقد اُٹھ کھڑی ہوتی اور قدمونکو چھو کر آنکھون سے لگاتی تو یہ آداب اور قاعدے آپ ہی کے گھرانے کو مبارک ہون۔ زیادہ شوق ہو تو اپنی بہت سی لونڈی باندیون پر جنکی ثنا و صفت آپ مجھے سنا رہے ہین۔ جا کر آزمایش کیجئے۔ اور براہ الطاف خسروانہ اس عاجزہ ناچیز بندی کو ایسی حالت مین کہ آپ کی زبان نشے سے بے قابو ہو رہی ہو، قابل خطاب اور لائق ملاقات نہ سمجھا کیجئے"

یہ الفاظ کچھ ایسے نڈر پنے۔ تمکنت اور غصہ سے تیوریان چڑھا کر کہے گئے تھے کہ جہان پناہ دیکھتے کے دیکھتے دم بخود رہ گئے۔ تیموری رعب ایک لحظہ کے لئے غالب آگیا۔ سارا نشہ چشم زدن مین کافور ہو گیا۔ گوش ہمایون مین کبھی یہ الفاظ کسی مرد یا عورت کی زبان سے بھولے سے بھی نکل کر نہ پہنچے ہون گے غصے اور انتقام کے جوش مین اُسنے اپنا ہاتھ دھمکانے اور سرزنش کرنے کے لیے آگے بڑھلیا تھا کہ کچھ سمجھ کر رُک گیا اور نیلی پیلی آنکھین نکال کر جواب دیا "اچھا۔ تو یہ کہو تمھین میرے سامنے اپنا خاندان و نسل شاہی نہین بھولی

جب میرا نام کاسہ غرور کو خاک مین ملاکر ایسا نیچا دکھایا ہو کہ انھین قدمون پر گر کر معافی و رحم کے لئے اپنی ناک رگڑ دیے گی اور اپنے دل مین بیگم کی طرف سے کینہ رکھ کر باہر نکل گیا۔

اس واقعہ کو چھ ماہ سے زیادہ گزر گئے۔ نصیرالدین حیدر کی شاہزادی کو بظاہر بھول گیا تھا مگر حقیقت یہ تھی کہ اپنے قول کو پورا کرنے کی تدبیرین کر رہا تھا اور کسی وجہ سے انکو جلد عمل مین لانے سے معذور تھا اس عرصہ مین سلطان بہو کے دل مین طرح طرح کے خیالات آئے۔ اسکو اپنی شوہر کی کسی قدر ترش روئی اور سخت جوابی کا افسوس تھا۔ سوچتی تھی کہ شاید شوہر کا مزاج سمجھنے مین اُس نے جلد بازی سے کام لیا ہو۔ لیکن اتنے مین ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے تمام شبہات دور کر دیے اور نفرت و حقارت سے اُسکے دل کو بھر دیا۔ مرزا سلیمان شکوہ کی ایک دوسری لڑکی اپنی بہن کے پاس کچھ دنون رہنے کے لئے لکھنؤ آئی۔ یہ معزز خاتون بیاہی ہوئی تھی۔ اور حسن و جمال مین اپنا ثانی نہین رکھتی تھی۔ اتفاقاً یہ شہرہ شاہ عالم پناہ کے کانون تک بھی پہنچ گیا۔ پھر کیا تھا بیتاب ہو گئے۔ اور زبردستی اسکو اپنی بیگم کے محل سے نکال کر کسی دوسری جگہ نظر بند کر دیا اور اُسکی عزت و آبرو کے درپے ہو گیا۔ سلطان بہو غیرت و غصہ اور رنج سے بیتاب ہو کر اپنی بہن کو اس مصیبت سے نکالنے کے لئے بدل و جان مصروف ہو گئی۔ بڑی بڑی دقتون کے بعد ایک شریف النفس اور بہادر آدمی کی مدد سے اُنکو کامیابی ہوئی۔ اور غریب ملکہ بیگم اپنی جان بچا کر عفت و عصمت کے ساتھ اودھ کی سرحد کے باہر بحفاظت پہنچا دی گئی۔

نصیرالدین حیدر پر جب یہ حال روشن ہوا تو اُسکے غیظ و غضب کی کوئی انتہا نہ تھی اب کھلم کھلا بیگم کے خلاف جنگ شروع ہو گئی۔ محل شاہی سے اُسکو بہ ذلت نکلوا کر ایک معمولی مکان مین رہنے پر مجبور کیا گیا۔ تمام پرانے نوکر چاکر یک قلم برخاست کر کے اپنے چند خاص لوگون کو نگہبانی پر متعین کر دیا تاکہ کوئی اُسکے پاس آنے پائے نہ وہ کسی سے گفت و شنید کا سلسلہ پیدا کر سکے۔ اسکے شاہانہ اخراجات کے لئے جس قدر وظیفہ مقرر کیا گیا تھا اور جو نکاح کے وقت مضبوط عہد و پیمان کے ساتھ مستقل کیا گیا تھا۔ سب یک قلم پھر کر صرف بیس روپے روزانہ اخراجات کے لئے عطا کئے گئے اور مرزا سلیمان شکوہ کا بھی پانچ ہزار روپیہ ماہوار وظیفہ ضبط کر کے انکو اسقدر بےعزتی اور تہتک کا نشانہ بنایا کہ وہ گھبرا کر لکھنؤ چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔

اب غریب سلطان بہو کا کوئی مونس و مددگار نہ رہا۔ یہی حالت تھی کہ اپنے اس غریبا

وبیکس شاہزادی کو ایک ویران مکان مین تن تنہا دیکھکر قلعہ معلیٰ کی یاد دلائی تھی ہو وہ ایک پلنگ پر خاموش بیٹھی ہوئی آسمان کیطرف تک رہی ہے اور شاید دلی کے مینارون کی خیالی تصویرون سے تسکین لے رہی ہے - لباس نہایت معمولی ہے مشروع کا پائجامہ اور ایک ہلکے رنگ کا ریشمی ڈوپٹہ زیب تن ہے - ہاتھون کانون مین دو زیور ہین جنکی سادگی دل کی ناقابل بیان حسرت وافسردگی کا پتہ دیتی ہی - اس کمسن چہرے پر گزشتہ نازپروری کے آثار ہویدا ہین اور ساتھ ہی ان لمبی لمبی آنکھون سے جن پر کھنچی ہوئی ابرو ین سایہ افگن ہین - ایسی غیرت ، خودداری اور تمکنت کی نشانیان نمایان ہین کہ ہمارا سر بے اختیار اُنکے سامنے جھک جاتا ہے اور اُسکو ایک زخمی شیرنی کی طرح اس بے رحمی سے قفس کے اندر مقید دیکھکر آنکھین اشک آلود ہو جاتی ہین اور زبان سے نکل جاتا ہی اے نورجہان کی نور نظر اڈھارس رکھ - تیری آہین بیکار نہ جائینگی ایک نہ ایکدن ظلم کرنے والے اپنے کیفر کردار کو پہنچین گے اور تیری جرات و شرافت کی بے نظیر مثال خواتین اودھ کے سامنے رہ کر ہمیشہ اُنکے نیک دلون کو مضبوط اور انکی شریفانہ علو ہمتی کو تقویت و تسکین بخشتی رہے گی ''

دوسرا سین

گرمیون کا موسم اور شام کا سُہانا وقت ہے - شاہ عالم پناہ - یا یار دل نواز کی آمد آمد کی تیاریان ہین محل کے باہر سبز بانات کا خوبصورت فرش بچھا ہوا ہے جسکے قریب نقیب چوب دار اور برقنداز دست بستہ کھڑے ہین اندرون خانہ عمارت کی عالیشان چار دیواری کے پاس پاس سرو و شمشاد کے درخت چلے گئے ہین اور انکے ایک طرف اونچے اونچے درختون کے سایہ دار جھنڈون مین چاندی سونے کے جھولے ریشمی رسیون سے بندھے ہوئے لٹک رہے ہین صحن کے دو رویہ گلاب ، نرگس اور چنبیلی کی خوش نما کیاریان مہک رہی ہین جن کے وسط مین ایک خوبصورت حوض مین رنگ برنگ مچھلیان اپنے تماشے دکھا رہی ہین اور اُسکا فوارہ اپنے پانی کو اچھال اچھالکر آسمان سے باتین کر رہا ہے جگہ جگہ چوبون مین اور درختون کی شاخون مین رات کے جشن کے انتظار مین مقمقے اور قندیلین لٹک رہی ہین - دالانون کے اندر خوب صورت قالین - زربفتی مسندین اور تکیے - سونے چاندی

کی پلنگڑیاں بچھی ہوئی ہیں۔ طرح طرح کے نادر اور قیمتی سامانِ آرایش موجود ہیں اور مومی تپّیوں کے اونچے اونچے جھاڑ بڑی خوبی اور زینت کے ساتھ فرشوں پر رکھے ہوئے ہیں ڈیوڑھی کے قریب کئی سو نازنین مردانہ لباس پہنے مرصّع تیغ و سپر اور زرہ بکتر زیبِ تن کئے کسی کی آمد کے انتظار میں دست بستہ دو رُویہ کھڑی ہیں۔ بہت سے خواجہ سرا جنکے سیاہ چکنے اور چمکتے ہوئے چہرے اور سفید دانت اپنی بدہئیتی کے مقابلہ میں پری جمال عورتوں کے حسن کو اور بھی نمایاں کر رہے ہیں۔ سونے چاندی کے عصے ہاتھوں میں لئے ادھر اُدھر انتظام میں مصروف ہیں انکے بعد درجہ بدرجہ سہیلیوں مغلانیوں، ماماؤں، اور چھوکریوں کا ایک جم غفیر ہے۔ کوئی مورچھل اور پنکھے ہاتھوں میں لئے ہلا رہی ہے۔ کوئی طلائی پیچوان تھامے ہے۔ کوئی گلاب پاش اور عطردان لیے ہے اور کوئی خاموش ہاتھ باندھے حکم کی منتظر کھڑی ہے۔ بعض دبی زبان میں سرگوشیاں کر رہی ہیں بعض کن انکھیوں سے ادھر اُدھر دیکھ رہی ہیں۔ ان سب کا لباس بھی عجب زینت دے رہا ہے۔ رنگ رنگ کے ڈوپٹے پائجامے اور کرتیاں چمن کے رنگین پھلواریوں کو شرمندہ اور خجل کر رہی ہیں۔ ان سب کچھ دور اور سب سے زیادہ شاندار اور دل آویز ایک شامیانہ ہے جو وسط صحن میں نصب ہے۔ اسکی چوبوں پر سونے چاندی کے خول چڑھے ہوئے ہیں اور مخملی پردے سرخ ریشم کی ڈوریوں سے بندھے ہوئے ایک ایسا نظارہ پیش کر رہے ہیں کہ دیکھنے والا حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ اسکی آنکھیں زردوزی لباسوں کی آب و تاب۔ دلکش سنگار کی خوبی و رعنائی اور قیمتی زیورات کی چمک دمک پر پڑتی ہیں تو نگاہ خیرہ ہو جاتی ہے۔ گویا کہ ایک مرصع کار سونے چاندی کا تختہ لگا ہو جہاں سے گھنگروؤں، پازیبوں اور چوڑیوں کی آوازیں سُریلے راگوں کی طرح چلی آ رہی ہیں۔ یہاں اودھ کی منتخب روزگار اور والا مرتبت خواتین کا جھرمٹ لگا ہے۔ رانیاں، امراء رؤسا کی بہو بیٹیاں، شاہِ والاجاہ کی بہنیں، اور دیگر معزز عزیز و اقارب حلقہ باندھے ایک مرصّع نقرئی کرسی کے گرد کھڑی ہیں اُسپر ایک پری چہرہ حور تمثال لڑکی اپنی دونوں کہنیاں ٹیکے ہوئے جلوہ گر ہے۔ نگاہ پڑتے ہی ٹکٹکی بندھ جاتی ہے۔ کیونکہ وہ کوئی حسن کی دیوی یا اندر کے پرستان کی پری ہے جسکا بےمثال رنگ روپ اور بناؤ سنگار انسان کو ایک لحظہ کے لئے والہ و شیدا کر دیتا ہے۔ پیشانی پر ایک طلائی مرصع جھومر ہے جس میں بڑے بڑے بغدادی موتی خوشنما نیلم اور پکھراج آویزاں ہیں

اور دونون بھنون کے بیچ مین جھرمٹ باندھے عجب دلکشی پیدا کر رہے ہین جھومر کے اوپر سے ایک خوبصورت کلغی جس مین طرح طرح کے قیمتی جواہرات چمک رہے ہین اوپر پھیلکر بالون کی مانگ کو بالکل چھپائے ہوے ہے۔ کانون مین طلائی بالیان ہین جنمین دُرِ شاہوار اور یاقوت پردے ہوئے ہین۔ ناک مین ایک نتھ ہے جسمین دو بڑے بڑے موتیون کے بیچ مین ایک ہیرا جگمگا رہا ہے اور صراحی دار گردن مین بیش قیمت جواہرات کا طوق اور موتیون کے بکثرت ہار اور مالے کمر تک پہنچے ہین۔ ان سب کو ایک ہلکا سا باریک زرین ڈوپٹہ بے فائدہ چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسکے نیچے چست وچپان انگیا کرتی زیب تن ہے۔ کرتی کی آستینین۔ باہون پر کھلی ہوئی ساعد سیمین کی موزونیت اور مرصع کار چوڑیون اور انگوٹھیون کی بہار دکھا رہی ہین پائجامہ یا پشواز کئی گز کے گھیر کا ہے جسکے بھاری کام سے لدے ہوئے پائچون کو وہ پری چہرہ اُٹھتی ہے تو کوئی خادمائین سنبھالے رہتی ہین جب وہ خرامان خرامان چلتی ہے تو ہلنے ڈلنے سے موتی اور جواہرات دوپٹہ مین اُلجھ اُلجھ جاتے ہین جنکو خواصین بار بار بڑی تمیز کے ساتھ سنوار دیتی ہین۔ طلائی بازوبن کڑون چھڑون اور چھلّون کی چمک ساق بلوری کی جھلک نظر فریبی کے لئے کیا کم تھی کہ عطریات سے بسے ہوے کپڑون سے شمیم انگیز لپٹین مشام جان کو معطر و معنبر کرنے نکلین گویا عاشق وارفتہ کا اس طرح دُور سے استقبال کیا گیا۔

اس فتنۂ عالم کی موہنی صورت اور سج دہج دیکھکر کچھ عجب ہے کہ نصیر الدین حیدر اس قدر مفتون و شیدا ہو گیا ہو اور تاج محل بیگم کے معزز القاب سے اسکو نوازا ہو۔

دو ہی مہینہ تو اس بیاہ کو رچائے ہوے۔ اس عیش و طرب کو منائے ہوے کئے اتنا دن دونا اخلاص و پیار ہے۔ بڑی آؤ بھگت خاطر مدارات ہے۔ کیا کچھ انعام واکرام کی بوچھار ہے۔ لیکن دیکھنا ہے کہ یہ کان حسن کا ہیرا کب تک اپنی چمک دمک رکھتا ہے۔ کب تک اس حسن کا جادو سلون مزاج عاشق کو مسخر کیے ہوئے قابو مین رکھتا ہے۔ اے کاش کہ اس دُنیا مین کوئی چیز تبدیل نہ ہوتی۔ ظاہری حسن صورت چاہے جاتا رہتا مگر یہ گوشت کا لوتھڑا انسان کا دل اپنی حرکتون کو نہ بدلتا۔ کتنے گناہ اسکی بدولت مرتکب ہوتے ہین کتنی تکلیفین اور روحانی صعوبتین اسکی کجروی کے سبب ظہور پذیر ہوتی ہین۔ تاج محل! اگر تو اپنی موہنی صورت کے گھمنڈ مین یہ خیال کرتی ہو کہ وہ ہمیشہ تجھے پھولون کی سیج پر سلائیگی

تو سخت غلطی پر ہے ایسے ایسے بہت سے ولولے حباب آسا ایک لمحہ کے لئے پیدا ہو کر غائب ہو گئے ہین۔ تیری آنکھون کے سامنے کا پردہ بھی جلد اٹھنے والا ہے اور اس بات کی تصدیق کر دے گا۔ رفتہ رفتہ آخر کار اسکا اظہار ہونے لگتا ہے ایک ہی سال کے اندر نیا سین شروع ہوتا ہے۔ اولاً بے زاری اور بے اعتنائی کا نئے ڈھنگ سے اظہار کیا جاتا ہے آنا جانا ایک دن ناغہ کر کے ہونے لگا معشوقۂ نازنین کے دل پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ سچی الفت کے جذبات سوزِ غم کے مارے منھ سے ایک جملہ بھی شکوہ شکایت کا نکلنے نہین دیتے۔ دوسری طرف بہت سے بہانے بنا بنا قسمین کھا کھا اپنی مجبوریون کو بیان کیا جاتا ہے بعد ازان ہفتے ناغہ ہونے لگتے ہین پھر مہینون پر نوبت آتی ہے اور بجائے بہانہ بازی اور منانے سمجھانے کے۔ خاموشی۔ لاپروائی کج خلقی جھنجھلاہٹ اور تیز زبانی سے کام لیا جاتا ہے۔ اسیر وہ بہت مضطرب و بیتاب رہتی ہے۔ راتین کروٹین بدلتے گزر جاتی ہین اندیشون اور شبہات سے سچا خلوص اور اعتبار غائب ہو جاتا ہے۔ رشک و حسد کی آگ سینہ مین دہکتی ہوئی گلون شکوؤن کی شعلہ انگنی سے اپنی حرارت کو کم کرتی ہے۔ تمام قدرتی و مصنوعی ادائین ناز اور نخرے امداد کے لئے طلب کئے جاتے ہین۔ کبھی منھ تھتائے غصہ کا اظہار کرنا اور روٹھکر اپنی جان کے درپے ہو جانا کبھی ہاتھ جوڑ کر منتین کرنا قسمین دنیا اور سمجھانا۔ مگر سب بے سود۔ بالآخر طوفان کا زور کم ہو کر سکون ہونے لگتا ہے۔ عارضی الفت و محبت کے جذبات دھوین کی طرح غائب ہو جاتے ہین اور طبیعت اپنی اصلی حالت پر سنبھلنا شروع ہوتی ہے بجائے صداقت کے ظاہرداری کا رنگ اختیار کر کے خود غرضی کو لبھانے کی کوششین کیجاتی ہین اور انکی ناکامی سوہان رُوح کا باعث نہین ہوتی تمام گزشتہ جذبات کی جگہ رقابت کا جوش باقی رہ جاتا ہے۔ مگر اس مین بجائے اگلی سی محبت کے نفرت و حقارت ہے۔ بجائے صلح جوئی کے رقیب پر فتحیابی کی خواہش ہے۔ دن رات اسی ادھیڑبن مین رہنے لگتی ہے۔ شاہِ عالم پناہ کی نئی منظورِ نظر کا نام معلوم کر لینا کچھ مشکل نہ تھا مگر اسکو زک پہنچانے کی تدبیرین آسان نہ تھین ہر طرف دیوانہ وار ہاتھ پانون مارتی ہے۔ جادو گنڈے تعویذ۔ ٹوٹکے نے جب کچھ کام نہ دیا تو عملی کارروائیان ہونے لگین۔ جاسوس چھوڑے گئے اور پوشیدہ سازشون کا بازار گرم ہو گیا۔ لوگون کو طرح طرح کے لالچ دیکر بادشاہ کے کانون تک افواہین پہنچائی گئین مگر لاحاصل و بے سود۔ بالآخر اس روح فرسا جدوجہد نے

ایک عجیب اثر دکھانا شروع کیا۔ دماغ کمزور تھا کب تک متحمل ہوتا۔ اس مین تیموری کی طرح سچے صفات جو ایسے وقت کام آتے موجود نہ تھے ملمع کی انگوٹھی کی طرح کسوٹی پر آتے ہی نیا رنگ دکھانے لگی۔ استقلال۔ ہمت۔ پاکیزگی عفت۔ یکے بعد دیگرے خیرباد کہنے لگے۔ اور مے نوشی کی عادت شروع کردی بے دھڑک مئے ارغوانی کے جام سے اپنی آتش دل کو بجھانے لگی۔ لیکن یہ ایسی تدبیر تھی جس سے وہ اور بھی بھڑکی اور بجائے سیدھی راہ اختیار کرنے کے ایک دوسری ہی طرف جھک پڑی مقصود اصلی کو سرد مہری کی برف سے ڈھکا ہوا پاکر اُسنے تازہ تازہ گرم گرم خون سے بھرے دلون کو خاکستر کرنا شروع کردیا اس سے بہتر کونسی تدبیر انتقام ہوسکتی تھی۔ البتہ یہ راہ بہت کچھ پُر از خطرات تھی اور قدمون کو سنبھال سنبھال کر رکھنا پڑتا تھا لیکن کچھ اسی مین لطف تھا۔ اور خفیہ محبت کی سازباز کی انجام رسانی اور کامیابی مین جنکے طشت از بام ہونے کا ہر وقت کھٹکا لگا رہے عجب کشش تھی عجب مزا تھا جس نے زخمی دل پر مرہم کا کام دیا۔ ایک لحظہ مین تمام زخم بھر دیے زندگی کی کایا پلٹ کردی۔ نصیر الدین کی یاد ایک خواب پریشان ہوگئی۔ نئے دلولے اور اُمنگین دامن گیر ہونے لگین۔ نئی نئی صورتین اپنا گرویدہ بنانے لگین جن کی طرف وہ اپنے دونون ہاتھ پھیلا کر دوڑی اور بداخلاقی کے عمیق غار مین ایسی گری جہان سے اُٹھنا محال تھا۔

آہ یہ ایک ایسی تاسف خیز غم انجام کہانی (ٹریجڈی) ہے جسکی مثالین ہمین روز اپنے ارد گرد نظر آسکتی ہین۔ یہ ایسا دردناک روحانی انقلاب ہے جسکی نظیر ہماری تنبیہ اور آگاہی کے لئے بس ہے۔

تیسرا سین

شرافت! تو کتنی دھوکہ باز ہے۔ تیرا وجود اور ہستی کس قدر مغالطہ انگیز ہے۔

کبھی تو مین نے تجھے جھونپڑون مین دیکھا۔ کبھی محلون کے اندر پایا۔ کبھی زردار کی ساتھی ہے تو کبھی کنگال اور فقیر کی ہمدم وانیس ہے۔ تیرے نام کے دم بھرنے والے کہان نہین ہین۔ ہر کس وناکس تیرا گرویدہ ہے۔ تیرا سہارا اور تیرا آسرا ڈھونڈتا پھرتا ہے لیکن کتنے ایسے ہین کہ تیری سایہ تک بھی نہین پہنچ پاتے۔ کتنے ایسے ہین کہ تیری حمایت کے غلط زعم مین ایسے ایسے مکروہ

اقوال و افعال کے مرتکب ہوتے ہین کہ نا سمجھ مجھے نام دھرنے لگتے ہین اور تو دور کھڑی ہوئی شرم کے مارے پسینے پسینے ہوجاتی ہے۔ اپنے جھوٹے شیدائیون سے ایسا بھاگتی ہے جیسے خوشبو کبھی پھولون سے بیزار ہو کر خار و خاشاک مین منھ چھپالے۔

جب جماعتون یا گروہون کا کوئی سردار ملک و قوم کا کوئی سرتاج۔ بیحیائی اور کمینہ پن کا غلیظ جامہ بے دھڑک پہن لیتا ہے اور سرچشمۂ شرافت کی خاصیت کو گندے پانی سے بدل دیتا ہے تو اسکے نتائج بڑے خطرناک ہوتے ہین۔ ملک کے بعض بڑے بڑے "شرفا و نجبا" اُسی سمندر مین غوطہ زنی کی آرزو کرتے ہین اور ایسی ہیئت کذائی کے ساتھ نکلتے ہین جسکی مثال انکی ظاہری بھڑک اور نام و نمود کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک زہریلا سانپ ہو جو ایک کھوکھلے مگر خوشنما خول کے اندر بیٹھا ہوا اپنا زہر اگل رہا ہو۔ بعض ایسے "شرفا" صرف اپنے سردار کی تقلید ہی پر قانع نہین رہتے بلکہ حصول ثروت کا شیطان انھین دُور سے انگلی دکھاتا ہے۔ چاپلوسی و خوشامد کرنے کو تیار ہوجاتی ہین اور اُن تمام نفسانی خواہشون کے پورا کرنے کا انکو مفید ذریعہ بنا دیتی ہین جن پر انکو اپنی ترقی کا دارمدار معلوم ہوتا ہے۔ اسکے حصول مین وہ سرگرم رہتے ہین۔ نہین۔ بلکہ ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرتے ہین حتی کہ اپنی جان سے زیادہ پیاری اور آنکھون کے نور سے زیادہ بے زبان معصوم بچیون کو حیوانیت کے مہیب دیوتا کے سامنے نذر کرنے اور بھینٹ چڑھا دینے کے لیے بخوشی راضی ہوجاتے ہین اسکی مثالون کے لیے زمانۂ قدیم کے حالات ڈھونڈنے کی ضرورت نہین بلکہ آجکل بھی بدقسمتی سے "ایسے شرفا" کی کمی نہین ہے۔

ان جوشیلے پجاریون کی تگ و پو اور جد و جہد مین بسا اوقات ایک گمنام شخص درجہ قبولیت کو حاصل کر کے نوازلجاتا ہے۔ شاید کوئی ایسا ہی اتفاق تھا کہ ایک فرنگی کی رسائی شاہ کے حضور تک ہوگئی۔ اُس نے اپنی ایک حسین لڑکی کو پیشکش کیا۔ وہ محل مین داخل ہوگئی اور منظور نظر ہو کر عقد مین آگئی۔ پھر کیا تھا گویا زمین پر جنت مل گئی۔ عنایات و اکرام خسروانہ کا منھ کھل گیا۔ پہلے تو شاید معمولی سایہ و جاکٹ زیب تن ہوتی ہوگی۔ اب پیشواز۔ ڈوپٹون اور خوب صورت زرد وزی کے لباسون سے الفت ہے کبھی سفید چہرہ پر افلاس دھا جمتی ہی ٹپکتی ہوگی اب افشان چھنکی ہوئی اور جواہرات سایہ افگن ہین۔ سُرمہ سے کنجی آنکھین سیاہ کیجاتی ہین مِسّی سے دانت کالے ہوتے ہین اور

ہاتھون مین مہندی رچائی جاتی ہے۔ پان چبا چبا کر لبون کو سرخ بنایا جاتا ہے اور لیونڈر کے بجائے کیوڑے گلاب کے عطرون سے ذوق وشوق بڑھا ہوا ہے شاہ عالم پناہ کا یہ حال ہے کہ ایک نئی اور غیر جنس شے کو پاکر مفتون و فریفتہ ہین۔ اجنبی طریقون پر اور انوکھی اداؤن پر شیدا ہین۔ وہ تتلا تتلا کر اردو و فارسی مین گوہر فشانی کرتی ہے یہ اُسکی انگریزی زبان سیکھنے کی دھن مین ہین۔ اور ایسے اُستاد کے شاگرد بنکر دل دماغ دونون نذر کر دیتے ہین۔ لیکن لطف یہ ہے کہ ادھر تو الفت کا یہ عالم کہ ایک منٹ کی جدائی گران اُدھر زبان پر سب کچھ مگر دل مین ان سب باتون کو حماقت و دیوانگی تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن اپنی طرف سے جو طرح طرح کے ناز و کرشمون کا جال پھیلایا جاتا ہے زبانی باتون سے چاہت کا رنگ جمایا جاتا ہے اور غیر مانوس بناؤ سنگار کو بھی ایک عمدہ ایکٹر کی طرح زیب تن کر کے دکھایا جاتا ہے اسمین کچھ اور ہی مصلحت مضمر ہے یعنی کس طرح وہ محبوبہ عالم عسرت و تکلیف کو دور کرنیوالی۔ حاجات و خواہشات کے سوکھے پودون کو سرسبز کرنیوالی شے جسکو مایا یا دولت کہتے ہین حاصل ہو۔ کس طرح پیلی پیلی اشرفیان اور جگمگاتے جواہرات کو دیکھکر آنکھین روشن و دل منور ہو۔ انکی خاطر کیسی ہی منحوس و قبیح شکل ہو اُسکی پرستش گوارا و منظور رہے۔ اور اسلیے جب وہ اپنے مدہوش و خود رفتہ عاشق کی متوالی نگاہون کو بڑھتا دیکھتی تھی تو کس ظاہری شوق و مسرت کے ساتھ گلے مین باہین ڈال کر دل لبھانیوالی باتین کرتی تھی حالانکہ اندر سے خود غرضی کسی اور ہی پیچ و تاب مین ڈالے ہوئے کہ رہی تھی کہ دیکھئے یہ تماشا کبتک رہتا ہے اسکی ایک ایک گھڑی غنیمت ہے۔ اس دارفتگی کی حالت مین جلدی کسی بیش بہا تحفہ کی فرمائش کر کے اپنا مطلب نکالنا چاہیے اور یہ بھی یاد رہے کہ رات کے وقت باپ کے سامنے جواب دہی کرنا ہے۔ وہ ایک کنگال سخت گیر قرض خواہ کی طرح اپنے معاوضہ کا مطالبہ کریگا۔ اسلیے خبردار میرا دامن چھوڑ کر کہین دل کے قابو مین نہ ہوجانا۔

وائے برحال عشق! زندگی کے سچے مرقع مین یہ طرز الفت کس قدر عام ہے۔ کتنے اسکے نام لیوا عجیب دھوکے مین پڑے ہوئے ہین اور عورت کی پُر اسرار و خود غرضانہ طبیعت کو آخر تک سمجھنے سے قاصر رہتے ہین۔

چوتھا سین

ایک بزرگ صورت۔ لباس فاخرہ پہنے۔ مسند زرّین سے ٹیک لگائے۔ ہاتھ مین موتیون کے دانون کی تسبیح لئے بظاہر کسی وظیفہ مین مشغول ہین مگر دل کے اندر یہ باتین ہو رہی ہین "لاحول ولاقوۃ۔ مجھے کیا خبر تھی کہ معاملہ اس قدر نازک ہو جائیگا کہ ظلِ سبحانی ذرا ذرا سی باتون مین مجھ پر شک و شبہہ کرنے لگین گے! یا تو بلا میرے پوچھے کوئی پرندہ پر نہین مار سکتا تھا یا اب یہ حال ہے کہ چند بدسوختہ لچّوان۔ کم ظرفون کے سامنے میری کوئی بات ہی خطرے مین نہین آتی۔ یہی حال رہا تو یہ بدقت تمام بنی بنائی جاہ و ثروت بھی رخصت بناہ. بخدا مجھے بہت جلد کوئی تدبیر کرنا چاہئے۔ ابھی وقت ہاتھ سے نہین گیا ہے۔ ان سب نامردون کے دانت کھٹے نہ کر دئے تو میرا نام حکیم مہدی نہین (دل ہی دل مین ہنس کر) ہا ہا۔ احمق نواب سمجھا ہے کہ مین نے شاید کچی گولیان کھیلی ہین۔ چارون طرف سے لوگ لوٹ مار رہا مین اور مین چپ چاپ بھیگی بلّی کی طرح منہ تکون۔ ذرا سچ کہنا مین کیا اپنے اور اپنی اولاد کے حق مین کانٹے بوتا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ سات پشت تک عیش مین رہے گی جسے دشمن دیکھکر جلین گے اور اپنے منھ کی کھائین گے۔ ہان تو اب کمر ہمت باندھکر کچھ کرنا چاہئے"۔

اس واقعہ کے ایک ہی ہفتہ کے اندر یہ خبر مشہور ہوگئی کہ نواب حکیم مہدی خان وزیر سلطنت کی دختر نیک اختر کے ساتھ حضرت ظلِّ سبحانی شہنشاہ اودھ کا عقد ہونے والا ہے۔ بعض لوگون کو سخت حیرت ہوئی کیونکہ حکیم صاحب کی کوئی ایسی ناکتخدا لڑکی نہ تھی جسکے ساتھ اس رشتہ کا گمان ہو سکتا۔ وہ اسی کشش و پنج مین تھے کہ وہان بڑی دھوم دھام سے بیاہ کی تیاریان بھی ہونے لگین اور تمام رسوم بڑے اعلیٰ پیمانے پر انجام پذیر ہوکر وداع کا وقت بھی آگیا۔ اس موقع پر غریب حکیم کا حال ناگفتہ بہ تھا۔ ایسی ڈاڑھین مار مار کر اپنی لختِ جگر اور نورِ نظر کو پکڑ پکڑ کر رو رہا تھا کہ دشمنون کے دل بھی پسیج گئے۔ کچھ دیر بعد جب میدان خالی پایا تو حکیم نے یکایک اپنے قیافہ کو بدل کر دلھن کے کان مین جھک کر یہ کہا "کمبخت دیکھ تیری خاطر مجھے کتنی تکلیف گوارا کرنی پڑی ہے۔ خبردار پڑھا پڑھایا سبق بھول نہ جانا۔ مین بڑی مشکل سے راہ پر لایا ہون۔ اب سب تیرے ہاتھ ہے

اگر بھنڈارا پھوڑا تو سر منڈوا کر بڑی ذلت سے نکالدی جائیگی"

دو ہی تین مہینوں نے ان تمام اندیشوں کو دُور کردیا۔ گھسیٹن کوئی معمولی عورت نہ تھی۔ اسمیں فطرتاً یہ مادہ تھا کہ مردوں، خصوصاً فاتر العقلوں کو ایک لحظہ بھر میں لبھا کر بنا بنالے۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسا رسوخ پیدا کرلیا کہ ہر کوئی اسی کا دم بھرنے لگا اور اُستاد کی زبان سے بھی واہ شاباش کی صدا نکل گئی۔

گھسیٹن! واہ کیا نام پایا ہے۔ یہ تو تمھارا پُرانا لقب تھا۔ جسے سُنکر ابھی تھوڑے ہی دن تو ہوے کہ شہر کی عیاش پسند جماعت میں ایک تہلکہ مچ جاتا تھا۔ سال بھر بھی نہیں گزرا ہے کہ چوک میں ایک معمولی سے بالاخانہ پر بن ٹھن کر بیٹھتی تھیں۔ اِدھر اُدھر نگاہ بازیاں کرتی تھیں یا بیس پچیس روپیہ کے لئے مرزا صاحب کی محفل میں رات رات بھر گاتے گاتے تمھارا گلا پڑ جاتا تھا ناچتے ناچتے پیر شل ہو جاتے تھے یا انعام کے لالچ میں خوشامد کرتے کرتے زبان گھس جاتی تھی۔ یا اب تقدیر کے پھیر اور حکیم مہدی کی غیر معمولی جدت نے تمھیں اس قابل بنا دیا کہ بڑے بڑے امرا و شرفا کو اپنی انگلی پر نچانے لگیں اور شہنشاہ اودھ کو اپنا مفتون و شیفتہ بنا لیا۔ آخر کب تک اس راز کو چھپاؤگی۔ لوگ سُن گُن پا ہی گئے ہیں اور عنقریب تمھارے آقا کے کانوں تک پہنچانے کے منتظر ہیں۔

مگر عورت تھی ذی شعور و صاحب عقل فوراً اس خطرہ کو سمجھ گئی۔ ایک دن جب اعلیٰحضرت کو نشہ میں چور اور اپنے سے خوش و خرم پایا تو ہاتھ باندھکر قدموں پر گر پڑی اور دھڑکتے ہوے دل کو تھام کر تھر تھراتی ہوئی زبان سے اپنا سارا کچا چٹھا کہ سنا یا جسے سُنکر کچھ لموں کے لیے نصیر الدین پر سکوت چھا گیا مگر فوراً ہی بڑے زور سے قہقہہ مار کر محبت سے گلے لگا کر کہنے لگا "بیگم جانی! بھلا پرانی باتوں کا خیال کرکے کوئی اس طرح اپنے دل کو افسردہ کرتا ہے۔ واللہ میری الفت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں ہو سکتی تم بھی اسکو خواب پریشان سمجھکر بھول جاؤ مگر ہاں (زور سے ہنس کر) ذرا اُس مسخرے حکیم کی تو خبر لینا چاہئے مجھے یقین کامل ہے کہ تمھاری والدۂ مکرمہ کو وہ نالائق چھوڑے بیٹھا ہے اور بُرا سلوک کر رہا ہے جسکا تدارک مجھے کرنا ضروری ہے" اتنا کہکر فوراً نواب مہدی کو طلب کیا جاتا ہے۔ وہ بزرگ تھر تھر کانپتے، ہاتھ باندھے، سرنگوں سامنے تشریف لاتے ہیں

تو بادشاہ کی طرف سے اس طرح منھ بنا کر خطاب کیا جاتا ہے "حکیم مہدی۔ واللہ ہمین خبر نہ تھی کہ تم ایسے بے وفا نکلو گے اور اپنے چاہنے والون پر ایسے جور و ستم کرتے ہو گئے بھلا یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ اپنی لڑکی (بیگم کی طرف اشارہ کر کے) کی مان کو بے یار و مددگار چھوڑ بیٹھے ہو۔ یہ حال تو مجھے آج ہی معلوم ہوا۔ اب تمھین ہمارے سر کی قسم کہ میل ملاپ کرنے مین عجلت سے کام لو۔ مین ابھی تمھارے عقد کا کل سامان کرتا ہون اور خانہ آبادی کر کے اپنا معاوضہ اُتارتا ہون" یہ سنکر حکیم صاحب بہت ہی سٹ پٹائے اور ہاتھ جوڑ کر منت کے ساتھ کہنے لگے "بندہ زر خرید غلام ہے۔ بھلا مجال ہے کہ آقائی نامدار کے حکم سے سرتابی کر سکے۔ لیکن اس امر مین معذور رکھا جاؤن۔ میری پیری کا زمانہ ہے۔ اختلاط کے دن ہین۔ تو جواب دے چکے۔ بھلا اس نئے رشتہ کے بار عظیم کے اٹھانے کا کیونکر متحمل ہو سکون گا" مگر بادشاہ نہین مانتے کچھ نہین سنتے، بے طرح پیچھے پڑے ہین۔ اُسوقت مشکل سے نجات ملی تو دوسرے دن بلکہ ذرا آنہ اسی امر کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ ایسا سخت اصرار ہے کہ پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا ہان، نہین کر کے حکیم صاحب ٹالجاتے ہین اور دل ہی دل مین کہتے ہین "اسکی ایک ہی رہی کہ نماز کے بخشوانے مین روزے گلے پڑے۔ اس نامعقول نے تو میری جان عذاب مین کر دی۔ اپنی جیتی کی بڑھیا خرانٹ نائکہ کو گلے منڈھنا چاہتا ہے! الٰہی اس بلائے ناگہانی سے بچائیو" اسی لیت و لعل مین کچھ دن گزر گئے تو خوش قسمتی سے بادشاہ نئے مشاغل مین کچھ ایسے مشغول ہو گئے کہ اس واقعہ کو بھول بھال گئے اور حکیم مہدی اپنی نجات یابی پر مصلے پر بیٹھ کر کئی بار سجدۂ شکر ادا کرنے لگے۔

پانچوان سین

جس طرح رات کے وقت چکوا اپنی چکوی کو آواز مین دبے دبے کر پکارتا ہے جسطرح راج ہنس اپنے گم گشتہ ساتھی کی تلاش مین چیخ چیخ کر آسمان و زمین کو دیکھتا ہوا ادھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے۔ اُسی طرح اس دنیا مین بھی بعض انسان اپنے اصلی رفیق اور سچے ساتھی کی جستجو مین مارے مارے حیران پھرتے ہین۔ شاید عالم ارواح مین انکی روحین ابدالاباد سے ایک دوسرے کو بڑی دردناک آواز سے پکار رہی

ہونگی کہ "آ۔ ملجا تو کہاں ہے" پھر پابوس ہو کر اس عالم خاکی مین اُنکے جسم اُسی طرح سر گردان رہتے ہین حتی کہ شاذ و نادر ایک دوسرے کا مقابلہ ہو جاتا ہے۔ اُبس کیا کہنا آنکھین چار ہوتے ہی دنیا و مافیہا سے بیخبر ہو کر من تو شدم تو من شدی کا مصداق ہو جاتے ہین۔ نیک و بد، شریف و رذیل، حسین و قبیح، سب کا یہی حال ہے۔ ہر انسان اپنی خاص فطرتی طبائع، خیالات و جذبات کا دوسرے مین متلاشی ہے اور اسی پر اسکی راحت چین اور آرام موقوف ہے۔ اگر اتفاقاً دو متضاد طبائع ہم وصل ہو گئے تو نتیجہ نہایت دردناک اور پُر از حسرت و یاس ہوتا ہے۔ یہ مانا کہ طبع انسانی ایک عجیب راز سربستہ ہے۔ کبھی کبھی اُس سے عجیب کرشمون کا اظہار ہوتا رہتا ہے مثلاً ممکن ہے کہ ایک ذی علم شخص جاہل اور ناسمجھ عورت کی صحبت مین لطف اُٹھائے ایک پری چہرہ نازنین کسی کریہ منظر اور بدخلق مرد پر فریفتہ ہو جائے۔ مگر اس کشش متضادیہ کا اثر زیادہ تر جسمانی خصوصیات پر ہوتا ہے اور ایسا بہت کم ہے کہ دو مختلف طبائع روحانی خصائص ایک دوسرے سے متصل ہو کر پورے طور سے دائمی خوشی و حظ حاصل کر سکین۔

آخر بڑے انتظار کے بعد ہمارے ہیرو نصیر الدین حیدر کے بھی دن پھرے اُسکے نفس کا وہ گم گشتہ حصہ جسے قسامِ ازل نے پہلے ہی سے منتخب کر رکھا تھا آکر وصل پذیر ہوا۔

شاہی فیلخانہ کے احاطہ کے قریب جن ملازمون کے مکان ہین وہان ایک چھوٹے سے گھر کے اندر ایک فربہ و بدہیئت عورت چٹائی پر آلتی پالتی مارے خاموش بیٹھی ہے۔ اس کا طرز لباس نہایت سادہ و غریبانہ ہے۔ اسکی آنکھین چھوٹی اور پیشانی تنگ ہے جسپر جھنجلاہٹ و بیصبری کی شکنین پڑی ہوئی ہین۔ چہرہ گول ہے۔ جبڑون سے ضدی طبیعت اور مضبوط ارادہ کا پتہ چلتا ہے۔ دہانہ خوب چکلا اور ہونٹ موٹے سخت ہین جلسے کمینہ خصلتی و بیباکی کے آثار مترشح ہین۔ اسی عرصہ مین ایک میانہ قد و منحنی شخص کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر دفعتہً کھڑی ہو جاتی اور بڑے غصہ مین اس طرح جھپٹتی ہے کہ گویا مارنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بہت سی بھکرّہ گالیون کے ساتھ یہ چند الفاظ زبان سے نکلتے ہین "بدنصیب ہتیا مارے۔ تو مجھے یہان چھوڑ کر دن دن بھر غائب رہتا ہے۔ مین کیا اکیلی بیٹھی ہوئی تیرا سر کھاؤن۔ گھر مین دمڑی برابر بھی نون نمک نہین۔ چولھے مین خاک اُڑ رہی ہے۔ تیرے زہر مار کرنے کو تو ہاتھیون کا

روٹ ہے اور افیون چنڈو کی چُسکی ہے - مین کیا باہر نکل کر بھیک مانگون - الٰہی وہ مُوا ہاتھی تیرا خاتمہ کر دے تو میرے دل مین ٹھنڈک پڑے"

رمضانی - ہاتھیون کو راتب کھلانے والا ڈر کے مارے سہم کر گڑگڑانے لگتا ہے - کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ جب اسکی بیوی کو غصہ آتا ہے تو زمین آسمان ایک کر دیتی ہے اور ایسی کھُلم کھُلا دھمکیان دیتی ہے جن کے پورا کرنے مین نہ اسکو تامل ہو سکتا تھا نہ کسی سے چھُپانے کی پروا تھی - یہ حالت بدستور رہتی مگر اسی عرصہ مین ایک حجام سے جو میان بیوی کی مصالحت کرانے آتا تھا اُسنے آنکھ لگا لی اور گھر بار چھوڑ چھاڑ کر اُسکے ساتھ فوراً باہر نکل گئی - وہان کچھ دن صبر سے کاٹے مگر طبیعت کو بھلا کب چین آتا ہے - بہت جلد اُکتا گئی - اور پہلے کی طرح جھگڑے فساد مچانے کے بعد ایک رات اُسکے پاس سے بھی اکیلی نکل کھڑی ہوئی - لکھنؤ بڑا شہر تھا - اور روزی کمانے کے مختلف ذریعے تھے جنکی تلاش مین محلّون محلّون اپنی پھٹی پُرانی جوتیان پہنے اُس نے گشت لگانا شروع کیا اور اپنی غربت و بےبسی کی ایسی جھوٹی داستانین بنا کر کہنا شروع کین کہ راہ چلتون کو ترس آ گیا - ایک امیرزادے نواب تک رسائی ہو جاتی ہے - وہ ماماگیری پر آٹھ آنہ مہینے اور روٹی کپڑے پر نوکر رکھ لیتے ہین - وہان کچھ دن چین سے کاٹنے کے بعد اُس نے ایسی شرارتین اور حرکتین کرنا شروع کین کہ بیگم صاحب نے ایک دن غصہ مین آکر بڑی بےعزتی کے ساتھ کان پکڑ کر اُسے اپنے گھر سے باہر نکلوا دیا اب غریب ٹھوکرین کھانے لگی - ایک ایک سے مانگنے لگی - مزدوری محنت کر کے پیٹ بھرنے لگی کہ اسی اثنا مین شاہی توشہ خانہ کے ایک ملازم سے مڈبھیڑ ہو جاتی ہے وہ رحم کھا کر اُسے اپنی آشنا بنا لیتا ہے اور سرائے مین چار آنے مہینے کی ایک کوٹھری لیکر رہنے کا ٹھکانا کر دیتا ہے - یہان اُسے چکی پیس پیس مزدوری کرنا پڑتی ہے لیکن بالآخر اپنی حالت سے مجبور ہو جاتی ہے - کیونکہ اُسے کسی کا حمل رہ جاتا ہے جسکی مدت پوری ہونے پر ایک لڑکا پیدا ہوتا ہے - اُسی دن سوءِ اتفاق سے شاہی محل مین بھی ایک شہزادہ کے پیدا ہونے کی دھوم دھام اور خوشیان منائی جاتی ہین - چند ماہ گزرنے کے بعد محل شاہی سے ایک دائی کی جستجو و تلاش ہوتی ہے - ہر طرف سے اُمیدوار عورتون کا ہجوم ہوتا ہے - رمضانی کی بیوی کے کان تک یہ خبر پہنچتی ہے تو وہ

بے چین ہو کر اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور اپنے آشنا کو مجبور کرتی ہے کہ کسی تدبیر سے اُسکی رسائی کا انتظام کر دے۔ اسمین اُسے کامیابی ہوتی ہے اور پھر ایک کے مقابلہ مین ترجیح دیگر فی الفور منظور کر لیجاتی ہے چھ مہینے اس واقعہ کو گزر جاتے ہین بادشاہ کو شہزادے سے بڑی محبت ہے اس لیے اکثر دیکھنے کو محل مین تشریف لاتے ہین اور وہان سب سے زیادہ نئی دائی کا افسون رفتہ رفتہ اُنکے قلب پر اثر کرنے لگتا ہے وہ اپنی غیر معمولی فطرتی قابلیت سے طرح طرح کے پانسے کھیلتی ہے۔ اپنی حاضر جوابی مزاج شناسی اور تیر یا حیرت سے کام لیتی ہے اور بالآخر کوئی ایسی چال چلتی ہو کہ بادشاہ شکست کھا کر اسیر پنجۂ عشق ہو جاتے ہین۔

چند ماہ اس واقعہ کو بھی گزر جاتے ہین محل کا پردہ اُٹھتا ہے تو ایک عجیب وغریب سین نظر کے سامنے آتا ہے۔ نہ وہان رمضانی کی بیوی کا پتہ لگتا ہے نہ اُس غریب خستہ حال دایہ کا نشان ہے جو چکی پیس کر اپنا پیٹ بھرا کرتی تھی۔ نہ وہ شہزادہ ہی جسکی دودھ پلائی کے لئے توشہ خانے کا ایک ادنی چاکر اپنی آشنا کو لایا تھا۔ بلکہ ایک عالیشان محل ہے جسکی عظمت و شوکت زیب و زینت بیان سے باہر ہے۔ جہان غلامون اور خادمون کے پرے کے پرے نظر آتے ہین۔ شاہی پہرا چوکی۔ نوبت خانہ کی آوازین باہر سے آرہی ہین وہ باغ ارم کی طرح سجا ہوا ہے۔ ایک خوشنما صحن کے وسط مین بارہ دری ہے جسکے سنگ مرمر کے فرش پر اطلس و کمخاب کے گدّے اور بیش بہا قالین بچھے ہوئے ہین اور اُن سے ٹیک لگائے ہوئے عیش و تنعم کے سامانون مین ہر طرف سے گھری ہوئی ایک عالی مرتبت، خود پسند، مغرور و بارعب عورت بیٹھی ہوئی ہے اسکے سامنے ایک طلائی پیچوان لگا ہوا ہے جسے وہ ایک انداز کے ساتھ پی کر اپنی نیم باز آنکھون سے اطمینان کے ساتھ سامنے کے سین کو دیکھ رہی ہے۔ اسکا لباس فاخرہ دُور سے سونے کا ایک ڈھیر معلوم ہوتا ہے جسمین جواہرات اور موتی اس طرح چمکتے ہین کہ آنکھین خیرہ ہو جاتی ہین۔ اسکی ایک ذراسی حرکت اور آنکھ کے اشارہ پر سیکڑون خواصین، مہریان و خواجہ سرا دست بستہ آگے دوڑتے ہین اور اپنی جان تک نثار کرنے کو تیار ہو جاتے ہین۔ اُنکی کیا حقیقت ہے اُمرا و زرا اسکی دہلیز پر جبہہ سائی کرتے ہین اور گھنٹون ڈیوڑھی پر کھڑے ہوئے مزاج ہمایونی کی خیریت اور فرمان شاہی کے منتظر رہا کرتے ہین۔

سب سے زیادہ شاہِ عالم پناہ حضرت ظل سبحانی نصیرالدین حیدر کو محکوم بننے کا شوق ہے کہ ایک زرخرید غلام کی طرح اپنی ملکہ کے سامنے موجود رہتے ہین۔ صبح وشام انکو حاضری دینا فرض ہے۔ اور اُس وقت محال ہے کہ کسی دوسری بیگم کا نام بھولے سے بھی زبان پر آجائے۔ چار پہر انکو ناز برداری کرتے گزرتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ کوئی بات خلاف مرضی سرزد ہوگئی تو غضب ہوگیا۔ وہ نہین بولتین۔ یہ منتین کرتے ہین۔ سر قدمون پر رکھتے ہین۔ اور انکی طرف غیظ وغضب کی آگ کو جان ومال سامنے کرکے بجھانے کی کوشش کرتے ہین۔ اور جب تک مزاج درست نہین ہوتا تمام مُلکی وخانگی معاملات درہم وبرہم ہوجاتے ہین یہ ہین تقدیر کے کرشمے کہ رمضانی کی بیوی کا ایسا مرتبہ پہنچے۔ توبہ توبہ۔ اگر کوئی بھولے سے بھی یہ نام لے دے تو کھڑا چُن دیا جائے۔ انکا لقب تو ملکہ زمانی بیگم۔ خواتین مغلیہ کی ہم پلّہ قیصر کے بچّے بچّے کی زبان پر ہے اور سب جانتے ہین کہ بادشاہ نے عقد کرتے ہی تمام بیگمات پر انکو بڑھا دیا۔ پچاس ہزار روپیہ ماہوار کی جائداد خاص طور سے لکھدی اور پچاس ہزار روپیہ ماہوار اپنی جیب خاص سے عطا فرمایا اور تحفہ تحائف وغیرہ کی تو کچھ انتہا نہین کہ دن رات موسلا دھار پانی کی طرح برستے ہین۔ مُلکی معاملات بھی بغیر انکی اجازت اور منشا کے انجام پذیر نہین ہوتے جسکا سب سے پہلا نتیجہ یہ ہُوا کہ غریب فریدون بخت فی الفور ولی عہدی سے برطرف کردیا گیا اور اُسکی بجائے مرزا کیوان جاہ (یا خیمہ جاہ) مقرر ہوئے۔ وہ بادشاہ کو اپنی آنکھ کی پتلی سے بھی زیادہ پیارے ہین۔ واضح ہو کہ انکا دوسرا نام ملوا لونڈا ہے جنکو بیگم صاحبہ اپنے ہمراہ سرائے سے لائی تھین۔ غرضکہ ملکہ زمانی بیگم کے اقبال کا ستارہ بڑے اوج پر پہنچگیا تھا اور جون جون زمانہ گزرتا گیا اُس مین کسی طرح کا انحطاط کیسا زیادہ ہی ہوتا گیا۔ سیاہ وسفید کی مالک بن بیٹھی۔ بادشاہ اور تمام سلطنت اودھ اسکی انگلی کے اشارہ پر کٹھ پتلی کی طرح ناچتی تھی۔

نصیرالدین حیدر کے زمانۂ سلطنت تک اس عجیب وغریب عورت کے عروج کا یہی حال رہا۔ اسکے بعد البتہ جو حالت ہوئی وہ تاریخ کے صفحات سے ظاہر ہے لیکن اس دور کی بیگمات مین یہ سب پر بازی لے گئی تھی اور اس کا نام دنیا کی چند خوش قسمت عورتون مین اب تک مشہور رہے۔ فقط

"ناظر" (الناظر)

طرح کو ندکر بہادرانہ خیالات کو پلٹا نہ دیتی تو مراکو سلطنت کے عروج کا قدم مصر سے بھی آگے بڑھ جاتا" لیکن تیئیسویں صدی کے وسطی زمانہ مین حکومت نے تنزل کی تصویر کو جس رنگ مین پیش کیا وہ سبق آموز تھا - بنی نا دین وکاشی شریف کے بعد ۱۶۶۹ء سے حکومت ایسے خاندان مین منتقل ہوئی جو قوم خلائی سے تعلق رکھتا تھا -

اسی قبیلہ کا آٹھوان حکمران مولی احسن شاہی کمرہ مین بستر مرگ پر پڑا ہوا ہے اسکی روح خاکی قالب سے رخصت ہو چکی - ہاتھ پانو اپنی جگہ سے حرکت کرنیکا نام نہین لیتے - اسکا بیٹا عبدالعزیز نعش کے پاس کھڑا ہوا چپکے چپکے شمع کیطرح آنسو بہا رہا ہے اور اسکی مان جو سرکشیا کی رہنے والی ہے جسکی رگون مین شمالی خون دوڑ رہا ہے اپنے شوہر کا ماتم کرنیکے بجائے اخفائے راز مین سرگرم ہے کیونکہ شاہی موت کا اعلان ایسی آندھیون کا پیش خیمہ تصور کیا جاتا ہے جو چشم زدن مین سلطنت کے شیرازہ کو منتشر کر دیتا ہے -

سید احمد بن موسیٰ نائب السلطنت نے اپنی اہم ذمہ داریون کا احساس کرتے ہوے کمال دانائی اور ہوشیاری سے اس خبر کو پوشیدہ رکھا ہے فراش اور غلامون کو جتا دیا گیا ہے کہ اگر یہ بات پردہ راز سے نکل کر عام بازارون اور گلی کوچون تک پہونچی تو اسکے افشا کرنے والون کو موت کی گھاٹ اتار دیا جائیگا نہ محل سے ماتم کی صدائین بلند ہوتی ہین نہ کوئی مرنیوالے کی خوبیون کو یاد کرکے روتا ہے - صرف شاہی خواب گاہ کا نیلا رنگ سوگوار بنکر اس راز سربستہ کو تاریکی سے روشنی مین لا رہا ہے - زمین پر ایک بوریا بچھا ہے جسپر لاکھون من خاک جمی ہوئی ہے اور وہین سلطان کی نعش رکھی ہوئی ہے - وزیر اعظم اور سلطان کے جانشین مولائے عبدالعزیز نعش کے قریب کھڑے ہو کر آہستہ آہستہ یہ باتین کر رہے ہین -

وزیر اعظم - آپ اس پُر جلال شخص کے وارث ہین جسکی وصیت کا ہر لفظ میرے کانون مین گونج رہا ہے مجھکو امید ہے کہ جہان پناہ اپنے اہم فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کرینگے اور اپنے مستقبل کو رعایا کے واسطے فائدہ مند

بنائینگے - سلطان کی موت اور آپکی تخت نشینی کا مسئلہ ابھی تک صیغۂ راز مین ہے آپ اپنے دل کو قابو مین رکھین - چہرہ پر حزن و ملال کی علامتین ظاہر نہ ہونے پائین اور نہ جانشینی کے مژدہ سے حرکات و سکنات مین غیر معمولی خوشی کا شعبہ پایا جائے کیونکہ قیافہ شناسون کی جماعت انسان کے دل کا حال اسکے چہرہ سے پڑھ لیتی ہے -

عبدالعزیز - مین اب تک محل مین رہا ہون اسلیئے مجھے اہل دربار کے خیالات سے ذرا بھی آگاہی نہین -

وزیر اعظم - درباریون کی زیادہ تعداد آپ کے بھائی کو فرمان روا بنانا چاہتی ہے - وہ کچھ اس گن پائینگے تو فوراً اسکی بیعت کا اعلان کردینگے مگر مین کوشش کرونگا کہ اس موت کا راز اسوقت تک نہ کھلنے پائے جب تک آپ سلطان نہ بنا دیئے جائین -

عبدالعزیز - دنیا عالم راز نہین ہے - قدرت ہمیشہ پوشیدہ رازون کے عقدے کھولتی رہتی ہے - دنیا کا ایک بزرگ ترین انسان جو ایسا غافل ہو جائے کہ دوبارہ کروٹ نہ لے سکے اسکی دائمی نیند کا حال کسطرح چھپایا جا سکتا ہے

وزیر اعظم - سلطنت مراکو مین قدیم زمانہ سے شاہی موت کو اسی طرح چھپایا جاتا ہے اور یہ امر تدبیر اور سیاست کا زبردست عنصر ہے کوئی ضرورت نہین کہ حکومت رعایا پر تمام باتون کو ظاہر کردے اور وہ جن رازون کے دریافت مین کوشش کررہی ہو اسکو فوراً بتا دیا جائے - موت کا فرشتہ کسیکے گھر مین کھٹکا رکر یا آواز دیکر داخل نہین ہوتا بلکہ نالہ وشیون کی صدائین اور عزادارون کے آنسو تار برقی بنکر خبر مرگ کو عام کردیتے ہین -

عبدالعزیز - میرا دل سینہ کے اندر باپ کا ماتم کررہا ہے لیکن میری آنکھون مین ارغوانی ڈورون کیطرح شراب امید کی لہرین دوڑتی ہوئی پھر رہی ہین مجھے یقین ہے کہ میری جانشینی کا مسئلہ آسانی سے طے ہو جائیگا -

وزیر اعظم - اگر اس خبر کو ظاہر کردیا گیا تو فوج مین بغاوت پھیل جائیگی - اسلحہ خانہ کا سامان لٹ جائیگا خزانہ اسی حالت مین محفوظ رہ سکتا ہے

روحِ سخن

لسان الملک حضرت ریاض

ساتھ ہی تیر فگن اے صفِ مژگان ہونا — آج ہمکو بھی ہے سو جان سے قربان ہونا
کبھی ممکن نہین مے خانے کا ویران ہونا — کبھی ممکن نہین جنت کا بیابان ہونا
صدقے اُس مے کے جو پی کر عرق شرم رہے — کام آجائے مرا دل مین پشیمان ہونا
غیر نے شام ہی سے گھی کے جلائے ہین چراغ — آج دشوار ہے صبح شبِ ہجران ہونا
ایسی دیوانی جوانی کہ یہ کہتی آئی تو — لے مبارک ہو تجھے چاک گریبان ہونا
پھول برسانے کو اے ابر کرم کافی ہے — داغ دامن سے مرا سر بہ گریبان ہونا
جسکی آنکھون مین سماتا ہی نہین کوئی حسین — آئینہ دیکھ کے اس شوخ کا حیران ہونا
موت ہے موت اگر یاس سے بدلے امید — کچھ نہین دل مین کسی بات کا ارمان ہونا
عمر بھر کاتب اعمال فرشتے ہی رہے — پا کے صحبت بھی نہ آیا انھین انسان ہونا
دیکھنے مین تو نہین کچھ بھی وہ مژگان دراز — مگر آتا ہے انھین ناوک و پیکان ہونا
کام ہے کام ستاتا نہ جگانا شب بھر — نہ پریشان انھین کرنا نہ پریشان ہونا
دست بے تیغ سے ظالم نے لیا تیغ کا کام — آستین چڑھتے ہی شمشیر کا عریان ہونا
ایضاً
اے زور جنون اب نہ لگی رہ جائے — طوق و زنجیر سے ہے دست و گریبان ہونا

ایسے اوصاف نہ دیکھے نہ سُنے ہم نے ریاض
فرض ہے حضرتِ ساحر کا ثنا خوان ہونا

پروفیسر ثاقب وکٹوریا کالج گوالیار

بر سر الطاف جب پیرِ مغان ہوجائیگا — آستان میکدہ رشک جنان ہوجائیگا
کوچۂ دلدار مین گرنے گیا بخت رسا تو — آستان یار ہمکو آسمان ہوجائیگا
پھر بہار آئی ہوا گو ہر فشان چرخ برین — گلستان کا ہر شجر بینو نشان ہوجائیگا

ہم کہ ہیں محو رضائے دوست جو مرضی دوست — غم نہیں گر آسمان نا مہربان ہو جائیگا
غیر ممکن ہے کہ رہ جائے نشان آسمان — گر دل ناشاد سرگرم فغان ہو جائیگا
آپ آئے ہیں اجازت دیجیے ہو دون نثار — درد دل کا بھی کسی عنوان بیان ہو جائیگا
دیدۂ بینا کو ہو مصنوع صانع کی دلیل — شمع راہ معرفت حسن بتان ہو جائیگا
میں ہوں عاشق سر ہے حاضر شوق سے فرمائیں قتل — جھوٹ سچ سب آپ کو میرا عیان ہو جائیگا
ہمکو ثاقب یار کی چشم توجہ چاہیئے
ہو بھی جائے گر مخالف آسمان ہو جائیگا

جناب فصاحت لکھنوی

رفو شاید برا ہے لے رفوگر جیب داماں کا — نہیں ہے بے سبب خندہ لب چاک گریباں کا
وہیں پر ہے مکاں [illegible] — جہاں بہتا ہوا دریا ملے خون شہیداں کا
سیا ہے چاک میں نے [illegible] — پرو کر خار کے سوزن میں تار اپنے گریباں کا
وہ مہکش ہوں ہوا ہے بیچ [illegible] — یہ میخانے کا دروازہ وہ دروازہ گلستاں کا
نہ اٹھیگی ہماری لاش کیا گر تم نہ آؤ گے — پڑے رہتے کبھی دیکھا نہیں مردہ مسلماں کا
عناصر میں نہیں ہے کوئی بھی عنصر مری تن میں — میں پتلا ہوں ملال و حسرت و اندوہ و حرماں کا
الٰہی آج یہ چھاگل چھنکا کر کون آیا ہے — کہ چونکا سبزۂ خوابیدہ بھی گور غریباں کا
عجب کیا گر سر خورشید پہ دستار رکھنے — بلند اتنا ہوا ہے گرد باد اپنے بیاباں کا
[illegible] کا بوسہ گھر میں جا کر [illegible] — اسی منہ سے لیا تھا پہلے بوسہ پائے د[illegible]
سنوارونگا میں اپنے ہاتھ سے رکھ دیجیے شانہ — یہ کیا جانے بنانا آپکی زلف پرا
شمار اسکا نہ ہوتا تھا نہ گنتی اسکی ممکن ہے — ہماری حسرتوں کی بھیڑ لشکر ہے [illegible]یمان کا
ہلال عید میں سے دیکھ کر جب بند کیں آنکھیں — جنون بولا جھکا سر دیکھ چاک پڑ گریبان کا
فصاحت کیوں نہ چشم لطف سے دیکھیں گیوں شاعر — میں شاگرد و برادر ہوں لطافت سے سخنداں کا

حضرت رضا لکھنوی

بہانہ میں یہ فوارہ خون بسمل کا — رگیں جو ٹوٹیں تو قیدی چھٹا سلاسل کا

خیال آتے ہی شمشیر دست قاتل کا — لہو مین ڈوب گیا آئینہ مرے دل کا
سفر پہ کچھ حرم و دیر کے نہین موقوف — جدہر چلا مین اودہر سامنا تھا مشکل کا
کہا ہنسی سے جو قاتل تو کھینچ لی تلوار — ذرا سی بات تھی اور خون ہوگیا دلکا
نہ کیون وجود و عدم کے مزے سے واقف ہون — بنا ہون قیس مین اک لیلی دو محمل کا
فنا پسند ہوا کیون ابھر کے اے گرداب — حباب بحر تو کاسہ نہ تھا مرے گل کا
وہان زخم کو جرات دلا رہا ہے وہ تیر — مجھے یہ ڈر ہے نہ اب راز فاش ہو دلکا
ملا وہی کہ جو لکھا ہوا تھا قسمت مین — نگاہ دیکھکے بدلا سوال سائل کا
وہ مست ناز تو کیف نیاز ہے مجکو — گمان ہر ایک کو ہے دوسرے پہ غافل کا
ترقیون پہ رہی لاغری محبت مین — اسیر رہ نہ سکا مین کبھی سلاسل کا
ذرا سی ٹھیس لگی غم کی اور ٹوٹ گیا — ہمارے سینہ مین دل تھا حباب ساحل کا
یہین غروب ستارہ حیات کا ہوگا — ہر ایک ذرہ یہ کہتا ہے کوئے قاتل کا
نیا خضر نئی منزل ہے بہر سیر ستم — کبھی گمان بتاتی ہے راستہ دل کا
سوال کرنے سے پہلے نہ تھی خبر ہمکو — سکوت مار اتارے گا صدر محفل کا
نہ اب تڑپ ہے نہ وہ درد ہے نہ الجھن ہے — تمہارے آتے ہی عالم بدل گیا دل کا
طریق عشق مین پائے طلب تھکا دیکھے — ملا نصیب سے پھر بھی پتہ نہ منزل کا
قرار کیون نہین ملتا اسے کسی کروٹ — حباب بحر نمو نہ ہے کیا مرے دل کا
رضا اگر وہ اٹھاتے تھے اٹھ گئے ہوتے — یہ کیا کہ ٹالدیا حکم صدر محفل کا

حضرت نازش بدایونی

وہ رکھا ہاتھ منہ پر غمزہ چھپا نہین جاتا — چلو بیٹھو بھی تم سے آئینہ دیکھا نہین جاتا
گیا دل مٹ گیا دل ہائے حسرت غم نصیبونکی — قرار و صبر جاتے ہین تو پھر کیا کیا نہین جاتا
نہین جاتی وصال یار کی لذت نہین جاتی — نہین جاتا شراب ناب کا چسکا نہین جاتا
لیے پھرتی ہے تیری جستجو چارون طرف مجکو — کہین بھی دو گھڑی جی مار کر بیٹھا نہین جاتا
زبان خار پر ہے العطش کا شور صحرا مین — ابھرنے کے لیئے ہین آبلے پھوٹا نہین جاتا
رہیگا بتکدے مین عمر بھر جسکی خوشی واعظ — حرم کو جا نہ تو، نازش سے مطلب کیا نہین جاتا

حضرت ہادی مچھلی شہری

دنیائے عاشقی مین وہ صرف بلا ہوا
مین کیا بتاؤن کیا دلِ درد آشنا ہوا

مین اوٹھ گیا جہانِ وفا سے تو کیا ہوا
پڑرا تو جوشِ غم کا مرے حوصلا ہوا

معلوم دوستون کی ہین سب چارہ سازیان
البتہ کچھ خیال ترا جانفزا ہوا

تیرا خیال دل کو دکھا کر چلا گیا
کشتی مری ڈبو کے الگ ناخدا ہوا

اے لطفِ یار بخیہ گری کا یہی ہے وقت
دامن ہے دل کے صبر و سکون کا پھٹا ہوا

ہوجائے فیصلہ کوئی امید و بیم کا
کبتک رہے سفینہ مرا ڈوبتا ہوا

اے دل سکون کی تجھے کیون آرزو ہوئی
اے ناشناس لذتِ غم تجکو کیا ہوا

اے آتشِ درون ہے قسم تجکو عشق کی
مین شمع آرزو کو نہ دیکھون بجھا ہوا

اب کر رہا ہون یاس کی مدت سی منتین
جو کچھ تہا شوق ہجر مین صرفِ دعا ہوا

رسم کرم ستم کے بہانے ادا ہوئی۔
منت کش بلا دلِ درد آشنا ہوا

بسمل کی بیکسی کی تمھین کب خبر ہوئی
کب تمنے آنکھ پھیر کے دیکھا تہا کیا ہوا

اوس بے وفا کو دیکھ کے ہادی مین رو دیا
میری خوشی مین درد بھی تہا کچھ ملا ہوا

حضرت عزیز بلگرامی

دست و پا ہو جاتے ہین شل کوشش و تدبیر کے
پیش جا سکتی نہین کچھ سامنے تقدیر کے

گرم نالون نے نکالی خوب چھٹکاری کی راہ
خود بخود کھل کر کھلگئے منہ حلقۂ زنجیر کے

سب سے پہلے حشر مین اللہ نے پوچھا ہمین
اسلئے ممنون ہین ہم اپنی ہر تقصیر کے

کام انکا انکی غفلت ہی سی جاتا ہے بگڑ
مفت مین شاکی ہین نادان گردشِ تقدیر کے

چشم ظاہر بین ہوئی جب راہ تکتے تکتے بند
دیدۂ دل بنگئے حلقے مری زنجیر کے

ہم کئے رنجیدہ دلو نکو کس سے امیدِ وفا
نالے کو سون بھاگتے ہین نام سے تاثیر کے

رحمتِ حق نے ہماری بات رکھ لی حشر مین
ورنہ ہر صورت سی تھے ہم مستحق تعزیر کے

کوچۂ دشمن مین جتنے اوسکے ہین نقش قدم
سب نمونے ہین مری بگڑی ہوئی تقدیر کے

آتشین نالون نے جاکر آنے سے روکا اوسے
لوکمان سے چھوٹتے ہی جلگئے پر تیر کے

ایسے نالون سے بھلا کیا کام نکلے ای عزیز
جو نہ بالکل آشنا ہون نام سے تاثیر کے

وہائے مخلوطہ بواو دکسر تا) مونث - بڑھاپا
عو- (مراۃ العروس) نہ بُوا خدا کے لئے ایسا
غضب مت کرو اس بڑھوتی مین مری تو
یہی ایک بچی بیاہنے کو ہے اب کیا مین قبر
سے کسیکا بیاہ برات کرنے پھر آؤنگی-

بُڑھئی- (ھ) مذکر ۱ نجار ۲ ایک چھوٹا
پرند-

بڑھیا- (ھ- بفتح با و سکون رائے مخلوطہ
با ہا و فتح یا) صفت - اعلےٰ درجہ کا - اول
درجہ کا - بیش قیمت قیمتی - (ردیائے صادقہ)
اس واسطے کہ بڑھیا پوشاک نہ وہ آپ
پہنتے تھے اور نہ مجھکو زرق برق کپڑے پہننے
دیتے تھے-

بِڑھی- (بفتح با و کسر رائے مخلوطہ با ہا)
مونث - بڑھوتری -

بُہڑہیا- (ھ- بفتح با و سکون را و کسر ہا -
س و ڑھو - نقصان پہونچانا) - مذکر ایک
قسم کی بیماری جو گنے یا کھٹے مین ہو جاتی ہے
جس سے وہ بڑھتے نہین ہین-

بُڑھیا- (ھ- بضم با و سکون ہائے مخلوطہ
با ہا و فتح یا) - مونث ۱ بوڑھی عورت -
پیرزال ۲ آگ کے درخت کی روئی (ناسخ)
آوارہ یون ہوا و ہوس مین ہین شیخ جی -
جسطرح اڑتی پھرتی ہو بڑھیا مدار کی -

بُڑھیا آفت کی پڑیا - (عو) اُس
بوڑھی عورت کی نسبت کہتی ہین جو بڑی فتنہ انگیز طرار ہو

بُڑھیا کا کاتا - ایک قسم کے لچھے
دار مٹھائی (جانصاحب) جہان پڑھتی
ہون مردون کی سونٹی سے یہ لگ جاتی
یہ مجھ بڑھیا کا کاتا ہے جو انکا تماشا ہے

**بُڑھیا مری تو مری فرشتون نے
گھر دیکھ لیا** بڑھیا کے مرنے کا رنج نہین
فرشتون نے گھر دیکھ لیا - مثل - ایک مرتبہ
کے نقصان سے بڑے بڑے نقصانات
کا خطرہ ہے - یہ ہوا تو ہوا آگے کو دستور
نہ جاری ہو جائے (نوٹ) کسی بنئے کی
ٹہلنی مر گئی وہ بیچارہ زار قطار رو رہا تھا
کسی نے پوچھا کہ اسقدر غم کیون کر رہے
ہو - یہ فقرہ جواب مین کہا یعنی اس بات
کا غم ہے کہ ملک الموت نے گھر دیکھ لیا

بڑی- (ھ) مونث - دھوئی یا اڑد
مونگ کی دال کو پانی مین پیسکر ٹکلی کے
برابر سکھا لیتے اور مسالا ڈالکر پکاتے ہین
بڑیا ۱ جمع ۲ صفت - مونث کے نیچے
دیکھو بڑا ۳ بُڑھیا ۴ وہ عورت جو
گھر کی اور عورتون سے عمر مین بڑی ہو

بڑی آنکھ - جو آنکھ چھوٹی نہو -
(آتش) آگے تری آنکھون کے چکارا
ہے پریرو - ہر چند کہ ہوتی ہے چکارے
کی بڑی آنکھ -

بڑی آئین - دیکھو بڑا آیا - (فقرہ) وہ بڑی آئین مرے بچے پر رہا تھہ ۔ ۔ اٹھائینوالی -

بڑی اسامی - مالدار - امیر (داغ) نہین کوڑی یہان کفن کو بھی - اُس سے لو جو بڑی اسامی ہو -

بڑی الایچی - مونث - سُرخ الایچی

بڑی بات - مونث ۱ - بہتر کام - (قلق) اثبات دہن منھ کے نہ کھلوائے کہین ہے بڑی بات اگر بات رہی یارو نہین ۲ - ترجیح کے قابل بات (داغ) بعد حجت کے وہ آئے تو ملاقات ہوئی مختصر قصہ ہو آج بڑی بات ہوئی ۳ - امر عظیم - دشوار کام (داغ) کیا بڑی بات تھی بات نہین اسے بہلانا - نہ گلے آئی زبان پر نہ دعائین آئین ۴ - تعجب انگیز بات - معرکے کی بات کی نسبت کہتے ہین ؎ اُستاد کے احسان کا کر شکر منیر آج - کی اہل سخن نے تری تعریف بڑی بات -

بڑی بات نہین - کچھ دشوار نہین (سوز) کچھ بڑی بات تو نہین لیکن چوم لین اگر عنایت ہو -

بڑی بڑی باتین کرنا - عو - بہت کچھ کہنا - بُرا بھلا کہنا - (طرحدار لونڈی) بی بی نے کہا دو تین لونڈیان لاؤ وہ ہم پرورش کرینگے اسپر میان نے بڑی بڑی باتین کین بہت کچھ حرام حدیث لگا یا گئے -

بڑی بڑی زبانین ہونا - عو - زبان دراز ہونا - بد زبانی کی عادت ہونا - (فقرہ) بڑے بڑے کس کام آئینگے انھین نا موکی ساتھ بڑی بڑی زبانین بھی ہین -

بڑی بڑائی ہوئی - عو - زیادہ سی زیادہ ہوا - بہت ہوا تو - بہت تکلف کیا تو بہت اہتمام کیا تو - (فقرہ) اور لوگ کارچوبی جوڑے پہنے تھے یہان وہی گلبدن کا پاجامہ ململ کا ڈوپٹہ بڑی بڑائی ہوئی لچکے کی تیلی دیدیگئی -

بڑی بوڑھی - زیادہ عمر کی عورت تجربہ کار عورت - سرپرست عورت - بزرگ عورت (منیر) بڑی بوڑھی سفید سر کے بال - گوری چٹی ہین رنگ لال لال -

بڑی بھاری غلطی - بڑی چُوک بڑی خطا -

بڑی بہو ۱ بڑے بیٹے کی جورو ۲ - وہ عورت جو شوہر سے عمر مین بڑی ہو بڑی بہو کو بلاؤ گھر مین لون (نمک) ڈالین - مثل کسی ہوشیار کے ہاتھ سی

کام بگڑتے وقت کہتے ہین یا کام بگڑ جانے پر صلاح کے لیے مضحکے سے کہتے ہین یعنی سب ہین ہوشیار ہو اور اسکا کام یہ ہے کہ کھیر مین نمک ڈالے -

بڑی ہو بڑا ابھاگ ! مقولہ - عورت کا شوہر سے عمر مین بڑا ہونا خوش نصیبی کی علامت ہے -

بڑی ہونے نکالے کار - وہی اُتری پورم پار - اپشل (عم) جو طریقہ بڑے بزرگ نے جاری کر دیا وہی دستور العمل ہو گیا -

بڑی بی ! تعظیماً بوڑھی عورت کو کہتے ہین ۲ بوڑھی خادمہ کو بھی کہتے ہین

بڑی بونچھ کا آدمی - طنزاً - مغرور کو کہتے ہین -

بڑی ٹیڑھی کھیر ہے - بڑا مشکل کام ہے -

بڑی چیز ! امر عظیم یا اہم (امیر) کچھ بھی نکلی نہ تیرے فتنہ قد کے آگے - سمجھے تھے کوئی بڑی چیز قیامت ہوگی ۲ با وقعت - باعزت (فقرہ) محرر بھی وکیل صاحب کی دیکھا دیکھی اپنے آپ کو کوئی بڑی چیز سمجھتے ہین ۳ (عو) قرآن شریف -

بڑی چیز اٹھانا - بڑی چیز پر ہاتھ رکھنا یا بڑی چیز ہاتھ پہ رکھنا - (عو) حلف اٹھانا - قرآن کی قسم کھانا -

بڑی حرمت سے گزر گئی - آبرو کے ساتھ عمر بسر ہوئی (راسخ) گزر گئی بڑی حرمت سے میکدے مین شیخ - حرام کہتے ہین کسکو حلال کسکا تھا -

بڑی خیر گزری - بڑی خیر ہوئی یا ہو گئی - بہت بہتر ہوا - بہت اچھا ہوا (داغ) ہمین مر گئے صدمۂ رشک سے بڑی خیر اے فتنہ گر ہو گئی ۲ کسی ناگہانی صدمے یا تکلیف سے محفوظ رہتے وقت بھی کہتے ہین (فقرہ) پیر بخش کی کوٹھی مین آگ لگ گئی تھی بڑی خیر ہوئی کچھ نقصان نہین ہوا -

بڑی خیریت ہوئی - بڑی بات ہوئی - بہت غنیمت ہوا - بہت اچھا ہوا (فقرہ) وہ تو کہئیے بڑی خیریت یہ ہے کہ ارمنی سلطان کی رعایا ہین اگر اور کسی کی ماتحتی مین ہوتے تو صاف اُڑا دیئے جاتے -

بڑی دور کی بات ! دور اندیشی کی بات - عاقبت اندیشی کی بات ۲ تہ کی بات (فقرہ) بڑی دور کی بات حضور نے فرمائی کہ تھانے مین جا کر فوراً درخواست دست برداری داخل کر دینا چاہیئے -

بڑی دور کی گتھیان باندھنا - دور کے سفر کا قصد کرنا - (فقرہ) جانا تھا

نے بڑی دوزکی کتیان باندھی ہین
برٹش ایجنٹ ہوکر کابل جاتے ہین۔

بڑی دُون بی (دہلی) بڑی دُون کی لی (لکھنو) بہت شیخی ماری۔ بہت اترایا۔

بڑی دھاک ہے ۱۔ بڑی ہیبت ہے سب ڈرتے ہین ۲ بڑی عزت ہے سب مانتے ہین۔

بڑی ڈیوڑھی۔ بڑی سرکار۔ (مجازاً) بڑے فیاض کو کہتے ہین (امیر)
خواہش دولت اگر ہے ہو در دل پر مکین
فی الحقیقتہ ہے بڑی ڈیوڑھی بڑی سرکار دل۔

بڑی رات آنا۔ بہت رات گزرنا۔ مرے ہم آج بڑی رات لے شرف آئی۔ نہ آئیگا جو وہ آتا تو اب تک آجاتا

بڑی روٹی ۱۔ چھوٹی روٹی کی ضد ۲ عو۔ قرآن شریف (جانصاحب) غلط بالکل بڑھاتی ہے بڑی روٹی تو نقو (نام) کو فضیلت کیا پڑھی ہے دیکھے کو دون اپنی الّو کو۔

بڑی روٹی اوٹھانا یا بڑی روٹی ہاتھ پر رکھنا۔ عو۔ حلف لینا۔ قرآن کی قسم کھانا (بہار عشق) تو بڑی روٹی بھی اگرچہ اٹھائے۔ ستیاناس ہو جو باوفا

آئے۔

بڑی شادی۔ (لکھنو) مسلمانی۔ ختنے کی تقریب۔

بڑی فجر۔ عو۔ صبح تڑکے۔ صبح سویرے
کہانی ہین راسخ مری روز محشر بڑی فجر
سے دن تو ڈھل جائیگا۔

بڑی فجر چوٹھے۔ بر نظر مثل۔ عو۔ اسکی نسبت کہتے ہین جو ہر وقت کھانیکی فکر مین ہے۔

بڑی مائین (ھ)۔ موئنث۔ ایک دوا کا نام ہے۔

بڑی ناک والا صفت۔ عو۔ بڑی عزت والا۔ بڑی غیرت والا بڑی ہیبت والا۔

بڑے ۱۔ بڑا کی جمع ۲ عو۔ بزرگ بڑے بوڑھے۔ افسر خاندان (جانصاحب)
یہ ورثے کا جھگڑا ہے سنو چھوٹی ممانی
دو چار بڑے اپنے ہون دو چار تمھاری

بڑے ابا ۱۔ چچا اور سسر کو کہتے ہین ۲ (عم) باوا۔

بڑے باپ کا بیٹا۔ عو۔ نامی شخص کا بیٹا۔ عالیخاندان۔ صاحب عزت بڑا آدمی (شوق) اور اسمین بھی تو نام ہے آپکا۔ یہ بیٹا ہے حضرت بڑے باپ کا۔

بڑے باپ کی بیٹی - شریف زادی
میرزادی - نامی شخص کی بیٹی -

بڑے برتن کی کھرچن بھی بہت ہے
مثل بڑے گھر اینکی معمولی بات بھی بہت
بڑی ہوتی ہے اُنسے تھوڑا ملے وہ بھی
بہت ہوتا ہے -

بڑے بڑون - اچھے اچھے نامی
لوگ معززین (فقرہ) اگر ایسی ہی جانچ
کیجائے تو بڑے بڑونکی قلعی کھلجائے

بڑے بڑے - ہوشیار عقلمند -
تجربہ کار (حاجی بغلول) اب کی تو دل
لگی بازون نے ایسی موشک دوانیان
کی ہین کہ حاجی بیچارے کیا بڑے بڑے
تکنی کا ناچ ناچنے لگتے ہین -

بڑے بڑے بہے جاہین گدڑ ریے
پوچھین کتنا پانی (یا کتنی تھاہ) مثل -
اس موقع پر کہتے ہین جب کسی کام مین
عقلمند عاجز ہون اور معمولی شخص دخل
دے -

بڑے بزرگ ہین ۱- بڑے کامل
ہین - خدا رسیدہ ہین ۲ طنزاً - حماقت یا نادانی
ظاہر کرنیکو کہتے ہین -

بڑے بوڑھے - دیکھو بڑا بوڑھا -

بڑے بول کا سر نیچا - مثل - عو -
غرور اور شیخی کا نتیجہ خفت اور ذلت ہے

(شاد) شور قلقل سے جھکائے ہوئے
سر مینا ہے - سچ کہا ہے کہ بڑے بول کا
سر نیچا ہے -

بڑے بیڈھب ہو - بڑے چالاک
ہو - نہایت فطرتی ہو -

بڑے پاپڑ بیلے - بہت تکلیف
برداشت کی - بہت محنت کی - بڑی
کوشش کی -

بڑے پاک ہو (عو) نہایت حیا
ہو - بڑے [illegible] ہو - بڑے ذی شرم
ہو -

بڑے پاؤن پھیلائے - بہت جھگڑا
کیا - بڑی حجت کی - ہٹ کی -

بڑے جانور کا گوشت ۱- گائے کا
گوشت ۲ سؤر کا گوشت -

بڑے تو بڑے چھوٹے ماشاءاللہ
(یا سبحان اللہ) دوسرے کا نمبر خرابی
مین پہلے سے بھی بڑھا چڑھا ہے -

بڑے حضرت - بڑے شریر -
بڑے چالاک (راسخ) بنت عنب
کو ڈولی مین لائے جناب شیخ - مرشد ہو
قبلہ ہو بڑے حضرت ہو دور ہو -

بڑے دانت پیسے - بہت غصہ
کیا - بڑی مشقت اٹھائی - بہت طمع کی

بڑے دتار ہین - (دہلی) طنزسے

کہتے ہین یعنی بڑے سخی ہین۔

بڑے دل کا۔ صفت۔ بڑا شجاع بڑا سخی۔ بڑی ہمت والا۔ اولو العزم عالی حوصلہ۔ (معروف) کہتا ہے مری لاش پہ قاتل کا آدمی۔ تھا یہ بھی شخص کوئی بڑے دلکا آدمی۔

بڑے رستم ہین۔ بڑے بہادر ہین (امیر) بڑے رستم ہین تیرے چشم و ابرو دیکھنے والے۔ نہ خنجر سے جھجکتے ہین نہ وہ قاتل سے ڈرتے ہین۔

بڑے زہر کا پیسا۔ عو۔ وہ روپیہ جو بڑی محنت و مشقت سے حاصل ہوا ہو

بڑے صاحب ۱۔ عدالت کا اعلیٰ حاکم۔ اور وہ ہین عموماً ڈپٹی کمشنر کو کہتے ہین ۲ ضلع کا اعلیٰ افسر ۳ امیر کا بڑا بیٹا ۴ گھر کا بڑا بوڑھا یا عمر مین بڑا ۵۔ بڑے میان

بڑے فجر۔ مذکر (دہلی) علی الصباح تڑکے۔

بڑے کام آنا۔ بہت مفید ثابت ہونا۔ مصیبت مین آڑے آنا۔ امداد دینا (قدر) بڑے کام آئے اے آغوش حسرت تکیہ پہلو۔ جدائی کی شبون مین بھی مزا اٹھا وصالونکا۔

بڑے گواہی مین تلے جاتے ہین مثل۔ (بڑے ۱ معزز مین ۲ اُرد کی ٹکیا)

بڑون کو بہت مصیبت جھیلنا پڑتی ہے معزز مین کو زیادہ آفتون کا سامنا رہتا۔

بڑے کی بڑائی نہ چھوٹے کی چھٹائی (عو) بد لحاظ۔ بے تمیز کی نسبت کہتی ہین اسکو نہ بڑے کا ادب ہے نہ چھوٹے کا لحاظ

بڑے کوس۔ مسافت ناگوار ہونیکی جگہہ کہتے ہین۔ (شعور) شاکی ہوئے جو ہم تو کہا ہنسکے خضر نے۔ ہان کوس راہ عشق کے ہین واقعی بڑے۔

بڑے گھر پڑے پتھر ڈھوڈھو مرے۔ مثل (عو) اونچے خاندان مین ہمیشہ تکلیفین اٹھانا پڑتی ہین۔ اونچے خاندان مین بیاہ ہونے سے بھی مصیبتونکا سامنا رہتا ہے۔

بڑے گھر جانا۔ لازم ۱ (عو) جیل خانہ جانا ۲ مرجانا۔

بڑے لوگ۔ ۱۔ بڑے آدمی ۲ (عو) خاندان کے بڑے بزرگ۔

بڑے مرشد۔ شریر۔ بڑے اُستاد (داغ) وہ کترا کر چلے ہین میکدے سے حضرت زاہد۔ بڑے مرشد ہین ہاتھون ہاتھ لانا انکو یارون مین۔

بڑے مزے سے۔ بڑے آرام سے بہت چین سے۔

بڑے میان ۱ مالک خانہ ۲ (تعظیماً)

ہر بوڑھے آدمی کو کہتے ہین ۲ نوکر چاکر گھر کے سب سے بڑے شخص کو بھی کہتے ہین

بڑے میان سو بڑے میان چھوٹے میان توسبحان اللہ - بڑے چھوٹے سب ایک ہی رنگ مین ہین - بڑون کی کیا کہتے ہو چھوٹون کا حال اُنسے بھی بدتر ہے - چھوٹے شرارت مین بڑون سے بھی زیادہ ہین (توبۃ النصوح) ایک نابکار کو دیکھو ماش کے آٹے کیطرح اینٹھا ہی رہتا ہے دوسرا ناہنجار تیسرا نالائق بڑے میان الخ -

بڑے نہان کا دن - عو - وہ دن جسکو زچّا چالیسوین دن کا غسل کرتی ہے

بڑیل - (ھ) - مونث - پرخ -

بُز - (ف) مونث - بکرا - بکری - (نوٹ) نرکو بُز - مادہ کو گوسفند کہنا غلط ہے نر مادہ دونون کے واسطے بُز استعمال ہونا چاہئے

بُزاخفش [۱] (لفظی معنی اخفش کا بکرا) مذکر - نافہم - بے سمجھے بوجھے گردن ہلانیوالا ہان مین ہان ملانیوالا مطیع - (انشا) بڑی پھسپھسی تھی ٹھرگنجی سی ایک لونڈی جو وعظ کی بزاخفش بنائے اپنی صورت خاکساری مین -

بُزدل - (ف) ڈرپوک - کم ہمت کم حوصلہ -

بُزدلا - ا - صفت - بُزدل -

بُزدلی - مونث - نامردی - کم ہمتی

بُزغالہ - (ف - غال - پہاڑ کا شگاف ہ نسبت کی ہے) مذکر پہاڑی بُز (داغ)
بازو بازمین ہو پرورش بچۂ قاز - اور بُزغالے کو آغوش مین پالے ضیغم -

بُزغالۂ فلک (ف) برج جدی سے مراد ہے -

بُزّا - (ھ) - مذکر - ایک پرند کا نام -

بزار - عو - بازار کا مخفف -

بَزّاز - (ع - بَز - جامہ - آز - کلمہ نسبت مذکر - اردو مین بغیر تشدید حرف دوم کے بھی زبانون پر ہے - کپڑا بیچنے والا

بزازا - (بفتح اول و تشدید دوم نیز بتخفیف حرف دوم) - مذکر - کپڑے کا بازار -

بزازی - مونث - کپڑا بیچنے کا پیشہ

[۱] کہتے ہین اخفش نے جو عربی کے علم صرف نحو مین استاد کامل گزرا ہے زمانہ طالبعلمی مین ایک بکرا پالا جسکو اپنے سبق کا مطلب سمجھایا کرتا تھا جبتک بکرا گردن نہ ہلا دیتا یا بول نہ اُٹھتا اخفش برابر سمجھاتا رہتا عرصے کے بعد بکرے کو ذبح کیا تو دیکھا کہ دماغ خالی ہو گیا تھا اور بھیجا باقی نہین تھا)

بُزَرجُمہر - (ف بضم اول و دوم و سکون سوم و چہارم و کسر پنجم و سکون ہائے ہوز بزرگ مہر کا معرب تھا - فارسیون نے بجائے جیم عربی کے جیم فارسی کر دیا ہے) مذکر نوشیروان کے وزیر اعظم کا نام -

بَزَر قطونا - (ف بفتح اول و کسر ثانی و ضم قاف و طا) - مذکر - اسپغول - سید انشانے بفتح اول و سکون دوم و کسر سوم و ضم قاف و طا نظم کیا ہے ؎ شب محفل زاہد مین جو وارد ہوا زاہد - رندون نے لپٹ کر - ڈاڑھی کو دیا اسکی لگا بزر قطونا اور بجنے لگی گت - زبانون پر بھی اسی طرح بسکون حرف دوم ہے -

بُزُرگ - (ف) ۱ صفت - بڑا - سن رسیدہ - معزز - شریف - صاحب شان و شوکت ۲ مذکر - باپ دادا ۳ خدا رسیدہ - متقی - پارسا - نیک - عابد - زاہد - ولی ۴ سنجیدہ ۵ (طنزاً) شریر آدمی ؎ واعظ کو تم تو دیکھتے ہی ہنس پڑے امیر باتین تو ان بزرگ کی تمنے سنی نہین -

بزرگانہ - صفت بزرگون کیطرح کا - بزرگون کی وضع کا -

بزرگداشت - (ف) مونث ۱ خاطرداری - خدمت گزاری - مہمانداری - خبرگیری (کرنا ہونا کے ساتھ) (موعظۂ حسنہ) مین ہندوون کے چند رواج بیان کرنا چاہتا ہون سب سے پہلے گائے بیل کی بزرگداشت سے چلو ۲ (طنزاً) مرمت - مار پیٹ - (داغ) شیخ صاحب جو میکدہ مین گئے - خوب انکی بزرگداشت ہوئی -

بزرگ زادہ - (ف) مذکر - شریف زادہ - عالی خاندان - خاندانی بزرگ -

بزرگ سال - (ف) صفت - بوڑھا - مسن - معمر - سالخوردہ -

بزرگ منش - عادت - طبیعت ہتی صفت اس شخص کی نسبت کہتے ہین جو اچھے لوگون کی عادت یا طبیعت رکھتا ہو - بزرگ طینت -

بزرگوار - (ف بزرگ - کا مزید علیہ وار بمعنی مثل - مانند) صفت - بزرگ (فسانۂ عجائب) ہر چند سب لوگ یہان کے تھے مگر یہ بزرگوار زینت شہر مین -

بزرگواری - (ف) مونث عظمت وجلال و دولت و اقبال -

بزرگون کا ٹھیکرا - ع و - موروثی مکان

بزرگی - مونث - بڑائی - برتری - عزت - شان - ادب - شرافت -

۱ بزرگی بعقل است نہ بسال - (ف) مقولہ - بزرگی عقل سے ہے سن سے نہین ہے (رویائے صادقہ) یہ بات دوسری

بزرجمہر - (ف بضم اول و دوم و سکون سوم و چہارم و کسرہ پنجم و سکون ہائے ہوز بزرگ مہر کا معرب تھا - فارسیون نے بجائے جیم عربی کے جیم فارسی کر دیا ہے) مذکر نوشیروان کے وزیر اعظم کا نام -

بزرقطونا - (ف بفتح اول و کسر ثانی و ضم قاف و طا) - مذکر - اسپغول - سید انشا نے بفتح اول و سکون دوم و کسر سوم وضم قاف و طا نظم کیا ہے ع شب محفل زاہد مین جو وارد ہوا زاہد - رندون نے لپٹ کر - ڈاڑھی کو دیا اسکی لگا بزرقطونا اور بجنے لگی گت - زبانون پر بھی اسی طرح بسکون حرف دوم ہے -

بُزُرگ - (ف) ۱ صفت - بڑا - سن رسیدہ - معزز - شریف - صاحب شان وشوکت ۲ مذکر - باپ دادا ۳ خدا رسیدہ - متقی - پارسا - نیک - عابد - زاہد ولی ۴ سنجیدہ ۵ (طنزاً) شریر آدمی ع واعظ کو تم تو دیکھتے ہی ہنس پڑے اسیر باتین تو ان بزرگ کی تمنے سنی نہین -

بزرگانہ - صفت بزرگون کیطرح کا - بزرگون کی وضع کا -

بزرگداشت - (ف) مونث ۱ خاطر داری - خدمت گزاری - مہمان داری خبرگیری (کرنا ہونا کے ساتھ (موعظہ حسنہ) مین ہندؤن کے چند رواج بیان کرنا چاہتا ہون سب سے پہلے گائے بیل کی بزرگداشت ہے علیٰ ۲ (طنزاً) مرمت - مار پیٹ - (داغ) شیخ صاحب جو میکدہ مین گئے - خوب انکی بزرگداشت ہوئی -

بزرگ زادہ - (ف) مذکر - شریف زادہ - عالی خاندان - خاندانی بزرگ -

بزرگ سال - (ف) صفت - بوڑھا مُسن - معمر - سالخوردہ -

بزرگ منش - عادت - طبیعت ہتی) صفت اس شخص کی نسبت کہتے ہین جو بڑے لوگون کی عادت یا طبیعت رکھتا ہو - بزرگ طینت -

بزرگوار - (ف بزرگ - کا مزید علیہ وار بمعنی مثل - مانند) صفت - بزرگ (فسانۂ عجائب) ہرچند سب لوگ یہان کے تہرتی مگر یہ بزرگوار زینت شہر مین -

بزرگواری - (ف) مونث عظمت وجلال - دولت و اقبال -

بزرگون کا ٹھیکا - اعو - مورد لی مکان

بزرگی - مونث - بڑائی - برتری - عزت شان - ادب - شرافت -

بزرگی بعقل است نہ بسال (ف) مقولہ - بزرگی عقل سے ہے سن سے نہین ہے (رویائے صادقہ) یہ بات دوسری

(نوٹ) کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۲۱ع کی نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلا قیمت و محصولڈاک قدر دانونکے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہین تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے جنتری بواپسی ڈاک آپکی خدمت مین روانہ کردیجائیگی۔

سینی لائن

خونی بواسیر اور خون بند کرنے کی دوا۔ یہ خوشبودار بے ذائقہ دوا چند بوٹیون سے بنی ہے اور خون بند کرنے مین بے مثل ہے ناک سے خون جاتا ہو تو تھوڑا سا یہ عرق سونگھ لینے سے اسیوقت بند ہو مسوڑھون سے اگر خون جاری ہو تو مساوی مقدار سے گرم پانی مین عرق ملا کر روز کلی مسوڑے سخت ہو جاتے ہین اور خون بند ہو جاتا ہے منہ کے راستہ یا بلغم کیساتھ خون جا دوا کے استعمال کرنیسے بند ہو جاتا ہے عورتونکے پردہ کی بیماری مین یا حمل کیحالت مین خ ہو تو اس دوا کے استعمال کرنیسے فوراً ہی آرام ہو جاتا ہے قیمت ہر پچکاری ۱۰ محصول ہر د

پرانے ملیریا بخار کی گولیان

چار پانچ ہی خوراک مین بخار بند ہو جاتا ہے۔ لرزہ بخار پرانا ہو جانے پر بار بار آکر دن رات تھوڑا بہت چڑھا رہتا ہے جسم کا خون پانی سا ہو جاتا ہے اور آدمی کا رنگ میلا ہو جاتا ہے۔ تھوڑی محنت سے کلیجہ کانپتا ہے سانس پھولتی ہے کھانیکی خواہش و قوت گھٹ جاتی ہے۔ تلی و کلیجہ کے بڑھنے سے پیٹ نکل آتا ہے کبھی منہ اور ہاتھ پیرون مین ورم آجاتا زندگی دوبال ہو جاتی ہے ایسی حالت مین یہ گولیان فائدہ کرتی ہین قیمت [illegible]

دوائیون کے تیل

مذکورہ ذیل دوائیونکے تیل کے دو تین بوند یا آدھ سیر دوا کے فائدہ دیتے ہین اور کوٹنے پیسنے کی علتہ بھی بچتی ہین۔ اور آسانی سے پی سکتے ہین۔ (۱) روغن صندل سوزاک کیلئے نہایت مفید ہے قیمت محصول ایک سے ہم شیشی تک ۹ ر (۲) اجوائن کا تیل قے بدہضمی کیلئے ایک ہی دوا ہے ۸ محصول (۳) روغن سونف۔ یہ بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے ۱۲ محصول ۱ر (۴) روغن سونٹھ پیٹ کا درد اور دست وغیرہ کیلئے مفید ثابت ہوا ہے ۹ محصول ۱ر (۵) روغن دال چینی۔ یہ دال چینی سے بنتا ہے اور نہایت خوشبودار ہے ۹ ر (۶) روغن لونگ متلی اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور درد دندان کو مفید قیمت ۹ محصول ایک سے ہم تک ۱ر (۷) روغن لیموں ہر گویا ابھی درخت سے توڑے لیموں کی خوشبو آتی ہے ۹ محصول ۱ر (۸) روغن پیپرمنٹ پیٹ کے درد بدہضمی اور ریاح کے مرض میں بہت مشہور دوا ہے ۸ محصول ۱ر (۹) روغن الائچی متلی اور ہچکی کو بند کرتی اور بھوک بڑھا قیمت ۱۲ محصول ۹ ر ڈاکٹر ایس کے۔ برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ